

امام اعظم کی 15 مسانید کا جامع نسخہ و لیا ت کے متن کی تفصیلی فہرست کے ساتھ

جامع المسانید

مسانید الامام الاعظم
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی

جمع و ترتیب ابو الولید محمد بن محمد بن الخوارزمی

ترجمہ ابو العلاء محمد بن الدین جہانگیر
ادار اللہ معالیہ و بارک ایاہ و لیاہ

جلد
اول

پروگریسو بکس

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

شرفِ انتساب

مخدومِ اُمم سید علی ہجویری

المعروف بہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت
صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ عظیم نعمت عطا کی کہ ہمیں اپنے سب سے زیادہ محبوب نبی کی اُمت میں پیدا کیا اور ہم پر مزید یہ فضل کیا کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کے اصحاب اور آپ کی آل پر درود و سلام نازل کرے۔ اُمت مسلمہ کے ہر عالم اور ہر فقیہ، ہر زاہد اور ہر صوفی بلکہ ہر خاص و عام مسلمان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کرے۔

——***

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اب تک مختلف اسلامی علوم و فنون سے متعلق کئی کتابیں دیدہ زیب انداز میں شائع ہو کے قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر کتابیں ایسی ہیں جن کا اُردو ترجمہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں جن کے تراجم پہلے ہوئے لیکن ہم نے اس کی ترتیب و تہذیب، تحقیق و تخریج اور ظاہری رعنائی و دلکشی کے حوالے سے جو خدمت کی اسے اہل علم کی طرف سے بڑی پذیرائی ملی۔

ہم نے جو کتابیں پچھلے کچھ عرصے میں شائع کی ہیں ان میں نمایاں نام قصیدہ بردہ شریف کی شرح جو خرپوتی کے نام سے معروف ہے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند ابوداؤد طیالسی، معجم صغیر، معجم اوسط، معجم کبیر، مسند ابویعلیٰ، راسخ الحدیث و منسوخہ وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس وقت ہم اہل علم کی خدمت میں ایک اور تحفہ پیش کر رہے ہیں جو ایک طرف علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ایک عظیم نعمت ہے تو دوسری طرف علم فقہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بھی ایک اہم مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ان مسانید کا مجموعہ ہے جو مختلف زمانوں کے ائمہ نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ مختلف کتابوں اور قلمی نسخوں کی شکل میں بکھری ہوئی ان روایات کو امام خوارزمی نے ایک ہی جگہ اکٹھا کیا اور ان میں حذف و تکرار کو ختم کیا اور پھر انہیں قارئین کی سہولت کے لئے فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کر کے اُمت کے سامنے پیش کر دیا۔ کتاب کا مرتب کون ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے؟ اس کے بارے میں آئندہ صفحات میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

——***

یہ کتاب بہت عرصہ پہلے ہندوستان سے شائع ہوئی تھی پھر اسی کی عکسی نقل عالم عرب سے شائع ہوتی رہی اس کے بعد عالم عرب کے مشہور اشاعتی ادارے دارالکتب العلمیہ بیروت نے اس کتاب کے متن کی تصحیح اور روایات کی تخریج کے ہمراہ اسے دو جلدوں میں شائع کیا۔ اسی شائع شدہ نسخے کی عکسی نقل مکتبہ حنفیہ کوئٹہ سے شائع ہوئی اور اسی عظیم کتاب کا ترجمہ اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

——***

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کی ضرورت تھی کہ کتاب کے ترجمے کی خدمت کسی ایسے اہل علم کے سپرد کی جائے جو احادیث و آثار کی زبان و محاورے اسلوب بیان الفاظ و تراکیب کی ساخت سے بخوبی واقف ہوتا کہ اردو پڑھنے والے قاری تک اصل کتاب کا مضمون اور اس کی معلومات صحیح طور پر منتقل ہو سکے۔ اس لئے اس خدمت کے لئے ادارے کی انتظامیہ نے علامہ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب کیا جو اس سے پہلے کئی کتب احادیث کے ترجمہ کی خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

کتاب کی باطنی خوبوں کے ہمراہ ادارے نے اس کی ظاہری دلکشی کی طرف بھی پوری توجہ کی تاکہ اس کی ظاہری صورت اس کی علمی اہمیت و قدر و قیمت کے مطابق ہو۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کتاب کے انوار و برکات سے خود بھی فیض یاب ہوں اس کے بارے میں دوسروں کی رہنمائی بھی کریں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف مترجم محقق کے ہمراہ ادارہ اور اس کی انتظامیہ و متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

چوہدری غلام رسول
چوہدری شہباز رسول
چوہدری جواد رسول
چوہدری شہزاد رسول

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے اور اس کی حمد بیان کرنا ہی سب سے بڑی سمجھ داری ہے۔ وہ اپنی ذات کی عظمت اور صفات کی خوبیوں کے حوالے سے انسانی عقل و فہم سے ماورا ہے۔ صرف اس کی صفات کے مظاہر کے ذریعے اس کے بارے میں آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام نازل ہو جو تمام انبیاء و مرسلین کے ”امام اعظم“ ہیں۔ اپنے پروردگار کی عطا سے دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کے ”مالک“ ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے علم کے تحت قیامت کے دن گناہگاروں کے ”شافع“ ہوں گے۔ جن کے نام مبارک ”احمد“ کے ہمراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی آمد کی بشارت اپنے ماننے والوں کو دی تھی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب و آل آپ کی امت کے علماء و مشائخ اور قیامت تک آنے والے تمام مؤمنین و مومنات مسلمین مسلمات پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

——***

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت ہم نے اسلامی علوم و فنون کی روایتی تعلیم حاصل کی اور پھر ان علوم و فنون کی ترجمہ و تصنیف کی شکل میں خدمت کے کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہماری یہ خدمت جب برادران اسلام کے ہاتھوں تک پہنچی تو انہوں نے اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھنا شروع کیا اور ان کی انہی پر خلوص دعاؤں کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ہمیں اس شعبہ میں مزید کام کرنے کے اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے۔ یہ اسباب و وسائل ایک طرف سے مادی حیثیت رکھتے تھے اور دوسری طرف سازگار ماحول، صحت، ذہنی و جسمانی پریشانیوں اور تکالیف کا نہ ہونا بھی تصنیف و تالیف کے کام کے لئے بنیادی وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پہ مزید نعمت یہ حاصل ہوئی کہ ہم نے ایک ایسے زمانے میں کام کا آغاز کیا جب کتاب کو تصنیف کر لینے کے بعد اس کی اشاعت تک کے تمام مراحل تیز رفتار ترقی یافتہ اور آسان ہو گئے۔ اس میں متن کی کتابت، تصحیح، اشاعت، جلد بندی وغیرہ سبھی چیزیں شامل ہیں۔

——***

اس وقت ہم آپ کی خدمت میں ”جامع المسانید“ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اس کتاب کو چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور حنفی فقیہ شیخ ابو مؤید محمد بن محمود خوارزمی نے ترتیب دیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہوئی کہ مختلف مشائخ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے منقول روایات کو ”مسند“ کی شکل میں مرتب کیا اور ان مسانید کی نسبت ان مرتب کرنے والے افراد کی طرف ہی ہوئی۔ ان میں

سے دو مسانید زیادہ مشہور ہوئیں ایک مسند اصفہانی اور دوسری مسند حارثی یہ مسند حارثی وہی کتاب ہے جس میں سے مکررات کو حذف کر دیا گیا اور اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا اور یہ ہمارے ہاں برصغیر پاک و ہند میں ”مسند امام اعظم“ کے نام سے معروف ہے۔ یاد رہے کہ مسند اصفہانی اور مسند حارثی یہ دونوں مسانید اپنی اصل شکل میں عالم عرب سے شائع ہو چکی ہیں۔ مختصر یہ کہ امام خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے 15 مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور پھر ان میں سے مکرر روایات اور اسانید کو حذف کر کے انہیں ایک مجموعے کی شکل میں مرتب کیا۔ اور اس کا نام ”جامع المسانید“ تجویز کیا۔

——***

اس کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اوپر کی سند کا ترجمہ روایات کے متن کے ترجمے کے ہمراہ دیا ہے اور عربی متن میں ذیلی سرخی کے اضافے کے ذریعے سند کے الفاظ اور متن کے الفاظ کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے۔ امام خوارزمی نے مسانید کے مرتبین کی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک اسناد بھی مکمل نقل کی ہیں۔ ہم نے صرف ان کا ترجمہ یہاں دیا ہے۔ البتہ ان کے درمیان میں جس مقام پر امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ کوئی فقہی اصول یا کوئی فقہی جزئی مذکور تھی وہاں ہم نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصل الفاظ کا عربی متن اور پھر اس کے بعد اس کا ترجمہ دیا ہے۔

——***

اس کتاب کی تیاری کے دوران جن احباب کا تعاون شامل حال رہا میں ان سب کا شکر گزار ہوں جن میں سر فہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا، محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے متن کی تصحیح کے حوالے سے معاونت کی۔ محترم زاہد اقبال جنہوں نے مسودے کی کمپوزنگ کی۔ اور برادرِ م جواد رسول جنہوں نے کتاب کی نشر و اشاعت کا بندوبست کیا اور انہوں نے ہی مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا تھا۔

——***

شکرگزاری کے اظہار میں ایک بڑا حصہ میرے والدین اور اساتذہ و مشائخ کے لئے بھی ہے جن کی تعلیم و تربیت کی بدولت میں اس لائق ہو سکا کہ اس خدمت کو سرانجام دے سکوں۔

سب سے آخر میں حامد یزدانی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

کچھ نہ بادل سے جب امید رہی دشت نے سوئے چشمِ تردیکھا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست مضامین

﴿روایات کے مضامین کے بارے میں تفصیلی فہرست جلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں﴾

۳	شرف انتساب
۵	عرض ناشر
۷	حدیث دل
۱۹	جامع المسانید
۲۱	نبی اکرم ﷺ تک مترجم کی سند
۲۳	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
۲۵	امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۸	ابن تیمیہ کا بیان
۲۹	امام ائمۃ الفقہاء
۲۹	۱۷۰ ائمہ کی تعریف
۳۰	بنداری کے پہاڑ
۳۰	دس مزید افراد
۳۰	تعریف کا حد تو اتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا
۳۱	لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں
۳۲	امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب
۳۲	ابن حبان کا تعارف
۳۲	امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا
۳۲	ابن حبان کے الفاظ
۳۵	ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات
۳۷	ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

۳۷	شیخ ابو نعیمہ کا تبصرہ
۳۸	غفلت کا شکار مشائخ
۳۹	امت محمدیہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی
۴۰	امام اعظم کے بارے میں امام ابو داؤد کی رائے
۴۱	متاخرین اہل علم کا طرز عمل
۴۲	امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف
۴۲	متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض
۴۳	متاخرین کا خراج تحسین
۴۳	سمعی کا بیان
۴۵	ابن تیمیہ کا قول
۴۶	ذہبی کا بیان
۴۸	ابن کثیر کا بیان
۴۹	سبکی کا بیان
۴۹	پتیمی کا بیان
۵۰	ابوزہرہ کا بیان
۵۰	امام صاحب کی مخالفت کے اسباب
۵۱	امام اوزاعی کا واقعہ
۵۲	امام اعظم کا عقیدہ
۵۶	ایک جامع اصول
۵۸	زاہد الکوثری کی تحقیق
۵۸	ارجاء کی تحقیق
۶۳	امام اعظم کی تعریف
۶۳	امام شافعی کے کلمات
۶۵	مسلک حنفی کا پھیلاؤ
۶۵	وجہ تالیف
۶۵	مسانید کا اجمالی تعارف
۶۶	طرز تالیف و ترتیب
۶۷	خليفة مامون الرشيد کا خراج تحسین

۷۱	صحابہ کا اجمالی تعارف
۷۳	صحابہ کی مزید وضاحت
۷۴	صحابہ
	امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ
۷۴	صحابہ کا اجمالی تعارف
۷۵	صحابہ کی قسم
۷۸	صحابہ بن ابوسلیمان کا بیان
۷۸	صحابہ جبار کا بیان
۷۹	امام اعظم کا خواب اور اس کی تعبیر
۸۰	امام اعظم صادق کی پیش گوئی
۸۱	امام شافعی کا حصول تبرک
۸۱	صدر الاممہ کے اشعار
۸۲	دوسری قسم
۸۲	امام اعظم کا سن پیدائش
۸۳	آپ کی پیدائش، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی
۸۳	تیسری قسم
۸۴	امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا
۸۴	یہاں قول
۸۴	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۵	حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۵	حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۶	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۶	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۷	حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۷	سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا سے روایت
۸۸	حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق
۸۸	یہاں ہم نفعی کا قول
۸۸	مگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

۸۹	چوتھی قسم
۸۹	اعمش کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا
۹۰	اعمش اور امام ابو یوسف کا مذاکرہ
۹۰	اعمش کے توصیفی کلمات
۹۱	امام شعبی کا امام اعظم سے مذاکرہ
۹۲	اعمش کو تلقین
۹۳	پانچویں قسم
۹۳	امام اعظم سے اکابرین کا روایت کرنا
۹۴	عاصم بن ابوالخیر کی تعریف
۹۴	730 مشائخ کا تذکرہ
۹۴	چھٹی قسم
۹۵	ابو جعفر منصور کا واقعہ
۹۵	ساتویں قسم
۹۵	امام اعظم کے ارشد تلامذہ
۹۷	امام اعظم کا طرز تحقیق
۹۷	امام صاحب غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟
۹۸	آٹھویں قسم
۹۸	علم شریعت کی تدوین
۹۹	جوز جانی کا واقعہ
۹۹	قاضی ابن سرتج کا واقعہ
۱۰۰	ابو بکر رازی کا بیان
۱۰۰	امام شافعی کا قول
۱۰۰	یحییٰ بن سعید قطان کا قول
۱۰۱	نویں قسم
۱۰۱	علماء پر خرچ کرنا
۱۰۱	امام اعظم حقیقی زاہد ہیں
۱۰۲	دسویں قسم
۱۰۲	عبدہ قضا کی پیشکش

۱۰۲	عربی حروف کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات
۱۰۳	پیشہ و کار
۱۰۴	صبر و ضبط
۱۰۶	تیمم و وضو
۱۰۶	پیشہ و کار
۱۰۷	پانچوں جواب
۱۰۷	قیاس کی اقسام
۱۰۷	اسم و فعل کا موقف
۱۰۸	اسم صاحب پر الزام بے بنیاد ہے
۱۰۸	ترک قیاس کی پہلی مثال
۱۰۸	ترک قیاس کی دوسری مثال
۱۰۹	بیانات میں ترک و ترجیح
۱۰۹	اس کے ذریعہ روایت
۱۰۹	پانی کا حکم
۱۱۰	محبت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا
۱۱۰	یا تو رکے مرنے سے پانی کا نجس ہونا
۱۱۱	سورہ کی کھال کا حکم
۱۱۲	حق کا نجس ہونا
۱۱۲	تھکانہ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا
۱۱۳	وضو میں سر کے مسح میں تکرار
۱۱۳	مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا
۱۱۴	نہر کی نماز روشنی میں ادا کرنا
۱۱۴	ایک موضوع روایت
۱۱۵	نماز وسطیٰ سے مراد کیا ہے؟
۱۱۵	نماز میں "بسم اللہ" کو پست آواز میں پڑھنا
۱۱۶	نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت
۱۱۷	تشہید کے کلمات
۱۱۸	نماز میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

۱۱۸	قنوت نازلہ پڑھنا
۱۱۹	مکروہ اوقات میں نماز جنازہ کی ادائیگی
۱۱۹	گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ
۱۲۰	روزے کی حالت میں کھینچنے لگانا یا لگوانا
۱۲۰	حج قرآن کا افضل ہونا
۱۲۱	حالت احرام میں نکاح
۱۲۱	شفعہ کے احکام
۱۲۲	نکاح اور نوافل
۱۲۲	نکاح میں ولی کا حکم
۱۲۳	نکاح میں مہر کا تعین
۱۲۴	طلاق کا حکم
۱۲۴	دانت کا قصاص
۱۲۵	مشرکین کا قتل
۱۲۵	کتے کے شکار کا حکم
۱۲۶	ذوی سہام
۱۲۶	خطیب کا بیان محض افتراء ہے
۱۲۷	امام اعظم کی عربیت دانی
۱۲۷	ابن جوزی کا جواب
۱۲۷	الجامع الکبیر کے مسائل کی شہادت
۱۲۸	ائمہ نحو کی گواہی
۱۲۸	ابن عیاش کی روایت
۱۲۸	ابن عیاش پر طعن
۱۲۹	آل رسول سے محبت
۱۲۹	امام صاحب کا مسائل میں رجوع
۱۲۹	حق کی طرف رجوع بہتر ہے
۱۲۹	امام شافعی سے موازنہ
۱۲۹	رجوع قابل مذمت نہیں ہے

۱۳۰	حج سے منسوب روایت
۱۳۰	حج سے منسوب مہارت
۱۳۰	حج سے منسوب میل میں شہک
۱۳۰	حج سے منسوب یمن
۱۳۱	حج سے منسوب ایک اور روایت
۱۳۱	حج سے منسوب
۱۳۱	حج سے منسوب
۱۳۱	حج سے منسوب
۱۳۱	حج سے منسوب
۱۳۲	حدیث کے مطابق فتویٰ نہ دینا
۱۳۲	یحییٰ بن معین کی تنقید
۱۳۲	حج یا تاول کا احتمال
۱۳۲	حدیث قلتین
۱۳۳	لفظ "قلہ" اسم مشترک ہے
۱۳۳	رفع یدین سے متعلق روایت
۱۳۴	چار سو روایات کو مسترد کرنے کا الزام
۱۳۴	محمد شین کا طرز عمل
۱۳۵	اشعار کا حکم
۱۳۵	امام اعظم کے مسلک سے عدم واقفیت
۱۳۶	سودا ختم کرنے کا اختیار
۱۳۶	امام مالک کا مسلک
۱۳۷	قرعہ اندازی کا حکم
۱۳۷	امام صاحب پر ایک الزام کی تحقیق
۱۳۸	مشروبات کا حکم
۱۳۸	یحییٰ بن معین کا موقف
۱۳۸	طلحہ کا شرعی حکم
۱۳۹	ایک خواب کا تذکرہ

۱۳۹	اس کے دو جواب
۱۴۰	امام صاحب کی تعریف میں خواب
۱۴۰	میت کا کفن حاصل کرنا
۱۴۰	کفر سے توبہ کروایا جانا
۱۴۱	طاعنین کی تعریف
۱۴۱	سفیان ثوری کا واقعہ
۱۴۲	خارجیوں کا توبہ کروانا
۱۴۲	کرخی کا نقل کردہ واقعہ
۱۴۲	امام احمد کا واقعہ
۱۴۲	امام ابو حنیفہ کے اخلاق
۱۴۳	امام عبدالرزاق کا بیان
۱۴۵	دوسرا باب:

ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

۱۴۵	پہلی مسند: "مسند حارثی"
۱۴۶	دوسری مسند: "مسند طلحہ"
۱۴۷	تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"
۱۴۷	چوتھی مسند: "مسند ابو نعیم اصفہانی"
۱۴۸	۵ ویں مسند: "مسند ابو بکر محمد بن عبدالباقی"
۱۴۸	۶ ویں مسند: "مسند جرجانی"
۱۴۹	۷ ویں مسند: "مسند لؤلؤی"
۱۴۹	۸ ویں مسند: "مسند ابوالحسن"
۱۵۰	۹ ویں مسند: "مسند کلائی"
۱۵۰	۱۰ ویں مسند: "مسند ابن خسرؤ"
۱۵۱	۱۱ ویں مسند: "مسند قاضی ابویوسف"
۱۵۱	۱۲ ویں مسند: "مسند امام محمد"
۱۵۲	۱۳ ویں مسند: "مسند حماد"
۱۵۲	۱۴ ویں مسند: "مسند امام محمد (مسند ثانی)"
۱۵۳	۱۵ ویں مسند: "مسند سعدی"

۱۵۵

تہذیب

ایمان کے بارے میں روایات

۱۵۶

پہلی فصل: نیکیوں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

۲۱۹

دوسری فصل: ایمان، قضا و قدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

۳۰۳

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

۳۱۰

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

۳۲۹

پنجمی باب:

طہارت کے بارے میں روایات

۳۵۰

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

۳۶۷

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں نیز حدث کے احکام

۳۸۲

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں اور جنابت کے احکام

۴۰۸

چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

۴۱۷

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

۴۳۳

پانچواں باب:

نماز کے بارے میں روایات

۴۳۴

پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

۴۵۵

دوسری فصل: قرأت کرنے، قنوت پڑھنے اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کا بیان

۵۰۲

تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا، کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے؟

۵۲۲

چوتھی فصل: جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کا بیان

۵۶۳

پانچویں فصل: نماز کا طریقہ اس میں شک ہو جانا اور اس کے وجوب کی شرائط

۶۱۰

چھٹی فصل: جماعت (کے احکام)، امام کے آداب اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

۶۳۵

ساتویں فصل: جنازہ کے احکام

۶۵۸

چھٹا باب:

زکوٰۃ کے بارے میں روایات

۶۵۹

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

۶۶۳

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

۶۶۸

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

۶۷۱

چوتھی فصل: صدقہ فطر کے احکام

ساتواں باب: _____ ۶۷۳

روزے کے بارے میں روایات

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط _____ ۶۷۴

دوسری فصل: بوسہ لینے، پچھنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر کے دوران روزہ رکھنا _____ ۶۸۷

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟ _____ ۷۰۹

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟ _____ ۷۱۱

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان _____ ۷۱۳

آٹھواں باب: _____ ۷۱۴

حج کے بارے میں روایات

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل _____ ۷۱۵

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال، حج افراد، حج تمتع اور حج قرآن کے احکام _____ ۷۲۷

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان _____ ۷۶۲

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست _____ ۷۹۲

جامع المسانید

یہ کتاب جو ”جامع المسانید“ کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ان روایات پر مشتمل ہے جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اپنی اپنی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہؒ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ لیکن یہ روایات مختلف مجموعہ جات میں محفوظ تھیں اور سابقہ زمانوں میں کتابوں کی اشاعت نہیں ہوتی تھی، صرف قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اس لئے یہ روایات عالم اسلام کے مختلف علاقوں اور گوشوں میں بکھری ہوئی تھیں۔ یہ اعزاز اور فضیلت امام خوارزمی کے حصے میں آیا کہ انہوں نے مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور ان میں سے مکرر روایات کو حذف کر کے ان روایات کو فقہی ترتیب کے مطابق ایک جگہ جمع کر دیا اور اس کا نام ”جامع المسانید“ تجویز کیا۔

ان مختلف مسانید کے مؤلفین کون تھے؟ اور ان تک امام خوارزمی کی سند کیا ہے؟ اس کی وضاحت خود انہوں نے کتاب کے مقدمے میں کر دی ہے۔

امام ابوالمؤید محمد بن محمود کا تعلق وسط ایشیا کے مشہور شہر ”خوارزم“ سے ہے۔ آپ 12 ذوالحجہ 593 ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خوارزم میں حاصل کی اور پھر بغداد اور دمشق کا سفر کر کے وہاں کے اکابر مشائخ سے استفادہ کیا۔ مشہور حنفی فقیہ امام قاسم بن قطلوبغا نے اپنی مشہور کتاب ”تاج التراجم“ میں تحریر کیا ہے۔ تا تاریخوں کے حملے کے بعد یہ خوارزم کے قاضی اور خطیب مقرر ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے یہ عہدہ ترک کیا اور حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد یہ خاصا عرصہ مکہ میں مقیم رہے، پھر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں سے دمشق چلے گئے پھر بغداد آئے اور وہاں درس و تدریس کرتے رہے۔ انہوں نے 2 جلدوں میں ”مسانید امام ابوحنیفہ“ تصنیف کی ہے جس میں انہوں نے 15 تصانیف کو جمع کر دیا ہے۔

صاحب کشف الظنون کے بیان کے مطابق امام خوارزمی کا انتقال 665 ہجری میں ہوا۔

امام خوارزمی نے جن حضرات کی مرتب کردہ مسانید کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

- مسند امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری المعروف بہ ”عبد اللہ الاستاذ“ (متوفی 340ھ)
- مسند امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل (متوفی 380ھ)
- مسند امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد (متوفی 379ھ)
- مسند امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی (متوفی 430ھ)
- مسند شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری (متوفی 535ھ)

- ✽ مسند امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابوالاحمد عبداللہ بن عدی جرجانی (متوفی 365ھ)
- ✽ مسند امام حسن بن زیاد لؤلؤی (متوفی 204ھ)
- ✽ مسند امام حافظ عمر بن حسن اشنانی (متوفی 339ھ)
- ✽ مسند حافظ امام ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (متوفی 432ھ)
- ✽ مسند امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسرو بلخی (متوفی 522ھ)
- ✽ مسند امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الصاری (متوفی 182ھ)
- ✽ مسند امام محمد بن حسن شیبانی (متوفی 189ھ)
- ✽ مسند حماد بن امام ابو حنیفہ (متوفی 176ھ)
- ✽ مسند امام محمد بن حسن (متوفی 189ھ)
- ✽ مسند امام حافظ ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام سغدی (متوفی 335ھ)

——***

امام خوارزمی نے اس کتاب کو فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔

انہوں نے پوری کتاب کو چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے ہر باب میں ذیلی فصول پائی جاتی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک پر مغز اور تحقیقی مقدمہ بھی شامل کیا ہے جس میں امام صاحب کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں ان پر ہونے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ کتاب کا آخری باب راویان حدیث کے اجمالی تعارف پر مشتمل ہے۔

امام خوارزمی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ پہلے امام ابو حنیفہ کی سند کے ساتھ کوئی روایت نقل کرتے ہیں وہ روایت کبھی حدیث ہوتی ہے کبھی کسی صحابی کا اثر ہوتی ہے اور کبھی کسی تابعی کا قول ہوتی ہے۔ اس کے بعد علامہ خوارزمی مسانید کے مؤلفین کی امام ابو حنیفہ تک سند نقل کرتے ہیں۔ البتہ اگر کسی مسند کے مرتب نے کسی روایت کے الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہوں تو امام خوارزمی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جن روایات کو امام محمد نے نقل کیا ہے اور ان روایات میں مذکور مسئلہ کے بارے میں کوئی تائیدی یا اختلافی رائے تحریر کی ہے تو امام خوارزمی اسے بھی نقل کر دیتے ہیں۔

اس کتاب کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے یہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ، کوئٹہ سے شائع شدہ ہے جو شاید دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے کا عکس ہے۔ اس کتاب کے متن کی تحقیق اور روایات کی تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین محمد درکافی نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان کی اس تحقیق کو اس نسخے میں نقل کر دیا ہے۔

——***

نبی اکرم ﷺ تک، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے مترجم کی سند حدیث

جامع المسانید میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں ان میں سے چند روایات وہ ہیں جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے براہ راست صحابہ کرام سے روایت کی ہیں۔ ان اصحاب کے اسماء یہ ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا

ان کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایسی روایات منقول ہیں جن میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صحابی کے درمیان کوئی واسطہ منقول نہیں ہے۔ تاہم محققین کی تحقیق کے مطابق یہ روایات مرسل ہیں۔

——***

❁ امام الانبیاء فخر آدم و بنی آدم افضل الخلق، شافع حشر، نبی اکرم ﷺ

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

❁ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو حفص صغیر عبداللہ بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو محمد عبداللہ بن محمد حارثی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو بکر محمد بن فضل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو علی خضر بن علی نسفی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام شمس الائمہ عبدالعزیز احمد حلوانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام شمس الائمہ ابو بکر محمد سرخی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب مبسوط سرخی)

❁ حضرت امام فخر الاسلام ابو الحسن علی بن محمد بزدوی رحمۃ اللہ علیہ

- ❁ حضرت امام برہان الدین ابوالحسن علی فرغانی مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب ہدایہ)
- ❁ حضرت امام محمد بن محمد کردری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام حافظ الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام عبدالعزیز بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام جلال الدین ابومحمد بن عمر خبازی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام علاؤ الدین احمد بن محمد سیرامی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام سراج الدین عمر کنانی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن ہمام سیواسی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب فتح القدر)
- ❁ حضرت امام ابوالبرکات عبدالبر بن محمد ابن شحہ رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام شہاب الدین احمد بن یونس شلمی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام علی بن محمد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد محبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب نورالایضاح)
- ❁ حضرت امام عبدالرحمن شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام علم الدین سلمان منصورى رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام حسن مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد حریری ازہری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام سید احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب حاشیۃ الطحاوی)
- ❁ حضرت امام محمد بن حسن کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام سید محمد کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد بن کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد گل رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- محمد بن الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

از: امام ذہبی (ماخوذ از: تذکرۃ الحفاظ)

آپ (کی کنیت) ابو حنیفہ (ہے اور لقب) امام اعظم، فقیہ عراق (ہے اور آپ کا نام) نعمان بن ثابت بن زوطا (آپ کا اسم منسوب) تیمی (اُن کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے جبکہ آپ کا دوسرا اسم منسوب) کوفی (آپ کے وطن مالوف کی نسبت سے ہے)

آپ کی پیدائش 80 ہجری میں (کوفہ میں) ہوئی۔

(نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فہ تشریف لاتے تھے تو امام صاحب کو ایک سے زیادہ مرتبہ ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ابن سعد نے سیف بن جابر کے حوالے سے یہ بان نقل کی ہے: انہوں نے (بذات خود) امام ابو حنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام صاحب نے عطاء - نافع - عبدالرحمن بن ہرمزاعرج - عدی بن ثابت - سلمہ بن کہیل - ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - قتادہ - عمرو بن دینار - ابواسحاق اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ سے زفر بن ہذیل - داؤد طائی - قاضی ابویوسف - محمد بن حسن - اسد بن عمرو - حسن بن زیاد لؤلؤی - نوح الجامع - ابو مطیع مثنیٰ اور متعدد افراد نے علم فقہ حاصل کیا۔

آپ نے حماد بن ابوسلیمان اور دیگر حضرات سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔

یہ مضمون آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور و معروف محقق اور قاری شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی: 748ھ) کی مشہور تصنیف "تذکرۃ الحفاظ" سے من و عن ترجمہ کی شکل میں نقل کیا گیا ہے۔

"تذکرۃ الحفاظ" کے مطبوعہ نسخہ کے "محقق" نے امام اعظم کے احوال و سوانح سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے:

تہذیب الکمال: 3/ 1415، تہذیب التہذیب: "817" 10/ 449، تقریب التہذیب: 2/ 303، خلاصۃ تہذیب الکمال: 3/ 95، الکاشف: 3/ 205، تاریخ البخاری الکبیر: 8/ 81، تاریخ البخاری الصغیر: 2/ 43، 100، 230، الجرح والتعديل: 8/ 2062، میزان الاعتدال: 4/ 265، تاریخ أسماء الثقات: 1477، الأنساب: 6/ 64، الکامل: 7/ 2472، الضعفاء الکبیر: 4/ 268، المعی: 546، تراجم الأخبار: 4/ 122، تاریخ لابن معین: 3/ 67، تاریخ الثقات: 450، تاریخ بغداد: 13/ 423، 424، سیر الأعلام: 6/ 390، والحاشیۃ: معرفۃ الثقات: 1853، مشغفہ ابن الجوزی: 3/ 163، دیوان الإسلام: 763،

آپ ﷺ سے وکیع - یزید بن ہارون - سعد بن صلت - ابو عاصم - عبد الرزاق - عبید اللہ بن موسیٰ - ابو نعیم - ابو عبد الرحمن مقرئ - بشر اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

آپ ﷺ امام پرہیزگار عالم عامل عبادت گزار تھے بڑی شان والے تھے حکمرانوں کے تحائف اور عطیات - بول نہیں کرتے تھے بلکہ تجارت کے ذریعے خود کما کر (اپنی اور دوسروں کی ضروریات پوری کرتے تھے)۔

ضرار بن صرد بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون سے دریافت کیا گیا: کون بڑا فقیہ ہے؟ ثوری یا ابو حنیفہ؟ انہوں نے جواب دیا: ابو حنیفہ بڑے فقیہ ہیں اور سفیان بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ابو حنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

یزید بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ پرہیزگار اور ان سے زیادہ عقل مند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

احمد بن محمد بن قاسم نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے ان پر کوئی الزام نہیں ہے یزید بن عمر بن ہبیرہ نے عہدہ قضا قبول نہ کرنے کے وجہ سے ان کی پٹائی کروائی تھی لیکن انہوں نے وہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: ابو حنیفہ امام تھے۔

بشر بن ولید نے امام ابو یوسف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا (انہیں دیکھ کر راستے میں کسی جگہ) ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے جو میں نہ کرتا ہوؤں تو وہ نماز ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے اور گریہ و زاری کرتے ہوئے رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے اس امام کے مناقب کے بارے میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔

آپ کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا۔

(پھر امام ذہبی نے اپنی سند کے ساتھ) ابو عبد الرحمن مقرئ - امام ابو حنیفہ - عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے

میں یہ روایت نقل کی ہے: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو صرف ایک قمیص پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر اس کے علاوہ کوئی چادر یا تہبند نہیں تھا (عطا کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے (صرف) اس (قمیص) میں نماز اس لیے ادا کی تھی تاکہ وہ ہمیں یہ دکھائی کہ صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

از: امام ابن حجر عسقلانی (ماخوذ از تہذیب التہذیب)

آپ نعمان بن ثابت تیمی، ابو حنیفہ کوفی ہیں، بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے ساتھ آپ کو نسبت ولاء حاصل تھی، ایک روایت کے مطابق آپ فارسی النسل ہیں۔

آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

آپ رحمہ اللہ نے عطاء بن ابورباح - عاصم بن ابوالنخود - علقمہ بن مرشد - حماد بن ابوسلیمان - حکم بن عتیبہ - سلمہ بن کہیل - ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - علی بن اقر - زیاد بن علاقہ - سعید بن مسروق ثوری - عدنی بن ثابت انصاری - عطیہ بن سعید عوفی - یوسفیان سعدی - عبدالکریم ابوامیہ - یحییٰ بن سعید انصاری - ہشام بن عروہ سمیت دیگر لوگوں سے روایت نقل کی ہیں۔

آپ رحمہ اللہ سے آپ کے صاحبزادے حماد - (ان کے علاوہ) ابراہیم بن طہمان - حمزہ بن حبیب زیات - زفر بن ہذیل - ابو یوسف قاضی - ابو یحییٰ حمانی - عیسیٰ بن یونس - کعب - یزید بن زریع - اسد بن عمرو بکلی - حکام بن یعلیٰ بن سلم رازی - خارجہ بن مصعب - عبد المجید بن ابورواد - علی بن مسہر - محمد بن بشر عبدی - عبدالرزاق - محمد بن حسن شیبانی - مصعب بن مقدم - یحییٰ بن یمان - ابو عاصمہ نوح بن ابومریم - ابو عبدالرحمن مقرئ - ابو عاصم اور دیگر لوگوں نے روایت نقل کی ہیں۔

عجلی بیان کرتے ہیں: ابو حنیفہ کوفی تیمی ہیں اور حمزہ زیات کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ریشم کا کاروبار کرتے تھے اور اس کو فروخت کرتے تھے انہوں نے اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم فارسی النسل ہیں اور آزاد ہیں میرے دادا نعمان (امام ابو حنیفہ) 80 ہجری میں پیدا ہوئے میرے پردادا (اور امام صاحب کے والد) ثابت کم سنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا دی تھی۔

محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں، وہ صرف اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں جو ان کو یاد ہوتی ہے، جو حدیث انہیں یاد نہ ہو اس کو وہ روایت نہیں کرتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ معلومات نوویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور محقق اور عالم ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر عسقلانی (التونی 852) کا شمار اکابر اہل علم میں ہوتا ہے انہوں نے امام مزنی کی کتاب ”تہذیب الکمال“ پر مزید تحقیقاتی اضافہ جات کئے جن کا نام انہوں نے ”تہذیب التہذیب“ تجویز کیا۔ امام صاحب کے یہ حالات ان کی اسی کتاب میں سے من وعن ترجمے کی شکل میں یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

صالح بن محمد اسدی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔

ابو وہب اور محمد بن مزاحم نے عبد اللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں، میں نے فقہ میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اگر اللہ تعالیٰ نے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کی ہوتی، تو میں ایک عام سافر دھوتا، ابن ابوخیثمہ نے سلیمان بن ابوشیخ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوحنیفہ پر ہیز گار اور نجی تھے۔

عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: میں نے روح بن عبادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: 150 ہجری میں، میں ابن جریج کے پاس موجود تھا، انہیں امام ابوحنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی، تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، انہیں تکلیف ہوئی اور انہوں نے فرمایا: کیسا علم رخصت ہو گیا؟ (عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں:) اسی سال میں ابن جریج کا بھی انتقال ہو گیا۔ ابو نعیم فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ مسائل میں غور و خوض کرنے والے شخص تھے۔

احمد بن علی بن سعید قاضی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے ہیں، ہم نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے، اور ہم ان کے اکثر اقوال کو اختیار کرتے ہیں۔

ربیع اور حرملہ بیان کرتے ہیں: ہم نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، میں نے سنا، ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابوحنیفہ ہیں، جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں، تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے، جو میں نہ کرتا ہوؤں، تو اس کے بعد وہ رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میرے والد (امام ابوحنیفہ) کا انتقال ہوا، تو ہم نے حسن بن عمارہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں غسل دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، جب انہوں نے غسل دیدیا، تو بولے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے، اور آپ کی مغفرت کرے، پچھلے میں برس سے آپ نے کبھی کوئی (نفل) روزہ نہیں چھوڑا، اور پچھلے چالیس برس سے آپ کے پہلو نے تکیے سے ٹیکے نہیں لگائی (یعنی رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے) آپ نے اپنے بعد والوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے، اور قرآن کے عالموں کو رسوا کر دیا ہے۔

علی بن معبد نے عبید اللہ بن عمرو قی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو عہد قضا کی پیشکش کی، انہوں نے انکار کر دیا، ابن ہبیرہ نے انہیں 110 کوڑے لگوائے، لیکن وہ اپنے انکار پر مصر رہے، جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی، تو انہیں چھوڑ دیا۔

ابن ابوداؤد نے نصر بن علی کے حوالے سے ابن داؤد یعنی خریبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ یا تو حسد کا شکار ہو جاتے ہیں، یا لاعلمی کا شکار ہوتے ہیں۔

احمد بن عبدہ جو ”رے“ کا قاضی ہیں، انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ابن عائشہ کے پاس موجود تھے، انہوں نے

ابو حنیفہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی پھر انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ انہیں دیکھ لیتے تو تم بھی یہی کہتے کہ تمہاری اور ان کی مثال اسی طرح ہے جیسا کہ یہ (شعر) کہا گیا ہے:

اقلوا علیہم ویلکم لا ابا لکم... من اللوم أو سدوا المكان الذی سدوا

”تم ان کی تھوڑی ملامت کرو تمہارا ستیاناس ہو تمہارا باپ نہ رہے یا پھر تم اس جگہ کو پر کر دو جو انہوں نے پر کر دی“
صفانی نے یحییٰ بن معین - عبید بن ابی قرہ کے حوالے سے یحییٰ بن ضریس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں سفیان کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ ابو حنیفہ پر تنقید کیسے کر سکتے ہیں؟ سفیان نے دریافت کیا: کیوں کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فتویٰ دوں گا اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا تو میں اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق فتویٰ دوں گا اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا تو میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے مطابق فتویٰ دوں گا میں ان میں سے جس کے قول کو چاہوں گا اختیار کر لوں گا لیکن میں ان کے اقوال سے باہر کسی اور کے قول کی طرف نہیں جاؤں گا لیکن جب بات ابراہیم شععی، ابن سیرین، عطاء تک آئے گی تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا تو جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا اسی طرح میں بھی اجتہاد کروں گا۔

ابو نعیم اور ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: آپ رحمہ اللہ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

ابو بکر بن ابو خثیمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: آپ رحمہ اللہ کا انتقال 151 ہجری میں ہوا۔

آپ کے بارے میں ”جامع ترمذی“ میں ایک روایت منقول ہے: عبد الحمید حمانی نے آپ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام نسائی کی کتاب ”سنن نسائی“ میں عاصم بن ابوذر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: جو شخص جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ابو علی اسیوطی اور مغاربہ نے ”سنن نسائی“ کا جو نسخہ روایت کیا ہے اس میں یہ روایت علی بن حجر - عیسیٰ بن یونس - نعمان - عاصم کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ نام نعمان ذکر کیا لیکن اس کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا جبکہ ابن احمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”یعنی ابو حنیفہ“۔ یہ اس روایت کے بعد ہے جو دروردی نے عمرو عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے:

”تم جس شخص کو قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ کو قتل کر دو“ الحدیث

حمزہ بن سنی یا ابن حیوۃ نے امام نسائی سے جو نسخہ نقل کیا ہے اس میں یہ روایت نہیں ہے عاصم سے اس روایت کو نقل کرنے میں سفیان ثوری نے نعمان کی متابعت کی ہے۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب بی شمار ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں جنت

آخر دوس میں جگہ عطا کرے۔

ابن تیمیہ کا بیان

وَمَنْ ظَنَّ بِأَبَى حَنِيفَةَ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ يَتَعَمَّدُونَ مُخَالَفَةَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ لِقِيَاسٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَدْ أَخْطَأَ عَلَيْهِمْ وَتَكَلَّمَ بِظَنٍّ وَإِمَّا يَهْوَىٰ فَهَذَا أَبُو حَنِيفَةَ يَعْمَلُ بِحَدِيثِ التَّوَضُّعِ بِالنَّبِيِّ فِي السَّفَرِ مُخَالَفَةً لِلْقِيَاسِ وَبِحَدِيثِ الْفَقْهَةِ فِي الصَّلَاةِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِلْقِيَاسِ لَا عِتْقَادَهُ صِحَّتَهُمَا وَإِنْ كَانَ أَيْمَةُ الْحَدِيثِ لَمْ يُصَحِّحُوهُمَا وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا فِي رِسَالَةِ "رَفْعُ الْمَلَامِ عَنِ الْأَيْمَةِ الْأَعْلَامِ" وَبَيَّنَّا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَيْمَةِ الْإِسْلَامِ لَا يُخَالِفُ حَدِيثًا صَحِيحًا بِغَيْرِ عَذْرِ

جو شخص امام ابوحنیفہ یا اُن کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے شخص نے اُن کی طرف غلط بات منسوب کی ہے اُس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی حالانکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف قیاس ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے ہم نے یہ بات اپنے رسالہ "رفع الملام عن الأئمة الاعلام" میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ "ائمة اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا۔

——***

تقی الدین ابو عباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ حرانی (المتوفی: 728ھ) کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف اہل علم میں ہوتا ہے۔ ان کے شاگردوں کی صف میں ابن کثیر اور ابن قیم جیسے محققین شامل ہیں۔ ابن تیمیہ نے کسی فتوے کا جواب دیتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے جو ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو ائمہ متبوعین کے بارے میں غیر محتاط الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ مضمون مجموع الفتاویٰ سے نقل کیا گیا ہے۔

امام ائمة الفقهاء

از: شیخ عبدالفتاح ابو غده

170 ائمہ کی تعریف

- (۱) امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر علیہ السلام) (۲) حماد بن ابوسلیمان (۳) مسعر بن کدام (۴) ایوب سختیانی (۵) اعمش (۶) شعبہ بن حجاج (۷) سفیان ثوری (۸) مغیرہ بن مقسم ضمی (۹) حسن بن صالح بن حمی (۱۰) سفیان بن عیینہ (۱۱) سعید بن ابوعروہ (۱۲) حماد بن زید (۱۲) قاضی شریک (۱۴) ابن شبرمہ (۱۵) یحییٰ بن سعید القطان (۱۶) عبداللہ بن مبارک (۱۷) قاسم بن معن (۱۸) حجر بن عبد الجبار حضرمی (۱۹) زہیر بن معاویہ (۲۰) ابن جریج (۲۱) امام عبدالرزاق (۲۲) امام شافعی (۲۳) دکیج بن جراح (۲۴) خالد واسطی (۲۵) فضل بن موسیٰ سینانی (۲۶) عیسیٰ بن یونس (۲۷) عبد الحمید بن عبد الرحمن ابویحییٰ حمانی (۲۸) معمر بن راشد (۲۹) نصر بن محمد (۳۰) یونس بن ابواسحاق (۳۱) اسرائیل بن یونس (۳۲) زفر بن ہذیل (۳۳) عثمان بری (۳۴) جریر بن عبد الحمید (۳۵) ابو مقاتل حفص بن سلم (۳۶) قاضی ابویوسف (۳۷) سلم بن سالم (۳۸) یحییٰ بن آدم (۳۹) یزید بن ہارون (۴۰) ابن ابوزرہ (۴۱) سعید بن سالم قداح (۴۲) شداد بن حکیم (۴۳) خارجہ بن صعب (۴۴) خلف بن ایوب (۴۵) ابو عبد الرحمن مقرئ (۴۶) محمد بن سائب کلبی (۴۷) حسن بن عمارہ (۴۸) ابو نعیم فضل بن وکین (۴۹) حکم بن ہشام (۵۰) یزید بن زریج (۵۱) عبداللہ بن داؤد خریبی (۵۲) محمد بن فضل (۵۳) زکریا بن ابوزائدہ (۵۴) اُن کے صاحبزادے یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ (۵۵) زائدہ بن قدامہ (۵۶) یحییٰ بن معین (۵۷) مالک بن مغول (۵۸) ابوبکر بن عیاش (۵۹) ابو خالد احمر (۶۰) قیس بن ربیع (۶۱) ابو عاصم نمیل (۶۲) عبید اللہ بن موسیٰ (۶۳) محمد بن جابر (۶۴) اصمعی (۶۵) شقیق بلخی (۶۶) علی بن عاصم (۶۷) یحییٰ بن نصر (۶۸) خلیل بن احمد نحوی (نے بھی امام صاحب کی تعریف بیان کی ہے جس کا ذکر حاشیہ میں ہے)۔

نام حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) کا شمار پانچویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف بزرگوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ائمہ ثلاثہ یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”الانتقاع فی فضائل الائمہ الثلاثہ الفقہاء“ ہے۔ اس کتاب کو عالم عرب کے مشہور محقق عبدالفتاح ابو غده نے ایڈیٹ کر کے اپنے فاضلانہ حواشی کے ہمراہ شائع کیا ہے۔ لیکن شیخ عبدالفتاح کے حواشی کیونکہ اصل کتاب کے ساتھ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ہم نے ان کے حواشی میں سے کچھ موقی اکٹھے کر کے انہیں اس مضمون کے نظم میں پرویا ہے۔ یاد رہے کہ اس کتاب اور اس کے حواشی کا ترجمہ ادارہ پیر گریو بکس لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ علامہ عبد البر نے اپنی کتاب کے اسلوب کے مطابق تینوں ائمہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں اکابر اہل علم کے تصنیفی اقوال نقل کیے ہیں۔ دیگر ائمہ کی طرح انہوں نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ۲۶ اکابر اہل علم کے اقوال نقل کیے ہیں اور مزید ۴۱ اہل علم کے اسماء نقل کیے ہیں جنہوں نے امام اعظم کی تعریف بیان کی ہے۔ انہی حضرات کے اسماء یہاں نقل کیے گئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے اہل علم کی تعداد 68 ہے اور اگر آپ ان کے ساتھ دو جلیل القدر ائمہ یعنی امام محمد بن حسن شیبانی اور امام حسن بن زیاد لؤلؤی کو شامل کر لیں تو امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے جلیل القدر اہل علم کی تعداد 70 ہو جائے گی اور یہ سب لوگ یا ان میں سے اکثریت جلیل القدر بڑے اور مشہور ائمہ کی ہے۔

امام ابوحنیفہ کی فضیلت، علم، دینداری، پرہیزگاری، تزکیہ دین میں اُن کی امامت کے اثبات کے لیے ان حضرات میں سے پانچ یا دس ائمہ کی تعریف ہی کافی ہونی تھی، لیکن امام ابوحنیفہ ایک انسان ہیں اُن سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اور نہیں بھی ہوتی، دیگر تمام مجتہدین کی طرح وہ اپنے اجتہاد میں ”معصوم عن الخطاء“ نہیں ہیں آپ کیلئے ان حضرات میں سے:

دینداری کے پہاڑ

امام باقر، حماد بن ابوسلیمان، مسعر بن کدام، ایوب سختیانی، اعمش، شعبہ سفیان ثوری، حسن بن صالح، سعید بن ابوعروہ، حماد بن زید کی تعریف ہی کافی ہے

کیونکہ یہ دس افراد ثقاہت، دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں اگر یہ کسی معاملہ کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی اور ان کی مخالفت کرنے والے کی گواہی کسی تردد کے بغیر مسترد کر دی جائے گی اور تعریف کرنا بھی ایک قسم کی گواہی ہی ہے۔

دس مزید افراد

اگر آپ چاہیں تو ان کی گواہی کے ساتھ دس دیگر افراد کی گواہی کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں یہ لوگ بھی ثقاہت، دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں تو آپ:

ابن شرمہ، یحییٰ بن سعید القطان، عبداللہ بن مبارک، زہیر بن معاویہ، ابن جریج، امام عبدالرزاق، امام شافعی، کعب بن جراح، خالد واسطی اور سفیان بن عیینہ کی گواہی حاصل کر لیں۔

یہ دس افراد پہلے والے دس افراد کے ساتھ مل جائیں تو تعریف کرنے والے یہ ”بیس امام“ ہو جائیں گے۔
یہ اکابر اہل علم جو ہدایت دینے والے ہیں ہدایت کا مرکز ہیں، نیک لوگ ہیں اگر یہ کسی ضعیف راوی کی طرف توجہ کریں تو وہ حجت ہو جائے تو جب علماء سلف میں سے 170 کا برائہ نے جو بڑے عالم اور نیک لوگ ہیں جن میں محدث، فقیہ، قرآن کے استاذ، مجاہد، عابد، وزاہد، قاضی، صوفی، ادبیات میں حجت، لسانیات کے ماہر شامل ہیں اگر وہ کسی کی تعریف کر دیں (تو اس کا عالم کیا ہوگا؟)

تعریف کا حد تو اتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا

علماء نے تو اتر کیلئے جو زیادہ سے زیادہ تعداد مقرر کی ہے وہ 70 ہے تو اس اعتبار سے امام ابوحنیفہ کی تعریف حد تو اتر تک پہنچتی ہے اور یہ تعریف بھی کن حضرات کے حوالے سے ہے؟ جو اس امت کے اسلاف کے بہترین لوگ ہیں اور وہ علماء ہیں جن کی دینداری، علم اور پرہیزگاری کے حق میں گواہی دی گئی ہے

الحمد لله تعالیٰ کے گواہ ہیں

صحیح مسلم صفحہ 18/7 پر مذکور ہے:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جنازہ گزرا، اُس کی تعریف بیان کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! واجب ہوگئی!..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایک جنازہ گزرا، اُس کی تعریف کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جس کی تعریف کر دو گے اُس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی..... تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو“ (حدیث کے الفاظ یہاں ختم ہو گئے)

تو یہ علماء (جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے) یہ زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: جن علماء نے یہاں امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے اُن کی تعداد 70 تک پہنچتی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے ملاقات کی اُن سے میل جول رکھا، اُن سے استفادہ کیا، صرف امام باقر کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے اُن سے استفادہ کیا ہے اور امام اصمعی کا معاملہ بھی مختلف ہے کیونکہ وہ امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں، وہ بصرہ میں رہائش پذیر رہے تھے اور میں ایسی کسی روایت سے واقف نہیں ہو سکا کہ اُن کی امام ابوحنیفہ سے ملاقات ہوئی ہو اسی طرح دو اور علماء کا معاملہ بھی مختلف ہے، کیونکہ ان دونوں کی پیدائش امام ابوحنیفہ کے انتقال کے بعد ہوئی، لیکن انہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر سے استفادہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے استفادہ کیا ہے یہ دو حضرات امام شافعی اور جرج و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین ہیں، تو ان ثقہ اور عادل ائمہ نے جس چیز کا مشاہدہ کیا، اُس کی تعریف کی اور انہیں جس کا علم ہوا، اُس کی انہوں نے صفت بیان کی اور براہ راست دیکھا خبر سننے کی مانند نہیں ہوتا۔

ان 70 تعریف کرنے والے اہل علم میں سے کچھ لوگ محدثین ہیں، جو حافظان حدیث ہیں، جلیل القدر اہل علم ہیں اور علم حدیث کے ائمہ کے اساتذہ ہیں، ان میں امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم..... کے اساتذہ، بلکہ اُن کے اساتذہ کے بھی اساتذہ شامل ہیں، جو پرہیزگار ہیں، سمجھدار ہیں اور ناقدین ہیں، ان میں فقہاء بھی شامل ہیں، جو ذہین و فطین تھے، بصیرت رکھنے والے تھے، نیکوکار تھے، ان میں عبادت گزار اکابرین بھی شامل ہیں، جو عقلمند تھے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے امین تھے، جیسا کہ ان کے مختصر حالات میں آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی ہے۔

تو ان سب حضرات نے امام ابوحنیفہ کی دینداری، نیکوکاری، عبادت گزاری، پرہیزگاری، علم، ثقاہت، پختگی، ثقاہت، امامت، عقل، سمجھداری، طور طریقے، چال چلن، اخلاق، اپنی پرہیزگاری اور اپنے دین اور آخرت کے خوف کی وجہ سے عہدہ قضاء قبول کرنے سے اجتناب اور اُس کے مقابلہ میں قید کو قبول کر لینے اور عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے ملنے والے عذاب (یعنی تکالیف) کا سامنا کرنے، ان سب باتوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے، تو امام صاحب کے بارے میں ان سب کی گواہیاں ہیں اور یہ سب لوگ نہ تو امام صاحب سے کوئی تعصب رکھتے ہیں اور نہ ہی اُن کے مخالفین سے کوئی تعصب رکھتے ہیں۔

امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب

جہاں تک امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعصب رکھنے والے بعض محدثین کے گمان کا تعلق ہے، ان کے بارے میں مصنف یعنی علامہ ابن عبدالبر نے کچھ کلام کیا ہے جو آگے آئے گا اور امام صاحب کے بارے میں انہوں نے ان لوگوں کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں، تو ان محدثین نے امام صاحب پر جو طعن و تشنیع کی ہے، جس میں انہیں ملت سے خارج قرار دیا ہے اور انہیں زندیق بنایا ہے تو میں ان حضرات میں سے یہاں صرف ایک شخص کا کلام ذکر کروں گا اور وہ ایک شخص امام حافظ ابو حاتم ابن حبان بستی ہیں، تاکہ ان کی تعریف کرنے والوں اور تنقید کرنے والوں کے کلام کا موازنہ کرنے والے شخص کے سامنے حقیقت حال واضح ہو جائے کہ کیسے تعصب کسی شخص کو وہ باتیں کہنے کی طرف لے جاتا ہے جو نہ تو عقل میں آتی ہیں نہ قبول کی جاسکتی ہیں نہ نقل کی جاسکتی ہیں لیکن یہ تعصب ہی ہے جو ہر کڑوی چیز کو میٹھا اور مزیدار کر کے متعصب شخص کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

ابن حبان کا تعارف

امام حافظ محدث ابو حاتم بن حبان بستی (یعنی محمد بن حاتم) ان اکابر محدثین میں سے ایک ہیں جنہوں نے راویان حدیث کی جرح و تعدیل کے حوالے سے کلام کیا ہے اور اس بارے میں کتابیں تحریر کی ہیں یہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے یہ امام ابوحنیفہ کے انتقال سے تقریباً 130 سال بعد کی بات ہے جبکہ ابن حبان کا انتقال 354 ہجری کے آس پاس ہوا، اُس وقت ان کی عمر 80 برس کے لگ بھگ تھی اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے اور ان سے درگزر کرے! یہ مشہور کتاب ”صحیح ابن حبان“ کے مؤلف ہیں۔

اس بڑے محدث اور حافظ حدیث نے امام ابوحنیفہ کے خلاف اور ان پر طعن کے بارے میں تین کتابیں تحریر کی ہیں:

(1) کتاب علل مناقب ابی حنیفہ و مثالبہ (2) کتاب علل ما اسندہ ابوحنیفہ

(3) کتاب التنبیہ علی التمیویہ

اپنے گمان کے مطابق انہوں نے ان کتابوں میں امام ابوحنیفہ کو رسوا کرنے والی باتیں اور ان پر جو طعن کیے گئے ہیں، ان کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب ”الضعفاء والمجر و صین“ میں ایسے جملے نقل کیے ہیں جن سے یہ استدلال کیا ہے جو ان کے گمان کے مطابق ہے (کہ امام ابوحنیفہ ایک مجروح شخصیت کے مالک ہیں) انہوں نے اس کتاب میں وہ جملے اسانید کے ساتھ نقل کیے ہیں حالانکہ ان اسانید میں بذات خود مجروح ہلاکت کا شکار ہونے والے اور متعصب راوی شامل ہیں، مصنف نے اس حوالے سے انتہائی تعصب کا اظہار کیا ہے اور اس بارے میں دینداری اور فنی مہارت کی کوئی پرواہ نہیں کی، حالانکہ وہ خود ایک محدث ہیں جو کسی کو ثقہ قرار دیتے ہیں، کسی کی تعدیل کرتے ہیں، کسی پر جرح کرتے ہیں، کسی کو نیک قرار دیتے ہیں، بہر حال اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے! ان سے درگزر کرے! ان کی توبہ قبول کرے اور ان پر رحم کرے!

امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا

انہوں نے اپنی کتاب ”المجر و صین من المحدثین والضعفاء والمتر و کین“ میں 1281 حضرات کے حالات ذکر کیے ہیں، اس

میں انہوں نے ضعیف، متروک، کذاب، حدیث ایجاد کرنے والے، زندیق، دجال، بدعتی، نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ جو صحیح تھے اور بھٹکے ہوئے تھے، اُن کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے الگ سے حالات تحریر کیے ہیں۔ ان میں سے بعض حضرات کے حالات پانچ سطروں میں یا اس سے بھی کم ہیں، بعض کے حالات دس سطروں یا اس سے کچھ زیادہ ہیں اور بہت تھوڑے تھوڑے ہیں جن کے حالات ایک یا دو صفحات پر مشتمل ہیں، لیکن جب انہوں نے امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کرنے شروع کیے تو وہ اُن کی کتاب میں سب سے زیادہ طویل حالات ہیں جو دس صفحات سے بھی زیادہ ہیں یہ کتاب کے تیسرے جزء کے صفحہ 61 سے لے کر صفحہ 73 تک ہیں۔

انہوں نے امام صاحب کے حالات اس لیے طویل طور پر تحریر کیے ہیں تاکہ اُن کے بارے میں تنقید کو طول دیا جاسکے یہاں تک کہ امام صاحب کے حالات اُن کی مذکورہ کتاب میں سب سے زیادہ طوالت والے حالات ہیں انہوں نے ان حالات میں امام ابوحنیفہ کا ذکر مذموم صفات کے ہمراہ کیا ہے کچھ باتیں اُن کی اپنی ہیں اور کچھ نقل کی ہیں، میں اُن کا کچھ کلام اختصار کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کروں گا تاکہ قاری کو اس سے واقفیت حاصل ہو جائے اور پھر اُس کا دین اُس کا علم اور اُس کی عقل جس چیز کی طرف رہنمائی کرتے ہیں وہ اُس کی بنیاد پر اُس چیز کے بارے میں فیصلہ دے سکے جسے ابن حبان نے کہا ہے اور جسے انہوں نے نقل کیا ہے۔

ابن حبان کے الفاظ

ابن حبان صفحہ 61/3 پر تحریر کرتے ہیں:

”ابوحنیفہ کو فی صاحب الرائے ہیں (یعنی اپنی آراء کی پیروی کرتے تھے) ان کے والد نجد میں بنو قفل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے غلام تھے ان کے والد کو آزاد کر دیا گیا وہ عبداللہ بن قفل کیلئے روٹیاں لگایا کرتے تھے ابوحنیفہ بحث کرنے والے آدمی تھے جو تقویٰ کو ظاہر کرتے تھے، علم حدیث میں انہیں مہارت حاصل نہیں تھی انہوں نے 130 مرفوع احادیث روایت کی ہیں دنیا اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی اور یہ نئی قسم کی جرح ہے بلکہ انوکھے الفاظ ہیں ابن حبان نے جو کہا ہے اُن سے پہلے کسی نے بھی امام ابوحنیفہ کے بارے میں یا کسی اور کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کہی اور یہ بات کہنا صرف اُسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اس کی کوئی قطعی دلیل موجود ہو جیسا کہ میں آگے چل کر اس کی وضاحت کروں گا اور اس بات کی دلیل کہ ابن حبان کی طرف سے یہ بات جرح اور طعن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا یہ معمول ہے کہ جب کسی ایسے شخص سے وہ اعلق اختیار کرتے ہیں جس کی تعریف کی گئی ہو تو پھر وہ یہ کہتے ہیں: ”اُن میں پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی ہے“۔ اس کے شواہد درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب ”الثقات“ میں صفحہ 18/8 پر امام احمد کے حالات میں وہ یہ کہتے ہیں: ”..... وہ حافظ تھے متقن تھے پرہیزگار تھے فقیہ تھے اور پوشیدہ پرہیزگاری کو کھائے ہوئے تھے باقاعدگی کے ساتھ دائمی عبادت کرتے تھے.....“۔

(۲) امام بخاری کے حالات میں صفحہ 113/9 اور صفحہ 114 پر تحریر کرتے ہیں: ”انہوں نے روایات کی طرف زیادہ توجہ کی اور آثار کو یاد کیا اس کے ہمراہ انہیں تاریخ اور لوگوں کے واقعات کا بھی علم تھا انہوں نے پوشیدہ پرہیزگاری اور دائمی عبادت کو لازم رکھا.....“۔

(۳) ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن نصر نبیرہ کے حالات میں صفحہ 147/9 پر وہ تحریر کرتے ہیں: ”..... یہ اُن افراد میں سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)“۔

میں اُن کے حوالے سے ان روایات کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے اور ان میں سے بھی 120 روایات میں اُنہوں نے غلطی کی ہے، علم نہ ہونے کی وجہ سے یا تو اُنہوں نے سند کو الٹ پلٹ دیا یا پھر متن کو تبدیل کر دیا تو جب اُن کی غلطیاں اُن کی درستگی پر غالب آ گئیں تو وہ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ روایات نقل کرنے میں اُن سے استدلال نہ کیا جائے۔

ایک اور پہلو بھی ہے جس کی وجہ سے اُن سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور وہ یہ ہے کہ وہ ”ارجاء“ کے عقیدہ کے داعی تھے اور ایسی بدعتوں کی طرف دعوت دیتے تھے کہ اُن سے استدلال کرنا ہمارے ائمہ کے نزدیک جائز ہی نہیں ہے اس بارے میں اُن ائمہ کے درمیان کسی اختلاف کا مجھے علم نہیں ہے پھر یہ بات بھی ہے کہ مسلمانوں کے ائمہ اور دین میں پرہیزگار حضرات جن کا تعلق تمام شہروں اور سب علاقوں سے ہے اُن سب نے امام ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور اُن پر مطلق تنقید کی ہے اور ایسا یکے بعد دیگرے ہوا ہے ہم نے ان کے بارے میں روایت ہونے والی باتیں اپنی کتاب ”التنبیہ علی التمیہ“ میں ذکر کر دی ہیں تو اس کتاب میں اُن کے تکرار کی ضرورت نہیں ہے البتہ میں یہاں کچھ جملے ذکر کروں گا جن سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ غیر مستند ہیں۔“

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ایک ہیں جنہوں نے سفر کیا (اور احادیث و روایات کو) جمع کیا اُنہوں نے علم حدیث اور اس کو جمع کرنے پر بھرپور کوشش کی اور جنگ اور اُس کے اسباب میں بھی حصہ لیا اُس کے ہمراہ ان میں پوشیدہ پرہیزگاری، محنت اور زبردست سخاوت پائی جاتی تھی۔۔۔۔۔“

(۴) ابن حبان نے اپنی کتاب ”المجر و صین“ کے مقدمہ میں صفحہ 83/1 اور صفحہ 84 پر یہ تحریر کیا ہے: عمرو بن نصر بیان کرتے ہیں: میں مسجد انصار کے پاس سے گزرا تو وہاں عمرو بن عبید بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کون سی چیز ایسی ہے جسے آج صبح تم حسن کی مجلس سے لے کر آئے ہو؟ میں نے اُنہیں ایک مسئلہ کے بارے میں بتایا جو پیش آیا تھا اور حسن بصری نے اُس کا جواب دیا تھا تو میں نے کہا: ہمارے اصحاب نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارے اصحاب کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: ایوب، یونس، ہشام۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایوب، یونس، ابن عون، تمیمی۔ تو وہ بولے: یہ لوگ نجس ہیں گندگی ہیں اُنہوں نے مردہ ہیں، زندہ نہیں ہیں اور انہیں اس کا شعور بھی نہیں ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: ”اُنہوں نے یہ بات ان حضرات کے بارے میں کہی ہے حالانکہ یہ لوگ علم کے امام ہیں دین کے چراغ ہیں اسلام کے سورج ہیں ہدایت کے مینارے ہیں ان چاروں کے زمانہ میں روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو دینداری، فقہانیت، حفظ حدیث اور سنت پر پختگی، اہل بدعت کے ساتھ بغض کے حوالے سے ان کی مانند ہو اُس کے ہمراہ ان میں انتہائی دینداری، عبادت میں بھرپور کوشش اور پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی تھی۔“

(تو یہ پوشیدہ پرہیزگاری کی ترکیب جب اُن کی طرف سے کسی کی تعریف کیلئے ہوگی) تو لازمی طور پر ظاہری پرہیزگاری کے الفاظ امام ابو حنیفہ کے حق میں جرح اور طعن شمار ہوں گے اور اس کے ذریعہ اُن کی مراد یہ ہوگی کہ امام ابو حنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی۔ حافظ ابن حبان کے حوالے سے اس نئی قسم کی جرح سے ہم تھوڑے واقف ہیں۔

انسان کے باطن کی حالت کیا ہوتی ہے؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ مخصوص کیا ہے یہ ایک غیبی حکم ہے اہل دین اور اہل تقویٰ اس سے لا تعلق ہیں ابن حبان کو اس بات کا علم کہاں سے ہوا کہ امام ابو حنیفہ کا باطن اُن کے ظاہر کے برخلاف تھا۔ ابن حبان نے ایک ایسی چیز کے بارے میں دخل دیا ہے جس کا علم ”علم الغیوب“ نے اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا ہے اور اس کے حکم سے کوئی بھی شخص ناواقف نہیں ہے۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ ابن حبان امام ابو حنیفہ کے انتقال کے 130 سال بعد پیدا ہوئے اگر وہ اُن کے زمانہ میں زندہ ہوتے اُنہیں دیکھتے اُن کے ساتھ میل جول رکھتے اُن کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے اُن کی معرفت حاصل کرتے تو پھر یہ کہنا شاید درست ہوتا جو اُنہوں نے ہر قسم کے افراد سے سن کر بیان کر دیا ہے البتہ زمانہ گزرنے کے ساتھ اس طرح کی بات کرنا علم حدیث کی روایتی تنقید کے خلاف ہے۔ روایتی طریقہ کار سے مسترد کرتا ہے اور اس کے برعکس ہے لیکن تعصب اور بغض آدمی سے ایسی باتیں کہلوادیتا ہے جو کہنی نہیں چاہئیں اور جو سمجھ بھی نہیں آتی ہیں۔

ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات

اُس کے بعد ابن حبان نے اسانید کے ساتھ درج ذیل عبارات نقل کی ہیں:

(1) معاذ غنبری بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے دو مرتبہ

گھر سے توبہ کروائی گئی (۱)۔ 64/3

(2) امام ابو یوسف کہتے ہیں: سب سے پہلے قرآن کے مخلوق ہونے کی بات جس نے کی وہ ابو حنیفہ ہیں، انہوں

نے کوفہ میں ایسا کیا۔ 65/3

(3) حماد بن ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: قرآن مخلوق ہے ابن

ابو یسٰی نے انہیں خط لکھا: یا تو تم اس موقف سے رجوع کر لو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ تو انہوں نے کہا: میں رجوع کرتا ہوں۔

جب وہ اپنے گھر واپس آئے تو میں نے کہا: اے ابا جان! کیا آپ کی یہ رائے نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے

میرے بیٹے! میرا آج بھی یہی موقف ہے لیکن میں نے اُن کے سامنے ”تقیہ“ کیا تھا۔ 65/3

(4) یوسف بن اسباط بیان کرتے ہیں: ابو حنیفہ نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ میرا زمانہ پالیتے تو میرے بہت سے

اقوال اختیار کر لیتے کیونکہ دین صرف اچھی رائے کا نام ہے۔ 65/3

(5) امام جعفر صادق فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس نبوت کے وارث

چلے آ رہے ہیں اور جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے اس گھرانے کے وارث چلے آ رہے ہیں اور اپنے نانا حضرت محمد ﷺ

سے اس علم کے وارث چلے آ رہے ہیں تو تُو میری اور میرے آباؤ اجداد کی طرف سے ابو حنیفہ پر لعنت کر دے۔ 65/3

(6) عبدالصمد بن حسان بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں سفیان ثوری کے ساتھ میزاب کے پاس موجود تھا، ایک شخص

آیا اور بولا: ابو حنیفہ کا انتقال ہو گیا ہے تو سفیان ثوری نے کہا: تم ابراہیم بن طہمان کے پاس جاؤ اور انہیں یہ بات بتاؤ۔ قاصد واپس

آیا اور بولا: میں نے انہیں سوئے ہوئے پایا تھا (تو بیدار نہیں کیا)۔ سفیان ثوری نے کہا: تمہارا استیاناں ہو! تم جاؤ انہیں بیدار کرو

اور یہ خوشخبری سناؤ کہ اس اُمت کو سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا کرنے والا شخص مر گیا ہے اللہ کی قسم! اسلام میں کوئی ایسا بچہ پیدا

نہیں ہوا جو لوگوں کیلئے ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس (یا نقصان دہ) ثابت ہوا ہو اللہ کی قسم! ابو حنیفہ نے اسلام کی رسی کو اس سے زیادہ کاٹا

ہے جتنا قطبہ طائی نے اپنی تلوار کے ذریعہ کاٹا تھا۔ قطبہ طائی ابو مسلم خراسانی کے لشکروں کا سپہ سالار تھا جس نے خراسان میں

عباسیوں کی حکومت قائم کی تھی اور اُس نے اس کام میں دس ہزار لوگ قتل کیے تھے۔ 65/3

(7) سفیان ثوری کو ابو حنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی تو وہ بولے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے! جس نے

مسلمانوں کو اُس سے نجات عطا کی کیونکہ اُس نے اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ 66/3

(8) محمد بن عامر طائی بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد دمشق کے پھاٹک کے پاس کچھ لوگوں

کے ساتھ موجود ہوں ایک صاحب نکلے جنہوں نے ایک دوسرے صاحب کو پکڑا ہوا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! اس شخص نے

حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کر دیا ہے۔ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے دریافت کیا: یہ دو حضرات کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے ابو حنیفہ کو پکڑا ہوا ہے۔ 66/3

(9) علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے دریافت کیا: ابراہیم بن علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو پانچ رکعات پڑھا دیں تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔“ تو ابو حنیفہ بولے: اگر آپ چوتھی رکعت کے بعد نہیں بیٹھے تھے تو آپ کی یہ نماز اس کے برابر بھی نہیں ہوگی، اُنہوں نے زمین پر موجود گندگی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اُسے پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا۔

(10) بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے کہا: شعبہ نے ہشام بن یزید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اُس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھوا کر کچلوا دیا۔ تو ابو حنیفہ بولے: یہ ہڈیاں ہیں۔

(11) ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں: میں ابو حنیفہ کے پاس موجود تھا، ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا، اُنہوں نے اُس کا جواب دیا تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ تو ابو حنیفہ بولے: یہ خرافہ کی حدیث ہے (یعنی خرافات ہے)۔ 70/3

(12) بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عمر نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”خرید و فروخت کرنے والوں کو (سود ختم کرنے کا) اختیار اُس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔“ تو (یہ حدیث سننے کے بعد) ابو حنیفہ بولے: یہ رجز ہے۔ 70/3

(13) سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو وہ بولے: اس پر پیشاب کر دو۔ 70/3

(14) سوید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک شخص ابو حنیفہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو خنزیر کا گوشت کھا لیتا ہے؟ تو ابو حنیفہ بولے: اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ 73/3

(15) یحییٰ بن حمزہ اور سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہم نے ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس جوتے کی عبادت کرتا ہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ 73/3 (ابن حبان کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اس کتاب کے مطبوعہ نسخہ میں یہاں لفظ ”بغل“ تحریر ہے (جس کا مطلب یہ ہے: اگر کوئی اس خچر کی عبادت کرتا ہے) اور یہ تحریف ہے۔

یہ اُن میں سے بعض روایات تھیں جو ابن حبان نے امام ابو حنیفہ کے حالات میں نقل کی ہیں، میں نے طوالت کے خوف سے دوسرے جملے ترک کر دیئے ہیں، ان میں دروغ برگردن ابن حبان، یہ منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ، نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا مذاق

کرتے تھے اور تمسخر کے طور پر انہیں مسترد کر دیتے تھے۔

ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

حافظ ذہبی اور ابن حجر کہتے ہیں:

”ابن حبان بعض اوقات کسی ثقہ راوی پر ایسی جرح کرتے ہیں گویا کہ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ اُن کے سر سے (یعنی منہ سے) کیا نکل رہا ہے۔“

اور ان دونوں صاحبان نے بالکل ٹھیک کہا ہے جیسا کہ ”میزان الاعتدال“ 274/1 اور ابن حجر کی کتاب ”القول المسد“

صفحہ 33 پر مذکور ہے۔

شیخ ابو غدہ کا تبصرہ

تو امام ابو حنیفہ ان مزمومہ اقوال اور جھوٹی روایت کی بنیاد پر تمام بڑے زندیق لوگوں، ملحدوں اور مشرکین پر فوقیت لے جاتے ہیں جو شریعت اور نبی اکرم ﷺ کا مذاق اڑانے، اللہ تعالیٰ کے قرب کیلئے جوتے کی عبادت جائز قرار دینے، یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہے اور پھر ابن حبان نے ان سب باتوں کے حوالوں سے ایک سوئے ہوئے شخص کے خواب سے استدلال کیا ہے اس محدث اور ناقد کے نزدیک کیا جرح و تعدیل اس طرح ہوتی ہے؟ اور وہ بھی اکابر ائمہ دین میں سے ایک امام کے بارے میں یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے یہ تک کہہ دیا جیسا کہ ابن حبان نے ہی یہ بات نقل کی ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ میرا زمانہ پالیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کر لیتے۔

اے ابو حاتم بن حبان بستی! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! ان سب باتوں کو تم نے نقل کیا اور کہا: امام ابو حنیفہ کے بارے میں؟ حالانکہ تم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہو کہ کسی راوی کے بارے میں ایسی معمولی سی جرح جو اُس راوی میں نہ پائی جاتی ہے، شدید حرام اور بہتان ہے اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ تمہارے استاد عبد الرحمن ابو محمد بن ابو حاتم رازی کے سامنے جب جرح کے حوالے سے غلطیوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ رونے لگ پڑتے تھے یہاں تک کہ اُن کے ہاتھ سے کتاب گر جاتی تھی، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! تو یہ تمہاری وہ روایات ہیں جو غالب ہیں تو کسی عالم کے بارے میں بلکہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک امام کے بارے میں جرح کا کیا عالم ہوگا؟

ابن حبان کا یہ کلام اور اس کی مانند یا اس کی مثل یا اس سے ملتا جلتا جو کلام پہلے گزر گیا ہے اُس نے شیخ جمال الدین قاسمی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا:

”اہل الرائے کے ائمہ کے حالات کے ضمن میں بعض محدثین کے حوالے سے ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو پڑھنے

والے کو شرمندہ کر دیتی ہیں، چہ جائیکہ انہیں مدون کیا جائے۔“

(اے ابن حبان!) آپ نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ جو کچھ بھی کہا، اگر یہ سب باتیں اُن میں موجود تھیں تو پھر آپ

کے امام ”شافعی مطلبی“ نے اُن کی تعریف کیسے کر دی؟

اور اُن سے پہلے اُن کے استاد امام مالک اچھی مدنی نے (اُن کی تعریف کیسے کی؟ اور ان دو حضرات کے علاوہ) امام یحییٰ بن سعید القطان وکیع بن جراح ابن معین..... (نے اُن کی تعریف کیسے کی؟)

حالانکہ یہ وہ طبقہ ہے جن کے علم تقویٰ پر ہیزگاری اور سمجھداری کی گواہی دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! یہ ائمہ حدیث اور ناقدین میں بلند حیثیت رکھتے ہیں امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں یا اُن لوگوں کے معاصرین میں سے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے ساتھ رہے ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بھلائی اور اچھی تعریف کے ہمراہ کیا ہے۔

غفلت کا شکار مشائخ

اگر آپ کی بیان کردہ بات کو درست مان لیا جائے اور یہ درست ہو بھی نہیں سکتی تو اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ امام شافعی امام مالک اور دیگر تمام ائمہ جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے یہ سب غفلت کا شکار مشائخ تھے بلکہ اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ اس اُمت کی اکثریت گمراہی پر متفق ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ کی امامت کے ظہور سے لے کر آج تک اُمت محمدیہ کا نصف حصہ انہیں اپنا پیشوا مانتا ہے اور فقہ دین اور احکام شریعت میں اپنا متبوع مانتا ہے جس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لوگ عبادات معاملات نکاح و طلاق کے مسائل خواتین سے تعلق قتل وغیرہ کے مقدمات اور دیگر امور میں امام ابوحنیفہ کے اقوال پر اعتماد کرتا ہے تو ائمہ اور اُمت اس چیز میں ہرگز مبتلا نہیں ہو سکتے۔

اگر آپ کے گمان اور آپ کی نقل کردہ باتوں کے مطابق امام ابوحنیفہ میں مذکورہ قابل طعن خامیاں ہوتیں تو وہ یقینی طور پر اسلام سے خارج ہو جاتے اور وہ اس بات کے مستحق نہ رہتے کہ کسی صاحب فضیلت شخص کی زبانی یا کسی عقلمند کے کلام میں اُن کی تعریف کی جاتی حالانکہ امام شافعی مطلبی ہاشمی نے اُن کی تعریف کی ہے اور کیا ہی عمدہ تعریف کی ہے تو صیغہ کی ہے اور کیا ہی عمدہ توصیف کی ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ کو لوگوں کیلئے پیشوا قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کی سمجھ بوجھ میں ان کی پیروی کی جاتی ہے اور یہ بات امام شافعی کے اس قول میں ہے:

”لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں“

اور اُن کے اس قول میں بھی ہے:

”جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہوگا“

اور اُن کے اس قول میں ہے:

”وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کیلئے فقہ کو موافق کر دیا گیا“

اور ایک روایت کے مطابق:

”جو شخص اُن کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتا نہ تو وہ ماہر عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی علم فقہ حاصل کر سکتا ہے۔“

(اے ابن حبان!) جیسا کہ آپ گمان کرتے ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے جس کے اقوال آپ نے نقل کیے ہیں کہ یہ کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے کہ امام شافعی نے اُن کی یہ تعریف کی ہو کیونکہ اُن کیلئے تو اس طرح کی بات اور اس طرح کی تعریف کرنا کبھی

جس سے سنت نہیں ہو سکتا وہ بھی ایک ایسے شخص کے بارے میں:

جو لوگوں کیلئے اس بات کو جائز قرار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کی جاسکتی ہے

اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کا زمانہ پالیتے تو اُس کے قول کو اختیار کرتے

اور پھر اس طرح کی اور فضولیات اور بہتان ہیں حالانکہ امام شافعی اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے علم، عقل، سمجھداری اور

سنت کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

جی ہاں! امام شافعی نے امام ابوحنیفہ کی مدح کی ہے اور اُن کی ایسی تعریف کی ہے جو اُن کی سیرت سے واقفیت اور بصیرت

کے بغیر ممکن نہ ہو سکتا ہے، کیونکہ اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ اور اصحاب سے ملاقات کی ہے اور امام ابوحنیفہ کے زندہ

ساتھ گروہوں میں سے سب سے بڑے فقیہ اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے شخص سے علم فقہ حاصل

کیا ہے اور وہ امام محمد بن حسن شیبانی ہیں تو اُن کی تعریف اور اُن کی توصیف ہر جھوٹی بات اور باطل قول کو کالعدم کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ

آپ سے درگزر کرے اور آپ کے گناہوں کی مغفرت کرے! تعصب کی صفت نے کس طرح آپ کو حق کے راستہ سے ہٹا دیا اور

آپ نیک لوگوں کے بارے میں سند، متن اور روایات کی علتوں کی بحث میں الجھ گئے۔

امت محمدیہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی

آپ نے جو کچھ کہا اور جو کچھ نقل کیا اگر یہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں صحیح اور ثابت شدہ ہوتا تو پھر جمہور مسلمان گمراہ قرار

پائیں گے جو اس امام کی پیروی کرتے ہیں اور حلال و حرام، خرید و فروخت، نکاح و طلاق، فتویٰ نویسی اور قاضی کے طور پر فیصلہ دینے،

محامات اور عبادات میں اُن کے اقوال اور مسلک پر عمل کرتے ہیں تو اُن کی کیسی بربادی اور کیسی گمراہی ہوگی جو ایک باطل گمراہ

خسار کرنے والے خرابی کے شکار شخص کو امام بنا کر اُس کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کی تقلید کرتے ہیں اُس کے اجتہاد کے راستہ پر

چلتے ہیں اور اُسے عظیم قرار دیتے ہیں حالانکہ اے ابو حاتم! آپ کے نزدیک تو وہ سب سے زیادہ گمراہ ہے۔ کیا علم اور سنت کے

بارے میں آپ کی امانت ایسی ہی ہے؟ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جمہور مسلمان اس طرح گمراہی کا شکار ہوں جبکہ رسول امین ﷺ

نے اُن کے حق میں حفاظت، عنایت، سیدھے راستہ پر رہنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نصیب ہونے کی گواہی دی ہے اور یہ

ارشاد فرمایا ہے:

”میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی ہے۔“

اور اگر یہ بات درست ہے یعنی امام ابوحنیفہ کا اللہ تعالیٰ اُس کے رسول اور اسلامی شریعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو پھر

حدیث شریف کی کتابوں، اصطلاحات حدیث کی کتابوں، عقیدہ سے متعلق کتابوں، فقہ سے متعلق کتابوں میں اُن کے اقوال، فقہی

آراء اور اجتہادات کو دیگر ائمہ مجتہدین و متبوعین کے ہمراہ ذکر کرنے کا کیا مطلب ہوگا؟ اُن ائمہ میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد

ابو حنبلہ کے علاوہ امام اوزاعی، ابن جریج اور ان کے علاوہ دیگر جمہور ائمہ مسلمین شامل ہیں اور پھر دیگر مقامات پر بھی ان باتوں پر اعتماد

کیا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے بارے میں آپ کا جو گمان ہے اور جو کچھ آپ نے نقل کیا ہے، اگر وہ حق اور درست ہو تو پھر امام ابو حنیفہ کے کلام اُن کی فقہی آراء اور اُن کے اجتہاد اس لائق ہوں گے کہ انہیں کوڑے میں پھینک دیا جائے اور اُن کا تذکرہ صرف مذمت اور ابھلا کہنے، متنفّر کرنے اور لوگوں کو بچانے کے حوالے سے ہو حالانکہ مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی مسلک کے یہ تمام ائمہ جو جلیل القدر اہل علم ہیں اور جن کی تعداد کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے، کیا یہ سب امام ابو حنیفہ کے بارے میں غلطی اور گمراہی پر ہیں اور آپ اور آپ کی موافقت کرنے والے وہ لوگ درست ہیں جو مذمت اور ابھلا کہنے کے حوالے سے شاذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ہم زیادتی اور ظلم سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم تیرے نبی کے اس فرمان کے مصداق میں داخل ہو جائیں: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے“۔

اے حافظ ابن حبان! آپ نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے، اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے فیصلہ کے مطابق امام ابو حنیفہ نے دین کو اُس سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے، جتنا نقصان عبداللہ بن سبأ نے ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کی صفوں کو پہنچایا تھا، تو ہم محبت اور دشمنی کے حوالے سے زیادتی اور سرکشی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اگر آپ نے اس طرح کی بات کسی نامعلوم شخص کے بارے میں کی ہوتی تو شاید آپ کے اس قول کو غلط فہمی پر محمول کیا جاسکتا، لیکن بد قسمتی سے آپ نے یہ بات ایک ایسے امام کے بارے میں کہی ہے جو مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہے، آپ نے اپنی اور محدثین کی حیثیت کے بارے میں زیادتی کی ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ بعض اوقات زیادتی بھی کر جاتے ہیں۔

امام اعظم کے بارے میں امام ابوداؤد کی رائے

کہاں آپ کا یہ کلام ہے اور کہاں آپ کے اساتذہ کے استاد امام ابوداؤد سجستانی کا کلام ہے، جو سنن ابوداؤد کے مصنف ہیں اور اُن کی یہ بات ابن عبدالبر نے اس کتاب میں نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے اور پھر اُن کے بارے میں ابن داسہ کا بیان ہے: میں نے امام ابوداؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے، اللہ تعالیٰ امام شافعی پر رحم کرے! وہ امام تھے، اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے۔“

عقل کسی بھی صورت میں یہ بات قبول نہیں کر سکتی کہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے کوئی امام کہ سلف صالحین کے زمانہ میں جس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دی گئی ہو، وہ امام اس طرح کی گمراہ کن، خراب اور کفریہ باتیں کرے، جو لوگوں کو اُس سے دور کر دیں اور اُس سے روک دیں اور پھر اُمت محمدیہ کے بڑے عقلمند افراد اُس کے زمانہ سے لے کر ہمارے زمانہ تک مسلسل ہر زمانہ میں اُس کے مسلک اور اجتہادات کو قبول کریں اور اُن کی پیروی کریں، جبکہ وہ امام اتنی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔

اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اُمت محمدیہ کی اکثریت گمراہی پر اکٹھی ہو گئی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اُمت محمدیہ اور اُس کے علماء ایسی صورت حال میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے اور میں یہ بات کسی عصبیت یا مسلکی تعلق کی وجہ سے نہیں کہہ رہا، یا اُن کے مخالفین کے ساتھ بغض یا ناپسندیدگی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا، اللہ تعالیٰ

میں یہ بات حق کے دفاع کیلئے اور اُس عقل کے دفاع کیلئے کہہ رہا ہوں کہ اسلام کے سائے میں کبھی جتنی نصیب ہوئی ہے (اُس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے) کہ امام ابوحنیفہ اپنے زمانہ کے اکابر اہل علم، صاحبان معرفت اور اپنے مٹے جلنے والوں کے نزدیک ایک مجتہد امام ہیں جو ہدایت اور دین کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہیں جیسا کہ اس سے پہلے اُن حضرات کی امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف گزر چکی ہے اور پھر وہ اپنے زمانہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کے اکثریتی حصہ کے پیرو ہیں۔ اعتقادات، اجتہادات، دینی مسائل، فقہی آراء اور حلال و حرام کے حوالے سے (مسلمانوں کی اکثریت) جن کی پیروی کرتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان سب حضرات نے اُن کی تعریف کی ہو! اُمّت محمدیہ کی اکثریت نے جن کی پیروی اور تقلید کی ہو اور اُن کے بارے میں وہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ یہ دین کے ائمہ میں سے ایک ہیں اُس شخصیت میں وہ (قابلِ مذمت) حسدات پائی جاتی ہوں جن کا تذکرہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے تو کیا ابن حبان نے جو بات کہی ہے وہ درست ہوگی یا غلط ہوگی؟

میں اپنے قاری کو اسانید پر تنقید اُن کے ضعیف یا منقطع ہونے، راویوں پر طعن یا ضعف، تعصب، جھوٹ یا ایجاد کے حوالے سے انہیں مجروح قرار دینے کی بحث میں نہیں الجھانا چاہتا، میں تو یہ بات کہتا ہوں:

متاخرین اہل علم کا طرز عمل

امام حافظ منذری، نووی، ذہبی، مزی، ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن کثیر، تاج سبکی، ابن حجر، یوسف بن عبدالبہادی، حنبلی، سیوطی، سخاوی، حافظ صالحی، دمشقی، یہ سب حضرات حنفی مسلک سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور پھر ان کے علاوہ نقد، جرح و تعذیل کے حوالے سے کچھ اور حنبلی اعتماد ائمہ متاخرین ہیں، امام بخاری کا کلام، ابن جارود کا کلام (جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں ہے) جس کا ذکر مصنف آگے چل کر (اصل عربی متن کے) صفحہ 278 اور 287 پر کریں گے اور ابن حبان کا یہ کلام ہے جسے میں نے نقل کیا ہے اس کے علاوہ خطیب بغدادی کا کلام ہے جو "تاریخ بغداد" اور دیگر کتابوں میں مذکور ہے اور ان حضرات سے پہلے یا ان کے زمانہ میں یا ان کے بعد کے زمانہ سے تعلق رکھنے والے اُن حضرات کا کلام ہے جنہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں کلام کیا، اُن پر جرح کی تو ان متاخرین قابلِ اعتماد ائمہ نے ان طعن کرنے والے لوگوں کا کلام کئی کئی مرتبہ دیکھا، کیونکہ ان طعن کرنے والوں کی کتابیں اُن کے احوال، ان متاخرین ائمہ کی نقل و روایت کے ذریعہ ہم تک منتقل ہوئے ہیں تو یہ متاخرین ائمہ ان حضرات کے کلام سے کئی مرتبہ گزرے اور بار بار گزرے، لیکن انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور اس کلام سے غفلت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ساقط و اعتبار قرار دیا اور اس سے اعراض کیا، اور یہ لوگ (یعنی متاخرین، محققین) اللہ تعالیٰ کے دین کے حوالے سے امین ہیں، وہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین سے کھلواڑ کرتا ہو۔

اگر ان متاخرین کے نزدیک یہ کلام اور یہ طعن، مقبولیت کے کم ترین مرتبہ پر بھی ہوتا، تو یہ حضرات اُس کی طرف اشارہ کر دیتے، خواہ ایک ہی اشارہ کرتے جو امانت، دیانت اور شریعت کی حفاظت کیلئے ہوتا، لیکن ان لوگوں کا رویہ اس کے برعکس تھا، انہوں نے امام ابوحنیفہ کی دین میں امامت کے حوالے سے تعریف کی، اُن کی فضیلت کا ذکر کیا، مسلمانوں کیلئے اُن کی خیر خواہی کا ذکر کیا اور

اُن کی تعریف، تعظیم و تکریم کے بہترین الفاظ کے ساتھ کی، بلکہ اُنہوں نے امام ابو حنیفہ کے فضائل و مناقب اور امامت کے بارے میں بطور خاص کتابیں تالیف کیں جو اُن کے اجتہاد کے دفاع کے بارے میں اور کتاب و سنت کو اُن کے مضبوطی سے تھامنے کے بارے میں تھی جیسا کہ دیگر ہدایت یافتہ ائمہ متبوعین کا معمول تھا۔

امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف

آپ امام حافظ ذہبی شافعی کی کتاب ”مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن“ ملاحظہ فرمائیں۔

اسی طرح امام علامہ محدث فقیہ یوسف بن عبدالبہادی دمشقی صالحی، پیدائش 840 ہجری، انتقال 909 ہجری کی کتاب ملاحظہ فرمائیں جس کا نام اُنہوں نے ”تنویر الصحیفۃ بمناقب الامام ابی حنیفہ“ تجویز کیا، علامہ ابن عابدین نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے حاشیہ ”رد المحتار علی الدر المختار“ کے مقدمہ میں صفحہ 37/1 پر اس سے کچھ مواد نقل کیا ہے۔

اسی طرح امام حافظ سیوطی شافعی کی کتاب ”تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ“ ہے۔

امام حافظ محدث محمد بن یوسف صالحی شافعی کی کتاب ”عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان“ ہے

امام فقیہ محدث ابن حجر مکی شافعی کی کتاب ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان“ ہے

امام فقیہ محدث مرغی بن یوسف کرمی مقدسی حنبلی کی کتاب ”تنویر بصائر المقلدین فی مناقب الائمة المجتہدین“ ہے ان میں سے زیادہ تر کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اہل علم کے درمیان متداول ہیں۔

متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض

ان حضرات کے علاوہ دیگر ائمہ حفاظ اور ناقدین ہیں جنہوں نے اپنی کتابوں میں امام ابو حنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں اُن کے مناقب، فضائل اور امامت کا تذکرہ کیا ہے جیسے امام محدث حافظ ابوسعید سمعانی شافعی نے اپنی کتاب ”الانساب“ میں امام محدث لغوی ابن اثیر شافعی نے اپنی کتاب ”جامع الاصول فی احادیث الرسول“ کے آخر میں صفحہ 432/15 سے 436 تک امام فقیہ محدث ربانی محی الدین نووی شافعی نے اپنی کتاب ”تہذیب الاسماء واللغات“ میں صفحہ 216/2 سے 223 تک امام صاحب کے حالات تفصیل سے آٹھ صفحات پر تحریر کیے ہیں اور اُنہوں نے اس میں جرح کے حوالے سے کوئی ایک بات بھی نقل نہیں کی ہے حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جرح سے متعلق وہ روایات اُن کی نظر سے گزری ہوں گی اُنہوں نے اسے پڑھا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے ان روایات کے بارے میں کتابیں پڑھی ہیں۔ اُنہوں (یعنی امام نووی) نے اس کتاب میں امام ابو حنیفہ کے حالات میں کئی جملے خطیب بغدادی کی کتاب ”تاریخ بغداد“ سے نقل کیے ہیں جیسا کہ اُنہوں نے کئی مرتبہ اس کی صراحت بھی کی ہے تو یقیناً وہ اس کتاب میں اور خطیب بغدادی کی دیگر کتابوں میں مذکور قابل طعن روایات اور تنقید پر مطلع ہوئے ہوں گے جن کا ذکر خطیب بغدادی نے امام ابو حنیفہ کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور اُن میں سے بعض باتوں کا ذکر ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے لیکن امام نووی نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان کی طرف توجہ نہیں دی اور انہیں نقل نہیں کیا بلکہ ان سے اعراض کیا اور لا تعلقی اختیار کی اس کی طرف اُنہوں نے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا اور یہ اُن کی طرف سے اس بات کی طرف اطلاع تھی کہ یہ روایات ساقط الاعتبار

محضی ہیں امام نووی نے صرف امام ابوحنیفہ کے فضائل، تعریف، قدر و منزلت اور مناقب کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح امام محدث، ناقد، حافظ مزنی شافعی ہیں، انہوں نے اپنی کتاب ”تہذیب الکمال فی الاسماء الرجال“ میں امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں اور ان کے حالات تفصیل سے تحریر کیے ہیں جس طرح امام فقیہ، امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے اپنی کتاب ”تہذیب التہذیب“ میں امام صاحب کے حالات تحریر کیے ہیں، تو ان تمام ائمہ نے ان باتوں میں سے کسی ایک کلمہ کا ذکر بھی نہیں کیا جن کا ذکر ابن حبان نے کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے! یا امام ابوحنیفہ کی تنقیص کرنے والے محضرات نے کیا ہے۔

اگر امام ابوحنیفہ اسلام میں مشکوک حیثیت کے مالک ہوتے یا اسلام میں پیدا ہونے والے سب سے زیادہ منحوس (یا نقصان پہنچانے والے) ہوتے یا انہوں نے اسلام کی رسی کو توڑ دیا ہوتا یا انہوں نے دین محمدی کو تبدیل کر دیا ہوتا یا انہوں نے احادیث مبارکہ کا مذاق اڑایا ہوتا یا ان سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہوتی یا وہ خنزیر کا گوشت کھانے کو حلال قرار دیتے، حالانکہ امام ابوحنیفہ حافظ قرآن تھے یا وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہوتے یا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کو درست قرار دینے والے ہوتے یا ان کفریہ کلمات کے قائل ہوتے جو ان کی طرف منسوب کیے گئے ہیں تو یہ جلیل القدر اہل علم اور ناقدین جو عالم بھی ہیں اور اہلین بھی ہیں وہ ان کے حوالے سے خاموش نہ رہتے اور ان کی تعظیم و تکریم کا اظہار نہ کرتے اور اپنی کتابوں میں ان کے حوالے اور اجتہادات نقل نہ کرتے۔

مناخرین کا خراج تحسین

میں ان حضرات میں سے چند حضرات کی امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف یہاں نقل کروں گا تاکہ اس مقام کی تکمیل ہو جائے۔

سمعی کا بیان

(۱) امام محدث، حافظ ابوسعید سمعی شافعی اپنی کتاب ”الانساب“ صفحہ 64/6 سے صفحہ 66 تک ”الرأے“ کے عنوان کے تحت تحریر کرتے ہیں: ”ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوئی صاحب الرائے ہیں اور اصحاب الرائے کے امام ہیں، وہ اہل عراق کے فقیہ ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور عطاء بن ابی رباح..... سے سماع کیا ہے، ان سے ہشیم بن عمار نے روایات نقل کی ہیں، آپ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے، خلیفہ ابو جعفر منصور نے انہیں بغداد منتقل کروادیا اور وہ اپنے وصال تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ ابن ہبیرہ نے انہیں عہدہ قضاء کی پیشکش کی تھی، انہوں نے انکار کر دیا تو ابن ہبیرہ نے انہیں ایک سو چھ کوڑے لگوائے، روزانہ دس کوڑے لگائے جاتے تھے لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا اور عہدہ قضاء قبول نہیں کیا، جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی تو اس نے انہیں چھوڑ دیا، پھر وہ علم کے حصول میں مشغول ہوئے اور اس میں بھرپور کامیابی حاصل کی، یہاں تک کہ انہیں وہ حیثیت حاصل ہو گئی جو ان کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی تھی، ایک دن وہ خلیفہ ابو جعفر منصور کے پاس تشریف لائے، اس وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے، انہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: یہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم ہیں“

امام ابوحنیفہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو کھود رہے ہیں جب یہ خواب ابن سیرین کے سامنے بیان کیا گیا تو وہ بولے: یہ خواب دیکھنے والا شخص علم کو یوں نکالے گا کہ اُس سے پہلے کسی نے اُس کو اس طرح نہیں نکالا ہوگا۔ مسعر بن کدام جو حافظ الحدیث ہیں، کوئی ہیں محدث ہیں اور امام ہیں وہ شیخ عراق ہیں، جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں، امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں اور اُن کے شہر کے رہنے والے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: کوفہ میں مجھے صرف دو افراد پر رشک آتا ہے: ابوحنیفہ پر اُن کی فقہ کے حوالے سے اور حسن بن صالح پر اُن کے زہد کے حوالے سے (رشک آتا ہے)۔ مسعر نے یہ بھی کہا ہے: جو شخص ابوحنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بنائے گا مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ خوف کا شکار نہیں ہوگا اور وہ اپنی ذات کیلئے احتیاط کے حوالے سے افراط کا شکار نہیں ہوگا۔

فضیل بن عیاض کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ ایک فقیہ شخص تھے جو فقہ کے حوالے سے معروف تھے، پرہیزگاری کے حوالے سے مشہور تھے اُن کے پاس مال بہت زیادہ تھا، جو بھی اُن کے ہاں جاتا اُس کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتے تھے رات اور دن طالب علموں کو تعلیم دینے کے حوالے سے صبر سے کام لیتے تھے دین کے اعتبار سے عمدہ تھے زیادہ تر خاموش رہتے تھے تھوڑا کلام کرتے تھے یہاں تک کہ جب حلال یا حرام کے بارے میں کوئی مسئلہ سامنے آتا (تو اُس کا جواب دین کیلئے کلام کرتے تھے) حق کی طرف اچھے طریقہ سے رہنمائی کرتے تھے حکمرانوں کے مال سے دور بھاگتے تھے جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آتا اور اُس کے بارے میں کوئی مستند حدیث موجود ہوتی تو وہ اُس کی پیروی کرتے تھے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین (کے حوالے سے کوئی روایت منقول ہوتی تو اُس کی بھی پیروی کر لیتے تھے) ورنہ پھر قیاس کرتے تھے اور بہترین قیاس کرتے تھے۔

وہ 80 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور اُن کا انتقال رجب میں 150 ہجری میں ہوا، اُنہیں بغداد میں باب طاق کے قریب خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے اُن کی نماز جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی جن میں سے آخری مرتبہ اُن کے صاحبزادے حماد نے نماز جنازہ پڑھائی، اُس وقت خلیفہ منصور کے عہد خلافت میں بغداد کے قاضی حسن بن عمارہ نے اُنہیں غسل دیا اور ایک اور شخص نے غسل دیا، میں نے کئی مرتبہ اُن کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے۔ (تلخیص کے ساتھ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) حافظ سمعانی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں جرح یا تنقید سے متعلق کوئی کلمہ اُن کے حالات کے ضمن میں نقل نہیں کیا، حالانکہ اُنہوں نے اُن کے حالات تفصیلی طور پر نقل کیے ہیں، حالانکہ اُنہوں نے یقینی طور پر ابن حبان کا کلام اُن کی کتاب ”المجر و حین“ میں دیکھا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتاب ”الانساب“ میں مختلف لوگوں کے حالات میں ابن حبان کی کتاب ”الثقات“ اور ”المجر و حین“ سے اُن کا کلام نقل کیا ہے۔ تو حافظ سمعانی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں وہ تنقیدی باتیں دیکھی ہوں گی جو ابن حبان نے کہی ہیں یا جو اُنہوں نے نقل کی ہیں، لیکن اُنہوں نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان میں سے کوئی ایک حرف بھی قبول نہیں کیا بلکہ اُن باتوں سے اعراض کیا اور صرف امام ابوحنیفہ کے مناقب و فضائل بیان کرنے پر اکتفاء کیا، گویا وہ ان روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا چاہ رہے تھے اور اُنہیں قبول نہ کرنے کا اظہار کر رہے تھے۔

تیمیمہ کا قول

(۲) حافظ امام شیخ الاسلام ابن تیمیمہ نے اپنی کتاب ”منہاج السنۃ النبویہ“ میں صفحہ 259/1 اور صفحہ 619/2 پر یہ تحریر کی ہے: ”امام ابوحنیفہ کی اگرچہ کئی لوگوں نے بعض چیزوں کے حوالے سے مخالفت کی ہے اور اُن کا انکار کیا ہے لیکن اُن کی فقہانیت کے فہم اور اُن کے علم کے بارے میں کسی کو شک نہیں ہے لوگوں نے اُن کے حوالے سے کچھ ایسی باتیں نقل کی ہیں جن کا مقصد اُن کی تنقیص کرنا ہے لیکن یہ روایات قطعی طور پر جھوٹی ہیں جیسے خنزیر کا مسئلہ ہے یا اس کے علاوہ دیگر مسائل ہیں۔“ (اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

شاید انہوں نے اس جملہ کے ذریعہ اُس بات کی طرف اشارہ کیا ہے جو امام بخاری کی کتاب ”جزء القراءة خلف الامام“ میں صفحہ 38 پر مذکور ہے: ”وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ خشکی کے خنزیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ اور اُن کا اشارہ ابن حبان کے اُس کلام کی طرف ہوگا جو اس سے پہلے صفحہ 236 پر رقم: 14 کے تحت گزر چکا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیمہ نے ”مجموع الفتاویٰ“ 20/304 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ”جو شخص امام ابوحنیفہ یا اُن کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے شخص نے اُن کی طرف غلط بات منسوب کی ہے اُس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی حالانکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف قیاس ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے ہم نے یہ بات اپنے رسالہ ”رفع الملام عن الائمة الاعلام“ میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ”ائمہ اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا اور ان حضرات کے یہ عذر 20 کے لگ بھگ ہیں۔“

شیخ الاسلام نے ”مجموع الفتاویٰ“ میں صفحہ 11/4 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ”وہ اُن اہل ایمان کی گواہی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں اور وہ گواہی مسلمانوں کے ائمہ کی دین میں امامت اور اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اُن کی سمجھداری کے موضوع پر بات کر رہے تھے“ (وہ فرماتے ہیں:)

”اسی طرح امام شافعی اسحاق بن راہویہ اور دیگر ائمہ ہیں جنہوں نے اسلام میں حدیث و سنت کی پیروی کے حوالے سے نمایاں حیثیت حاصل کی اسی طرح امام بخاری اور اُن کی مانند افراد ہیں وہ بھی اسی حوالے سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اسی طرح امام مالک امام اوزاعی سفیان ثوری امام ابوحنیفہ اور دیگر حضرات ہیں کہ امت میں عمومی طور پر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے قول کو قبول کیا جاتا ہے کیونکہ حدیث و سنت میں ان کی رائے موافق ہوتی ہے ان میں سے جن حضرات کے بارے میں (تنقیدی طور پر) کلام کیا گیا تو یہ صرف اُس حوالے سے ہوگا جہاں بظاہر انہوں نے حدیث و سنت کی متابعت نہیں کی اُس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن تک وہ حدیث پہنچی نہیں ہوگی یا پھر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ اس روایت کی دلالت کمزور ہے یا پھر انہوں نے کسی دوسری

روایت کو اُس روایت پر ترجیح دے دی ہوگی۔“ (اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ اُمتِ محمدیہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک امام ہیں وہ ویسے نہیں ہیں جیسا کہ اے ابن حبان! آپ نے کہا ہے اور جو آپ کا موقف ہے یہ ایک ایسے جلیل القدر امام کی گواہی ہے جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ جیسے افراد کے کلام سے واقف ہوا اور پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ کے علاوہ افراد کے کلام کا یہ جواب دیا ہے۔

ذہبی کا بیان

حافظ ناقد محدث امام شمس الدین ذہبی اپنی کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں صفحہ 390/6 سے 403 تک میں تحریر کرتے ہیں:

”ابوحنیفہ امام ہیں ملت کے فقیہ ہیں عراق کے عالم ہیں اور احادیث کے علم کے حصول کے حوالے سے معروف ہیں انہوں نے اس سلسلہ میں سفر بھی کیا جہاں تک علمِ فقہ اور قیاسی مسائل میں ترقیت اور غور و خوض کا تعلق ہے تو یہ بات اُن پر آ کر ختم ہو جاتی ہے اور اس بارے میں سب لوگ اُن کے زیر کفالت ہیں انہوں نے 100 ہجری میں اور اس کے بعد کے وقت میں علمِ حدیث حاصل کرنا شروع کیا اور اس میں بھرپور کوشش کی۔ محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ ثقہ ہیں وہ صرف اُسی حدیث کو بیان کرتے ہیں جو انہیں یاد ہوتی ہے جو حدیث انہیں یاد نہیں ہوتی ہے اُسے وہ بیان نہیں کرتے ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ ہیں۔ احمد بن محمد بن قاسم بن محرز نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے: ابوحنیفہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یحییٰ بن معین کا یہ کہنا ہے: جب میں یہ کہہ دوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ راوی ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات کے حوالے اس اصطلاح کی تفصیلی وضاحت کیلئے آپ تھانوی کی کتاب ”تواعد فی علوم الحدیث“ صفحہ 250 ملاحظہ فرمائیں۔ (امام ذہبی کہتے ہیں:) ابن ہبیرہ نے عہدہ قضاء قبول کرنے کیلئے اُن کی پٹائی بھی کروائی تھی لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ علمِ فقہ میں ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں:) کہ فقہ اور اُس کے دقائق کے حوالے سے امامت اسی امام (یعنی امام ابوحنیفہ) کی طرف مسلمہ طور پر منسوب ہوتی ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

”جب دن کو کسی دلیل کی ضرورت ہو تو پھر دماغوں میں کوئی چیز درست نہیں رہ سکتی ہے۔“

امام ابوحنیفہ کے حالات اس لائق ہیں کہ انہیں دو الگ جلدوں میں تحریر کیا جائے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور اُن پر رحم

فرمائے۔

حافظ امام ذہبی ہی نے اپنی کتاب ”مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن“ صفحہ 7 پر یہ تحریر کیا ہے:

”اما بعد! یہ کتاب فقیہ العصر عالم وقت ابوحنیفہ کے بارے میں ہے جو بلند مرتبہ کے مالک ہیں پاکیزہ شخصیت ہیں بلند درجہ پر

ہیں (ان کا نام) نعمان بن ثابت ہے اور یہ اہل کوفہ کے مفتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی کر دے یہ پیدا ہوئے تو انہوں نے دین حنیف کو نافذ کیا اُس کی وضاحت کی اور اسے جاری کیا یہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے یہ عبدالملک بن عوف کے عہد خلافت کی بات ہے یہ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت موجود تھی تو اگر اللہ نے یہاں توحید بھلائی کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والوں (یعنی تابعین کے طبقہ میں) سے ہیں۔

اُس کے بعد امام ذہبی نے ابوحنیفہ کے مناقب کے مختلف پہلو ذکر کیے ہیں ایک پہلو اُن کے اخلاق اور پرہیزگاری کا ذکر کیا ہے ایک پہلو اُن کی عبادت کا ذکر کیا ہے کچھ واقعات اس حوالے سے ذکر کیے ہیں کہ ائمہ اور محدثین اور دیگر حضرات نے علم فقہ کے حوالے سے اُن کی کیا تعریف و توصیف کی ہے ایک پہلو یہ ذکر کیا ہے کہ جو اُن کی ذاتی فقہی آراء ہیں اُن میں سے کن کو مستحسن قرار دیا گیا ہے اور کن کی مذمت کی گئی ہے پھر اُس کے بعد انہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری کے بارے میں ایک اور باب مرتب کیا ہے پھر ایک باب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کرنے کے حوالے سے بحث کی ہے اور یہ فرمایا ہے:

”اُن سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال پائے جاتے ہیں بعض حضرات نے اُس کی حدیث کو قبول کیا ہے اور وہ اُسے حجت شمار کرتے ہیں بعض حضرات نے اُسے کمزور قرار دیا ہے کیونکہ وہ حدیث نقل کرتے ہوئے غلطی زیادہ کرتے ہیں اسی لیے علی بن مدینی یہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان سے دریافت کیا گیا: ابوحنیفہ کی حدیث کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ علم حدیث میں نمایاں حیثیت کے مالک نہیں تھے۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) امام ابوحنیفہ نے اپنی توجہ کا مرکز الفاظ کے ضبط اور اسناد کو محفوظ کرنے کو نہیں بنایا اُن کی توجہ قرآن اور فقہ کی طرف تھی اور جو بھی شخص کسی خاص فن کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اُس کی حالت یہی ہوتی ہے کیونکہ وہ دوسرے فنون کے حوالے سے کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: ابوحنیفہ ثقہ ہیں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے۔“

حافظ ذہبی کا کلام (اُن کی کتاب) ”مناقب الامام ابوحنیفہ“ میں ختم ہو گیا اور انہوں نے یہ کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ اور ”مذکرۃ الحفاظ“ سے پہلے لکھی تھی۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ذہبی نے امام ابوحنیفہ سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اُن کی حدیث کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس حوالے سے دو قول ہیں۔ (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: یہاں پر تھوڑا سا گروہ ایسا بھی ہے جس نے امام ابوحنیفہ کے دین کے حوالے سے اُن پر الزامات عائد کیے ہیں اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ شریعت کو اور صاحب شریعت کو کمتر سمجھتے تھے اور انہوں نے مختلف قسم کی بدعتیں اختیار کر رکھی تھیں اس گروہ میں بخاری ابن جارد عقیلی ابن حبان ابن عدی اور خطیب بغدادی اور ابن جوزی شامل ہیں۔ تاہم امام ذہبی نے ان حضرات کے دعوؤں کی طرف بالکل بھی کوئی توجہ نہیں کیا اور انہوں نے انہیں نقل کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھا کیونکہ اُن کے نزدیک یہ وہ

اقوال ہیں جنہیں پرے کیا جائے گا، یہ وہ اقوال نہیں ہیں جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس لیے امام ذہبی نے انہیں نقل بھی نہیں کیا اور ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

امام ذہبی نے اپنی کتاب ”تذہیب تہذیب الکمال“ جو مخطوطہ کی شکل میں ہے اُس میں امام ابو حنیفہ کے حالات کے آخر میں اُن کے مناقب ذکر کرنے کے بعد یہ بات نقل کی ہے: ”(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہمارے شیخ ابو الحجاج (اُن کی مراد حافظ مزنی تھے) نے یہ اچھا کام کیا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی ہے جس سے امام ابو حنیفہ کا ضعیف ہونا لازم آتا ہو۔“ (امام ذہبی کی بات یہاں ختم ہو گئی)

ابن کثیر کا بیان

✕ امام حافظ ناقد حافظ ابن کثیر شافعی نے اپنی کتاب ”البدایہ والنہایہ“ صفحہ 123/10 میں امام ابو حنیفہ کے حالات میں یہ تحریر کیا ہے: ”یہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہیں جو عراق کے فقیہ ہیں اور اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں، اہل علم کے سرداروں میں سے ایک ہیں علماء کے ارکان میں سے ایک ہیں اور اُن ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں جن کے فقہی مسلک کی پیروی کی جاتی ہے، اُن ائمہ میں سب سے پہلے امام ابو حنیفہ کا انتقال ہوا تھا، کیونکہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور بعض حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے البتہ انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جن میں حکم بن عتیبہ کوفی، حماد بن ابوسلیمان، سلمہ بن کبیل، عامر شععی..... شامل ہیں، اُن کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں..... یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے، یہ اہل صدق میں سے تھے، اُن پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد نہیں کیا گیا، ابن ہبیرہ نے انہیں عہدہ قضا قبول کرنے کیلئے مارا پیٹا بھی تھا، لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ یحییٰ بن القطان فتویٰ دینے میں ان کے قول کو اختیار کرتے تھے، یحییٰ یہ فرمایا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے، میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے اور ہم اُن کے زیادہ تر اقوال کو اختیار کرتے ہیں (یعنی اُن کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں)۔“

عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری مدد نہ کی ہوتی تو میں بھی ایک عام سافر دھوتا، امام ابو حنیفہ کے بارے میں امام مالک نے یہ کہا ہے: میں نے اُن صاحب کو دیکھا ہے، وہ ایسے ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ اس ستون کے بارے میں یہ بحث کریں کہ یہ سونے کا بنا ہوا ہے تو اپنی دلیل کے ذریعہ اُسے ثابت بھی کر دیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص فقہ سیکھنا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ کا زیر کفالت ہے۔ عبداللہ بن داؤد خرمی بیان کرتے ہیں: لوگوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابو حنیفہ کیلئے دعا کریں، کیونکہ انہوں نے فقہ کو اور سنن کو لوگوں کیلئے محفوظ کر دیا۔

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ اپنے زمانہ میں روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ ابو نعیم فضل بن دکین جو محدث ہیں اور امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں، وہ فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ مسائل میں گہرائی میں جایا کرتے تھے۔ مکی بن ابراہیم جو امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ

سب سے بڑے عالم تھے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ اسد بن عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ابوحنیفہ رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے اور ایک رات میں پورا قرآن تلاوت کر لیتے تھے وہ اتنا زیادہ رویا کرتے تھے کہ ان کے پیروسیوں کو ان پر رحم آ جاتا تھا ان کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے بغداد میں ان کا جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ (ابن کثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

حجتی کا بیان

امام قاضی القضاۃ تاج الدین سبکی (عبدالوہاب بن علی) شافعی، جو فقیہ ہیں، اصولی ہیں، محدث ہیں، وہ اصول فقہ میں اپنی کتاب "مجموع" کے آخر میں صفحہ 441/2 میں عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد و سفیان، امام اوزاعی، اسحاق بن راہویہ، داؤد قحطری، ابن جریر اور مسلمانوں کے تمام ائمہ عقائد اور دیگر معاملات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت پر عمل پیرا تھے اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے ان کے کلام کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ حضرات اس چیز سے بری الذمہ ہیں، کیونکہ ان لوگوں کو علم لدنی حاصل تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصیات حاصل تھیں، یہ دقیق فقہی استنباط رکھتے تھے، انہیں زبردست معرفت حاصل تھی، یہ دیندار تھے، پرہیزگار تھے، عبادت گزار تھے، زاہد تھے اور انہیں جلالت علمی حاصل تھی اور یہ ایسے مقام پر فائز تھے کہ ان کی ہمسری نہیں کی جاسکتی۔ (ان کی بات یہاں ختم ہو گئی)

حجتی کا بیان

ان کے حوالے سے امام فقیہ ابن حجر عسقلانی کی شافعی نے اپنی کتاب "الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان" میں یہ بات صفحہ 12 پر نقل کی ہے جو ان کے تین مقدموں میں سے دوسرے مقدمہ کے اندر ہے اور اس میں یہ عبارت شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ سخاوی پر رحم کرے! کہ جب انہوں نے اپنی کتاب "الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اہل التورنخ" کے صفحہ 65 پر اس موضوع کو ذکر کیا جو ابن حبان اور دیگر حضرات نے ذکر کیا ہے تو یہ فرمایا:

"جہاں تک حافظ ابوشیخ ابن حبان نے اپنی کتاب "السنۃ" میں اس حوالے سے جو نقل کیا ہے، جس کا تعلق بعض ائمہ کے بارے میں کلام سے ہے، جن ائمہ کی پیروی کی جاتی ہے، (یہاں مصنف کی مراد امام ابوحنیفہ ہی ہیں) تو حافظ ابو احمد بن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں اور حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی کتاب "تاریخ بغداد" میں اور ان سے پہلے دیگر حضرات نے، جیسے ابن ابوشیبہ نے اپنی "مصنف" میں، امام بخاری اور امام نسائی نے بھی اس طرح کی روایات نقل کی ہیں، تو میں اس طرح کی روایات کو نقل کرنے سے بچتا ہوں، اگرچہ یہ لوگ مجتہد تھے اور ان کے مقاصد بھی عمدہ تھے، لیکن اس حوالے سے ان کی باتوں پر اکتفاء کرنے سے اجتناب کرنا مناسب ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشائخ میں سے ایک جلیل القدر قاضی جن کی طرف علم حدیث روایت کرنے کی بھی نسبت کی جاتی ہے بلکہ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر

نے تو ہمیں اس سے منع کیا جب ہم نے اُن سے حربی کی کتاب ”ذنب الکلام“ پڑھی تو اُنہوں نے ایسی روایت نقل کرنے سے منع کر دیا، کیونکہ اس میں ایسی روایات پائی جاتی ہیں۔ (حافظ سخاوی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

ابوزہرہ کا بیان

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میں اس تعلیق کے طویل ہو جانے کے باوجود اس کے آخر میں علامہ، محقق، فقیہ، اصولی، امام، شیخ محمد ابوزہرہ کے کلمات بھی شامل کروں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! کیونکہ اُنہوں نے اپنی زبردست جامع اور جلیل القدر کتاب ”ابوحنیفہ“ میں صفحہ 6 سے 9 پر اس وجہ کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے خلاف اس طرح کیوں کہا؟ تو اُنہوں نے یہ بیان کیا ہے:

کتاب ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان“ جو ابن حجر عسقلانی کی کتاب ہے اُس کے صفحہ 74، فصل 38 میں یہ مذکور ہے:

”زمانہ ماضی میں کسی شخص کی عظمت پر استدلال اس بات سے بھی کیا جاتا تھا کہ اُس کے بارے میں لوگوں کے اندر کتنا اختلاف پایا جاتا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے دو گروہ ہلاکت کا شکار ہوئے، کچھ وہ لوگ جو محبت میں افراط کا شکار ہو گئے اور کچھ وہ لوگ جو اُن کے ساتھ بغض رکھنے میں تفریط کا شکار ہوئے۔“ (یہاں پر پتہ چلتی کی بات ختم ہو گئی)

یہ بات مکمل طور پر سچ ہے اور اسے امام ابوحنیفہ پر بھی منطبق کیا جاسکتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اُن کے حوالے سے اتنا تعصب بڑھا دیا کہ انہیں انبیاء اور مرسلین کے مرتبہ کے قریب پہنچا دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تورات میں اُن کی بشارت موجود ہے اور کچھ لوگوں نے اُن کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا تو اُن پر زندیق ہونے کا جادہ مستقیم سے ہٹ جانے کا سنت سے لاقلمی اختیار کرنے کا بلکہ سنت سے برعکس رائے دینے کا بھی الزام عائد کیا کہ وہ دینی معاملات میں کسی حجت اور واضح دلیل کے بغیر فتویٰ دیا کرتے تھے تو یہ لوگ اُن پر طعن کرنے کے حوالے سے مناسب تنقید کی حد سے تجاوز کر گئے اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی آراء کا صحیح طریقے سے مطالعہ نہیں کیا اور حجت اور تحقیق کی بنیاد پر انہیں غلط قرار نہیں دیا بلکہ وہ شدید دشمنی کا شکار ہوئے اور اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے دین اُن کی شخصیت اور اُن کے ایمان کے بارے میں الزامات عائد کیے۔

امام صاحب کی مخالفت کے اسباب

امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ اختلاف کیوں رونما ہوا؟ اس کے کئی اسباب ہیں، ہم اس موضوع پر کچھ تفصیل سے بحث کریں گے، لیکن یہاں ہم سب سے پہلے ایک اہم خبر کا ذکر کرنا چاہیں گے جو دیگر تمام اسباب کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اندر شخصی طور پر یہ بات موجود تھی کہ اُنہوں نے علم فقہ میں اتنی مہارت حاصل کی کہ اُن کا حلقہ درس بہت پھیل گیا اور اُن کے علاقہ سے نکل کر دیگر اسلامی ریاستوں تک پہنچ گیا تو اسلامی مملکت کے اکثر علاقوں میں اُن کی آراء کے بارے میں لوگوں نے بات چیت شروع کی، مخالفین اور موافقین نے اُنہیں قبول کیا، مخالفین نے اُن کا انکار کیا اور موافقین نے اُن کی تائید کی، تو جب

نے گروہ نے (یعنی مخالفین نے) جو اُس نص کو تھامے ہوئے تھا اور اُس سے تجاوز نہیں کرتا تھا اس گروہ نے جب ان کی آراء میں کچھ کہ یہ دینی مسائل میں کچھ نئی آراء بھی رکھتے ہیں تو انہوں نے ان کا شدت سے انکار کیا اور وہ یہ سمجھے کہ شاید امام ابوحنیفہ کی آراء صحیحہ ہجری اور تقویٰ کے خلاف ہیں تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیا کیونکہ اُن کے خیال میں امام ابوحنیفہ کے نظریات بدعتی تھے انہوں نے امام ابوحنیفہ کی دلیل یا اُن کے موقف کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اگر وہ لوگ امام صاحب کو سمجھ لیتے یا اُن کے دلائل سے واقفیت حاصل کر لیتے تو شاید اُن کی زبان اتنی تیز نہ ہوتی بلکہ شاید وہ اُن کی عظمت کے قائل ہو جاتے۔
 ان کی موافقت کرتے۔

امام اوزاعی کا واقعہ

اس حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ شام کے فقیہ امام اوزاعی جو امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: یہ بدعتی شخص کون ہے جو کوفہ میں ظہور پذیر ہوا ہے اور اُس کی کنیت ابوحنیفہ ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے انہیں اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا اُس کے بعد انہوں نے کچھ پیچیدہ مسائل ذکر کرنے شروع کیے اور پھر اُن کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کی اور اس کے بارے میں مفتی بہ قول کی وضاحت کی تو امام اوزاعی نے دریافت کیا: یہ فتاویٰ دینے کا شخص کون ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے جواب دیا: یہ ایک بزرگ ہیں عراق میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ تو امام اوزاعی نے کہا: یہ تو کوئی بڑا سمجھدار شیخ ہے تم جاؤ اور اس سے زیادہ استفادہ کرو۔ تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ ابوحنیفہ ہی ہیں۔

اس کے بعد امام اوزاعی اور ابوحنیفہ کی ملاقات مکہ میں ہوئی انہوں نے کچھ مسائل پر تبادلہ خیال کیا جس کا ذکر عبداللہ بن مبارک نے بھی کیا ہے تو امام ابوحنیفہ نے ان مسائل میں اپنی تحقیق بیان کی جب یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو امام اوزاعی نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: اس شخص کے علم کی کثرت اور اس کی سمجھداری کے حوالے سے میں اس پر رشک کرتا ہوں جس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے بارے میں بڑی غلطی کا شکار تھا تم اس شخص کے ساتھ رہو کیونکہ یہ اس کے برعکس ہے جو اس کے حوالے سے روایات مجھ تک پہنچی تھیں۔ یہ روایت ”الخیرات الحسان“ صفحہ 33 پر موجود ہے۔

امام ابوحنیفہ اپنی شخصی خوبیوں اپنی گہری تاثیر اور دور کے نفوذ کے ہمراہ استفتاء اور تخریج کے حوالے سے اور حدیث کے فہم اور اس کے مسائل کے استنباط کے حوالے سے ایک نئے طریقہ کے بانی ہیں انہوں نے اس طریقہ کو اپنے تلامذہ میں رواج دیا اور تقریباً 30 سال یا اس سے زیادہ عرصہ اس کے ساتھ منسلک رہے تو ایسے شخص کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بعد میں سخت تنقید کا نشانہ بنے بلکہ اُس کی شخصیت کو مجروح قرار دیا جائے اُس کی رائے کو خراب قرار دیا جائے اُس کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا جائے۔

چوتھی صدی ہجری میں اُن کے موافقین اور مخالفین کے درمیان یہ اختلاف اور بڑھ گیا جب مذہبی تعصب زیادہ پھیل گیا اور دو گروہوں کے درمیان فقہ تعصب کی وجہ بن گئی تو یہ اختلاف حنفیہ اور شوافع کے درمیان زیادہ شدید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دونوں امام (امام ابوحنیفہ اور امام شافعی) ناگوار تنقید کا نشانہ بنے۔

امام ابوحنیفہؒ طعن کا شدید نشانہ اس لیے بھی بنے، کیونکہ اُن کا زیادہ تر فتاویٰ اُن کی ذاتی آراء ہیں اور یہ وہ آراء ہیں جو اُنہوں نے حدیث میں اپنی علمیت کی وجہ سے اور اپنی پرہیزگاری کے حوالے سے اور اچھی فتویٰ نویسی کے حوالے سے نقل کی تھیں، اس کے علاوہ استنباط اور تخریج کی اور بھی خصوصیات پائی جاتی ہیں، تو متعصب لوگوں نے ان پر ہر حوالے سے تنقید کی ہر نقص اور ہر قابلِ مذمت بات اُن کی طرف منسوب کی، یہاں تک کہ بعض شوافع نے ہی اس تنقید کا انکار کیا اور اُنہوں نے یہ سمجھا کہ یہ تنقید گناہ کے ارتکاب کے مترادف ہے اور اس طرح سے آدمی صحیح راستہ سے ہٹ جاتا ہے، جن لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ انصاف سے کام لیا، اُن کے مناقب کے بارے میں کتابیں تحریر کیں اور اُن متعصب شوافع کے قول کی تردید کی، اُن میں سے کچھ لوگ یہ ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی، شافعی ہیں، اُنہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام اُنہوں نے ”تبلیض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ“ رکھا، اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ابن حجر عسقلانی، جو شافعی ہیں، اُنہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام اُنہوں نے ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفہ النعمان“ رکھا، اسی طرح ہم نے امام شعرانی کو دیکھا کہ اُنہوں نے ”المیزان“ میں امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بطور خاص کیا اور اُن کی طرف سے دفاع کیا اور اُن کے طریقہ کو مستقیم قرار دیا اور اپنی کتاب ”طبقات“ میں اُن کا ذکر اُن اولیاء اللہ میں کیا جو اللہ کی رستی کو پکڑے ہوئے ہیں۔ (یہاں پر شیخ ابوزہرہ کا کلام ختم ہو جاتا ہے)

علامہ ابن عابدین ”رد المختار علی الدر المختار“ نامی اپنے حاشیہ میں 37/3 میں تحریر کرتے ہیں: جب امام ابوحنیفہ کے فضائل پھیل گئے تو یہ پرانا رواج چلا آ رہا ہے کہ حاسدین کی زبانیں اُن کے بارے میں کھل گئیں، یہاں تک کہ لوگوں نے اُن کے اجتہاد اور عقیدہ کے بارے میں بھی طعن کیا، اور ایسی باتیں منسوب کیں، جن سے وہ قطعی طور پر لاتعلق ہیں، اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کر دیا، اور اپنے نور کو برقرار رکھا، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح بعض لوگوں نے امام مالک کے بارے میں کلام کیا، بعض لوگوں نے امام شافعی کے بارے میں کلام کیا، بعض لوگوں نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں کلام کیا، بلکہ ایک فرقہ نے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا، ایک فرقہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا اور ایک فرقہ تو تمام صحابہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

(کسی شاعر نے کہا ہے:)

”کون ایسا شخص ہے؟ جسے لوگوں سے سلامتی سے نجات مل گئی ہے، لوگوں میں سے بہت سے لوگ اپنے گمان کی بنیاد پر بات کہتے ہیں اور بہت سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بات کہی گئی ہے۔“

امام اعظم کا عقیدہ

امام ابوحنیفہ کا عقیدہ وہی ہے جو ”العقیدۃ الطحاویہ“ نامی کتاب میں مذکور ہے، جو مملکتِ عربیہ سعودیہ اور دیگر اسلامی ممالک کی زیادہ تر مدارس میں شریعہ اور اصول الدین کے شعبوں میں پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے اور اس میں اُس کے برعکس صریح نص موجود ہے، جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں اور اُن پر الزام عائد کرتے ہیں، بعض لوگ ائمہ کا ذکر صرف ناپسندیدہ حوالوں سے ہی کرنے سے باز نہیں آتے ہیں، جیسے حافظ ابن عساکر نے اپنی کتاب ”تبیین کذب المفتری“ کے صفحہ 96 پر یہ بات

تھیں۔ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ائمہ کے بارے میں طعن کا اثبات کریں اور وہ لوگ اس سے راحت حاصل کرتے ہیں وہ بُری باتیں بھیلاتے ہیں اور اس سے فرحت اور خوشی محسوس کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی طبیعتوں کے اندر بیماری پائی جاتی ہے جس کی مخصوص نفسانی اغراض ہوتی ہیں ہم اس طرح کے امراض اور اغراض سے سلامتی کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ہر قسم کی آزمائش سے عافیت چاہتے ہیں اور اس بات کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ ہم ائمہ دین اور علماء کی تعظیم کریں جن میں امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد شامل ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو!

امام حافظ بدرالدین محمود عینی اپنی کتاب ”عقد الجمان“ میں یہ تحریر کرتے ہیں:

”امام ابوحنیفہ کے بارے میں اور اُن کے حوالے سے جو روایات نقل کی گئی ہیں اس حوالے سے جو کچھ بھی کہا گیا ہے تو وہ درست نہیں ہے وہ اس بات سے لا تعلق ہیں اُن کے شاگرد اُن کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُن کی حالت سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ امام ابو جعفر طحاویؒ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! جو احناف کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں اور جلیل القدر محدثین میں سے ایک ہیں اُنہوں نے ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام اُنہوں نے ”عقیدۃ ابی حنیفہ“ رکھا ہے اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی یہی ہے آپ اُس کا جائزہ لے لیں کہ کیا آپ کو اس میں کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے؟ جو لوگ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل تھے یا قدر یہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے یا رجا کا عقیدہ رکھتے تھے یا اس طرح کا کوئی اور عقیدہ رکھتے تھے تو امام ابوحنیفہ کے شاگردوں نے جو کچھ اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے اُس کی طرف رجوع کرنا اس سے زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ اُن باتوں کی طرف رجوع کریں جو دیگر لوگوں نے امام صاحب کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

بعض جاہل حاسدین نے امام ابوحنیفہ پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے اور محدثین سے تعلق رکھنے والے بعض متعصبین نے بھی یہ الزام عائد کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ظاہر حدیث کے ارد گرد ہی گھومتے ہیں وہ حدیث کے باطن کی معرفت نہیں رکھتے تھے اُس کے پس منظر کو نہیں سمجھتے تھے اُس کے مبہم اور مشکل مقامات سے واقفیت حاصل نہیں کرتے تھے اُنہوں نے صرف ان کے الفاظ نقل کرنے پر قناعت کر لی ہوئی تھی اور اس کے معانی میں غور و فکر نہیں کیا تھا اور متعارض روایات کے درمیان موافقت پیدا کرنے سے واقفیت نہیں رکھتے تھے وہ حدیث کے پس منظر اور علت کو نہیں سمجھتے تھے ایسے لوگوں نے امام صاحب پر تنقید کی ہے اور یہ تنقید یہاں تک لے آئی کہ وہ لوگ امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے اُنہیں ”اصحابِ رائے“ قرار دیتے ہیں حالانکہ نص کی موجودگی میں امام ابوحنیفہ نے کبھی بھی اپنی رائے بیان نہیں کی یہاں تک کہ اُنہوں نے تو یہ کہا ہے: ”ہم کسی بھی شخص کیلئے یہ جائز قرار نہیں دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مسائل کے مطابق فتویٰ دے جب تک وہ یہ نہیں جان لیتا کہ ہم نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے اور ہم نے یہ حکم کس بنیاد پر دیا ہے؟“

اکابر محدثین میں سے بڑے لوگوں نے امام ابوحنیفہ کو ثقہ قرار دیا ہے جیسے عبداللہ بن مبارک ہیں سفیان ثوری ہیں سفیان بن

عیسہ ہیں، یحییٰ بن سعید ہیں، یحییٰ بن معین ہیں اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں جن کا ذکر ہم اس سے پہلے اپنی کتاب میں کر چکے ہیں اس لیے متاخرین کا طعن امام ابو حنیفہ کیلئے رسوائی کا باعث نہیں ہوگا، ان چیزوں کے حوالے سے جو ان متاخرین نے ذکر کی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حسد، حاسد شخص کو اس سے زیادہ بُری باتوں کا وزن اٹھانے پر مجبور کر دیتا ہے اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (علامہ بدرالدین عینی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اُن سے بھی ایک طویل عرصہ پہلے امام محدث مجدد الدین مبارک بن اثیر شافعی جن کا انتقال 606 ہجری میں ہوا، وہ اپنی کتاب ”جامع الاصول فی احادیث الرسول“ میں صفحہ 432/15 سے 436 تک میں امام ابو حنیفہ کے حالات کے بارے میں تفصیلی ترجمہ نقل کیا ہے، تو انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اُن کے الفاظ میں اختصار کے ساتھ یہ ہے:

”ابو حنیفہ نعمان بن ثابت جو امام ہیں، فقیہ ہیں، کوفہ کے رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو..... امام شافعی کہتے ہیں: جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ کا زیر کفالت ہوگا۔“

اگر ہم اُن کے مناقب اور فضائل کی وضاحت کرنے کی طرف چل پڑیں، تو ہماری بات طویل ہو جائے گی اور ہم اپنا مقصود حاصل نہیں کر پائیں گے، کیونکہ وہ عالم تھے، عامل تھے، زاہد تھے، عبادت گزار تھے، پرہیزگار تھے، متقی تھے، شرعی علوم میں امام کی حیثیت رکھتے تھے اور پسندیدہ شخصیت کے مالک تھے، اُن کی طرف منسوب بھی کیے گئے ہیں اور اُن کے حوالے سے نقل بھی کیے گئے ہیں کچھ ایسے اقوال جو ایجاد کیے ہوئے ہیں، (یہاں مطبوعہ نسخہ میں یہ الفاظ ہیں: جن میں اختلاف پایا جاتا ہے) حالانکہ امام ابو حنیفہ کی قدر و منزلت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے اور وہ اس سے پاک ہوں گے، ان میں قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ یا قدر یہ فرقہ کا نظریہ یا ارجاء کا عقیدہ وغیرہ شامل ہیں اور بھی اس کے علاوہ کچھ باتیں ہیں جو اُن کی طرف منسوب کی گئی ہیں، جنہیں نقل کرنے کی یا اُن کے قائلین کو ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے، بظاہر یہی ہے کہ وہ ان چیزوں سے لاتعلق تھے اور اُن کے ان چیزوں سے لاتعلق ہونے، صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے تذکرہ کو یوں پھیلایا کہ وہ آفاق میں پھیل گیا اور اُن کے علم کو یوں پھیلایا کہ وہ تمام روئے زمین پر پھیل گیا، لوگوں نے اُن کے مسلک اور اُن کی فقہی آراء کو اختیار کیا اور اُن کے قول اور اُن کے فعل کی طرف رجوع کیا اور یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ سر موجود تھا اور اُس کی رضا موجود تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کی توفیق دی کہ اہالیان اسلام کا نصف حصہ یا اُس کا قریبی حصہ اُن کی تقلید کرتا ہے، اُن کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت جس طرح سے کی جاتی ہے اور اُس کے دین کی سمجھ بوجھ جس طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے، اُس میں امام ابو حنیفہ کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کیا جاتا ہے اور آج کے دن تک اُن کے قول کو اختیار کیا

۱۔ (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام مجدد الدین ابن اثیر نے یہ بات کہی ہے اور اُن کا تعلق چھٹی صدی ہجری سے ہے اور ہم اس کے بعد مزید آٹھ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزار چکے ہیں اور یہ پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہے اور 1416 ہجری ہے۔ استاد شیخ علی طنطاوی نے اپنی کتاب ”رجال من التاريخ“ کا صفحہ 114 پر امام اعظم کے عنوان کے تحت یہ بات تحریر کی ہے:

”آج حنفی مذہب زیادہ پھیلا ہوا ہے اس میں زیادہ فروعی احکام اور اقوال موجود ہیں اور قاضیوں کیلئے فیصلہ کرنے کے حوالے سے یہ دیگر مکاتب کے مقابلہ میں زیادہ فائدہ بخش ہے، اُس کے بعد مالکی مسلک فروع کی کثرت کے حوالے سے آتا ہے میں نے یہ بات اُن سالوں میں جان لی ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۴۵۰ ہجری کے آس پاس کی بات ہے۔

قریباً ان کے مسلک اور ان کے عقیدہ کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے البتہ ان کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا گیا ہے اس سے لا تعلق ہے امام طحاوی نے جو ان کے مسلک کو اختیار کرنے والوں میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں انہوں نے ایک کتاب بھی تحریر کی ہے جس کا نام انہوں نے ”عقیدۃ ابی حنیفہ“ تجویز کیا یہ اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں ان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی نسبت امام ابو حنیفہ کی طرف کی گئی ہو جو ان کے حوالے سے نقل کی گئی ہو اور ان کے اصحاب ان کی حالت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور ان کے موقف کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اس لیے ان کے اصحاب نے ان کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا ہے اس کی طرف رجوع کرنا اس سے زیادہ اولیٰ ہوگا جو دوسرے لوگوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان کے حوالے سے جس نے جو کچھ بھی کہا ہے اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ذکر کی گئی ہے جن لوگوں نے ان کی طرف باتیں منسوب کر کے ان پر تنقید کی ہے حالانکہ ہمیں یہاں یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم ان باتیں کا تذکرہ کریں جو ان لوگوں نے بیان کی ہیں سب کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا اسلام میں جو مقام ہے وہ اس بات کی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ ان کی طرف جو باتیں منسوب کی گئی ہیں ان کے حوالے سے کوئی عذر پیش کیا جائے۔ ابن اثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

یہ بات محدث حارثی کلاباؤی بخاری فقیہ حنفی نے ”الکشف عن وہم عن طائفۃ الظالمۃ ابا حنیفہ“ میں نقل کی ہے اور امام ذہبی نے ”مستخرج الاسلام“ میں امام ابو حنیفہ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے۔

ہمارے زمانہ میں جو مصیبتیں اور پریشانیاں ہیں ان میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ آپ بعض اسلامی ریاستوں میں یہ بات سمجھ گئے کہ امام ابو حنیفہ ان کے مسلک اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں اور دیگر فقہی مسالک کے بارے میں شدید ترین حسرت کے جذبات پائے جاتے ہیں اور ایسی کتابیں شائع کی گئی ہیں جن میں امام ابو حنیفہ کو کافر قرار دیا گیا ہے اور ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے اور ان سے کفر سے دو مرتبہ توبہ کروائی گئی تھی اور ان کتابوں پر کوئی تعلق نقل نہیں کی گئی ان اقوال کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی تو ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے مختلف عقول اور بندوں میں پیش آنے والی مصیبتوں کی کثرت کے حوالے سے (ہم اسی کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں)۔

آج لوگوں کی طبیعت نادر باتوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے تو آپ ائمہ کے اقوال سے نکلنے سے بچیں اور ان پر اعتماد نہ کرنے کے راستہ پر نہ چلیں اور ان پر تنقید نہ کریں کیونکہ اگر یہ لوگ قابل تنقید قرار پائیں گے تو پھر ان کے بعد ہم اعتبار کس پر کریں گے کیونکہ دین صرف ان حضرات کے حوالے سے ہی ہم تک پہنچا ہے۔

تقریباً ۱۰۰ سالوں میں جن شخصیات توحید کی تدوین کا کام کرتا رہا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مسلک ایک طویل عرصہ تک بنو عباس اور عثمانیوں کی حکومت میں سرکاری مذہب رہا ہے اور یہ اسلام کی تاریخ کا تین چوتھا عرصہ بنتا ہے جبکہ مالکی مسلک مغربی علاقوں کا مسلک ایک طویل عرصہ تک رہا ہے اور اس کے فروعی مسائل اور نئے پیش آمدہ مسائل زیادہ ہو گئے جہاں تک شافعی مسلک کا تعلق ہے تو وہ صرف ایوبیوں کے عہد حکومت میں تھوڑے عرصہ تک ریاستی مذہب رہا البتہ حنبلی مسلک میں آج کل نجد اور حجاز کے علاقوں میں حنبلی مسلک پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ایک جامع اصول

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی بصیرت رکھنے والے قاری کے سامنے اس باب کے مطالعہ سے پہلے ایک جامع اور بہترین بات تحریر کر دوں جو ایک نفع دینے والا عمومی قاعدہ ہے جسے ہمارے شیخ الشیوخ علامہ محقق محدث فقیہ شبیر احمد عثمانی نے اپنی کتاب ”فتح الملہم فی شرح صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے جو ہندی مطبوعہ نسخہ کے صفحہ 73/1 پر ہے اور کراچی سے 1393 ہجری میں شائع ہونے والے مستقل علیحدہ مقدمہ کی شکل میں شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 174 پر ہے میں اُسے یہاں نقل کروں گا اور محفوظ رکھنے والے قاری سے یہ اُمید رکھوں گا کہ وہ اسے ہمیشہ ذہن میں رکھے گا اور یاد رکھے گا کیونکہ یہ چیز اقوال کا وزن کرتے ہوئے پلڑے کی حیثیت رکھتی ہے خاص طور پر وہ اقوال جو اکابرین کے بارے میں جرح کے حوالے سے صادر ہوئے ہیں علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

”تم لوگ یہ بات جان لو! کہ جن لوگوں نے ہمارے امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُن پر تنقید کی ہے جن کا تعلق اُن کے معاصرین میں سے ہے ہم اُن لوگوں کے بارے میں بھلائی کا گمان رکھتے ہیں کیونکہ ایسا مؤمن جس کے مزاج میں تیزی ہو اور وہ اپنی نیت میں سچا ہو جب کسی معروف شخصیت کے حوالے سے اُس تک کوئی چیز پہنچتی ہے جس کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہوتا ہے کہ اُس معروف شخصیت کا موقف دین کو منہدم کرنے کے مترادف ہے اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو مسترد کرنے کے مترادف ہے تو اگرچہ حقیقت میں ایسا نہ ہو لیکن اُس مؤمن کو دینی غیرت اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اور اسلامی حمیت اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس کے اندر اُس قائل کے بارے میں غصہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس قائل شخص کو ناپسند کرنا شروع کرتا ہے تو یہ چیز اُسے دوسرے شخص کے بارے میں اعتراضات کرنے اور اُس کے بارے میں شدید موقف اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور اُس دوسرے شخص کے حق میں ایسے اقوال بیان کرنے پر مجبور کرتی ہے جو سخت ہوتے ہیں کیونکہ اُس کا گمان یہی ہوتا ہے کہ دوسرے شخص نے جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے وہ دین سے دوری اور شریعت کے حوض سے دور کرنے کے مترادف ہے اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ کے مقدمہ میں ملاقات کی شرط ہونے کی بحث میں امام بخاری کے بارے میں جو کلام کیا ہے تو اس حوالے سے امام مسلم کا گمان یہ تھا کہ وہ بنیادی اصول جو امام بخاری نے مرتب کیا ہے اگر اُسے صحیح مان لیا جائے تو اُس سے یہ لازم آئے گا کہ احادیث صحیحہ کا ایک بڑا ذخیرہ مسترد کر دیا جائے اور اُسے کمزور قرار دیا جائے اس لیے انہوں نے یہ گفتگو کرتے ہوئے شدت سے اس بات کا انکار کیا ہے اور اس موقف کے قائل کے بارے میں ممکنہ طور پر سخت ترین الفاظ استعمال کیے ہیں اگرچہ عام شارحین نے اس بارے میں امام بخاری کے مسلک کو ترجیح دی ہے اور اُسے درست قرار دیا ہے لیکن امام مسلم کی سختی اور شدت کے حوالے سے انہیں کوئی ملامت نہیں کی ہے۔“

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ امام مسلم نے جو تنقید کی ہے وہ علی بن مدینی پر کی ہے جیسا کہ میں نے حافظ ذہبی کی کتاب ”الموقف“ کے آخر میں صفحہ 134 سے 140 تک تیسرے ”تتمہ“ میں بیان کیا ہے یہ کتاب اصطلاحات حدیث کے بارے میں ہے۔

(علامہ عثمانی کہتے ہیں:) اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات اور فتنے رونما ہوئے اُس کی بھی بنیاد تاویل اور اجتہاد تھی، کیونکہ اُن میں سے ہر فریق یہ گمان کرتا تھا کہ اُس پر وہی کرنا لازم ہے جس کی طرف وہ گیا ہے اور وہی موافق ہے اور مسلمانوں کے معاملات کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے تو یہ چیز ان حضرات کے لیے طعن کا باعث نہیں بن سکتی، آپ اس حوالے سے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے واقعہ کا جائزہ لے سکتے ہیں، آپ اس میں غور و فکر کریں گے تو آپ کو اس میں وہ چیز ملے گی جو ذہن میں پیدا ہونے والے خلجان کیلئے شفاء کی حیثیت رکھتی ہے وہ خلجان جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے اور ثقہ ائمہ کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے یہ ناپسندیدگی ہوتی ہے جو بڑھتی ہے اور مستحکم ہو جاتی ہے، بعض اوقات یہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور یہ ایک بڑا حجاب بن جاتی ہے جو آدمی اور تحقیقِ حال کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے وہ حقیقتِ حال جو نفسِ امر میں ہوتی ہے ایسی صورت میں ناپسندیدہ کرنے والا شخص ہر اُس چیز سے اغماض برتتا ہے جو ناپسندیدہ شخصیت کی خوبیوں یا مناقب کے حوالے سے سامنے آتی ہے اور پھر وہ اُس کی کوتاہیوں کے حوالے سے تساہل سے کام لیتا ہے (یعنی اُن کی تحقیق نہیں کرتا) اور حقیقتِ حال کو جاننے کے لیے تلاش و تحقیق کی کوشش نہیں کرتا، کہ حال واضح ہو سکے اور نہ ہی ناپسندیدہ شخصیت کے صحیح محمل کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ شدید ناپسندیدگی اور اسی طرح شدید محبت بھی غلو اور اسراف کی بنیاد بنتے ہیں، اعتدال کو ترک کرنے کی بنیاد بنتے ہیں اور سیدھے راستہ سے لاتعلق ہونے کی بنیاد بن جاتے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ اہل ایمان کو اس بات سے منع کیا ہے:

”اے ایمان والو! تم انصاف کرنے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کیلئے گواہ بن جاؤ خواہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے ماں باپ کے خلاف ہو یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔“

”کوئی شخص خوشحال ہو یا تنگدست ہو تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے تم عدل سے کام لینے میں نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو“

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم نا انصافی کرو، تم لوگ عدل سے کام لو، یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔“

یہ نعیم بن حماد ہیں جو امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں روایات نقل کی ہیں

اور اُن پر اعتماد کیا ہے اُنہوں نے امام ابو حنیفہ پر تنقیدی روایات نقل کرنے میں زیادہ تر اعتماد انہی پر کیا ہے جیسا کہ کتاب ”الضعفاء والمترکین“ میں دیکھا جاسکتا ہے اس نعیم بن حماد کے بارے میں امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ 268/4 پر ازدی کے حوالے سے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ شخص سنت کو تقویت دینے کیلئے جھوٹی روایات ایجاد کیا کرتا تھا اور امام ابو حنیفہ کے بارے میں جھوٹی حکایات بیان کیا کرتا تھا جو سب جھوٹ ہوتی تھیں۔ محقق عثمانی کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

علامہ شیخ طاہر جزائری کی کتاب ”توجیہ النظر الی اصول الاثر“ میں صفحہ 755/2 پر یہ تحریر ہے:

”تم لوگ یہ بات جان لو کہ روایت بالمعنی کا بہت سے علماء کو شدید نقصان ہوا اور اُن کے علوم کے اختلاف کی وجہ سے اس حوالے سے شکایت کی صورت حال پیدا ہو گئی اور اس کا زیادہ تر نقصان حدیث اور فقہ میں ہوا کیونکہ ان دونوں کا معاملہ نہایت اہم ہے تو بہت سے جلیل القدر اہل علم کی طرف کئی ایسی باتیں منسوب کی گئیں جو درستگی سے بہت دور تھیں اور ان باتوں کو اُن کے مخالفین نے اُن پر طعن کا باعث بنا لیا اور اُن سے دور کرنے کا ذریعہ بنا لیا، لیکن تفصیلی تحقیق اور تلاش کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان اہل علم نے تو یہ باتیں کہی ہی نہیں ہیں بلکہ ان کی طرف جو اقوال منسوب کیے گئے ہیں وہ روایت کرنے والے شخص نے ان کے حوالے سے معنوی طور پر نقل کر دیئے تھے تو ان حضرات نے جو کہا تھا اُس کی وضاحت کرنے میں راوی سے کوتاہی ہوئی جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا۔ اس لیے ہر سمجھدار شخص کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ مشہور شخصیات جو سمجھداری کے حوالے سے معروف ہوں اُن پر محض اس وجہ سے اعتراض نہ کرے کہ اُن کے حوالے سے کوئی قول اُس تک پہنچا ہو جو کسی شخص نے اُن سے سنا تھا بلکہ اُسے اس بارے میں تحقیق کرنی چاہیے ورنہ یہ بات ملامت کے زیادہ لائق ہوگی (کہ اُس نے تحقیق کیوں نہیں کی)۔“

تو آپ اس چیز کو یاد رکھیں اور اس باب کو پڑھنے سے پہلے (کتاب الانقاء کے اصل عربی متن کے) صفحہ 276 پر مؤلف ابو عمر بن عبد البر کے کلام کو پڑھ لیں اور میں نے اُس پر اُس کے آخر میں جو تعلیق تحریر کی ہے اُس کا بھی مطالعہ فرمائیں۔

زائد الکوثری کی تحقیق

یہ وہ طعن ہیں جو ایجاد کیے ہوئے ہیں جنہیں خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے اور اس سے کئی گنا نقل کیے ہیں اُنہوں نے یہ سب اپنی کتاب ”تاریخ بغداد“ میں امام ابو حنیفہ کے حالات کے تحت تیرہویں جلد میں نقل کیے ہیں ہمارے شیخ محقق علامہ زائد الکوثری نے اس پر بھرپور تنقید کی ہے اور وافی و شافی جواب دیا ہے اُنہوں نے یہ سب اپنی کتاب ”تانیب الخطیب“ میں تحریر کیا ہے تو ان جھوٹی روایات کی علتوں کی تحقیق اُس کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی مغفرت کرے ان پر بھی رحم کرے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحم کرے۔

ارجاء کی تحقیق

”ارجاء“ کا لغوی معنی ”تاخیر کرنا“ ہے اور اس کا ایک مفہوم وہ ہے جو شرعی مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ایک مفہوم وہ ہے جو

مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

شرعی معنی کے اعتبار سے ”ارجاء“ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اُن کی شہادت کے حوالے سے آپس میں لڑائی کرنے والے دو گروہوں میں سے کسی ایک کو درست قرار دینے کے قول میں تاخیر کی جائے۔

”ارجاء“ کا جو معنی مشروع ہے اُن میں سے بعض سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ وہ دل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے زبان کے ذریعہ اس کا اقرار کرتا ہے اور پھر عمل میں اُس کے خلل آ جاتا ہے وہ یوں کہ وہ کچھ فرائض کو ترک کر دیتا ہے یا کبائر کا ارتکاب کر لیتا ہے تو ایسا شخص گناہگار مومن ہوگا اور جہنم کے عذاب کا مستحق ہوگا، لیکن اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف مؤخر ہو جائے گا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔ اہل سنت والجماعت کا یہی موقف ہے البتہ اس کی تعبیر کے حوالے سے ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

”ارجاء“ کا وہ مفہوم جو قابلِ مذمت اور گمراہ کن ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے جیسے کسی کو قتل کر دیتا ہے یا زنا کر لیتا ہے یا شراب پی لیتا ہے یا فرائض کو ترک کرتا ہے جیسے نماز روزہ یا زکوٰۃ کو ترک کر دیتا ہے تو اُس کے جہنم میں عذاب کے مستحق ہونے کا فیصلہ دینے میں تاخیر کی جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ ایمان سے مراد تو صرف دل کے ذریعہ تصدیق کرنا اور زبان کے ذریعہ اقرار کرنا ہے، عمل کو ترک کرنا نقصان نہیں دے گا، ایسے لوگ اپنی دلیل کے طور پر حدیث کے ان ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہیں: ”تو جو شخص یہ کہہ دے کہ لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔“ یہ جھوٹا مسلک ہے جو بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے سامنے آیا ہے اور یہ صریح ثابت شدہ نصوص کے برخلاف ہے جو قطعی ہیں اس موقف کے قائلین کو مرجعہ کہا جاتا ہے حافظ مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب ”تاج العروس“ صفحہ 69/1 پر لفظ ”رجاء“ کے تحت یہ تحریر کیا ہے: ”مرجعہ“ مسلمانوں کا ایک گروہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اس میں عمل شامل نہیں ہے، گویا کہ وہ قول کو مقدم کر دیتے ہیں اور عمل کو مؤخر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ نماز نہیں بھی پڑھتے روزے نہیں بھی رکھتے تو اُن کا ایمان انہیں نجات دے گا۔ اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

تو ان مختلف اطلاقات کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے جس شخص کی طرف مطلق طور پر ارجاء کی نسبت کی گئی ہو اُس کے دین پر الزام عائد نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ اہل سنت سے خارج شمار نہیں ہوگا بلکہ اُس مفہوم کا جائزہ لیا جائے گا جس حوالے سے اُس پر ارجاء کا اطلاق کیا گیا ہے، اگر وہ شرعی مفہوم ہوگا تو وہ اہل سنت اور اہل ہدایت میں سے ہوگا اور اگر وہ مذموم مفہوم ہوگا تو وہ شخص گمراہی کا شکار اور بھٹکا ہوا ہوگا۔

علامہ محقق لکھنوی نے اپنی کتاب ”الرفع والتکمیل فی الجرح والتعديل“ کی دوسری طباعت کے صفحہ 216 اور تیسری طباعت کے صفحہ 352 پر ایقان نمبر 22 کے عنوان کے تحت: سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کے درمیان فرق بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

”جس شخص کو علم نہیں ہوتا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ جب وہ ”میزان الاعتدال“ یا ”تہذیب الکمال“ یا ”تہذیب

الہندیہ“ یا ”تقریب التہذیب“ یا اس کے علاوہ رجال سے متعلق دیگر کتابوں میں بہت سے راویوں کے بارے میں یہ دیکھتا ہے کہ وہ ”ارجاء“ کا عقیدہ رکھتے تھے یا اُن پر ”ارجاء“ کا الزام ہے یا وہ ”مرجئی“ تھے یا اس طرح کی دیگر عبارات دیکھتا ہے تو وہ اس گمان کا شکار ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے تو یہ اہل سنت سے خارج ہیں اور گمراہ فرقوں میں داخل ہیں اور ان کا شمار مرجعہ فرقہ میں ہوتا ہے اور اعتقادی بدعت کی وجہ سے یہ مجروح قرار پاتے ہیں اور اسی بنیاد پر بہت سے لوگوں نے امام ابوحنیفہ اُن کے شاگردوں اُن کے مشائخ پر بھی طعن کیا ہے کیونکہ ایسی معتمد کتابوں میں بھی اُن پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ان لوگوں کا گمان یہ ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ”سنی ارجاء“ سے غافل ہیں اور ان کا انتقال تیزی سے اُس ”ارجاء“ کی طرف منتقل ہوتے ہیں جو علماء کے نزدیک گمراہی ہے۔ اُن کا کلام اختصار کے ساتھ یہاں ختم ہو گیا اُس کے بعد علامہ لکھنوی نے سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کی وضاحت کرنے میں تقریباً بیس صفحات تحریر کیے ہیں آپ اُن کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں بعض اکابر محدثین کے حالات ذکر کروں گا جن پر ارجاء کا الزام عائد کیا گیا ہے تاکہ غیر واقف شخص کیلئے اس مسئلہ کی زیادہ وضاحت ہو جائے اگرچہ اس کی وجہ سے تعلیق کچھ لمبی ہو جائے گی۔

(۱) خطیب بغدادی کی ”تاریخ بغداد“ میں صفحہ 109/6 اور 110 پر حافظ مزنی کی ”تہذیب الکمال“ میں صفحہ 111/2 میں امام حافظ عالم خراسان ابراہیم بن طہمان ہروی نیشاپوری ثم مکی کے حالات میں یہ تحریر ہے: ”صحاح سنہ کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں سلیمان داری بیان کرتے ہیں: حدیث میں یہ ثقہ ہیں اور ائمہ ہمیشہ ان کی نقل کردہ حدیث میں دلچسپی لیتے رہے ہیں اس میں رغبت رکھتے رہے ہیں اور ان کو ثقہ قرار دیتے رہے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ صالح بن محمد حافظ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حسن الحدیث ہیں البتہ ایمان کے حوالے سے یہ ارجاء کی طرف میلان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نزدیک ان کی نقل کردہ حدیث کو محبوب کر دیا تھا یہ روایت میں عمدہ ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث اور حسن الروایت ہے کثیر السماع ہیں خراسان میں ان سے زیادہ حدیث نقل کرنے والا اور کوئی نہیں ہے یہ ثقہ ہیں۔ شیخ ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی جو ان کے شہر کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: خراسان کا رہنے والا کوئی ایسا شخص ہمارے پاس نہیں آیا جو عبداللہ بن واقد ہروی سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ میں نے کہا: ابراہیم بن طہمان بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ تو ”مرجئی“ تھے۔

ابوصلت کہتے ہیں: اُن کا ارجاء کا نظریہ یہ خبیث مسلک نہیں تھا کہ ایمان عمل کے بغیر ہوتا ہے یا عمل کو ترک کرنا ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ہے بلکہ اُن کے ارجاء کا مطلب یہ تھا کہ وہ اہل کبار کے بارے میں مغفرت کی امید رکھتے ہیں تاکہ خارجیوں کا اور اُن دیگر فرقوں کا رد ہو جائے جو گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں تو یہ لوگ ارجاء کا عقیدہ رکھتے ہیں اور گناہوں کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے ہیں اور ہم لوگ بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے وکیع بن جراح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

سے سفیان ثوری نے آخر میں یہ کہا تھا: ہم تمام گناہ کے مرتکب افراد اور کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے یہ اُمید رکھتے ہیں جو لوگ بارے دین کے پیروکار ہیں ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، خواہ وہ کیسا ہی عمل کیوں نہ کرتے ہوں (کہ آخر کار اُن کی بخشش ہو جائے گی)۔“

(۲) امام ذہبی کی ”میزان الاعتدال“ کے صفحہ 76/1 پر حافظ کبیر امام ابراہیم بن یوسف باہلی بلخی جو ماقیانی کے نام سے معروف ہیں اور صاحبِ رائے ہیں اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: یہ امام ابو یوسف کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ماہر ہو گئے (یہاں تک کہ علمِ فقہ میں ماہر ہو گئے) ان سے امام نسائی نے روایات نقل کی ہیں اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: ان کے ساتھ مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) کہ یہ انکار ارجاء کے عقیدہ کی وجہ سے ہے جو اُن کے اندر پایا جاتا تھا۔ حافظ ابن حجر نے ”تہذیب التہذیب“ صفحہ 184/1 پر اُن کے حالات میں یہ بات زائد نقل کی ہے: ”امام قسطنطینی فرماتے ہیں: میں نے علیک راضی کے سامنے اُن کا ذکر کیا (اس سے مراد علی بن سعید ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے۔“

(۳) ”تہذیب التہذیب“ صفحہ 320/2 اور صفحہ 321 پر حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی جن کا انتقال 95 ہجری میں ہوا، جن کے والد محمد بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: ”صحابہ سہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کیے ہیں، مصعب زبیری، مغیرہ بن مقسم اور عثمان بن ابراہیم حاتمیان کرتے ہیں: یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عقیدہ ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا، میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل ابن حجر ہیں) حسن بن محمد نے جس ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا اُس سے مراد وہ والا ارجاء کا عقیدہ نہیں ہے جس پر اہل سنت کو اعتراض ہے، جس کا تعلق ایمان سے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حسن بن محمد کی مذکورہ تحریر دیکھی ہے، اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ لکھا ہے: ”ہم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے بارے میں کوشش کرتے ہیں، کیونکہ اُمت نے ان کے حوالے سے آپس میں کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور ان کے معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد جو لوگ آزمائش کے شکار ہوئے، اُن کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں (کہ اُن کی بخشش ہو جائے گی) ہم اُن کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔“ اس کے بعد اُن کا پورا کلام ہے۔

تو حسن بن محمد نے جس مفہوم کے بارے میں کلام کیا تھا وہ یہ تھا کہ آزمائش کے دوران آپس میں لڑنے والے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ٹھیک ہے یا درست ہے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں کے بارے میں یہ اُمید رکھی جائے گی (کہ ان دونوں کو معاف کر دیا جائے گا)۔ جہاں تک اُس ارجاء کا تعلق ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے تو اُنہوں نے تو اس موضوع کو چھیڑا ہی نہیں ہے، لہذا ان پر اس حوالے سے اعتراض لازم نہیں آتا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔“ اُن کی بات یہاں اختصار کے ساتھ ختم ہو گئی۔

(علامہ عبدالفتاح) کہتے ہیں: یہ تین مثالیں میں نے اس لیے دی ہیں تاکہ بات زیادہ طویل نہ ہو جائے، میں نے کتاب ”الرفع والتکمیل“ ایقاظ نمبر: 22 پر تیسری طباعت پر جو تعلق نقل کی ہے اُس میں اس سے زیادہ مثالیں دی ہیں اگر آپ چاہیں تو اُس سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اسی طرح حافظ ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں صفحہ 99/4 پر امام حافظ مسہر بن کدّام کو فی احوال جو جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں اُن کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے: ”صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں وہ حجت ہیں امام ہیں اور ان کے بارے میں سلیمانی کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ مرجعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں مسہر حماد بن ابوسلیمان نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) عمرو بن مرہ عبد العزیز بن ابورواۃ ابو معاویہ عمر بن زرشاٹل ہیں اور پھر اس کے علاوہ انہوں نے اہل علم کی ایک اور جماعت کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل امام ذہبی ہیں) کہ ارجاء کا مسلک جلیل القدر اہل علم میں سے متعدد افراد کا مسلک ہے اس لیے اس کے قائل پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے۔ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

——***

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار، حضرت محمدؐ اُن کی تمام آل
اور اصحاب پر درود نازل کرے

(يَقُولُ) أَضْعَفُ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحَقُّهُمْ وَأَحْوَجُهُمْ إِلَى عَفْوِهِ وَأَفْقَرُهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيُّ
مَحْتَدًا الْخَوَارِزْمِيُّ مَوْلِدًا

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین، حقیر ترین، اس کے درگزر کا سب سے زیادہ محتاج اور (اس کی بارگاہ کا) سب سے بڑا فقیر بندہ محمد
بن محمود جو نسلی اعتبار سے عرب ہے اور جائے پیدائش کے حوالے سے خوارزمی ہے وہ عرض کرتا ہے:

——***

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا بِطَوْلِهِ مِنْ أَصْفَى شَرَائِعَ - وَكَسَانَا بِفَضْلِهِ مِنْ أَصْفَى الْمَدَارِجِ الرَّوَائِعِ -
وَأَطْلَعَ وَهُوَ مُطْلِعُ دَرَارِي شَرَائِفِهَا مِنْ أَشْرَفِ الْمَطَالِعِ - سَيِّدِ الْأَصْفِيَاءِ - وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ -
وَشَفِيعِ الْأُمَمِ يَوْمَ الْجَزَاءِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَنْجَمِ الظُّلُمَاءِ - وَسَيُوفِ الْأَوْلِيَاءِ
- وَحُتُوفِ الْأَعْدَاءِ -

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں اپنے کرم سے پاکیزہ ترین شریعت کے ذریعے سیراب کیا اور اس
نے اپنے فضل کے ذریعے ہمیں صاف اور عمدہ ترین لباس پہنایا وہی تمام معزز، چمکدار چیزوں کو طلوع (ظاہر) کرنے والا ہے اُس
نے سب سے زیادہ معزز مطلع سے طلوع (یعنی ظاہر کیا، انہیں جو) اصفیاء کے سردار ہیں، انبیاء (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کرنے
والے ہیں، یوم جزاء (یعنی قیامت کے دن، تمام) امتوں کی شفاعت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر اُن کی آل پر اور اُن کے
اصحاب پر درود نازل کرے جو تاریکیوں کے لیے ستارے ہیں، اولیاء کی تلواریں ہیں، اور دشمنوں کے لیے موت ہیں۔

——***

(حمد و صلوٰۃ کے) بعد! بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے اور
آپ ﷺ کی امت میں علماء مجتہدین اور متبحر فقہاء پیدا کیے ہیں جن کا وصف بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
ہے:

فَقَهَاءُ كَانَهُمْ مِنَ الْفَقْهِ أَنْبِيَاءُ

”فقہاء (دین کی) سمجھ بوجھ کے حوالے سے انبیاء کی طرح ہیں“

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

”بیشک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں“

اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو یہ شرف عطا کیا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مقام پر ان کی تعریف بیان کی ہے اور ان حضرات کو اپنے

نبی کی زبانی ان انبیاء کی مانند قرار دیا ہے جو اہل تورات و انجیل والے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عُلَمَاءُ أُمِّي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں“

امام اعظم کی تعریف

ان (علماء اور فقہاء) میں سے اجتہاد کے حوالے سے سبقت لے جانے والے اعتقاد کے حوالے سے پاکیزہ ترین رہنمائی کے حوالے سے سب سے زیادہ واضح (رہنمائی کرنے والے) راستے اور میانہ روی کے حوالے سے سب سے زیادہ مضبوط اماموں کے امام اس امت کے چراغ ”ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کو فی“ ہیں جنہوں نے شریعت کے چہرے سے پوشیدگی کے نقاب کو ہٹایا اور فقہ کی پیشانی سے تاریکیوں کے بادل کو دور کیا (مخالف کو بحث میں) سہکت کرنے کے حوالے سے وہ اپنے زمانہ کے علماء کے تمام حلقوں پر فوقیت حاصل کر گئے اور جس مقام پر پاؤں پھسل جایا کرتے ہیں وہاں انہوں نے اپنے قدم مضبوطی سے جما کر رکھے احکام شریعت کی مضبوطی کے لیے انہوں نے اپنی پوری کوششیں صرف کیں تو ان کے بعد آنے والے افراد نے نعمان (کے علوم و معارف) کے سمندر میں غوطے لگائے اور اس میں سے ان کے فوائد کے جواہرات کو نکالا اور ان کے یکتا موتیوں میں سے پاکیزہ ترین کے ذریعے وہ سیراب ہوئے اور ان کے دسترخوان کی دقیق اور اشتہا انگیز غذاؤں کو انہوں نے حاصل کیا تو جس نے ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا یا ان سے عظمت (یا ہڈی) مانگی تو اس نے حلال چیز کو حاصل کیا اور لوگ فقہ میں ان کے زیر کفالت ہیں۔

امام شافعی کے کلمات

جیسا کہ امام معظم صدر مٹھم (امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس) شافعی مطلبی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے چچا کی اولاد سے تعلق رکھتے

ہیں انہوں نے یہ فرمایا ہے:

النَّاسُ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ

”لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں“

اسی مفہوم کو مشرق و مغرب کے سب سے بڑے خطیب ابو مؤید مکی خوارزمی نے شعر کی شکل میں موزوں کیا ہے جیسا کہ صدر کبیر

شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق مکی نے خوارزم میں مجھے یہ شعر سنایا انہوں نے بتایا: میرے دادا صدر علامہ مشرق و مغرب کے

سے بڑے خطیب صدر الائمہ ابو مؤید موفی بن احمد کی خوارزمی نے مجھے اپنے کچھ اشعار سنائے جن میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کی تعریف بیان کی تھی: (ان میں سے ایک شعر یہ ہے:)

حَسَنَةُ هَذِهِ الدُّنْيَا جَمِيعًا ... بَلَا رَيْبٍ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ

”اس دنیا کے تمام ائمہ بلاشبہ امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں“

مسک حنفی کا پھیلاؤ

اللہ تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو وہاں تک پہنچایا جہاں تک صبح کی روشنی جاتی ہے اور جہاں تک ہوا پہنچتی ہے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے وہاں سے لے کر جہاں غروب ہوتا ہے وہاں تک (امام صاحب کے پیروکار موجود) ہیں، مشرق سے ہندوستان، روم کی اکثریت جبکہ اہل عراق و شام میں سے ایک گروہ اُن کے مذہب، طریقے اور ان سے محبت (رکھنے کے لئے) گامزن ہے، خواہ بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے اُن کے مقدم ہونے کا انکار کرنے والے حاسد اور منکر کو یہ بات کتنی ہی بری ہے۔

——***

بیہ تالیف

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے شام میں بعض ایسے افراد کو سنا جو امام صاحب کی عظمت سے واقف نہیں تھے وہ امام صاحب کی تنقیص کرتے ہوئے انہیں کمتر قرار دیتے ہوئے دوسروں کو اُن سے بڑا قرار دیتے تھے وہ انہیں حقیر سمجھتے تھے اور اُن کی نسبت قلت حدیث کی طرف کرتے تھے اور وہ (اپنے موقف کی تائید میں) اس بات سے استدلال کرتے تھے کہ امام شافعی کی ”مسند“ مشہور ہے جس کو ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے جمع کیا ہے اسی طرح امام مالک کی ”موطا“ ہے امام احمد بن حنبل کی ”مسند“ ہے اور وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ امام ابو حنیفہ (سے منقول روایات کی) کوئی ”مسند“ نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ نے صرف چند روایت ہی نقل کی ہیں تو دینی ربانی حیات اور حنفی نعمانی عصیت مجھے لاحق ہوئی اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ان 15 مسانید کو جمع کروں جو علم حدیث کے ماہرین نے جمع کی ہیں (جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:)

مسانید کا اجمالی تعارف

●●● پہلی مسند: امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری المعروف بہ ”عبد اللہ الاستاذ“ نے اسے جمع کیا ہے۔

●●● دوسری مسند: امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل نے اس کو جمع کیا ہے۔

●●● تیسری مسند: امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے اس کو جمع کیا ہے۔

●●● چوتھی مسند: امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے اس کو جمع کیا ہے۔

- ❖❖ 5 ویں مسند: شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❖❖ 6 ویں مسند: امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❖❖ 7 ویں مسند: امام حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے۔
- ❖❖ 8 ویں مسند: امام حافظ عمر بن حسن اشنانی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❖❖ 9 ویں مسند: حافظ امام ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❖❖ 10 ویں مسند: امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسر و پلخی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❖❖ 11 ویں مسند: امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری نے اس کو جمع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ ابی یوسف“ بھی کہتے ہیں۔
- ❖❖ 12 ویں مسند: امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو جمع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ امام محمد“ بھی کہتے ہیں۔
- ❖❖ 13 ویں مسند: امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے ”حماد“ نے اس کو جمع کیا ہے اور اپنے والد سے اس کو روایت کیا ہے۔
- ❖❖ 14 ویں مسند: امام محمد بن حسن نے اس کو بھی جمع کیا ہے اس میں زیادہ تر روایات تابعین کے بارے میں ہیں اس کو انہوں نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کا نام ”الآثار“ رکھا ہے۔
- ❖❖ 15 ویں مسند: امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابو العوام سغدی نے اس کو جمع کیا ہے۔

——***

طرز تالیف و ترتیب

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی کہ میں ان مسانید کو ممکنہ حد تک فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق جمع کروں اور انہیں اختصار کے ساتھ مرتب کروں جس میں مکرر روایات کو حذف کر دیا جائے اور اسناد کے تکرار کو ترک کر دیا جائے البتہ اگر کوئی ایک حدیث مختلف ابواب کے احکام سے تعلق رکھتی ہو یا اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہو تو اس کو ذکر کر دیا ہے تاکہ اس کی دلیل کے ذریعے کوشش کرنے والے عالم کو غلبہ حاصل ہو اور جاہل معاند کے شبہ کو دور کیا جاسکے۔

یہاں عبد اللہ بن مبارک کا قول اس کے لئے صحیح صادق آئے کہ جب انہوں نے ایک شخص کو امام ابو حنیفہ کے بارے میں طعن کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے یہ دو اشعار موزوں کر کے سنائے:

حَسَدُوا الْفَتَى إِذْ لَمْ يَنَالُوا سَعْيَهُ ... فَالْقَوْمُ أَعْدَاءُ لَهُ وَخَصُومُ

كَضَرَّائِرَ حَسَنَاءَ قُلْنَ لَوْ جَهَّهَا ... حَسَدًا وَبُغْضًا إِنَّهُ لَذَمِيمٌ

”جب لوگ ان کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکے تو انہوں نے حسد شروع کر دیا اور ان کے دشمن اور مخالف ہو گئے جیسے کسی خوبصورت خاتون کی سونکین حسد اور بغض کی وجہ سے اس کے چہرے کے بارے میں کہتی ہیں کہ یہ بد صورت ہے۔“

خلیفہ مامون الرشید کا خراج تحسین

قاضی ابو عبد اللہ صیری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات تحریر کی ہے: خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں ایک کتاب تحریر کی گئی اور جس کو پیش کی گئی تو کچھ لوگوں نے کہا: امام ابو حنیفہ کے فلاں فلاں شاگرد جو آپ کی بارگاہ میں مقرب سمجھے جاتے ہیں وہ ان حیات سے واقف نہیں ہیں۔ (اس کے بعد راوی نے طویل واقعہ تحریر کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ تحریر کرتے ہیں:) تو شیخ حسین بن ابان نے ایک کتاب تحریر کی جس کا نام ”الحجۃ الصغیرہ“ تھا اس میں انہوں نے روایات کے مختلف طرق بیان کیے اور یہ بیان بیان کیا کہ کون سی روایت کو قبول کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کو قبول نہ کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کی تاویل لازم ہے اور جب یہ تعداد روایات سامنے آجائیں تو کس پر عمل لازم ہوگا؟ اس کتاب میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کے دلائل بھی تحریر کئے جب مامون نے اس کتاب کو پڑھا تو اس نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں دعائیہ کلمات کہے اور پھر مثال کے طور پر عبد اللہ بن مبارک کے یہ دو شعر پڑھے: ”حَسَدُوا الْفَتَى“

مناقب تحریر کرنے والے اکثر مصنفین نے اپنی سند کے ساتھ مکرم بن احمد کے حوالے سے علی بن حسین کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: محدثین کے ائمہ کے امام جن کے ہاتھ میں جرح و تعدیل کی لگا میں ہیں یعنی یحییٰ بن معین اگر کوئی شخص ان کے سامنے امام ابو حنیفہ پر طعن کا ذکر کرتا تو وہ بھی مثال کے طور پر عبد اللہ بن مبارک کے یہی دو اشعار پڑھا کرتے تھے۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مویذ بن موفق کی خوارزمی بیان کرتے ہیں: میرے دادا صدر علامہ مشرق و مغرب کے سب سے بڑے خطیب ابوالمؤید موفق بن احمد کی خوارزمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا یہ شعر سنایا:

أَيَا جَبَلِيْ نُعْمَانَ أَنْ حَصَاكُمْ مَا
لَتُحْصِي وَلَا تُحْصِي فَضَائِلُ نُعْمَانَ
جَلَّالِ كُتُبِ الْفِقْهِ طَالَعَتْ جَذِبَهَا
ذَقَائِقُ نُعْمَانَ شَقَائِقُ نُعْمَانَ

”اے نعمان نام کے دو پہاڑو! تمہاری کنکریوں کا شمار کیا جاسکتا ہے لیکن نعمان (یعنی امام ابو حنیفہ) کے فضائل شمار نہیں کیے جاسکتے ہیں (اے سامع!) تم فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرو تمہیں ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی بیان کی ہوئی (دقیق اور تحقیقی باتیں ملیں گی)۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے اپنی نعمت کو پھیلایا ہے اور جس کی رحمت اس کے حسب پر سبقت لے گئی ہے (اس سے یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ ہم گناہگار لوگوں پر اپنے کرم کی بارش کر دے اور اس کے ذریعے ہماری سیاہیوں کو دھو دے اور اس کے ذریعے ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے بیشک وہ جواد کریم احسان کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

چالیس ابواب پر تقسیم کی وجہ

میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ان مسانید کے ”اختصار“ کو چالیس ابواب میں مرتب کروں گا اس حوالے سے میری نیت صرف ثواب کا حصول ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی چالیس احادیث نقل کر کے امت تک پہنچاتا ہے اس کی

فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابودرداء، حضرت انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے، ان تمام روایات کے الفاظ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، البتہ ان کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب قریب ہے۔ ان حضرات نے نبی اکرم کے حوالے سے یہ حدیث اس شخص کے بارے میں نقل کی ہے جو چالیس احادیث روایت کرتا ہے یا امت کے لئے چالیس احادیث محفوظ کر لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی پہلی سند

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو اس کی سند درج ذیل ہے:

❖❖ سلطان الطریقہ برہان الحقیقہ نجم الدین ابوالجناہ احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خیوی خوارزمی

ان کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اُس وقت اس کو سن رہا تھا یہ جرجانیہ خوارزم کی بات ہے اللہ تعالیٰ اس شہر کو دوبارہ آباد کرے اور اس کی تعمیر نو کرنے والے کو اس کا امیر بنائے یہ وہاں مدرسہ نظامیہ میں 615 ہجری کی بات ہے

❖❖ شیخ عادل ثقہ معمر صالح بن شجاع بن محمد مدلیجی ان سے ”مصر“ میں (اس روایت کا سماع کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اُس (مصر) کی حفاظت کرے۔

❖❖ شیخ معمر ابونصر الاغر بن ابوالفہاکل بن ابونصر بن علیق ان کے سامنے مدینہ السلام میں جامع المنصور میں یہ روایت پڑھی جا رہی تھی اور میں اس کا سماع کر رہا تھا ان تینوں حضرات نے یہ روایت:

❖❖ امام حافظ شیخ الاسلام ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (سے روایت کی ہے)

(پہلے بزرگ یعنی شیخ نجم الدین نے ”سماع“ کے طور پر اور بقیہ دو حضرات نے ”اذن“ کے طور پر اس کو روایت کیا ہے۔)

❖❖ ابوعبداللہ قاسم بن فضل بن محمود ثقفی یہ اصفہان کے رئیس ہیں یہ روایت 488 ہجری میں (ابوطاہر سلفی نے ان سے) روایت کی تھی (شیخ قاسم بن فضل کا) انتقال 489 ہجری میں ہو گیا تھا ان کی پیدائش 398 ہجری میں ہوئی تھی۔

(اس کے بعد کی سند درج ذیل ہے:)

❖❖ شیخ ابواحمد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کرخی۔۔ شیخ ابوبکر محمد بن حسین آجری۔۔ ابوعبداللہ بن محمد بن مخلد عطار۔۔ ابومحمد جعفر بن محمد خندقی۔۔ محمد بن ابراہیم سائح۔۔ عبدالحجید بن عبدالعزیز بن ابورؤاد۔۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔۔ عطاء بن ابی رباح۔۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ *

”جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقہاء کے گروہ میں اٹھائے گا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی دوسری سند

❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین اور مشائخ نے بھی مجھے اس روایت کے بارے میں بتایا ہے:

(i) شیخ ابوالدیریا قوت بن عبداللہ جوہری (میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) شیخ ثقہ عادل محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالفضل سلمی

(iii) شیخ معمر حسن بن محمد بن محمد (انہوں نے مصر میں یہ روایت سنائی تھی)

❖❖ امام تاج الدین ابوالقاسم منصور بن عبدالمعتم بن عبداللہ بن محمد بن صاعد فزاری (شاذ باخ، نیشاپور میں ان کے سامنے

یہ روایت پڑھی گئی تھی وہ بیان کرتے ہیں:)

❖❖ شیخ ابو محمد بن صاعد فزاری کے دادا نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے:

❖❖ شیخ زکی ابو حسن عبدالقاہر بن محمد فارسی نے تحریری طور پر یہ روایت نقل کی:

❖❖ شیخ ابو حمزہ محمد بن احمد بن حمدان جیزی نے ہمیں بتایا -- حسن بن سفیان -- علی بن حجر -- اسحاق بن نجح -- ابن جریج

-- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

”جو شخص میری امت کے لیے سنت (یعنی شرعی احکام) سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا، قیامت کے دن میں اُس کا

شفیع ہوؤں گا“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

❖❖ شیخ شیوخ الطریقہ امام ائمۃ الحقیقہ نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیونی

(نے مجھے اس کے بارے میں بتایا، میں نے 616 ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

❖❖ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (انہوں نے اسکندریہ میں اس کو روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں:)

❖❖ قاضی ابونصر محمد بن علی بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان، یہ موصل کے حکمران ہیں، یہ ہمارے پاس

بغداد آئے تھے تو میں ان کے سامنے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت پڑھی:

❖❖ شیخ امام ابوالفتح احمد بن عبداللہ بن احمد بن ودعان -- ابوسعید آملی -- قاضی ابومحمد عبداللہ بن احمد -- انہوں نے اپنے

والد سے -- ابوعلی حسن بن صباح بزار -- سفیان بن عیینہ -- عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ نَقَلَ عَنِّي إِلَى مَنْ لَمْ يَلْحَقْنِي مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي جُمْلَةِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

”میری امت کا جو شخص مجھ تک نہیں پہنچ پایا، جو شخص میری چالیس احادیث اُس تک پہنچا دے تو اُس (پہنچانے والے) کا نام علماء کے گروہ میں نوٹ کیا جائے گا اور اُس کو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو مذکورہ شیخ نے شیخ ابوالفتح احمد بن عبد اللہ بن احمد بن ودعان تک اپنی مذکورہ بالاسند کے ساتھ یہ روایت مجھے بیان کی ہے (اس سے آگے کی سند درج ذیل ہے:)

ابوالعباس احمد بن حسن مؤدب -- علی بن شعیب بزار -- اسماعیل بن ابراہیم اسدی -- عباد بن اسحاق -- عبد الرحمن بن معاویہ -- حارث مولیٰ ابن سباع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ سُنَّتِي أَدْخَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي شَفَاعَتِي **

”جو شخص میری امت کے لیے میری سنت (یعنی شرعی احکام) سے تعلق رکھنے والی چالیس احادیث حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اس کو اپنی شفاعت میں داخل کروں گا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

@@@ تین مشائخ نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی ہے:

(i) نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ خوارزمی خیونی (جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے یہ روایت پڑھی جارہی تھی اور میں اس کا سماع کر رہا تھا)

(ii) شیخ، معمر نیک، صالح بن محمد الحی (ان سے مصر میں یہ روایت سنی ہے)

(iii) شیخ، معمر ابونصر الاغر بن ابوالفضائل فضائل ابن ابونصر بن علیق (ان حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت

نقل کی ہے:)

* اورده المتقى الهندي في "الكنز" (29191) - وابن الجوزي في "العلل المتناهية" - 124/1 (177)

** اورده العجلوني في "كشف الخفاء" 322/2 (2465) - وابن الجوزي في "العلل المتناهية" 121/1 (166) - والمتقى

الهندي في "الكنز" (29184) -

ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی -- ابو مظفر سعد بن حسن بصاص -- ابو بہل احمد بن احمد صیرفی -- عبد اللہ بن احمد بن عبد الوہاب -- محمد بن عمر بن حفص -- عبد اللہ بن الہیثم -- بہل بن جعفر -- اسحاق بن نجیح -- ابن حریج -- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَى عَنِّي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا حُسْرَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

”جو شخص میرے حوالے سے چالیس احادیث روایت کرے، قیامت کے دن اُس کو علماء کے گروہ میں اٹھایا جائے گا“

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو تین مشائخ نے مجھے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کے بارے میں بتایا ہے: شیخ ابوطاہر سلفی -- ابو سعد ہبہ اللہ بن علی بن فضل شیرازی -- ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان -- ابو بکر محمد بن ابراہیم شافعی -- عبد اللہ بن ابوالدینیا -- فضل بن غانم -- عبد الملک بن ہارون -- اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا**

”جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو فقیہ کے طور پر زندہ کرے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوؤں گا۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو میں یہ کہتا ہوں: ویسے تو فیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے، وہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

——***

ابواب کا اجمالی تعارف

(ہم نے اپنی اس کتاب کو درج ذیل چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے:)

(پہلا باب) امام صاحب کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ (جن کی انفرادیت پر) اجماع ہے

*اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" 270/2 (1726) - وابن الجوزي في "العلل المتناهية" (122/1) 170 - والحافظ في لسان الميزان (232/6)

**اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" 270/2 (1726) - وابن الجوزي في "العلل المتناهية" 120/1 - وابن حبان في المجروحين 132/2 (731)

- (دوسرا باب) ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ
 (تیسرا باب) ایمان سے متعلق وہ روایات جنہیں عام طور پر فقہ میں ذکر نہیں کیا جاتا ہے
 (چوتھا باب) طہارت کے بارے میں روایات
 (5واں باب) نماز کے بارے میں روایات
 (6واں باب) زکوٰۃ کے بارے میں روایات
 (7واں باب) روزے کے بارے میں روایات
 (8واں باب) حج کے بارے میں روایات
 (9واں باب) خرید و فروخت کے بارے میں روایات
 (10واں باب) بیع صرف کے بارے میں روایات
 (11واں باب) رہن کے بارے میں روایات
 (12واں باب) حجر (تصرف سے روکنے) کے بارے میں روایات
 (13واں باب) اجارہ کے بارے میں روایات
 (14واں باب) شفعہ کے بارے میں روایات
 (15واں باب) مضاربہ اور شراکت داری کے بارے میں روایات
 (16واں باب) کفالت کے بارے میں روایات
 (17واں باب) صلح کے بارے میں روایات
 (18واں باب) ہبہ کے بارے میں روایات
 (19واں باب) غصب کے بارے میں روایات
 (20واں باب) قرض و دیعت اور عاریت کے بارے میں روایات
 (21واں باب) ماذون (غلام) کے بارے میں روایات
 (22واں باب) مزارعت اور مساقات کے بارے میں روایات
 (23واں باب) نکاح کے بارے میں روایات
 (24واں باب) طلاق کے بارے میں روایات
 (25واں باب) نفقات (خرچ فراہم کرنے) کے بارے میں روایات
 (26واں باب) عتاق (غلام آزاد کرنے) کے بارے میں روایات
 (27واں باب) مکاتب (غلام) کے بارے میں روایات

- 28) (غلام کی) ولاء کے بارے میں روایات
 29) (جنایات کے بارے میں روایات
 30) (حدود کے بارے میں روایات
 31) (چوری کے بارے میں روایات
 32) (قربانی، شکار اور ذبیحہ کے بارے میں روایات
 33) (قسموں کے بارے میں روایات
 34) (دعویٰ کے بارے میں روایات
 35) (گواہیوں کے بارے میں روایات
 36) (قاضی کے آداب کے بارے میں روایات
 37) (سیر (قانون بین الاقوام) کے بارے میں روایات
 38) (ممنوع اور مباح کے بارے میں روایات
 39) (وصیت اور وراثت کے بارے میں روایات
 40) (ان مسانید میں مذکور مشائخ (یعنی راویان حدیث) کی معرفت

——***

40 ویں باب کی مزید وضاحت

❦❦❦ یہ باب حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے ہوگا اور اس باب میں کچھ فصول ہیں:

(فصل) اُن اصحاب رسول کی معرفت جن کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے

(فصل) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے امام اعظم رحمہ اللہ کے مشائخ کا تذکرہ جن کی تعداد

300 کے لگ بھگ ہے

(فصل) امام اعظم رحمہ اللہ کے اُن شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے اس کتاب میں امام صاحب سے روایات نقل کی

یہ 500 (کے لگ بھگ) یا اس سے بھی زیادہ ہیں اس میں اُن حضرات کا بھی ذکر آجائے گا جن سے امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی

”مسند“ میں روایات نقل کی ہیں (امام شافعی رحمہ اللہ کی) وہ ”مسند“ جس کو ابو عباس محمد بن یعقوب اصم رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے اس

”مسند“ میں اُن کے تمام مشائخ جن میں امام ابو حنیفہ کے اصحاب سمیت دیگر مشائخ بھی شامل ہیں ان کی تعداد 302 ہے اور

اس (فصل میں) یہ بھی ذکر ہوگا کہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے کن حضرات سے امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم یا اُن

کے مشائخ نے روایات نقل کی ہیں؟

پہلا باب

امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ

(جن کی انفرادیت پر اتفاق ہے)

ان کے مناقب اور فضائل کنکریوں کی طرح ہیں جنہیں نہ تو گنا جاسکتا ہے اور نہ ہی شمار کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا مکمل احاطہ کیا جاسکتا ہے لیکن ان کے فضائل میں سے کچھ ایسے مخصوص فضائل بھی ہیں جو ان کی انفرادی خصوصیت ہیں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ان کے بعد آنے والوں میں سے کوئی بھی ان فضائل میں ان کا شریک نہیں ہے اور ان فضائل کو شمار بھی کیا جاسکتا ہے تو ان فضائل کو دس انواع (یعنی اقسام) میں جمع کیا گیا ہے۔

دس انواع کا اجمالی تعارف

(پہلی نوع) جو ان روایات کے بارے میں ہے جن میں ان کی تعریف ہوئی ہے اور ایسی تعریف بعد میں کسی کی نہیں ہوئی۔
(دوسری نوع) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اور اس صدی میں پیدا ہوئے جس کے بارے میں (بھلائی موجود ہونے) کی گواہی نبی اکرم ﷺ نے دی ہے بعد کے کسی زمانے کے بارے میں (یہ خوشخبری نہیں ہے)۔
(تیسری نوع) امام صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چوتھی نوع) آپ کا ظہور تابعین کے زمانے میں ہوا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)
(پانچویں نوع) تابعین اور علمائے مسلمین میں سے اکابر اہل علم نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چھٹی نوع) آپ نے چار ہزار تابعین اور ان کے علاوہ دیگر حضرات کی شاگردی اختیار کی اور ان سے استفادہ کیا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(ساتویں نوع) آپ کے شاگردوں میں ایسے جلیل القدر فقہاء شامل ہوئے جو بعد میں کسی اور امام کے حصے میں نہیں آئے۔
(آٹھویں نوع) آپ نے احکام کے استنباط اجتہاد کے قواعد کی بنیاد سازی اور فروعی مسائل کی وضاحت کا آغاز کیا اور یہ چیز آپ کے بعد والے ائمہ میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

(نویں نوع) آپ خلفاء سے عطیات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے اپنی حلال ذاتی آمدن کو فقہاء کی جماعت پر خرچ کیا

حجۃ الوداع کے حوض میں نہیں آئی۔

»سویں نوع) آپ کی وفات اور شہادت کی بنیادی وجہ یہ بنی کہ آپ نے دنیا اور اس کے مرتبہ و مقام سے اجتناب کیا اور یہ حوض الوداع میں سے کسی کے حوض میں نہیں آئی۔

حجۃ الوداع

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد کی نے ”خوارزم“ میں۔۔۔ اپنے دادا صدر علامہ ابو مؤید موفق بن موفق۔۔۔ شیخ زاہد محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی۔۔۔ ابو جعفر عمر بن احمد کراچیسی۔۔۔ امام ابو الفضل محمد بن حسن ناہی۔۔۔ ابو محمد حسن بن محمد۔۔۔ ابو یوسف عبد الحمید بن محمد طوفانی۔۔۔ اُن کے والد۔۔۔ ابو القاسم یونس بن طاہر بصری۔۔۔ ابو یوسف احمد بن محمد واعظ سے ”رباط“ میں۔۔۔ ابراہیم بن ادہم۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن نصیر وراق۔۔۔ ابو عبد اللہ مامون بن احمد بن خالد۔۔۔ ابو علی بن احمد بن علی حنفی۔۔۔ فضل بن عیسیٰ۔۔۔ محمد بن عمرو۔۔۔ ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابو حنیفہ ہوگا قیامت کے دن وہ میری امت کا چراغ ہوگا“

اس روایت کے بارے میں پانچ مشائخ نے عالی سند کے ساتھ مجھے خبر دی ہے:

شیخ معمر احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔۔ شیخ معمر ابو الفضل اسماعیل بن احمد بن حسین عراقی ان دونوں حضرات نے ”دمشق“ میں۔۔۔ شیخ معمر ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر۔۔۔ شیخ فقیہ شرف الدین عبد الرحمن بن عبد الرحیم بن عبد الرحمن ان دونوں حضرات نے ”حلب“ میں۔۔۔ شیخ معمر عیسیٰ بن سلامہ بن سالم خیاط حرانی نے ”حران“ میں۔۔۔ (ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے):

ابوالفتح محمد بن عبد الباقی بن احمد المعروف بـ ”ابن البطلی“۔۔۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔۔۔ قاضی ابو العلاء محمد بن علی۔۔۔ شیخ اور ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی قصری۔۔۔ ابو زید حسین بن حسن بن علی بن عامر کندی۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن سعید مروزی۔۔۔ سیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر۔۔۔ بشر بن یحییٰ۔۔۔ فضل بن موسیٰ سینانی۔۔۔ محمد بن عمر جو ابن علقمہ بن وقاص لیشی ہیں۔۔۔ ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ فِي أُمَّتِي رَجُلًا (وَفِي حَدِيثِ الْقَصْرِ) يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ اسْمُهُ النُّعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ

هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي

”میری امت کا ایک شخص (یہاں قصری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:) میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام

نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہے وہ میری امت کا چراغ

ہے

ابوالعلاء واسطی بیان کرتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ صمیری نے مجھ سے یہ روایت نوٹ کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر وبلخی نے اپنی ”مسند“ میں -- ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون -- ابوالعلاء واسطی اور ابوعبداللہ قصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی تصنیف ”تاریخ بغداد“ میں -- ابوالعلاء واسطی اور ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری نے -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- ابوالعلاء (واسطی) اور ابوعبداللہ (قصری) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسین بن یوسف ب نے ”دشوق“ میں

(ii) شرف الدین ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالحسن انصاری نے شام کے علاقے ”حماء“ میں

(iii) عزالدین عبدالرزاق ابن رزق اللہ (ان حضرات نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی ہے:)

ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابومنصور عبدالرحمن بن محمد قزاز -- احمد بن علی -- ابو حسن احمد بن عمر بن روح نہروانی --

ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ قطعی -- ابواحمد محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم -- محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی -- سلیمان بن قیس --

ابومعلات مہاجر -- ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيَكْنَى أَبَا حَنِيفَةَ لَيَحْيِيَنَّ دِينَ اللَّهِ وَسُنَّتِي عَلَى

يَدَيْهِ

”عمقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا جس کا نام نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

کے دین اور میری سنت کا احیاء ہوگا۔“

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر وبلخی نے -- ابو حسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا

کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ابو حسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے -- احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے اپنی

سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

یہ سب روایات حافظانِ حدیث کی ایک جماعت نے بھی نقل کی ہیں جن کا (تمام) طرق کا ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔
 قطب نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: احمد بن روح صدوق تھے ادبیات میں دسترس رکھتے تھے (علمی) مذاکرہ
 کرتے تھے (تحقیقی) محاضرہ میں بہترین تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق ابن احمد کی خوارزمی نے -- اپنے دادا صدر
 بن مؤید موفق بن احمد کی -- عبد الحمید بن احمد براقیسی -- امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی -- ابو حفص عمر بن احمد کراہیسی --
 محمد بن حسن ناہی -- صوفی ابو محمد حسن بن محمد -- ابوہل عبد الحمید بن محمد طوافی -- اُن کے والد -- ابو القاسم یونس بن
 نظری -- ابو نصر احمد بن حسین ادیب -- ابو سعید احمد بن محمد بن بشر -- محمد بن یزید -- سعید بن بشر -- حماد -- ایک شخص -- نافع
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَخْرُ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُعْرِفُ بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي اللَّهَ سُنَّتِي عَلَى يَدَيْهِ

میرے بعد ایک شخص ظاہر ہوگا جو ابو حنیفہ کے نام سے پہچانا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کا احیاء کر
 ے گا۔

یونس بن طاہر نظری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ -- ابو علی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی --
 حسن بن اسماعیل بن حسن بن قطبہ -- محمد بن سعید قاضی -- حجاج بن بسطام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبید اللہ بن حسن بن عبد
 بن مغفل بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ رَجُلٌ مِنْ كُوفَانٍ مِنْ بَلَدِنَكُمْ هَذِهِ أَوْ مِنْ كُوفَتِكُمْ هَذِهِ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ قَدْ مَلِئَ قَلْبُهُ
 عِلْمًا وَحِكْمًا وَسَيَهْلِكُ بِهِ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبِ عَلَيْهِمُ التَّنَابُزُ يُقَالُ لَهُمُ الْبَنَانِيَّةُ كَمَا هَلَكَتْ
 الرَّافِضَةُ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

”کیا میں تمہیں تمہارے اس شہر کوفہ کے ایک شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی اس کا دل علم اور
 حکمت سے بھرا ہوا ہوگا اس کے حوالے سے آخری زمانے میں ایک قوم جن پر بُرے القاب دینے کا غلبہ ہوگا ان کا
 نام ”بنانیہ“ ہوگا وہ اسی طرح ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جس طرح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حوالے
 سے ”رافض“ ہلاکت کا شکار ہوئے۔“

یونس بن طاہر نظری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور -- اپنے والد -- محمد بن علی -- یوسف بن محمد -- محمد بن عبد
 مروزى -- ابو قتادہ حرانی -- عبد اللہ بن واقد -- جعفر بن محمد -- جوہر بن سعید -- ضحاک کے حوالے سے نقل کرتے
 ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَطْلُعُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدْرٌ عَلَى جَمِيعِ خُرَاسَانَ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ

”نبی اکرم ﷺ (کا زمانہ اقدس گزرنے) کے بعد پورے خراسان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوگا، جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔“

حماد بن ابوسلیمان کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ -- ابوعلی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- حسن بن اسماعیل بن حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابو عبد الرحمن ہر باز بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُ حَمَادًا وَجَاءَهُ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَهُ حَمَادٌ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَنْتَ النُّعْمَانُ الَّذِي ذَكَرَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَقَى اللَّهُ زَمَانًا يَكُونُ فِيهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي أَحْكَامَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولُهُ وَتَجْرِي بَعْدَهُ أَبَدًا مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَلَا يَهْلِكُ مَنْ اتَّخَذَهَا وَعَمِلَ بِهَا فَإِنَّ أَنْتَ لَقَيْتَهُ فَقَرَأَهُ مِنِّي السَّلَامَ

”(ایک مرتبہ) میں حماد کے پاس موجود تھا ابوحنیفہ ان کے پاس آئے تو حماد نے ان سے کہا: اے ابوحنیفہ تم ہی وہ نعمان ہو جس کے بارے میں ابراہیم (نخعی) نے ہمارے سامنے ذکر کیا تھا اللہ تعالیٰ ایسے زمانے کو سیراب کرے جس میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کا احیاء کرے گا اور اس کے بعد وہ اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک اسلام باقی رہے گا جو شخص انہیں حاصل کرے گا اور ان پر عمل کرے گا وہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا (ابراہیم نخعی نے حماد سے کہا تھا: اگر تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے تو تم اسے میرا سلام کہنا۔“

کعب احبار کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ جرجانی -- ابوعلی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- حسن بن اسماعیل -- ابو عبد الرحمن مقرئ -- مسعودی -- محمد بن خالد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ إِنِّي لَا جَدُّ أَسَامِي الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ مَكْتُوبَةٌ بِصِفَاتِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ أَهْلَ زَمَانٍ زَمَانٍ وَإِنِّي لَا جَدُّ اسْمَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَاجِدُ لَهُ شَأْنًا عَظِيمًا فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ وَالْعِبَادَةِ وَالزَّهَادَةِ وَقَدْ سَادَ أَهْلَ زَمَانِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَشَبَّهُهُمْ وَهُوَ بَدَرُهُمْ يَعْشُ مَغْبُوطًا وَيَمُوتُ مَغْبُوطًا

”کعب احبار فرماتے ہیں: میں نے (اپنی مقدس کتاب میں) علماء اور اہل علم کے نام ان کی صفات اور نسب کے حوالے سے پائے ہیں جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور میں نے ان میں ایک شخص کا نام پایا ہے جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی میں نے علم فقہ و انائی عبادت زہد کے حوالے سے اس کی عظیم شان

پہلے وہ اپنے زمانے کے اہل علم کا سردار ہوگا اور وہ ان کا چودہویں کا چاند ہوگا وہ قابل رشک زندگی بسر کرے گا اور اس کا انتقال بھی قابل رشک ہوگا۔

یہ سب طابہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور۔۔۔ اپنے والد۔۔۔ محمد بن عباد۔۔۔ محمد بن علی۔۔۔ محمد بن ناصر۔۔۔ محمد بن آدم مروزی۔۔۔ عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

هِيَ كُلِّ قَرْنٍ مِنْ أُمَّتِي سَابِقُونَ وَأَبُو حَنِيفَةَ سَابِقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

میری امت کی ہر صدی میں سبقت لے جانے والے لوگ ہوں گے اور ابو حنیفہ اس امت کا سبقت لے جانے والا ہے۔

یہ عظیم کا خواب اور اس کی تعبیر

اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے:

رَأَى أَبُو حَنِيفَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ نَبَشَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ عِظَامَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَهَالَهُ ذَلِكَ فَارْتَحَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَسَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ هَذِهِ الرُّؤْيَا وَقِيلَ نَفَذَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ لَسْتُ بِصَاحِبِ هَذِهِ الرُّؤْيَا صَاحِبُ هَذِهِ الرُّؤْيَا أَبُو حَنِيفَةَ فَحَضَرَ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ اكْشِفْ عَنْ ظَهْرِكَ وَيَسَارِكَ فَكَشَفَ فَرَأَى بَيْنَ كَتِفَيْهِ أَوْ عِضْدَ يَسَارِهِ خَالًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سِيرِينَ صَدَقْتَ أَنْتَ أَبُو حَنِيفَةَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَقِّهِ يَخْرُجُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى يَسَارِهِ خَالٌ يُحْيِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ سُنَّتِي

امام ابو حنیفہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہے ہیں اور آپ کی ہڈیاں جمع کر کے اپنے سینے کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ وہ اس سے پریشان ہو گئے وہ سفر کر کے بصرہ گئے اور وہاں محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر کے بارے میں دریافت کیا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے کسی اور شخص کو یہ خواب بیان کرنے کے لئے کہا تھا تو محمد بن سیرین نے اس شخص سے کہا: تمہیں یہ خواب نہیں آیا ہوگا یہ خواب ابو حنیفہ کو آ سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ بھی وہاں موجود تھے انہوں نے کہا: میں ابو حنیفہ ہوں۔ تو محمد بن سیرین نے کہا: تم اپنی پشت سے بائیں طرف سے کپڑا ہٹاؤ۔ امام ابو حنیفہ نے کپڑا ہٹایا تو محمد بن سیرین نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان یا بائیں بازو پر ایک تل دیکھا تو ابن سیرین نے ان سے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ تم ہی وہ ابو حنیفہ ہو جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”میری امت میں ایک شخص آئے گا جس کا نام ابو حنیفہ ہوگا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بائیں کندھے پر ایک تل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کو زندہ کرے گا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں مختصر روایت کے طور پر۔۔ ابراہیم بن اسحاق۔۔ اسماعیل بن بہرام۔۔ اسباط بن محمد بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَنْبَشُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ الرَّائِي لِهَذَا عَالِمٌ يَفْحَصُ عَنْ عِلْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھود رہا ہوں (تو اس خواب کے بارے میں) ابن سیرین نے یہ کہا: یہ خواب دیکھنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سے منقول دین کے) علم کی تحقیق کرے گا۔“

امام جعفر صادق کی پیش گوئی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) واعظین کے سردار اسماعیل بن محمد جی نے ”خوارزم“ میں اجازت کے طور پر مجھے یہ روایت سنائی:

صدر علامہ صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی۔۔ امام ابو الحسن حسن بن علی۔۔ ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل الزاہد الصفار۔۔ ابو علی حسین بن علی الصفار۔۔ ابونصر محمد بن مسلم۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر۔۔ استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔۔ ابو بکر مکی تک اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ جَعْفَرٌ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ وَأَنْتَ تُحَيِّ سُنَّةَ جَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا انْدَرَسَتْ وَتَكُونُ مَفْرَعًا لِكُلِّ مَلْهُوفٍ وَغَيَاثًا لِكُلِّ مَهْمُومٍ بِكَ يَسْأَلُكَ الْمُتَحَيِّرُونَ إِذَا وَقَفُوا وَتُهْدِيهِمْ إِلَى الْوَاضِحِ مِنَ الطَّرِيقِ إِذَا تَحَيَّرُوا فَلَكَ مِنَ اللَّهِ الْعَوْنُ وَالتَّوْفِيقُ حَتَّى يَسْأَلَكَ بِكَ الرَّبَّانِيُّونَ الطَّرِيقَ

”امام ابو حنیفہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: میں گویا تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اس کے مٹ جانے کے بعد زندہ کرو گے تم (مذہبی حوالے سے) ہر پریشان حال شخص کی جائے پناہ اور ہر غمگین شخص کے لیے سیرابی کے حصول کا ذریعہ ہو گے حیران (یعنی بھٹکے ہوئے لوگ) جب رک جائیں گے تو وہ تمہاری مدد سے آگے چلیں گے تم واضح راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے جب وہ حیران (یعنی بھٹکے ہوئے) ہوں گے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور توفیق حاصل ہوگی یہاں تک کہ ربانین (یعنی صوفیاء کرام) بھی تمہارے وسیلے سے راستے پر چلیں گے۔“

ابو الحسن حسن بن علی تک اسی (مذکورہ بالا) سند کے حوالے سے منقول ہے: محمد بن حسن فقیہ۔۔ ضحاک تک اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ الرَّائِيَّ حَسَنٌ يُغْنِي صَاحِبَهُ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِنَا رَائِي

حَنِيفٌ تَجَرُّى بِهِ الْأَحْكَامُ مَا بَقِيَ إِلَّا سَلَامٌ وَأَنَّهُ كَرَّأَيْنَا وَأَحْكَامِنَا يَقُومُ بِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيُكْنَى بِأَبَى حَنِيفَةَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَهْدًا فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ يَصْرِفُ الْأَحْكَامَ عَلَى وَجْهِهَا حَنِيفِي الدِّينِ وَالرَّأْيِ الْحَسَنِ

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رائے اچھی چیز ہے یہ صاحب رائے شخص کو بے نیاز کر دیتی ہے، عنقریب ہمارے بعد ایک بالکل ٹھیک رائے آئے گی اسلام کے باقی رہنے تک اس کے مطابق احکام جاری ہوں گے وہ ہماری رائے اور ہمارے حکم بیان کرنے کی مانند ہوگی اس رائے کو ایک شخص قائم کرے گا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی اس کا تعلق اہل کوفہ سے ہوگا اور وہ علم اور فقہ کا ماہر ہوگا وہ احکام کو ان کی اصل صورت کی طرف پھیر دے گا اس کا دین حنیف ہوگا اور رائے عمدہ ہوگی۔“

امام شافعی کا حصول تبرک

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: شیخ ثقہ تاج الدین ابو احمد بن ابو حسین عربی حنبلی۔۔۔) انہوں نے تین مشائخ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو علی عبد السلام بن ابو خطاب، ابو بکر عتاب بن حسن بن سعید بن البناء، ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابوالجعد۔۔۔ (ان حضرات نے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری۔۔۔ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔۔۔ ابو عبد اللہ صیمری۔۔۔ قاضی حسین بن علی بن محمد۔۔۔ محمد بن ابراہیم مقرئ۔۔۔ مکرم بن احمد۔۔۔ محمد بن اسحاق بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: علی بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اِنِّی لَا تَبْرُکُ بِأَبَى حَنِيفَةَ وَاجِئْتُ إِلَى قَبْرِهِ فَاسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى الْحَاجَّةَ عِنْدَهُ فَمَا تَبَعَّدَ عَنِّي حَتَّى تَنْقُضِي

”میں امام ابو حنیفہ کے وسیلے سے برکت کے حصول کا طلبگار ہوتا ہوں میں ان کی قبر پر جاتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔“

صدر الائمہ کے اشعار

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید کی نے خوارزم میں مجھے سنایا: میرے دادا صدر علامہ صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی نے اپنے یہ اشعار سنائے:

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ سِرَاجُ دِينِي	وَأُمِّي الْهُدَاةِ أَبُو حَنِيفَةَ
عَدَايَعِدَ الصَّحَابَةِ فِي الْفَتَاوَى	لَا حَمْدَ فِي شَرِيعَتِهِ خَلِيفَةَ
سَدَى دِيَارِ فَتْيَاهُ اجْتِهَادَ	وَلَحْمَتُهُ مِنَ الرَّحْمَنِ حَيْفَةَ

”اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے: میرے دین اور میری ہدایت یافتہ امت کا چراغ ابو حنیفہ ہے (شاعر کہتا ہے: شرعی

مسائل کے بارے میں فتویٰ دینے کے حوالے سے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد یہ (امام ابو حنیفہ ہی) احمد (مجتبیٰ رضی اللہ عنہ) کے خلیفہ ہیں، ان کی فتویٰ نویسی کے ریشم کا تانا، اجتہاد ہوتا ہے اور اس کا بانا، رحمن کا خوف ہوتا ہے۔

دوسری قسم:

(دوسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے ارباب مذاہب (یعنی فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

امام اعظم کا سن پیدائش

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ، معمر رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلم بن دمشق میں۔۔۔ امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ شافعی۔۔۔ ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔۔ ابوحسین اسکافی۔۔۔ ابوعبداللہ بن مندہ اصفہانی۔۔۔ استاذ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔۔۔ احمد بن محمد کوفی۔۔۔ عبداللہ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حسن خلال بیان کرتے ہیں: میں نے مزاحم بن ذواد بن علیہ کو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ إِحْدَى وَبَسْتَيْنَ وَمَاتَ سَنَةَ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ

”امام ابو حنیفہ 61 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا“

حسن خلال اس قول کے حوالے سے منفرد ہے، مشہور قول یہ ہے کہ آپ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ (درج ذیل) تین مشائخ نے مجھے اس کی خبر دی ہے:

شرف الدین حسن ابن ابراہیم بن حسن بن یوسف بن دمشق میں۔۔۔ شرف الدین بن ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالرحمن نے حماۃ میں۔۔۔ عزالدین بن عبدالرزاق۔۔۔ رزق اللہ نے موصل میں (یہ روایت بیان کی:) تاج الدین ابوالیسمن زید بن حسن بن زید کندی۔۔۔ ابو منصور عبدالرحمن بن محمد قزاز۔۔۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔۔۔ تنوخی۔۔۔ ان کے والد۔۔۔ محمد بن حمدان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: احمد بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے ابو نعیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ ثَمَانَيْنِ مِنَ الْهَجْرَةِ

”ابو حنیفہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے“

قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی صیرفی نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے:

احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔۔ ابن البطی۔۔۔ ابوالفضل حسن بن خیرون۔۔۔ قاضی صیرفی۔۔۔ احمد بن محمد صیرفی۔۔۔ علی بن عمر اور حریری۔۔۔ علی بن محمد نخعی۔۔۔ حارث بن ابواسامہ۔۔۔ محمد بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے واقدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: (وہ کہتے ہیں:) میں نے امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے

وَلَدَ أَبِي سَنَةَ ثَمَانِينَ

”تیسرے والد 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے“

حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر نعار نے اپنی ”مسند“ میں اسی طرح نقل کیا ہے، انہی ایام میں حضرت عبداللہ بن جعفر بن صاحب حضرت ابوامامہ بابلی، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت عمرو بن حریت، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا انتقال ہوا تھا۔

آپ کی پیدائش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین بندہ محمد عربی خوارزمی عرض کرتا ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام صاحب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کا تعلق اس زمانے کے افراد سے ہے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی گواہی دی تھی اور انہیں عدل کی صفت سے متصف قرار دیا ہے اس حوالے سے محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جن میں سے بعض حضرات نے امام ابوحنیفہ کا شمار دوسرے زمانے سے تعلق رکھنے والے افراد میں کیا ہے اور بعض حضرات نے اس کا انکار کیا ہے، لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق اس تیسرے زمانے سے ہے جس کے بارے میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے ان کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ان کی پیدائش پہلے دور کے آخر میں ہوئی، ان کی نشوونما دوسرے دور میں ہوئی اور انہوں نے دوسرے دور کے آخر میں اور تیسرے دور کے ابتدائی حصے میں فتویٰ دینا شروع کیا۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید نے مجھے یہ بتایا: صدر علامہ صدر الائمۃ ابوالمؤید موفق بن احمد کی خوارزمی نے مجھے اپنے یہ

شعار سنائے:

كَذَا الْقَمَرُ الْوَضَّاحُ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ

فَمَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

غَدَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرَ الْمَذَاهِبِ

تَفَقَّهَ فِي خَيْرِ الْقُرُونِ مَعَ التَّقَى

”نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کا مسلک تمام مسالک سے بہتر ہے جس طرح روشن چاند تمام ستاروں سے بہتر ہوتا ہے انہوں نے سب سے بہتر زمانے میں پرہیزگاری کے ہمراہ علم فقہ حاصل کیا تو بلاشبہ ان کا مسلک تمام مسالک میں سب سے بہتر ہے۔“

تیسری قسم

(تیسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے (فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے اگرچہ اُن صحابہ کرام کی تعداد کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 6 ہیں، اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 5 ہیں، اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 7 ہیں، اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں۔

پہلا قول

اس کے بارے میں مجھے -- شیخ، امام ابو بکر عبد اللہ بن مبارک بن محمد بن ابوالمعالی بن محمد بن حسن بن علی بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن احمد بن علی بن حسن بن محمد بن عقیل بن عثمان بن ابوبکر بن ابوعبد اللہ قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی نے -- مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے سامنے بتایا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرمائے۔

انہوں نے اس کو امام ابوعبد اللہ محمد بن عمر قرطبی کے حوالے شیخ، صالح، ابوالفتح محمود بن احمد بن علی محمودی سے نقل کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: شیخ، معمر، عبد القادر بن عبد الجبار قزوینی (نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے: عبد الرحمن بن احمد بن ابوغالب عمری -- ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن (عباسی خلیفہ) ابوعیسیٰ محمد بن (عباسی خلیفہ) متوکل بن (عباسی خلیفہ) معتمد بن (عباسی خلیفہ ہارون) الرشید بن (عباسی خلیفہ) مہدی بن (عباسی خلیفہ) ابو جعفر منصور بن محمد بن علی بن حضرت عبد اللہ بن حضرت عباس بن جناب عبد المطلب بن جناب ہاشم -- ابو حسن احمد بن ابوحسن سمنانی -- ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی -- ابواحمد محمد بن عبد اللہ بن خالد بن احمد ذہلی -- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو بن عبد الرحمن مروزی -- ابوالعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی -- قاضی بشر بن ولید -- قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(9) (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزَرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ﴾

(9) کتاب جامع المسانید کی احادیث کی تحقیق و تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین درکانی نامی محقق نے سرانجام دی۔ انہوں نے کتاب کے مقدمے میں سے چند روایات حذف کر دیں جو علامہ خوارزمی نے نقل کی تھیں۔ اور پھر ان کی جگہ شیخ نجم الدین درکانی نے اپنی طرف سے آٹھ روایات شامل کیں جو ابنائے فارس کی فضیلت کے بارے میں تھیں۔ لیکن ہم نے علامہ خوارزمی کی ترتیب کو برقرار رکھا ہے اور نجم الدین درکانی کے اضافے کو حذف کر دیا ہے اس لئے تخریج میں ترقیم کا آغاز اصل مطبوعہ نسخے کے مطابق حدیث نمبر 9 سے ہو رہا ہے۔

(9) انخرجه أبو يعلى في المسند (2837)، وابن ماجه (224) في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، و ابن نعيم في حلية الأولياء 8:323، والخطيب في تاريخ بغداد 4:208-207، و 9:111، وفي الرحلة في طلب الحديث (1-2-3)، والطبرانی في الصغير 1:16

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق یمانی دمشقی۔۔ ابو حسن علی بن محمد بن محمد بن علی اصفہانی۔۔ یونس بن حبیب۔۔ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:

(10) وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَقَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَرَأَيْتُهُ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ﴾

”میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، حضرت عبداللہ بن انیس 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تو میں نے ان سے سماع کیا اس وقت میری عمر 14 برس تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن جزع زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ابو حسن علی بن احمد نہفقنی تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو علی حسن بن دمشقی۔۔ ابوزفر عبدالعزیز بن حسین طبری۔۔ مکرم بن احمد بن مکرم بغدادی۔۔ محمد بن احمد بن ساعد۔۔ قاضی بشر بن ولید۔۔ قاضی ابویوسف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(11) (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةٌ مِنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزْعٍ الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

(10) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (481)، والحافظ ابن عساكر في تاريخ دمشق 4:234، ويشهد له حديث أبي القرداء: أخرجه أبو داود (5130) في الأدب: باب في الهوى، واحمد 5:194، والبيهقي في شعب الایمان 363 (411) و(412)، والبخاری في التاريخ الكبير 3:172.

(11) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (33)، والخطيب في تاريخ بغداد 3:32، والعراقي في تخريج أحاديث أحياء علوم الدين 1:6، وذكره المتقي الهندي في كنز العمال (28855)

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے، جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔“

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔ قاضی ابو حسن علی بن غیاث بغدادی۔۔ محمد بن موسیٰ۔۔ جلودی۔۔ محمد بن عیاش۔۔ تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(12) أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّكَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا وَلَدٌ قَالَ جَابِرٌ فَكَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت استغفار اور بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت صدقہ کرنا شروع کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔ قاضی ابو حسن علی بن غیاث بغدادی۔۔ محمد بن موسیٰ۔۔ جلودی۔۔ محمد بن عیاش۔۔ تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(12) أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَلْفِ الدِّمَاطِيُّ فِي جُزْءِ جَمْعِهِ، قَالَه الْحَافِظُ بَدْرُ الدِّينِ الْعَيْنِيُّ فِي الْعَمْدَةِ 3: 481 فِي ذِيلِ حَدِيثِ (450) .

عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْخَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت عبداللہ بن ابی وائلؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ”قطاۃ“ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن حسین حنفی۔۔ طلحہ بن سنان یامی۔۔ ہناد بن سری۔۔ ابو سعید جندی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(13) (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُظْهِرَنَّ شِمَاتَةً لِأَخِيكَ فَيُعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَتَلَبَّسَ

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے بھائی کی شامت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اُس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔“

سیدہ عائشہ بنت عمرؓ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔ ابو محمد عبداللہ بن کثیر رازی۔۔ عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی۔۔ عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(14) عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ صَاحِبَ الرَّأْيِ سَمِعَ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَجْرَدٍ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابو حنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عمرؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

13) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (482)، والترمذي (2506) في صفة القيامة، والطبراني في الكبير: (127)22، وبتعظيم في الحلية 5: 186، والخطيب في تاريخ بغداد 9: 96-95.

14) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في ”مسند الامام“ (404)

قلت: وقد أخرج أبو داود (3813) في الاطعمة: باب في أكل الجراد، وابن ماجه (3219) في الصيد: باب سيد الحيتان والجراد، والخطيب في ”تاريخ بغداد“ 72/14، واللفظ لابي داود،

عن سلمان، قال: مثل النبي ﷺ عن الجراد، فقال: ”أكثر جنود الله، لا أكله ولا أحرّمه“.

”زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اس کو کھاتا نہیں ہوں، اور اس کو حرام بھی قرار نہیں ہوتا ہوں“
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو یہ 6 صحابہ کرام اور صحابیات میں سے ایک خاتون ہو گئیں رضی اللہ عنہ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ 5 صحابہ کرام اور ایک خاتون ہیں، تو انہوں نے ان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو شمار نہیں کیا ہے اس کی دو بنیادی وجوہ ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ اکثر اہل علم کے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 79 ہجری میں ہو گیا تھا، تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت نقل کی ہوگی؟

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث (جو امام صاحب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ) ”عن“ کے صیغہ کے ساتھ منقول ہے جس کا شمار ان روایات میں ہوتا ہے جن میں تدلیس داخل ہو جاتی ہے، تو روایت کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ متعلقہ فرد نے اپنے سے پہلے والے راوی سے سماع کیا ہوگا، حالانکہ اُس نے سماع نہیں کیا ہوتا، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے (صحابہ کرام سے جن روایات کا سماع کیا ہے) ان سب میں انہوں نے یہ لفظ روایت کیا ہے ”سمعت“ (یعنی میں ان سے یہ سنا ہے)، لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں لفظ ”سمعت“ استعمال نہیں کیا، انہوں نے لفظ ”عن جابر“ استعمال کیا ہے جیسا کہ کسی بھی حدیث کو ”مرسل“ کے طور پر روایت کرنے میں تابعین عظام کی عادت ہے۔

ابراہیم نخعی کا قول

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب میں تم سے یہ کہوں: مجھ کو فلاں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی ہے، تو (اس کا مطلب یہ ہوگا) اس شخص نے مجھے ان کے حوالے سے خبر دی ہے، لیکن جب میں یہ کہوں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک جماعت نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے میرے سامنے روایت کیا ہے (خوارزمی کہتے ہیں:) باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

دیگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ امام صاحب نے سات صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، انہوں نے ان 6 حضرات کے ساتھ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا ہے، لیکن اس میں بھی کلام پایا جاتا ہے، کیونکہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 60 ہجری میں ہوا تھا، تو امام صاحب کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو دیکھنا یا ان سے روایت کرنا کیسے متصور ہو سکتا ہے؟

جہاں تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر (5 صحابہ کرام) کا تعلق ہے، تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، کیونکہ اس بارے

اس روایات مشہور ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو ایک روایت کے مطابق 91 ہجری، ایک روایت کے مطابق 92 ہجری، اور ایک روایت کے مطابق 93 ہجری ہے، تو ان کے انتقال کے وقت امام حنفی کی عمر بالاتفاق 10 برس سے زیادہ ہوگی اور بعض (مورخین کے بیان کے مطابق) 30 برس ہوگی، تو ان کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے درست ہونے میں کون سی چیز رکاوٹ ہوگی۔

پہلی قسم

(چوتھی نوع) جو آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد ائمہ میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ ﷺ نے تابعین عظام کے زمانے میں اجتہاد کیا اور فتویٰ نویسی کی۔

شمس کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ، معمر احمد بن مفرج بن مسلمہ نے ”دشوق“ میں ”اجازۃ“ کے طور پر مجھے خبر دی: حافظ عیسیٰ بن علی بن حسین بن ہبۃ اللہ -- ابو الفرج سعید بن ابورجاء صیرفی -- ابورجاء حسین بن احمد بن محمد اسکافی -- ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن منندہ -- استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری -- حسن بن معروف -- ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ يَقُولُ خَرَجَ الْأَعْمَشُ إِلَى الْحَجِّ فَشِيعَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا أَتَى الْقَادِسِيَّةَ رَأَوْهُ مَغْمُومًا فَقَالُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ شِيعْنَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَدْعُوهُ لِي فَلَدَعُونِي وَكَانَ يَعْرِفُنِي بِمَجَالَسَةِ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ لِي ارْجِعْ إِلَى الْمَصْرِ وَاسَلْ أَبَا حَنِيفَةَ أَنْ يَكْتُبَ لِي الْمَنَاسِكَ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَّلَا عَلَيَّ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا إِلَى الْأَعْمَشِ

”یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مسہر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اعمش حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے، تو اہل کوفہ انہیں رخصت کرنے کے لیے کچھ دور تک ساتھ گئے، ان میں میں بھی شامل تھا، جب وہ قادیسیہ پہنچے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ کچھ مغموم ہیں، لوگوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے پوچھا: ہمارے ساتھ آنے والوں میں علی بن مسہر بھی موجود ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ! (علی بن مسہر کہتے ہیں:) وہ یہ بات جانتے تھے کہ میں امام ابو حنیفہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہوں، انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم شہر واپس جاؤ اور امام ابو حنیفہ سے کہو: وہ مجھے حج سے متعلق احکام لکھ کر دیدیں، میں نے واپس آکر امام صاحب سے یہ درخواست کی تو انہوں نے مجھے وہ مسائل املاء کروائے، تو میں انہیں لے کر اعمش کے پاس آیا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن احمد بن موسیٰ -- ابراہیم بن محمد بن سلام نے اپنے

یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرَ يَقُولُ كَانَتْ أَشْيَاخُنَا يُفْتُونَ وَيُهَابُونَ فَإِذَا وَافَقَ فُتْيَاهُمْ فُتْيَا

أَبَى حَنِيفَةَ سَرُّوا بِذَلِكَ قُلْتُ مَنْ هُمْ قَالَ مِنْهُمْ الْأَعْمَشُ

”میں نے ابو معاویہ ضریر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہمارے مشائخ فتویٰ دیا کرتے تھے اور وہ بارعب شخصیت کے مالک تھے (لیکن اس کے باوجود ان کا یہ عالم تھا) کہ جب ان کا فتویٰ امام ابو حنیفہ کے فتویٰ کے مطابق ہوتا تو وہ اس بات پر سرور ہوتے تھے (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: وہ مشائخ کون حضرات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان میں سے ایک اعمش ہیں۔“

اعمش اور امام ابو یوسف کا مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن حسن -- بشر بن ولید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: اعمش کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو وہ بولے: ان کے ساتھی (یعنی امام ابو حنیفہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے برخلاف فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو یوسف کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: امام ابو حنیفہ نے کس مسئلہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے؟ تو اعمش نے جواب دیا: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہوگا جبکہ تمہارے استاد یہ کہتے ہیں کہ کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار نہیں ہوگا تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کنیز کی فروخت کو اُس کی طلاق شمار نہیں کیا ہے، اعمش نے دریافت کیا: یہ حدیث کہاں ہے؟ تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے ابراہیم نخعی اور اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا۔ امام ابو یوسف نے کہا: اگر کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہو تو پھر اختیار دینے کا کوئی مطلب نہیں بنتا کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس کنیز کو خرید لیا تھا، اگر اُس کنیز کی فروخت اُس کی طلاق شمار ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اُسے اختیار نہ دیتے۔ اعمش نے دریافت کیا: اے یعقوب! کیا یہ حکم اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے؟ تو امام ابو یوسف نے جواب دیا: جی ہاں!

اعمش کے توصیفی کلمات

ابو محمد حارثی بخاری فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

أَنَّ الْأَعْمَشَ قَالَ إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يُحَسِّنُ الْمَعْرِفَةَ بِمَوَاضِعِ الْفَقْهِ الدَّقِيقَةِ وَغَوْرِ غَوَامِضِ الْعُلُومِ الْخَفِيَّةِ رَأَاهَا أَبُو حَنِيفَةَ فِي ظُلْمَةٍ أَمَا كَيْنَهَا مِنْ فَيْسِيحِ ضَوْءٍ سَرَّاجٍ قَلْبِهِ حَيْثُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ سَرَّاجٌ أُمِّيٌّ

اعمش فرماتے ہیں: ابو حنیفہ فقہ کے دقیق مسائل اور علوم کے گہرے مسائل کی بخوبی معرفت رکھتے تھے انہوں نے اپنے دل کے چراغ کی بھرپور روشنی سے تاریکی میں موجود ان مسائل کو دیکھ لیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ میری امت کا چراغ ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد حارثی بخاری -- اپنے والد اور محمد بن عبد اللہ بن سہل -- محمد بن احمد بن حفص -- بشر بن عیسیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ عَلَيْكَ بِأَهْلِ تِلْكَ الْحَلَقَةِ فَإِنَّهُمْ إِذَا وَقَعَتْ لَهُمْ مَسْئَلَةٌ لَا يَزَالُونَ يُدِيرُونَهَا حَتَّى يُصِيبُونَهَا يَعْنِي حَلَقَةَ أَبِي حَنِيفَةَ*

جریر بیان کرتے ہیں: میں نے اعمش کو سنا، ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے اس ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس حلقہ والے افراد کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آجائے تو وہ مسلسل اُس کی تحقیق کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ (اُس کے درست نتیجہ) تک پہنچ جاتے ہیں۔ اعمش کی مراد امام ابو حنیفہ کا حلقہ تھی۔

امام شعبی کا امام اعظم سے مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد حارثی بخاری -- ابراہیم بن علی -- حسین بن عمرو عبقری کے حوالے سے نقل کرتے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ صَحِبْتُ الشَّعْبِيَّ فِي السَّفِينَةِ فَقَالَ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا كُفَّارَةٍ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿وَأَنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا﴾ وَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ فِيهِ الْكُفَّارَةَ فَقَالَ أَقْيَاسُ أَنْتَ*

”ابو بکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں امام شعبی کے ساتھ ایک کشتی میں موجود تھا، اُنہوں نے فرمایا: معصیت سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اُس میں کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا، تو میں نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ ایک منکر اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ نے تو اس میں کفارہ لازم قرار دیا ہے، تو شعبی نے کہا: کیا تم بہت زیادہ قیاس کرنے والے فرد ہو؟

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد حارثی بخاری -- ابو صالح سرحسی -- یحییٰ بن آدم -- جریر بن عبد الحمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(15) عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَا تَقُولُ فِي حُرَّةٍ تَحْتَ عَبْدٍ كَمْ طَلَّاقُهَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ فَأَخْبَرْتُ حَمَّادًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ*

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: ایسی آزاد عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے

(15) (اخرجه الحافظ صدر الدين الحصفكى في "مسند الامام" (294)، وابن حبان (4271)، والبخارى (6754)، واحمد

186/6، وابوداود (2916) في الفرائض: باب في الولاء .

ہے جو کسی غلام کی بیوی ہو تو اُس کی طلاق کا حکم کیا ہوگا؟ تو شعبی نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق اور عدت کے احکام خواتین کی حیثیت کے حوالے سے ہوں گے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بات بتائی تو انہوں نے بتایا کہ ابراہیم نخعی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

اعمش کو تلقین

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: احمد بن مفرج بن مسلمہ -- ابو الفتح محمد بن عبد الباقی -- فضل بن خیرون -- ابو بکر خیاط -- ابو عبد اللہ علاف -- قاضی عمر اشنانی -- ابو اسحاق بن محمد بن ابان نخعی -- یحییٰ بن عبد الحمید حمائیکے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (16) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْأَعْمَشِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُبْرَمَةَ فَالْتَفَتَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَكْبَرُهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَقَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ فِي عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِأَحَادِيثٍ لَوْ سَكَتَ عَنْهَا كَانَ خَيْرًا لَكَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ الْإِثْلَى يَقَالُ هَذَا أَسْنَدُونِي أَسْنَدُونِي حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِي وَلِعَلِّي بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمَا وَأَدْخِلِ النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿الْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ﴾ قَالَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قُومُوا لَا يَجِيءُ بِأَظْهَرٍ مِنْ هَذَا قُومُوا لَا يَجِيءُ بِأَحْكَمٍ مِنْ هَذَا فَوَاللَّهِ مَا خَرَجْنَا مِنَ الْبَابِ حَتَّى مَاتَ الْأَعْمَشُ *

”شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: جس بیماری کے دوران اعمش کا انتقال ہوا اس کے دوران ہم اعمش کے پاس موجود تھے ابو حنیفہ ابن ابولیلی اور ابن شبرمہ ان کے ہاں آئے ابو حنیفہ جو عمر میں ان (آنے والے افراد) میں سے سب سے بڑے تھے انہوں نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابو محمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں آپ آخرت کی طرف کے پہلے دن کے قریب پہنچ چکے ہیں اور دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں موجود ہیں آپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ ایسی روایات بیان کیا کرتے تھے کہ اگر آپ وہ نہ بیان کرتے تو یہ آپ کے لیے زیادہ بہتر ہوتا تو اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جائے گی؟ تم لوگ مجھے سہارا دو تم لوگ مجھے سہارا دو (یعنی مجھے بٹھاؤ پھر انہوں نے کہا: ابو المتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

(16) أخرجه الإمام عبد الرحمن ابن الجوزي في "الموضوعات" 400/1 - وقال: هذا حديث موضوع و كذب علي الاعمش، والواضع له اسحاق النخعي، وكذا قال عبد الرحمن السيوطي في "الآلئ المصنوعة في الاحاديث الموضوعه" 381/1: موضوع - و "ترتيب الموضوعات" للإمام شمس الدين الذهبي: 121 - و "الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعه" 382/1 للشوكاني .

ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمانے گا، تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور اُسے جہنم میں داخل کر دو جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

﴿لَقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ﴾

”تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔“

شریک بیان کرتے ہیں: تو امام ابو حنیفہ نے کہا: آپ لوگ اٹھ جائیں، یہ اس سے زیادہ بڑی روایت بیان نہیں کر سکتے، یہ اس سے زیادہ محکم روایت بیان نہیں کر سکتے، شریک کہتے ہیں: تو ہم لوگ ابھی دروازے سے باہر نہیں نکلے تھے کہ اعمش کا انتقال ہو گیا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ تابعین کے زمانے میں حلیہ نبوی دینے میں مقدم تھے اور عظمت کے مالک تھے۔

پانچویں قسم

(پانچویں نوع) آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ اکابرین نے آپ سے حیاتِ نقل کی ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے: جس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے: شیخ، معمر، احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے ”دمشق“ میں ”مجازة“ کے طور پر۔۔ حافظ ابو القاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ شافعی۔۔ ابو الفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔ ابو حسین۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ ابن مندۃ اصفہانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اکابرین کا روایت کرنا

استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری حارثی اپنی کتاب ”کشف“ میں تحریر کرتے ہیں:

”اگر امام ابو حنیفہ کے فضائل کے بارے میں صرف اس حوالے سے استدلال کیا جائے کہ اکابرین نے ان سے روایات نقل کی ہیں جیسے عمرو بن دینار ہیں، یہ امام ابو حنیفہ کے مشائخ اور اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں انہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اسی طرح امام صاحب سے ان لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں جو ان کی نظیر اور مثال ہیں جیسے عبد اللہ بن مبارک بن یزید بن ہارون ہیں، محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری فرماتے ہیں: عباد بن عوام، ہشیم، کعب، ہمام بن خالد ابو معاویہ ضریر نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کے علاوہ) عبد العزیز بن ابورواد۔۔ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابورواد۔۔ سفیان بن

عیسٰ۔۔ فضیل بن عیاض۔۔ داؤد طائی۔۔ ابن جریج۔۔ عبد اللہ بن یزید مرقی انہوں نے اُن سے نو سو روایات نقل کی ہیں سفیان

ثوری -- ابن ابویلی -- ابن شبرمہ انہوں نے اُن سے ایک روایت نقل کی ہے -- مسعر بن کدام -- اسماعیل بن ابوخالد -- شریک بن عبداللہ -- حمزہ بن حبیب مقرئ انہوں نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

عاصم بن ابوالنخو وکی تعریف

عاصم بن ابوالنخو زوج قرأ کے امام ہیں اور امام ابوحنیفہ کے استاد بھی ہیں وہ امام ابوحنیفہ سے مسائل دریافت کرتے تھے ان کے قول کو اختیار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اے ابوحنیفہ! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔ وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: تم (ہم سے استفادہ کے لیے) کم عمری میں ہمارے پاس آتے تھے اور ہم (تم سے استفادہ کے لیے) عمر رسیدگی میں تمہارے پاس آتے ہیں۔

730 مشائخ کا تذکرہ

خوارزم کے سب سے بڑے خطیب صدر الائمۃ ابوالمؤید موفق بن احمد کی نے اپنی تصنیف ”مناقب ابوحنیفہ“ میں مختلف بلاد و امصار سے تعلق رکھنے والے 730 ایسے مشائخ مسلمین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں۔

چھٹی قسم

(چھٹیوں) جو آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ ﷺ نے چار ہزار ائمہ تابعین سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے ان میں وہ افراد شامل نہیں ہیں جو تابعین کے بعد کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ کی ایک جماعت نے صدر علامہ اخطب خطباء خوارزم صدر الائمۃ ابوالمؤید موفق بن احمد کی کے حوالے سے۔ ابو حفص عمر بن امام بکر بن محمد بن علی زرنجری کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے:

اِنَّهُ قَالَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ بَيْنَ اَصْحَابِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَصْحَابِ الْاِمَامِ الْمُعْظَمِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَضَّلَ كُلُّ طَائِفَةٍ صَاحِبَهَا فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنُ اَبِي حَفْصٍ الْكَبِيرِ وَهُوَ اِمَامُ اَيْمَةِ الْحَدِيثِ لَاَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عَدُّوا مَشَائِخَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَمْ هُمْ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا اِنَّهُمْ بَلَّغُوا ثَمَانِينَ شَيْخًا فَقَالَ لَهُمْ فَعَدُّوا مَشَائِخَ اَبِي حَنِيفَةَ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا اِنَّهُمْ بَلَّغُوا اَرْبَعَةَ اَلْفٍ

ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام معظم شافعی کے اصحاب کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی ان میں سے ہر فریق نے اپنی متعلقہ شخصیت کو افضل قرار دیا تو شیخ ابو عبد اللہ بن ابو حفص کبیر جو امام شافعی کے اصحاب کے حدیث میں امام الائمہ ہیں انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام شافعی کے مشائخ شمار کرو کہ وہ کتنے ہیں؟ ان لوگوں نے ان کا شمار کیا اور بتایا: اُن کی تعداد 80 ہے پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام ابوحنیفہ کے مشائخ شمار کرو ان لوگوں نے ان حضرات کا شمار کیا اور بتایا: ان کی تعداد 4000 ہزار تک پہنچتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے اس بارے میں کتابیں بھی تحریر کی ہیں اور ان مشائخ کا ذکر حروف

تیس کے حساب سے کیا ہے۔

منصور کا واقعہ

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی ہے: محی الدین ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن
ابو محمد ابراہیم بن ابوالثناء محمود بن سالم -- ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا -- ان تینوں نے تین مشائخ سے یہ روایت نقل کی
-- ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یونس -- قاضی عبدالرحمن بن عمری -- (انہوں نے اس سند کے ساتھ یہ نقل کیا

عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ يُونُسَ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي جَعْفَرِ الْمَنْصُورِ
وَعِنْدَهُ عِيسَى بْنُ مُوسَى فَقَالَ لِلْمَنْصُورِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا عَالِمُ الدُّنْيَا الْيَوْمَ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ
يَا نَعْمَانُ مِمَّنْ أَخَذْتَ الْعِلْمَ فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ
أَصْحَابِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا وَمَا كَانَ فِي وَفَّتِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَعْلَمَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ لَقَدْ اسْتَوْثَقْتُ
بِقَوْلِكَ

یونس بن یونس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ (عباسی خلیفہ) امیر المؤمنین ابو جعفر کے پاس تشریف لائے اس
وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے انہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ اس وقت دنیا
کے سب سے بڑے عالم ہیں، خلیفہ منصور نے امام صاحب سے دریافت کیا: اے نعمان! آپ نے علم کس سے حاصل
کیا ہے؟ امام صاحب نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کے شاگردوں سے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں
کے حوالے سے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری روئے
زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا: آپ نے اپنے آپ کو بہت مضبوط کر لیا ہے۔

تین قسم

(ساتویں نوع) جو آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد
کسی میں سے بالاتفاق کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کو ایسے اصحاب
موجود تھے جو آپ کے بعد کسی امام کو نصیب نہیں ہوئے۔

عظم کے ارشد تلامذہ

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ نے صدر الائمہ ابوالمؤید موفق ابن احمد کی خوارزمی -- امام علامہ رکن الاسلام ابو

الفضل عبد الرحمن بن محمد بن امیرویہ۔۔ قاضی القضاۃ ابو بکر عتیق بن داؤد یمانی سے روایت کی ہے انہوں نے دیگر فقہی مسائل پر مسلک حنفی کو ترجیح حاصل ہونے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے فصیح و بلیغ طویل کلام کیا ہے: وہ کہتے ہیں:

”وہ ائمہ کے امام امت کے چراغ بھرے (علمی) دسترخوان والے شریعت (کے احکام) کی تدوین میں سبقت لے جانے والے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق اور عصمت کے ہمراہ ان کی تائید بھی کی کہ ان کے لیے ایسے شاگرد اور ائمہ جمع کر دیے کہ اطراف و اکناف (یعنی کسی بھی جگہ پر) کسی بھی زمانے میں (کسی بھی امام کے لیے اتنے عالم و فاضل تلامذہ جمع نہیں ہوئے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عصمت تھی جو اس امت کے لیے تھی۔“

(ان میں سے ایک) فقہ اور درایت والے علم حدیث و روایت میں (جن کی قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے مسلمانوں کے امام اور اہل ایمان کے قاضیوں کے سربراہ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری ہیں۔

(ان میں سے ایک) فہم اور بیان والے فقہ اور لسانیات دونوں علوم کے ماہر عالم ربانی محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

(ان میں سے ایک) زبردست سمجھ بوجھ اور روشن علم والے زفر بن ہذیل تمیمی غنبری ہیں۔

(ان میں سے ایک) پاک دامن فاضل اور کامل فقیہ حسن بن زیاد دلوئی ہیں۔

(ان میں سے ایک) بصیرت رکھنے والے فقیہ جن کی علم تفسیر میں (قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے پرہیزگار فصیح و کجج ہیں۔

جراح ہیں۔

(ان میں سے ایک) کامل فقیہ معزز پرہیزگار صوفی عبد اللہ بن مبارک مروزی ہیں۔

(ان میں سے ایک) ائمہ میں سے سب سے بڑے زاہد اور اس امت کے راہب داؤد بن نصیر طائی ہیں۔

(ان میں سے ایک) حدیث نبوی کے امام الائمہ حفص بن غیاث نخعی ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام معظم عالم مقدم محمد بن زکریا ابن ابی زائدہ ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام ابن امام حماد بن ابو حنیفہ ہیں۔

(ان سب حضرات کے علاوہ) یوسف بن خالد سمیعی۔ عافیہ بن یزید اودی۔ حبان اور مندل (یہ دونوں علی کے صاحبزادے

ہیں)۔ علی بن مسہر۔ قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود (یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے

ہیں)۔ اسد بن عمرو بکلی جو واسط کے قاضی رہے۔ نوح بن ابو مریم اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث

ہوگا۔

میں نے اپنے سردار استاد اور والد کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے امام سیف الائمہ سالی فرماتے ہیں: یہ بات مشہور و معروف

ہے کہ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار تابعین ائمہ و مشائخ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور چار ہزار افراد سے علم فقہ حاصل کیا اور آپ نے

اپنی زبان یا قلم کے ذریعے اس وقت تک کوئی فتویٰ نہیں دیا جب تک ان حضرات نے آپ کو اس کا حکم نہیں دیا (یعنی اجازت نہ

دی)۔

مہتمم کا طرز تحقیق

ان حضرات سے اجازت ملنے کے بعد) امام صاحب نے جامع مسجد کوفہ میں حلقہ درس قائم کیا تو آپ سے ایک ہزار افراد نے استفادہ کیا جن میں چالیس افراد جلیل القدر اور فاضل تھے جو مرتبہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے امام صاحب نے انہیں اپنے تہذیب کیا اور ان سے یہ فرمایا: تم میرے اصحاب میں سے جلیل القدر ہو میرے دل کا چین ہو اور میری پریشانی کا مداوا ہو میں نے (کی سواری) کو لگام ڈال دی ہے اور اس پر زین ڈال دی ہے لوگوں نے مجھے جہنم پر سے گزرنے کے لیے پل بنا دیا ہے اس سے سبقت دوسروں کو حاصل ہوگی اور اس کا وزن مجھ پر ہوگا۔

امام صاحب کا یہ معمول تھا جب کوئی نیا مسئلہ پیش آتا تھا تو آپ اپنے شاگردوں سے مشورہ لیتے تھے ان کے ساتھ بحث کرتے تھے ان کے ساتھ بات چیت کرتے تھے ان سے (ان کے پاس موجود معلومات کے بارے میں) دریافت کرتے ان کے حیرت انگیز روایات اور آثار موجود ہوتے ان کو سنتے اپنی معلومات ان کے سامنے بیان کرتے اور بعض اوقات ایک ماہ یا اس سے زیادہ تک اس بارے میں ان حضرات کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے تھے یہاں تک کہ کسی ایک قول پر اتفاق ہو جاتا تو امام ابو یوسف کو نوٹ کر لیتے یہاں تک کہ اسی شورائی طریقے کے مطابق اصولی مسائل کو نوٹ کر لیا گیا ایسا نہیں ہے کہ دیگر ائمہ کی طرح انہوں نے شرادی طور پر (ان مسائل کے جوابات دیے ہوں)

صاحب غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟

اس بات کی دلیل وہ روایت ہے: جو تین مشائخ نے۔۔ شرف الدین حسن بن ابراہیم دمشق میں۔ شرف الدین ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الحسن انصاری نے ”حماة“ میں۔۔ عزالدین عبدالرزاق رزق اللہ نے ”موصل“ میں ”اجازة“ کے طور پر بیان کی ان حضرات نے اس کو۔۔ ابویمن زید بن حسن بن زید کندی۔۔ ابو منصور عبدالرحمن بن محمد قزاز۔۔ حافظ ابو بکر احمد بن علی بن حبت خلیب۔۔ خلال۔۔ جریری۔۔ علی بن محمد نخعی۔۔ شیخ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے:

ان کرامہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم وکیع بن جراح کے پاس موجود تھے ایک شخص بولا: ابو حنیفہ نے غلطی کی ہے تو وکیع نے ابو حنیفہ غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟ جبکہ ان کے ساتھ ابو یوسف زفر محمد جیسے قیاس اور اجتہاد والے افراد تھے یحییٰ بن زکریا بن ابی حنیفہ بن غیاث حبان اور مندل یہ دونوں علی کے صاحبزادے تھے جو حدیث کے حافظ تھے اور اس کی معرفت رکھتے تھے کاسم بن معن یعنی ابن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود تھے جو لغت اور عربیت کے ماہر تھے داؤد بن نصیر طائی اور فضیل بن عیاض تھے جن کا زہد اور پرہیزگاری (طے شدہ ہے) تو جن صاحب کے شاگرد اور ہم نشین ان حضرات جیسے افراد ہوں وہ غلطی نہیں کر سکتے اگر وہ غلطی کریں بھی تو یہ حضرات ان کو درست بات کی طرف لوٹا دیں گے۔

پھر وکیع نے کہا: جو شخص یہ بات کہتا ہے: (یعنی امام صاحب کو غلط قرار دیتا ہے) اس کی مثال یوں ہے کہ وہ جانوروں کی (بے عقل) ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

جو شخص یہ گمان کرے کہ حق اس شخص کے ساتھ ہے جس نے امام صاحب کے برخلاف رائے دی ہے اور تنہا فقہی مذہب تشکیل

دیا ہے میں اس شخص کو وہی کہوں گا جو فرزدق (نامی شاعر) نے جریر (نامی شاعر) سے کہا تھا:

أُولَئِكَ آبَائِي فَجَنِّبِي بِمِثْلِهِمْ ... إِذَا جَمَعْتَنِيَا جَرِيرُ الْمَجَامِعِ

”یہ میرے آباء و اجداد ہیں اے جریر! جب تم ہمارے ساتھ خوبیوں کا مقابلہ کرو گے تو ان کی مانند (آباء و اجداد) لا کر

دکھاؤ“

آٹھویں قسم

(آٹھویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد

والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے۔

علم شریعت کی تدوین

(اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ نے سب سے پہلے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کو ابواب کے حساب سے

ترتیب دیا پھر امام مالک نے ”موطا“ کو مرتب کرتے ہوئے اسی ترتیب بندی کی پیروی کی امام ابوحنیفہ سے پہلے یہ کام کسی نے نہیں

کیا کیونکہ صحابہ کرام اور بھلائی کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والے (تابعین) حضرات میں سے کسی نے بھی علم شریعت کے لیے

کتاب (یعنی مرکزی باب) اور (ذیلی) ابواب کی ترتیب بندی نہیں کی تھی یہ حضرات اپنے حافظے کی قوت پر اعتماد کرتے تھے جب

امام ابوحنیفہ نے علم کو منتشر حالت میں دیکھا تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ اس کو ضائع نہ کر دیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ

بات ارشاد فرمائی ہے:

(17) إِنْ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ وَانَّمَا يَقْبِضُهُ بِمَوْتِ الْعُلَمَاءِ فَبَقِيَ رُؤْسًا جُهْلًا

فَيُفْتَنُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ

”اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اس کو (لوگوں سے) الگ کر دے بلکہ وہ علماء کو موت دے کر اس کو قبض کر لے

گا پھر جاہل لوگ بڑے بن کر رہ جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ

کریں گے۔“

اسی لیے امام ابوحنیفہ نے اس کی تدوین کی انہوں نے اس کی ابواب بندی کی اس کو کتب (یعنی مرکزی ابواب) کے تحت

مرتب کیا انہوں نے پہلے طہارت کو رکھا پھر نماز کو پھر روزے کو پھر (باقی کی) عبادات کو پھر معاملات کو رکھا پھر انہوں نے اس

ترتیب کو وراثت سے متعلق احکام (پر مشتمل باب) پر ختم کیا انہوں نے طہارت اور نماز سے آغاز اس لیے کیا کیونکہ عبادات میں یہ

سب سے اہم ہیں اور زیادہ تر ان ہی سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کو وراثت سے متعلق احکام پر اس لیے ختم کیا کیونکہ یہ لوگوں کی

آخری حالت ہوتی ہے (جس میں کسی انسان سے متعلق شرعی احکام متعلق ہوتے ہیں)۔

(17) أخرجه ابن حبان 6791، وأحمد 2/162، والبخاری (100) في العلم: باب كيف يطلب العلم، ومسلم (2673) في

العلم: باب العلم وقبضه، عن عبد الله ابن عمرو

جانی کا واقعہ

آپ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے فرائض (یعنی وراثت کے احکام) سے متعلق باب بندی کی اور جس نے (سب سے پہلے) متعلق باب بندی کی۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو شیخ ثقہ احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے ”مشق“ میں مجھے بیان کی۔۔۔ یہ روایت ابوالفتح محمد بن ابی بکر سے ”اجازۃ“ کے طور پر۔۔۔ ابوالفضل بن خیرون۔۔۔ قاضی صیری۔۔۔ عمر بن ابراہیم۔۔۔ مکرم۔۔۔ احمد بن عطیہ کے نقل کی ہے: ابوسلیمان جوزجانی بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَاضِي الْبَصْرَةِ نَحْنُ أَبْصَرُ بِالشَّرْوَطِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ
الْإِصْصَافِ بِالْعُلَمَاءِ أَحْسَنَ إِنَّمَا وَضَعَ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَانْتُمْ زِدْتُمْ وَنَقَضْتُمْ وَحَسَنْتُمْ الِالْفَاطَظَ وَلَكِنْ
هَاتُوا شَرْوَطَكُمْ وَشَرْوَطَ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَبْلِي أَبِي حَنِيفَةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ التَّسْلِيمُ لِلْحَقِّ أَوْلَى مِنْ
الْحِجَادَةِ فِي الْبَاطِلِ *

بصرہ کے قاضی احمد بن عبد اللہ نے مجھ سے کہا: شرائط کے بارے میں ہم (اہل بصرہ) اہل کوفہ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا: علماء کو انصاف سے کام لینا چاہیے یہ شرائط سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے طے کی تھیں پھر آپ لوگوں نے ان میں کمی بیشی کی اُن کے الفاظ کو بنا سنوار دیا آپ امام ابو حنیفہ سے پہلے کے زمانے میں اپنی یا اہل کوفہ کی شرائط پیش کر دیں تو وہ خاموش ہو گئے اور بولے: حق کو تسلیم کرنا باطل کے بارے میں بحث کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

جس بن سرتج کا واقعہ

اس بات کی دلیل کہ علماء نے امام ابو حنیفہ کے بعد اُن کی پیروی کی اور اس میں کمی و اضافہ کیا وہ واقعہ ہے جو مشہور و معروف ہے جو امام کامل منصف بن سرتج کے حوالے سے منقول ہے جو امام شافعی کے ارشد اصحاب میں سے ایک ہیں انہوں نے ایک شخص امام ابو حنیفہ پر تنقید کرتے ہوئے سنا تو اُس سے فرمایا: اے شخص! کیا تم امام ابو حنیفہ پر تنقید کرتے ہو؟ جبکہ علم کا تین چوتھائی حصہ نصیب ہوا جبکہ دیگر لوگوں کو صرف ایک چوتھائی حصہ ملا اُس شخص نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا: علم سوال اور جواب پر مشتمل ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے سوالات پیش کیے یوں انہیں نصف علم مل گیا پھر انہوں نے اُن سوالات کے جوابات دیے تو اُن کے مخالفین نے بعض جوابات کے بارے میں یہ کہا کہ یہ درست ہیں اور بعض کے بارے میں یہ کہا کہ میں نے غلطی کی ہے جب ہم اُن کے درست جوابات کا غلط جوابات سے موازنہ کرتے ہیں تو وہ ایک چوتھائی بن جاتے ہیں یوں علم کے تین چوتھائی حصے انہیں نصیب ہو گئے اور بقیہ ایک چوتھائی کے بارے میں ایک اُن کا موقف ہے اور ایک اُن کے مخالفین کا موقف ہے تو ان (مخالفین) کے پاس تو ایک چوتھائی بھی مکمل نہیں ہے۔

ابوبکر رازی کا بیان

ابوبکر رازی نے ”شرح الجامع الکبیر“ میں یہ بات ذکر کی ہے: میں نے ”الجامع الکبیر“ کے کچھ مسائل علم نحو کے ایک ماہر کے سامنے بیان کیے (یہ بات بیان کی جاتی ہے یہاں مراد شیخ ابوعلی فارسی ہیں) تو اس کتاب کے مصنف یعنی امام محمد بن حسن شیبانی کی علم نحو میں مہارت پر حیران رہ گئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حالانکہ انہوں نے بھی یہ مسائل امام ابوحنیفہ کے علم سے نقل کیے ہیں تو امام ابوحنیفہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے علم احکام کا استنباط کیا اور احکام بیان کرنے کے لیے اجتہاد کے قواعد کی بنیاد رکھی۔

امام شافعی کا قول

اس بات کی دلیل وہ مشہور و معروف قول ہے جو امام شافعی سے منسوب ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

خطیب بغدادی نے یہ قول اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ ابو عبید کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن ادریس شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزِمْ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَصْحَابَهُ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِيَالٌ عَلَيْهِ فِي الْفِقْهِ“
”جو شخص علم فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب (کے بیان کردہ اقادات) کو لازم پکڑے کیونکہ سب لوگ فقہ میں اُن کے زیر کفالت ہیں۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسن نے ”دمشق“ میں۔۔۔ شرف الدین ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن عبد الحسن انصاری نے ”حمّاء“ میں۔۔۔ عز الدین عبد الرزاق بن رزق اللہ نے ”موصل“ میں ”اجازۃ“ (کے طور پر خبر دی):

ابو الیمین زید بن حسن بن زید کندی نے۔۔۔ ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز۔۔۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت۔۔۔ عقیقی۔۔۔ عبد الرحمن دمشقی۔۔۔ انہوں نے اپنے والد (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے):

یحییٰ بن سعید قطان کا قول

احمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا نَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ مَا سَمِعْنَا بِأَحْسَنِ مِنْ رَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ أَخَذْنَا بِكَثِيرِ أَقْوَالِهِ*
”ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے“ ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے زیادہ عمدہ رائے (کسی کی بھی) نہیں سنی ہے ہم نے ان کے اکثر اقوال کو اپنایا ہے۔“

امام ائمۃ الحدیث یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَذْهَبُ فِي الْفَتْوَى إِلَى قَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَيَخْتَارُ قَوْلَهُ مِنْ أَقْوَالِهِمْ
یحییٰ بن سعید فتویٰ دیتے ہوئے اہل کوفہ کے قول کو اختیار کرتے تھے اور اہل کوفہ میں سے بھی اُن (یعنی امام
ابو حنیفہ) کے قول کو اختیار کرتے تھے۔

تیسری قسم

(نویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے
کسی آپ کا شریک نہیں ہے (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ اپنی ذاتی حلال آمدن سے گزر بسر کرتے تھے اور اضافی رقم کو مشائخ کی
سہمت پر خرچ کرتے تھے آپ تحائف اور عطیات قبول نہیں کرتے تھے۔

علماء پر خرچ کرنا

پہلی بات کی دلیل وہ روایت ہے جو حسن بن ابراہیم بن حسن نے ”مشق“ میں -- ابو محمد عبد العزیز بن محمد نے ”حماة“
میں -- عبد الرزاق بن رزق اللہ نے ”موصل“ میں ”اذن“ کے طور پر مجھے بیان کی: -- یہ روایت ابو الیمن زید بن حسن -- قزاز --
عبد الخطیب احمد بن علی بن ثابت -- محمد بن علی اصفہانی (سے ”اذن“ کے طور پر) -- ابو احمد حسین بن عبد اللہ عکبری سے اُن کی سند
کے ساتھ منقول ہے: مسعر بن کدام فرماتے ہیں:

امام ابو حنیفہ جب بھی کوئی چیز اپنے گھر والوں کیلئے خریدتے تھے تو وہ اتنی ہی رقم علماء و مشائخ پر بھی خرچ کرتے تھے جب وہ
لباس خریدتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے جب پھل یا کھجوریں خریدتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے غرضیکہ جب بھی وہ اپنے
لیے یا اپنے گھر والوں کیلئے کوئی چیز خریدتے تھے تو اُس کی مانند چیزیں علماء و مشائخ کیلئے بھی خرید لیتے تھے اسی طرح لباس خریدنے
کا معاملہ تھا (وہ پہلے علماء کو لے کر دیتے تھے) اور بعد میں اپنے لیے لیتے تھے۔
یہ ایک طویل حکایت ہے جسے قاضی صیری نے بھی روایت کیا ہے۔

امام اعظم حقیقی زاہد ہیں

خطیب تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: اسماعیل بن بشر نے اسلم بن یحییٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے شقیق بن
اسلم بن یحییٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ کسی بیمار کی عیادت کرنے کیلئے جا رہا تھا ایک شخص نے دور سے انہیں دیکھا تو اُن سے
چھپنے کیلئے دوسرے راستہ پر ہولیا لیکن جب اُسے اندازہ ہوا کہ امام ابو حنیفہ اُسے دیکھ چکے ہیں تو وہ شرمندہ ہوا اور ٹھہر گیا امام
ابو حنیفہ نے اُس سے دریافت کیا: تم نے راستہ کیوں تبدیل کیا تھا؟ تو اُس نے کہا: میں نے آپ کے دس ہزار درہم دینے ہیں، خاصا
حویل عرصہ گزر چکا ہے میں ابھی تک انہیں ادا نہیں کر سکا تو امام ابو حنیفہ نے اُس سے فرمایا: سبحان اللہ! (اس وجہ سے) یہ صورت

حال پیدا ہوگئی کہ تم نے مجھے دیکھ کر مجھ سے چھپنے کی کوشش کی میں نے وہ ساری رقم تمہیں ہبہ کر دی اور مجھے دیکھ کر تمہارے ذہن میں جو پریشانی پیدا ہوئی تھی اُس کا تم مجھ سے جو چاہو بدلہ لے لو۔
 شقیق بلخی فرماتے ہیں: اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ امام اعظم ”حقیقی صوفی“ ہیں۔

دسویں قسم

(دسویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی آپ کا شریک نہیں ہے (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کا انتقال مظلوم ہونے کے طور پر قید کے دوران ہوا آپ کو زہر دیا گیا تھا۔
 اس کی دلیل وہ روایت ہے جو شیخ، معمر، احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے دمشق میں۔۔۔ ابو الفتح محمد بن عبد الباقی۔۔۔ ابو الفضل بن خیرون۔۔۔ قاضی صیری۔۔۔ عمر بن ابراہیم۔۔۔ مکر بن احمد بن عبد الوہاب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے:

عہدہ قضا کی پیشکش

عبید بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام ابو حنیفہ سفیان ثوری اور شریک بن عبد اللہ کو بلوایا ان تینوں حضرات کو اُس کے پاس لایا گیا تو اُس نے ان تینوں سے کہا: میں نے آپ لوگوں کو اچھے مقصد کے تحت بلایا ہے وہ اس سے پہلے تین فرامین تحریر کروا چکا تھا اُس نے سفیان سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو بصرہ کے قاضی کے عہدہ کے حوالے سے ہے آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں اُس نے شریک سے کہا: یہ کوفہ کے قاضی کے عہدہ کا حکم نامہ ہے آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں پھر اُس نے امام ابو حنیفہ سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو میرے اس شہر (کے عہدہ قضا) کے حوالے سے ہے پھر اُس نے اپنے دربان سے کہا: تم ان کے ساتھ جاؤ ان میں سے جو انکار کرے اُسے ایک سو کوڑے لگانا۔ تو قاضی شریک نے وہ حکم نامہ لیا اور چلے گئے سفیان ثوری نے وہ حکم نامہ حاصل کیا اُسے اپنے گھر میں چھوڑا اور بھاگ کر یمن چلے گئے جبکہ امام ابو حنیفہ نے اُس حکم نامہ کو قبول نہیں کیا تو انہیں ایک سو کوڑے لگائے گئے اور قید کر دیا گیا تو اسی قید کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابو حنیفہ کو عہدہ قضا کی پیشکش کی گئی تھی اور اُسے قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو ایک سو کوڑے مارے گئے اور آپ کو قید کر دیا گیا اور اسی قید کے دوران آپ کا انتقال ہوا البتہ انتقال کے سبب کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ پٹائی کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ کو زہر پلایا گیا بعض لوگوں نے بعض دوسری باتیں بھی ذکر کی ہیں۔ حقیقت حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

خطیب بغدادی کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات

اگر یہ بات بیان کی جائے کہ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے تاریخ بغداد میں امام ابو حنیفہ کے بارے میں طعن عیب نقص اور بُرائی سے متعلق روایات نقل کی ہیں جو اُن روایات کے برخلاف ہیں جو آپ نے اُن کے فضائل اور مناقب کے بارے میں بیان کی ہیں۔
 اس کا جواب پانچ طرح سے دیا جاسکتا ہے جن میں سے چار قسم کے جواب اجمالی ہوں گے اور پانچویں قسم کا جواب تفصیلی ہوگا۔

جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ جب روایات کے درمیان تعرض آجائے تو دونوں قسم کی روایات ساقط اور کالعدم شمار ہوتی ہیں اور وہ یوں رد ہوتی جاتی ہیں جیسے وہ وارد ہی نہیں ہوئی ہیں اور کسی سے روایت ہی نہیں کی گئی ہیں، حاسد خطیب اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے، امام محسود (یعنی امام ابو حنیفہ) کی تعریف و توصیف کے بارے میں بھی روایات نقل کی ہیں، جن روایات کو ہر زمانہ کے اہل علم نے نقل کیا ہے اور تمام علاقوں کے افراد اور شام اور عراق سے تعلق رکھنے والے نیک اہل علم نے امام ابو حنیفہ اور اُن کے فضائل کا ذکر کیا ہے (کسی شاعر نے کہا ہے):

”یہ سورج کی مانند ہیں جو آسمان کے کلیجہ میں ہوتا ہے اور اُس کی روشنی مشرق و مغرب کے تمام علاقوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔“
تو امام صاحب کے فضائل میں منقول یہ روایات اُن روایات سے کئی گنا زیادہ ہیں جو اُن کے حاسدین اور طاعنین نے نقل کی ہیں تو جب روایات کے درمیان تعارض اور اختلاف آجائے تو پھر وہ ساقط الاعتبار اور کالعدم شمار ہوتی ہیں تو یوں طے پائے گا جیسے خطیب نے اُن کو بیان ہی نہیں کیا، اپنی تاریخ میں اُن کا ذکر ہی نہیں کیا اور اُن کو روایت ہی نہیں کیا، تو اب وہ روایات باقی رہ جائیں گی جو ہم نے ذکر کی ہیں اور ائمہ اسلام اور جلیل القدر اہل علم نے انہیں روایت کیا ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب تعدیل کو جرح پر ترجیح حاصل ہو تو پھر وہ جرح یوں شمار ہوگی جیسے وہ جرح ہی نہیں۔

تحقیق کے ائمہ کے امام ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی کتاب ”التحقیق فی احادیث التعلیق“ میں کئی مقامات پر یہ بات ذکر کی ہے انہوں نے کُلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے متعلق اُس روایت کے بارے میں یہ کہا ہے جسے جابر جعفی نے حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

الْمَصْمُومَةُ وَالْأَسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا

”کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایسا حصہ ہیں کہ وضو ان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔“

تو اگر ہمارا مخالف فریق یعنی امام شافعی یہ کہیں وہ امام شافعی جو ان دونوں کو سنت قرار دیتے ہیں (وہ یہ کہیں) کہ اس

روایت میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جسے ایوب سختیانی اور زائدہ نے جھوٹا قرار دیا ہے تو ہم یہ کہیں گے: سفیان ثوری اور

شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے تو ان دونوں حضرات کا بیان ہی کافی ہے۔

اسی طرح انہوں نے ”دونوں کان سر کا حصہ ہیں“ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس روایت کو سنان بن ربیعہ نے شہر بن حوشب

کے حوالے سے حضرت ابو امامہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(18) أَنَّهُ قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

(18) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (3)، و ابوداؤد (134) فی الطہارۃ: باب صفۃ وضوء النبی e،

والترمذی (37) فی الطہارۃ: باب الاذنان من الرأس

”دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔“

تو اگر ہمارا مقابل فریق، یعنی امام شافعی، جو دونوں کانوں کیلئے نئے سرے سے پانی لیتے ہیں، وہ یہ کہیں کہ سنان بن ربیعہ مضطرب الحدیث ہے اور شہر بن حوشب کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا، تو ہم جواب میں یہ کہیں گے: جہاں تک شہر کا تعلق ہے تو امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے جہاں تک سنان کا تعلق ہے تو اُس کی حدیث کا اضطراب اُس کے ثقہ ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔

اسی طرح شرمگاہ کو چھونے والی روایت جسے اسحاق بن محمد فروی نے عبید اللہ بن عمر نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے (آپ نے ارشاد فرمایا ہے):

(19) مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا چاہیے۔“

اگر ہمارا مقابل فریق یہ کہے: اسحاق نامی راوی ثقہ نہیں ہے، کیونکہ امام نسائی یہ فرماتے ہیں: اسحاق ثقہ نہیں ہے، تو ہم یہ کہیں گے: یحییٰ اور شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

علم حدیث کے دیگر ماہرین نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ جب تعدیل کو ترجیح حاصل ہو تو جرح کو یوں قرار دیا جائے گا جیسے وہ تھی ہی نہیں، بعض محدثین کے حوالے سے جس راوی کی توثیق کے بارے میں روایت منقول ہے اُس کے بارے میں طعن کرنے والوں کے طعن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، تو مسلمانوں کے وہ امام جن کی پیروی زمین کے مختلف حصوں کے رہنے والے افراد نے کی ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہوں گے کہ اُن کے بارے میں حسد کرنے والے معاندین کے طعن کا اعتبار نہ کیا جائے۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص خود عادل نہ ہو اُس کی گواہی اور اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی ہے، محدثین نے خود خطیب کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُس کی ایسی خامیوں کا ذکر کیا ہے جو اُس کی روایت کو قبول نہ کرنے کے واجب ہونے کو ثابت کرتی ہیں، اگر تین باتیں رکاوٹ نہ ہوتیں تو ہم (خطیب کی اُن خامیوں کا تذکرہ کرتے)۔

پہلی رکاوٹ یہ ہے کہ ہمارے وہ امام جن کی ہم تقلید کرتے ہیں، یعنی امام ابو حنیفہ، اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں ہوئی ہے کہ اُنہوں نے اپنے کسی دشمن کا ذکر بُرے الفاظ میں کیا ہے یا مرحومین میں سے کسی کو بُرا کہا ہو، بلکہ اُن کا مسلک تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھا جائے، یہاں تک کہ تہمت بھی موجود ہو، تو اُس کے ذکر کے بعد یہ کہا جائے کہ اگر اس حوالے سے کوئی اور دلیل پائی گئی تو حکم مختلف ہوگا۔

اُن کا مسلک یہ ہے کہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے، اسی طرح ہمارے اصحاب کی

(19) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 74/1 فی الطہارة: باب مس الفرج - والبخاری (148/1 كشف) (285) -

والدارقطنی 147/1 فی الطہارة: باب ما روی فی لمس القبل - والحاکم فی "المستدرک" 1381

کسی میں ہر امام کا ذکر بھلائی کے حوالے سے ہی ہے ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: ہم لوگوں پر یہ لازم ہے کہ اُن کی پیروی کریں
حق کے طریقہ کی اقتداء کریں۔

تیسری رکاوٹ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(20) لَا تَذْكُرُوا أَمْوَاتَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ

”تم لوگ اپنے مرحومین کا ذکر صرف بھلائی کے حوالے سے کرو۔“

خطیب سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے اُس نے ہمارے ساتھ یہ زیادتی کی کہ اُس نے ہمارے امام کے بارے میں طعن و تشنیع
کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ

”اللہ تعالیٰ بُری بات کو بلند آواز میں کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے البتہ اُس شخص کا حکم مختلف ہے جس کے ساتھ ظلم ہوا
ہو۔“

ہم پر تو یہ لازم ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں کہ انہوں نے ایک شخص کو عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا
کئے ہوئے دیکھا تو اُسے منع نہیں کیا اُن سے کہا گیا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے سے منع کیا
جسے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا مصداق نہ بن جاؤں:

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى

”کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو بندے کو روکتا ہے جب وہ (بندہ) نماز ادا کرتا ہے۔“

تیسری رکاوٹ یہ ہے کہ خطیب کا بُرا کہنا اور اُس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اُس کا تذکرہ کرنا ایک غیر ضروری کام میں
شامل ہونے کے مترادف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:-

(21) مِنْ حُسْنِ الْإِسْلَامِ الْمَرْءُ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

”آدمی کے سالم کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے“

جو شخص خطیب کی خامیوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ ”تاریخ کبیر دمشق“ میں اُن کے حالات کا مطالعہ کر لے اس
کتاب کو ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبہ اللہ شافعی نے مرتب کیا ہے اُس کے علاوہ کتاب ”الاقتصار لامام ائمۃ الامصار“ کا مطالعہ کر لے
سے حافظ یوسف سبط ابن جوزی نے جمع کیا ہے تو آپ کو خطیب کی سیرت اور عادات و اطوار کے بارے میں وہ کچھ پڑھنے کو ملے گا
کتاب حیران ہوں گے کہ اُس جیسا شخص امام ابو حنیفہ کے بارے میں کوئی کلام کیسے کر سکتا ہے۔

(22) وردہ المتقی الہندی فی ”کنز العمال“ (42712) - والمرتضى الزبيدي في ”اتحاف سادة المتقين“ 490/7-

سنی 52/4

مخرجه احمد 201/1 - والطبرانی فی الكبير (2886) - وفي الصغير (1080) - والقضاعي فی مسند

کتاب (194) - وهناد فی الزهد (1117) من حديث حسين بن علي رضي الله عنهما

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص بکثرت غلطی کرتا ہو اور پھسلتا ہو وہ اگرچہ پرہیزگار بھی ہو پھر بھی اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی۔ خطیب بغدادی کی ان تمام خامیوں کے ہمراہ وہ تقریر ہی کافی ہے جو حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”السم فی المصیب فی رو الخطیب“ میں اور دیگر علماء نے بھی (اپنی کتابوں میں تحریر کی ہے) سابقہ موانع کی وجہ سے ہم اُن کا ذکر نہیں کریں گے۔

چوتھا جواب

چوتھا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں مختلف لوگوں کے حوالے سے جو طعن آمیز باتیں روایت کی گئی ہیں اُن لوگوں نے وہ باتیں حسد کی وجہ سے کی ہیں، کیونکہ جو شخص صاحب فضیلت ہو اُس سے حسد کیا جاتا ہے اور حسد کرنے والے کو ہمیشہ پرے کیا جاتا ہے مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! حسد سے کم ہی کسی کو نجات ملتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اُس جیسا کوئی اور فرد اُس سے اوپر جائے جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اُس سے زیادہ نمایاں ہو رہا ہو تو اپنے باطن میں اُس کے خلاف جذبات محسوس کرتا ہے اگر آدمی عقلمند اور پرہیزگار ہو تو وہ اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی ذات کیلئے ویسی نعمت کے حصول کی آرزو کرتا ہے لیکن وہ یہ آرزو نہیں کرتا کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے اور یہ چیز رشک ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(22) لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

”حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس میں

سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو“۔ الحدیث

لیکن اگر آدمی پرہیزگار نہ ہو تو اُس کا نفس امارہ بُرائی کو غالب کر دیتا ہے اور ایسا آدمی محسود کے خلاف ہو جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے مراتب ہیں ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو تلوار و تفنگ کے ذریعہ دوسرے فریق پر حملہ آور ہوتے ہیں بعض لوگ زبانی طور پر حملہ آور ہوتے ہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو نفس امارہ بُرائی کے حوالے سے مغلوب کر لیتا ہے اور کبھی وہ لوگ نفس امارہ پر غالب آ جاتے ہیں وہ علماء جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے حسد کیا وہ کبھی اُن کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی اُن پر تنقید کرتے ہیں مؤمن کی حالت اسی طرح ہوتی ہے کبھی شیطان اُس پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی وہ شیطان پر غالب آ جاتا ہے ان علماء نے اس بات کی صراحت بھی کی ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے (کہ وہ حسد کی وجہ سے امام صاحب پر تنقید کرتے ہیں) اُن علماء میں سے ایک ابن ابواللیلی بھی ہیں وہ بعض اوقات امام ابوحنیفہ پر تنقید کرتے ہیں اور بعض اوقات اُن کی تعریف کرتے ہیں اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ نو جوان (یعنی امام ابوحنیفہ) محسود ہے۔

(22) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 191/1 - والحمیدی (617) - وابن ابی شیبہ 557/10 - والبخاری

(7529) فی التوحید - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 188/4 .

پانچواں جواب

خطیب نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس کے حوالے سے پانچواں جواب تفصیلی ہے۔

خطیب اور دیگر حضرات نے امام ابوحنیفہ پر جو تنقید کی ہے اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ رائے پر عمل کرتے ہیں یہ بات وہ شخص کہہ سکتا ہے جو فقہ کی کوئی سمجھ بوجھ نہ رکھتا ہو جس شخص نے فقہ کا ذائقہ سونگھا ہو اور وہ حدیث سے بھی کام لے وہ یہ اعتراف کرے گا کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے سب سے بڑے عالم تھے اور آثار کی سب سے زیادہ تحقیق کرنے والے تھے اُن لوگوں نے جو اعتراض کیا ہے اُس کے باطل ہونے کی دلیل کئی حوالے سے دی جاسکتی ہے۔

اس میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ ”مرسل“ روایات کو بھی حجت سمجھتے ہیں اور ”مرسل“ روایات کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

قیاس کی اقسام

دوسرا پہلو یہ ہے کہ قیاس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم قیاس مؤثر ہے یہ وہ قیاس ہے کہ جب اصل اور فرع کے درمیان کوئی ایسا مشترک معنی ہو جو اثر انداز ہو سکتا ہو۔

دوسری قسم قیاس مناسبت ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان کوئی معنوی مناسبت پائی جاتی ہو۔

تیسری قسم قیاس شبہ ہے وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان شرعی احکام میں شکل و صورت کے اعتبار سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

چوتھی قسم قیاس طرد ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان دوری ہو۔

امام ابوحنیفہ اور اُس کے اصحاب یہ کہتے ہیں: قیاس شبہ اور قیاس مناسبت باطل ہے۔

قیاس طرد کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے بھی منکر

قرہ فرمایا ہے۔

شیخ ابو زید کبیر فرماتے ہیں: صرف قیاس مؤثر حجت ہے (قیاس کی باقی اقسام) باقی حجت نہیں ہیں۔

امام شافعی کا موقف

امام شافعی فرماتے ہیں: قیاس کی یہ چاروں اقسام حجت ہیں اور امام شافعی بہت زیادہ قیاس شبہ کا استعمال کرتے ہیں جس کی

مثال یہ ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں کو منصوص چیزوں پر قیاس کر لیتے ہیں کیونکہ کھانے کے حوالے سے اُن کے درمیان ظاہری

مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ کھانا اضافہ میں اثر انداز نہیں ہوتا اور ماپنے اور وزن کرنے کی طرح مقدار میں اثر انداز نہیں ہوتا۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر آدمی کا جرم تھوڑا ہو تو اُس کا خاندان اُس کا تادان ادا کرے گا کیونکہ تھوڑا

جرم بھی زیادہ جرم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: سرکہ مائع ہوتا ہے تو اس کی جنس پر قطرہ قائم نہیں ہو سکتا اس لیے یہ تیل کی طرح

نجاست کو زائل نہیں کرے گا، اگرچہ یہ اثر انداز ہونے والی چیز نہیں ہے تو یہاں امام شافعی نے سرکہ اور تیل کو ظاہری مشابہت کی وجہ سے اکٹھا کر دیا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ سرکہ کو پانی کے ساتھ جمع کرتے ہیں، کیونکہ اُس کے اندر اثر انداز ہونے والا مفہوم پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سرکہ بھی پانی کی طرح رقیق ہوتا ہے اور نجاست کو زائل کر دیتا ہے جبکہ اس کے ساتھ اُس چیز کو ملا بھی جائے اور قطرے بھی ٹپکا دیئے جائیں اور نچوڑ بھی لیا جائے۔ اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں پھر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صرف ایک یا دو قسمیں استعمال کرتے ہیں جبکہ امام شافعی کی قیاس کی یہ چاروں قسمیں استعمال کرتے ہیں اور وہ انہیں حجت بھی قرار دیتے ہیں۔

امام صاحب پر الزام بے بنیاد ہے

خطیب اور اُن جیسے افراد یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ حدیث کو چھوڑ کر قیاس کو استعمال کرتے ہیں اُن کا یہ کہنا انسانی خواہشات کے غلبہ کی وجہ سے ہے اور فقہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہے وہ جو کہتے ہیں اُس کے باطل ہونے کی صورت یہ ہے یعنی اُن کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ روایات کی پیروی نہیں کرتے ہیں یہ اس وجہ سے باطل ہوگا کہ جو شخص امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے دلائل سے واقف ہوگا وہ خطیب کے بیان کردہ اعتراض کے باطل ہونے سے بھی واقف ہو جائے گا۔

ترک قیاس کی پہلی مثال

اس کو تفصیلی طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُس کی دلیل نابینا شخص والی وہ روایت ہے جو ایک گڑھے میں گر گیا تھا (تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے) بعض لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

(23) (أَلَا مَنْ قَهَقَهُ مِنْكُمْ فَلْيُعَذِّبْهُ الْوُضُوءُ وَالصَّلَاةُ)

”تم میں سے جس شخص نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز کو ڈھرائے۔“

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور نماز کے دوران قہقہہ لگانے کو نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے پر قیاس نہیں کیا جبکہ امام شافعی کی رائے مختلف ہے انہوں نے اس میں قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ترک قیاس کی دوسری مثال

اسی طرح امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: کھجور کی نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے کیونکہ جنات کی حاضری والی رات سے متعلق روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور انہوں نے نبیذ کو دیگر تمام مشروبات پر قیاس نہیں کیا ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے کیونکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اس سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ ”ضعیف“ حدیث کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں۔

(23) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (164) - والدارقطني في "السنن" 166/1 في الطهارة: باب احاديث الفقهة في الصلاة - وعبد الرزاق (3760) في الصلاة: باب التسميم والضحك في الصلاة .

حیثیت میں ترک و ترجیح

لیکن خطیب اور اُن جیسے افراد یہ کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اُن بعض روایات کو ترک کیا ہے، جنہیں امام شافعی نے اختیار کیا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اُن روایات کو ترک کیا ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اُن حدیث کو اُن احادیث کی بنیاد پر ترک کیا ہے جو اُن روایات سے زیادہ مستند ہیں۔

فقہی روایت

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(24) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خُبْرًا

”جب پانی دو قلوں ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو اس لیے ترک کیا ہے، کیونکہ یہ صحیحین میں نہیں ہے اور لفظ ”قلّہ“ ایک ایسا لفظ ہے جو مشترک ہے پھر اس حدیث کی سند بھی مضطرب ہے، امام ابوحنیفہ نے اُس حدیث کو ترک کیا ہے جس پر شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا تصریح ہے اُن دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(25) لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں اُس سے وضو کر لے۔“

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

”پھر وہ اُسی پانی سے غسل کر لے۔“

یعنی کا حکم

اُن میں سے ایک روایت سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتی تھی کہ کسی ایسے پانی سے وضو کیا جائے جس میں کوئی چیز گیلی ہو، امام ابوحنیفہ نے اسے ترک کر دیا ہے، کیونکہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ہی نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے جو اس روایت کے برخلاف ہے اور وہ حدیث صحیح ہے جس پر شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے اُن حضرات نے اسے نقل کیا ہے اور وہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث ہے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(26) تُوَفِّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِيَسْدِرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِيرَةِ كَأَفُورًا

خرجه ابو داؤد (63) في الطهارة: باب ما ينجس الماء - والترمذي (50) في الطهارة، والشافعي في "الام" 18/1 في

نصرة: باب الماء الراكد - واحمد 27/2 - وابن ماجه (517) في الطهارة: باب مقدار الماء الذي لا ينجس -

خرجه ابن حبان (1251) - واحمد 492/2 - وعبد الرزاق (300) - وابو عوانة 276/1 - وابن الجارود في

السنن (54) - والطحاوی في "شرح معانی الآثار" 14/1 .

”نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دینا اور آخر میں تھوڑا سا کافور شامل کر دینا۔“

اس صحیح حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جب مطلق پانی کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے زائل ہو جائے جیسے پیری کے پتے یا کافور یا اشنان نام بوٹی یا صابون یا زعفران نامی بوٹی تو ایسے پانی کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

ان میں سے کچھ روایات وہ ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے ذریعہ وضو کرنا (مرد کیلئے) جائز نہیں ہے ان میں سے کوئی بھی روایت ”صحاح“ میں نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل اس لیے ترک کیا ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں ایک مستند حدیث ہے جسے امام ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں ذکر کیا ہے اور وہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں:

(27) قَالَتْ أَجْنَبْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَغْتَسَلْتُ فِي جُفْنَةٍ فَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا قُلْتُ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهَا قَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ وَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَأَغْتَسَلَ مِنْهُ

”مجھے اور نبی اکرم ﷺ کو جنابت لاحق ہو گئی میں نے ایک بڑے ٹب میں موجود پانی کے ذریعہ غسل کیا تو کچھ پانی بچ گیا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تاکہ اُس ٹب کے ذریعہ غسل کر لیں تو میں نے عرض کی: میں اس سے غسل کر چکی ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی پر جنابت اثر انداز نہیں ہوتی ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ذریعہ غسل کر لیا۔“

امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: ایسے پانی کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے البتہ بعض محدثین کا موقف اس سے مختلف ہے۔

جانور کے مرنے سے پانی کا نجس ہونا

ان روایات میں سے ایک وہ حدیث ہے جو اس بارے میں منقول ہوئی ہے کہ جانور کے مرجانے کی وجہ سے پانی نجس ہو جاتا

(26) اخبرجہ احمد 408/6 - وابن سعد فی "الطبقات" 455/8 - والشافعی فی "المسند" 203/1 - وعبد لرزاق

(4090)، والبخاری (1262) - وابوداؤد (4144) - وابن الجارود فی "المنتقى" (520) .

(27) اخبرجہ البخاری (253) فی الغسل: باب الغسل بالصاع ونحوہ - ومسلم (47) فی الحيض: باب القدر المستحب

من الماء فی غسل الجنابة - والترمذی (62) فی الطهارة: باب ماجاء فی وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد

ابو حنیفہ نے ایسے جانوروں کے بارے میں ان کے حکم کو ترک کیا ہے جن میں بہتا ہوا خون نہ ہو جیسے: مکھی، مچھر، بھڑ، بچھو

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو اس بارے میں ”صحیح بخاری“ میں منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(28) إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي

لَاخِرَ ذَاءٍ

جب مکھی کسی چیز کے برتن میں گر جائے تو آدمی اسے پوری طرح ڈبو کر پھر نکال کر باہر پھینکے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

کی کھال کا حکم

ان روایات میں سے ایک وہ عمومی روایات ہیں جو مردار کے بارے میں منقول ہیں، امام ابو حنیفہ نے انہیں ترک کیا ہے کہ کھال کو دباغت کے ذریعہ پاک کیا جاسکتا ہے اس کی دلیل بھی وہ صحیح حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری مسلم متفق ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

(29) مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ لَا تَنْتَفِعُكُمْ بِهَا بَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کر لیتے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مردار ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔“

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں: مردار کی کھال دباغت کے ذریعہ پاک ہو جاتی ہے جبکہ (محدثین کی) ماعت کا موقف اس سے مختلف ہے۔

ان روایات میں سے کچھ وہ روایات بھی ہیں جو مردار کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں، امام ابو حنیفہ نے اس ”صحیح“ حدیث کی وجہ سے انہیں ترک کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

”اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔“

(28) أخرجه الطحاوی فی ”شرح مشكل الآثار“ (3290) - والنسائی فی ”المجتبی“ 178/7 - وأبو یعلی (986) - وابن حبان (1247) - وأبی عبد البر فی ”التمهید“ 337/1

(29) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 469/1 - وابن حبان (1283) - ومسلم (364) فی الحیض: باب طهارة جسد المیتة بالدباغ - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 23/1 - والحمیدی (491) - وابن عوانة 211/1 - والطبرانی فی ”کبیر“ (11383)

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: مردار کے بال، اُس کی ہڈیاں، اُس کے سینگ اور اُس کی اُون پاک ہوتی ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

منی کا نجس ہونا

اُن روایات میں سے بعض روایات وہ ہیں جو منی کو دھونے کے لازم نہ ہونے کے بارے میں منقول ہیں اور یہ کہ اُسے کھرجا کر صاف کیا جاسکتا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابوحنیفہ نے ان روایات کو اس لیے ترک کیا ہے کہ وہ منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو ترک نہیں کیا، بلکہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: اگر منی خشک ہو چکی ہو تو اُسے کھرچنا جائز ہے اور اگر وہ تر ہو تو اُسے دھونا لازم ہے اس کی دلیل وہ مستند حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں، ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اُسے نقل کیا ہے اور وہ عطاء بن یسار کی نقل کردہ حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے:

(30) اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ وَيُصَلِّي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْبُقْعِ فِي ثَوْبِهِ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ

”وہ نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور دھونے کی وجہ سے پانی کا نشان کپڑے پر مجھے نظر آ رہا ہوتا تھا۔“

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: یہ نجس ہوتی ہے اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے (وہ بیان کرتے ہیں):

(31) رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ

”ایک دن میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا اور آپ کی پشت شام کی طرف تھی۔“

لوگ یہ سمجھتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کیلئے بیٹھے ہوں گے تو اس کے آغاز میں آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف پشت کی ہوگی اس طرح

(30) أخرجه ابن حبان (1381) - وأبو داود الطيالسي 44/1 - والبخاري (229) في الوضوء - ومسلم (289) - وابن

خزيمة في "صحيحه" (287) - وابن ماجه (536) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 419-428/2

(31) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 234/4 - وابن حبان (1418) - وأحمد 41/2 - والبخاري (149) في

الوضوء: باب التبرز في البيوت - وابن ماجه (322) - وأبو عوانة 201/1 .

حدیث میں اور اس حدیث کے درمیان تطبیق ہو جائے گی جسے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں سے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے وہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(32) لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

”پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔“

تو اس حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے خواہ کھلی جگہ ہو یا عمارت کے اندر آدمی موجود ہو اس بارے میں امام شافعی اور بعض محدثین کا موقف مختلف ہے۔

خسوں سر کے مسح میں تکرار

ان روایات میں سے کچھ روایات وہ ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین تین مرتبہ وضو کرتے تھے (یعنی وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو تین مرتبہ دھوتے تھے) تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں کیونکہ وہ (تین مرتبہ) مسح کی تکرار کو مستحب نہیں سمجھتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: وضو سے مراد دھونا ہے تو دھونے میں تکرار مستحب ہے لیکن مسح دھونے میں شمار نہیں ہوتا اس لیے اس میں بھی تکرار مستحب نہیں ہوگی اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی:

أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا تھا۔

پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا

ان روایات میں چند ایک روایات وہ ہیں جو مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں اور اس میں تاخیر کے مکروہ ہونے کے بارے میں ہیں تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے ان احادیث پر عمل نہیں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ دیگر تمام نمازوں کی طرح مغرب کی نماز کے بھی دو اوقات ہیں (یعنی ایک اس کا ابتدائی وقت ہے اور ایک انتہائی وقت ہے) حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: ان روایات کی بنیاد پر مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے لیکن اس کو تاخیر سے ادا کرنے کا مکروہ ہونا

(32) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 234/4 - وأحمد 421/5 - وأبو عوانة: 199/1 - والطبرانی فی

”الکبیر“ (3935) - والشافعی فی ”المسند“ 25/1 - والحمیدی (378)، والبخاری (394) فی الصلاة: باب قبلہ اهل

المدینة واهل الشام والمشرق - عن ابی ایوب الانصاری .

اس بات پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے جائز ہونے کا وقت ہی باقی نہیں رہا ہے جس طرح عصر کی نماز کو سورج کے زور ہونے تک مؤخر کرنا مکروہ ہے (لیکن اگر اُس وقت تک نماز ادا کی جائے تو ادا ہو جاتی ہے) اسی طرح مغرب کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کر لیا جائے تو یہ درست ہوگی اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(33) اِذَا قَدِمَ الْعِشَاءُ فَاَبْدَوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَصَلُّوْا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عِشَائِكُمْ

”جب رات کا کھانا آ جائے تو پہلے اُسے کھاؤ اس سے پہلے کہ تم مغرب کی نماز ادا کرو تم اپنے کھانے کو چھوڑ کر نہ جاؤ۔“

اس حدیث کی بنیاد پر امام ابو حنیفہ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

اُن روایات میں وہ روایات بھی شامل ہیں جو نمازوں کو اُن کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کے بارے میں اور ابتدائی وقت میں ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابو حنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اُن روایات میں اور صحیح صریح روایت کے درمیان تطبیق دی ہے جسے امام ابو عیسیٰ ترمذی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(34) اَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

”صبح کی نماز روشنی میں ادا کرو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی بنیاد پر انہوں نے یہ کہا ہے: صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا مستحب ہے تاکہ اس روایت اور دوسری صحیح روایت کے درمیان تطبیق ہو جائے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

”سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ نماز کو اُس کے مخصوص وقت میں ادا کیا جائے۔“

اس کی وجہ یہ ہے نماز کا آخری وقت بھی نماز کا مخصوص وقت ہوتا ہے۔

ایک موضوع روایت

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

”ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہوتا ہے اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کا درگزر ہوتا ہے۔“

(33) اخرجه الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (1986) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 457/1 - وابوداؤد

(3757) - واحمد 20/2 - والبخاری (673) - ومسلم (559) - والطبرانی فی ”الصغیر“ (995) - عن ابن عمر رضی اللہ

عنه

(34) اخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 179/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 457/1 - والطیالسی (959) -

والترمذی (154) فی الصلاة: باب ماجاء فی الاسفار بالفجر - والطبرانی فی ”الکبیر“ (4286)

-- عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”اسفروا بالفجر، فانه اعظم للاجر۔“

تو یہ ”موضوع“ روایت ہے جس کی طرف ابن جوزی نے اپنی کتاب ”التحقیق“ میں اشارہ کیا ہے لیکن انہوں نے اس حدیث کے ”موضوع“ ہونے کی صراحت نہیں کی ہے دیگر حضرات نے اس کے ”موضوع“ ہونے کی صراحت کی ہے۔

نماز وسطیٰ سے مراد کیا ہے؟

ان روایات میں وہ احادیث بھی ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں کہ نماز وسطیٰ سے مراد فجر کی نماز ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل نہیں کیا وہ یہ کہتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس قول کو اختیار کرتے ہوئے اس حدیث صحیح پر عمل کیا ہے جس کے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

(35) مَلَا اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

”اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔“

تو اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

نماز میں ”بسم اللہ“ کو پست آواز میں پڑھنا

ان روایات میں وہ روایات بھی ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں کہ بسم اللہ شریف بلند آواز میں پڑھی جائے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس بارے میں امام ابوحنیفہ نے قیاس کی بنیاد پر مخالفت کی ہے اور اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل اس لیے نہیں کیا ہے کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ منقول نہیں ہے بعض صحابہ کرام سے کچھ منقول ہے تاہم وہ مستند روایات نہیں ہیں اور بڑی حیرانگی امام دارقطنی پر ہوتی ہے کہ جنہوں نے بسم اللہ بلند آواز میں پڑھنے کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اس میں انہوں نے تعصب سے کام لیتے ہوئے موضوع روایات بھی نقل کر دی ہیں محدثین نے اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا اور ایک ہی کمان کے ذریعہ ان پر تیر اندازی کی جب وہ مصر آئے تو ایک مالکی نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی ایسی روایت منقول ہے جو بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بارے میں ہو؟ تو امام دارقطنی نے جواب دیا: جی نہیں!

(35) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/173 - وأحمد 1/79 - وأبو یعلیٰ (384) - ومسلم (627) (203) فی مساجد - والنسائی (474) فی الصلاة: باب المحافظة علی صلاة العصر - والبخاری (2931) فی الجہاد: باب الدعاء علی المشرکین بالحضرمۃ

اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے اس روایت پر عمل نہیں کیا، انہوں نے اس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جسے نقل کرنے میں شیخین متفق ہیں، امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(36) كَانُوا لَا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”یہ لوگ قرأت کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے نہیں کرتے تھے۔“

اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا، اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت

ان روایات میں سے کچھ احادیث وہ ہیں جو سورہ فاتحہ کے بارے میں منقول ہوئی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(37) لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(38) كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خُدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

(36) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 202/1- والبخاری فی ”القراءة خلف الامام“ (121)، وابن لیلی (2981)- وابن عوانہ 122/2- وابن حبان (1798)- ابن ماجہ (491) :

(37) اخرجہ ابن حبان (1782)- وابن ابی شیبہ 360/1- ومن طريقه اخرجہ مسلم (394) فی الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة- والشافعی فی ”المسند“ 75/1- والحمیدی (386)- واحمد 314/5- والبخاری (756) فی الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها- عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

(38) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 216/1- واحمد 241/2- والحمیدی (973)- ومسلم (395) (38) فی الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة- والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 40/2- عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ لادھوری ہوتی ہے، مکمل نہیں ہوتی ہے۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر بھی نماز درست ہوتی ہے جبکہ آدمی نے سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن کے کسی اور حصہ کی تلاوت کی ہوئی ہو حالانکہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے انہوں نے اس بارے میں منقول تمام روایات کے درمیان تطبیق دی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ادھوری ہوتی، مکمل نہیں ہوتی ہے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز ناقص ہوگی، مکمل نہیں ہوگی، لیکن اگر وہ بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے تو وہ سجدہ سہو کے ذریعہ اس نقصان کو پورا کر لے گا۔ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں نماز مکمل اور فضیلت والی سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی ہے البتہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے نتیجہ میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے اس کی دلیل وہ مستند حدیث ہے جسے امت نے نقل کیا ہے اور جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے:

(39) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُهَا كُلَّهَا فَقَالَ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ

مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی کو نماز کے تمام فرائض کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: تم تکبیر کہو اور پھر جو قرآن تمہیں آتا ہو اسے پڑھ لو۔“

تو اس حدیث پر عمل کرنا واجب بھی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

”جو قرآن آتا ہو اسے تم پڑھ لو۔“

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ سورہ فاتحہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

تشہد کے کلمات

ان روایات میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے بارے میں روایت ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس روایت کو ترک کیا ہے وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ تشہد کے کلمات کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بارے میں منقول تمام روایات میں سب سے زیادہ مستند ہیں جیسا کہ امام ابوعلیٰ ترمذی فرماتے ہیں: تشہد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں

(39) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 233/1 - وابن حبان (1890) - والبخاری (757) فی الاذان: باب وجوب

قراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها - والبيهقی فی ”السنن الکبریٰ“ 122/2 - واحمد 437/3 - من حدیث ابی

هريرة رضى الله عنه

سے سب سے زیادہ مستند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ہے۔ پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: صحابہ کرام اور تابعین میں سے اکثریت کا عمل اسی روایت پر ہے۔

نماز میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(40) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ

”جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ یقین پر بناء قائم کرے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس روایت پر اُس صورت میں عمل کرتے ہیں جب آدمی کا کوئی غالب گمان نہ ہو لیکن جب وہ غالب گمان ہو تو پھر وہ حدیث صحیح پر عمل کرتے ہوئے صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اور وہ صحیح حدیث شیخین نے نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(41) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

”جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست نتیجہ کے بارے میں کوشش کرے۔“

اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

قنوت نازلہ پڑھنا

اُن روایات میں وہ احادیث بھی ہیں جو فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے ذریعہ انہیں ترک کر دیا ہے وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ کو یہ بات پتا چلی تھی کہ یہ روایات منسوخ ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ”صحیحین“ میں (اُن کے مؤلفین نے) نقل کیا ہے:

(42) قَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی“

(40) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 233/1- وابن حبان (2664)- وابن خزيمة (1023)- وابدود

(1024)- وابن ماجه (1210) فی اقامة الصلاة: باب فیمن شك فی صلاته فرجع الی یقین- وابن ابی شیبہ 25/2- من

حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

(41) اخرجہ ابن حبان (2656)- واحمد 419/1- والحمیدی (96)- والبخاری (6671) فی الایمان: باب اذا حث

ناسیا فی الایمان- ومسلم (572) [9] فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له- وابن ماجه (1211) فی اقامة

الصلاة: باب ما جاء فیمن شك فی صلاته فتحری الصواب- عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(42) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 245/1- وابن حبان (1982)- والبخاری (4089) فی المغازی: باب

غزوة الرجیع- ومسلم (677) (304) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة .

جس میں آپ نے عرب کے کچھ قبائل کے بارے میں دعائے ضرر پڑھی تھی پھر آپ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

مکروہ اوقات میں نماز جنازہ کی ادائیگی

ان روایات میں نماز جنازہ کے بارے میں منقول عمومی روایات ہیں جن کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے تحت ان کے برخلاف فتویٰ دیا ہے وہ تین مکروہ اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں امام ابوحنیفہ نے اس حکم کو ”صحیح“ حدیث کی بنیاد پر خاص قرار دیا ہے جو صحیح حدیث صحیح مسلم میں امام مسلم نے نقل کی ہے حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(43) ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا

”تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنے سے اور ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے۔“

گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(44) عَفْوُ عَنْ أُمَّتِي صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

”میں نے اپنی امت سے گھوڑے اور غلام کے صدقہ کو معاف کر دیا ہے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اپنی رائے کی بنیاد پر اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس سے ”صحیح“ حدیث اختیار کی ہے جسے شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم نقل کرنے میں متفق ہیں انہوں نے یہ روایت اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

(45) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ

حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ بَسْرٌ

”نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک شخص اس کو پا کد امنی اختیار کرنے کیلئے باندھتا ہے

اخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 155/1- وابن حبان (1546)- واحمد 152/4- والنسائی 82/4 فی

حاشیہ باب الساعات التي نهى عن اقبار الموتى فيها- والبعوى فی ”شرح السنة“ (778).

اخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 29/2- واحمد 121/1- والحمیدی (54)- وابن ابی شیبہ 152/3- وابن

حجر (1813)- وابو یعلی (299)- والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 141/7- والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 118- من

حسب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اخرجه البخاری (1402)- ومسلم (987)- والعثماني فی ”اعلاء السنن“ 33/9 (2362) فی الزکاة: باب الزکاة فی

السنن وعدمه.

اور پھر وہ اُس کی گردن اور پشت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو روکتا نہیں ہے تو یہ گھوڑا اُس کیلئے رکاوٹ (یعنی جہنم سے بچاؤ کا باعث) ہوگا۔“

اسی لیے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: گھوڑے میں زکوٰۃ لازم ہوگی اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

روزے کی حالت میں کھینے لگانا یا لگوانا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(46) أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

”کھینے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس کے معنی کا علم حاصل کیا اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کی تو انہوں نے اس کے مفہوم پر عمل کیا، کھینے لگوانا روزہ نہیں توڑتا ہے۔ اس کی دلیل وہ صحیح حدیث ہے جسے امام ابویسٰیٰ ترمذی نے نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(47) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں کھینے لگوائے تھے۔“

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حج قرآن کا افضل ہونا

اُن روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے:

(48) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

(46) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 95/2 - والحاکم فی "المستدرک" 427/1 - واحمد 280 - وابن خزيمة

(1963) - والبيهقي فی "السنن الكبرى" 265/4 - وعبد الرزاق (7522) - والطيالسي (989) - والدارمي

14/2 - وابوداؤد (2364) فی الصوم: باب فی الصائم یحتجم

(47) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 101/2 - وابو یعلی (2474) - والشافعی 255/1 - وعبد الرزاق

(7541) - والحمیدی (501) - وابن ماجه (1682) - والطبرانی فی "الكبير" (12138) - والبيهقي فی "السنن

الكبرى" 263/4 .

(48) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 140/2 - واحمد 394/3 - ومسلم (1213) (136) - وابوداؤد

(1785) - والنسائی 164/5 - وابن خزيمة (3025) - والحاکم فی "المستدرک" 480/1 - والبغوی فی "شرح

السنة" (1888)

☆☆ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج مفردا.....

نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے، کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حج قرآن زیادہ صحت رکھتا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اُس ”صحیح“ حدیث کو ترجیح دی ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم جیسے حضرات اُس حدیث کو بیان کرتے ہیں:

(49) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ کرنے کیلئے حاضر ہوں۔“

احرام میں نکاح

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(50) لَا يُنْكَحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ

”احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔“

امام مسلم اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابو حنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کر دیا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اُس حدیث پر عمل کیا ہے جس کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق پایا ہے اور ان دونوں حضرات نے یہ حدیث اپنی اپنی ”صحیح“ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے (وہ بیان کرتے ہیں):

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی تو اُس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔“

شعۃ کے احکام

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(51) الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمْ

(49) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 153/2 - واحمد 99/3 - وابوداؤد (1795) - ومسلم (1251) - وابن حریمة (2619) - وابن ماجہ (2969) - وابویعلی (3684) .

(50) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 286/2 - واحمد 57/1 - والشافعی فی ”المسند“ 316/1 - ومسلم (1409) (41) - وابوداؤد (1841) - وابن ماجہ (1966) - وابن خزیمة (2649) - وابن الجارود (444) - من حدیث حسان بن عفان رضی اللہ عنہ

(51) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 121/4 - وابن حبان (5185) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 103/6 - وابن ماجہ (2497) فی الشفعة: باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة - وابوداؤد (3515) فی البیوع: باب فی الشفعة - من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

”شفعہ اُن چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہو سکیں۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث کو اختیار کیا ہے جسے نقل کرنے میں شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ

”پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

نکاح اور نوافل

اُن روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جو نوافل کی ترغیب دینے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں اُس کے بارے میں لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے انہیں ترک کر دیا جیسے وہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح میں مشغول ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں ”صحیح“ حدیث کو اختیار کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

(52) وَلَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

”تاہم میں (نفل) روزے رکھتا بھی ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

نکاح میں ولی کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو نکاح میں ولی کی موجودگی شرط ہونے کے بارے میں منقول ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(53) لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس پر عمل کو ترک کر دیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ بالغ لڑکی کا نکاح ولی کے بغیر بھی درست ہوتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس مستند حدیث پر عمل کیا ہے جو بطور خاص اس بارے میں وارد ہوئی ہے جسے امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(52) اخبرني ابن حبان (14) - واحمد 241/3 - ومسلم (1401) في النكاح: باب اسحاب النكاح لمن تاقت نفسه اليه ووجد المؤونة - والنسائي 60/6 في النكاح: باب النهي عن - والبيهقي في "السنن الكبرى" 77/7 - من حديث انس رضي الله عنه

(53) اخبرني الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 9/3 - وابن حبان (4077) - وابن الجارود (703) - والحاكم في "المستدرک" 171/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 107/7 - والترمذی (1101) في النكاح: باب ما جاء لانكاح الا بولي - وابن ماجه (1881) في النكاح: باب لا نكاح الا بولي - من حديث ابي موسى الأشعري رضي الله عنه

54) لَا يَمُحُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا

شبہ عورت اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اُس کی اجازت اُس کی خاموشی ہوگی۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ نے اُس ”صحیح“ حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے:

55) أَنَّ خَنْسَاءَ زَوَّجَهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ ثَيِّبَةً فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بِحَدِّهَا

سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا کے والد نے اُن کی شادی کرادی اُس خاتون کو یہ رشتہ پسند نہیں تھا وہ خاتون شبہ تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

اسی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: شبہ عورت اپنی ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھے گی اور کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی اس بارے میں امام شافعی کا موقف اس کے برخلاف ہے۔

نکاح میں مہر کا تعین

ان روایات میں سے وہ عمومی روایات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نکاح میں مہر کا تعین شرط ہے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام ابویسیٰ ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے:

56) أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَرَى لَهَا مِثْلَ صِدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانَ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَائِشٍ الْأَشْجَعِيَّةِ مِثْلَ مَا قَضَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ

ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ایک شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تھی پھر اُس شخص

خرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 11/3 - واحمد 219/1 - ومالك 524/2 - ومن طريقه اخرجه الشافعي

”مسند“ 12/2 - وعبد الرزاق (10282) - وسعيد بن منصور (556) - وابن ابی شیبہ 136/4 - وابن حبان (4084) -

ابن حبان ابن عباس

خرجه احمد 328/6 - ومالك في ”الموطأ“ 535/2 - ومن طريقه اخرجه الشافعي في ”المسند“ 12/2 - وابن سعد

”الطبقات“ 456/8 - والبخاری (5138) - وابوداؤد (2101) - والنسائی في ”المجتبی“ 86/6 - وابن الجارود في

”سنن“ (710)

خرجه ابن حبان (4098) - وابن ابی شیبہ 300/4 - وابوداؤد (2114) في النکاح: باب فيمن تزوج ولا يفرض لها

سنة على ذلك - والحاكم في ”المستدرک“ 180/2 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 245/7

کا انتقال ہو گیا اور اُس شخص نے اُس عورت کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور رخصتی بھی نہیں کروائی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس عورت کو اُس جیسی دیگر عورتوں کی مانند مہر مثل ہوگا اُسے وراثت میں سے حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بروع بنت واشق اشجعیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں وہی فیصلہ دیا تھا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسا نکاح درست ہوتا ہے حالانکہ اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

طلاق کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو طلاق کے مباح ہونے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے ان پر عمل کو ترک کیا ہے اس طرح کہ وہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث میں اعتماد کیا ہے جسے شیخین نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کر کے ہے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(57) أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي حَالِ الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَرُّهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقْهَا قَبْلَ أَنْ تَبَيِّنَ فَبِتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءُ

”اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس سے رجوع کر لے اور پھر وہ اُسے اپنے ساتھ رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اُسے حیض آئے اور پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس روکے رکھے اور اگر چاہے تو اُسے طلاق دیدے یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔“

وانت کا قصاص

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو وانت توڑنے پر قصاص لازم ہونے کے بارے میں ہیں اس بارے میں امام شافعی

(57) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 52-53/3-واحمد 6/2-ومسلم (1471) (3)-وعبد الرزاق (954) والطبرانی فی "الاوسط" (1646)-والدارقطنی فی "السنن" 9-10/4-وابو یعلی (5650)-وابن حبان (4264)-والنسائی فی "المجتبی" 141/6

مختلف ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے یہ موقف قیاس کی روشنی میں اختیار کیا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس میں اس "صحیح" حدیث پر اعتماد کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ہے:

كَانَ الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ عَمَّتُهُ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ سِنَهَا فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْإِشْرَ فَأَبَوْا فَأَعْرَضُوا عَلَيْهِمُ الْعُقُوفُ فَأَبَوْا فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقَصَاصِ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ
 سیدہ ربیعہ بنت نصر رضی اللہ عنہا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں انہوں نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اس کا دانت توڑ دیا پھر انہوں نے دوسرے فریق کے سامنے دیت کی پیشکش کی تو دوسرے فریق نے اس بات کو نہیں مانا وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں قصاص لینے کا حکم دیا اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

شرکین کا قتل

ان روایات میں وہ روایات ہیں جو شرکین کو قتل کرنے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہیں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام حنفی نے ان پر عمل نہیں کیا اور قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: عورت کو بوڑھے مرد کو راہب کو نابینا شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں اس "صحیح" حدیث پر اعتماد کیا ہے جسے امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں نقل کیا ہے:

(58) أَنَّ امْرَأَةً وَجِدَتْ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ
 "ایک مرتبہ کسی جنگ میں ایک خاتون مقتول پائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے خواتین اور بچوں کے قتل کو ناپسندیدہ قرار دیا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

کے شکار کا حکم

ان روایات میں سے چند روایات وہ ہیں جو کتے کے ذریعہ شکار کرنے کے مباح ہونے میں عمومی طور پر منقول ہیں لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابو حنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا بلکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے تو اس شکار کو نہیں کھایا جاسکتا ایک قول کے مطابق اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں اس "صحیح" حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے:

(59) أَنَّ عِدِّيَّ بْنَ حَاتِمٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ

(شرح معانی الآثار) 220/3 - واحمد 22/2 - وابن ابی شیبہ 381/12 - وابو عوانہ 93/4 -

بخاری 222/2 - والبخاری (3015) - ومسلم (1744) (25) - من حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

فَقَتَلَ فُكْلٌ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑ دو اور وہ جانور کو مار دے تو تم اُسے کھاؤ لیکن اگر وہ خود اُس میں سے کچھ کھائے تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ وہ شکار اُس نے اپنے لیے کیا ہوگا۔“

ذوی سہام

ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ تمام ذوی سہام کو (میت کے ترکہ میں سے بچا ہوا مال) لوٹایا جائے گا البتہ (میت کے) شوہر یا بیوی کا حکم مختلف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ایسی صورت میں وہ مال بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا۔ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے یہ حکم قیاس کے مطابق دیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(60) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَغْرَةً عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا

”نبی اکرم ﷺ نے بنو لحيان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پیٹ میں مرجانے والے بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیرا دیا کیے جائیں گے پھر اُس خاتون کا انتقال ہو گیا جسے تاوان کی رقم دینے کا فیصلہ دیا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ اُس کی وراثت اُس کے بیٹوں اور اُس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی اُس کے خاندان پر لازم ہوگی۔“

یہاں اور احادیث بھی ہیں جنہیں امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

خطیب کا بیان محض افتراء ہے

ان سب باتوں سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ خطیب اور دیگر حضرات نے جو یہ کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ قیاس اور رائے پر عمل کرتے تھے احادیث پر عمل نہیں کرتے تھے یہ ایک بہتان اور افتراء ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اُس کے شاگرد اس سے بری الذمہ ہیں

(59) اخرجہ ابن حبان (5881) - ومسلم (1929) (1) فی الصيد: باب الصيد بالکلاب المعلمة - والبيهقي فی ”الکبری“ 235/9 - وابوداؤد (2847) فی الصيد: باب فی اتخاذ الکلاب للصيد، واحمد 258/4 - عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

(60) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 205/3 - وابو یعلیٰ (5917) - واحمد 438/2 - وابوداؤد (4579) فی الدیات: باب ما جاء فی دية الجنين - وابن ماجه (2639) فی الدیات: باب دية الجنين - ومالك (5) فی العقول: باب عقول الجنين - والبخاری (5759) فی الطب: باب الکھانة - من حدیث ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

حادث کی عدم موجودگی میں قیاس پر عمل کرتے ہیں اور تمام مجتہدین اسی طرح کیا کرتے ہیں تو بقدر استطاعت یہ وہ جواب تھا جس کے اس قول کے جواب میں دیا گیا ہے۔

قسم کی عربیت دانی

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امام ابوحنیفہ کی عربی میں غلطیاں پائی جاتی تھیں جس طرح انہوں نے بھاری چیز کے ذریعہ کے مسئلہ میں یہ کہا ہے ولو رماہ بابا قبیس تو اس کا جواب تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

یہاں جواب یہ ہے کہ یہ مشہور لغت ہے ابن انباری بیان کرتے ہیں یہ حارث قبیلہ کی لغت ہے جیسے اُن کے شاعر نے یہ شعر کہا

ان اباہا و ابا اباہا قد بلغا فی المجد غایتاھا

”بے شک اُن کا باپ اور اُن کے باپ کا باپ بزرگی میں انتہاء درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔“

مندہ فقیر عرض کرتا ہے: میں نے امام المسلمین امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تحریر ”مصر“ میں حضرت تمیم داری کی اولاد کے پاس دیکھی ہے جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں منتقل ہوئی ہیں یہ تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت تحریر کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیرون اور فلاں فلاں شام کی بستیاں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بستی بھی ہے وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور اُن کے بھائیوں کے نام کر دی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس تحریر کے آخر میں یہ لکھا ہے: اے ابوطالب نے تحریر کیا ہے اور ابوبکر بن ابوقحافہ اور فلاں بن فلاں اور معاویہ بن ابوسفیان اس کے گواہ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عربوں کے سب سے بڑے فصیح شخص ہیں تو انہوں نے یہاں لفظ: ابوطالب ابوقحافہ ابوسفیان لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نام اسی طرح مشہور ہیں اسی لیے انہوں نے ان کو تبدیل نہیں کیا تو اگر امام حنفیہ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لفظ: ”ابا قبیس“ کیوں استعمال کیا تھا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پہاڑ اسی نام سے مشہور ہے اسی لیے عامل کے آنے کی وجہ سے اسے متغیر نہیں کیا گیا۔

جوزی کا جواب

اس کا دوسرا جواب وہ ہے جسے حافظ سبط ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ پر الزام ہے اُن سے لفظ ابا قبیس منقول ہے نقل کرنے والوں میں سے ثقہ راویوں نے اُن سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

جامع الکبیر کے مسائل کی شہادت

تیسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص علم نحو اور علم اعراب میں امام ابوحنیفہ کی قابلیت کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہو اور وہ اس حوالے سے اُن کا اور دیگر ائمہ کا موازنہ کرنا چاہتا ہو وہ الجامع الکبیر کے ”قسم“ سے متعلق ابواب کا مطالعہ کر لے وہ علم نحو میں امام ابوحنیفہ کی قابلیت کا معترف ہو جائے گا کیونکہ امام محمد نے ان مسائل کو امام ابوحنیفہ کے سمندر سے چنا اور حاصل کیا ہے۔

ائمہ نحو کی گواہی

ائمہ نحو میں سے ابن جنی، قاضی ابوسعید سیرانی، ابوعلی فارسی نے اس کتاب کی شرح تحریر کی ہے اور ان سب حضرات نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کتاب کا مصنف علم نحو میں بلند مرتبہ پر فائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطیب بغدادی نے ”قسم“ سے متعلق ان مسائل کا اور اس سے متعلق نحوی معاملات کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے اور وہ اس سے واقف بھی نہیں ہو سکے ہیں، کیونکہ اگر وہ اس سے واقف ہوتے تو وہ اس طرح کی بات کرنے کی جرأت نہ کرتے، خواہ نفسانی خواہش اُن پر غالب بھی آگئی ہوتی، کیونکہ کوئی عالم شخص کسی دوسرے عالم کے مقابلہ میں صرف طبیعت کی خرابی اور اپنی بڑائی کی وجہ سے اس طرح کی حرکت نہیں کر سکتا، البتہ جاہل شخص اپنی جہالت کی وجہ سے یہ جرأت کر سکتا ہے۔

سلطان، فاضل، کامل، بادشاہ، معظم، عیسیٰ بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب، جو شام کے حکمران تھے، انہوں نے اپنی اس کتاب میں اس بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے جو انہوں نے خطیب بغدادی کی تردید میں تحریر کی ہے جو اس تنقید کے بارے میں ہے جو خطیب نے امام الائمہ سراج الائمہ امام ابوحنیفہ پر کی ہے اور اس میں انہوں نے (یعنی عیسیٰ بن عادل) نے موزوں اور مناسب بحث کر دی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کی طرف سے انہیں جزائے خیر دے!

ابن عیاش کی روایت

جہاں تک اُن کے یہ کہنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ انہوں نے ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضاء کی وجہ سے نہیں مارا گیا تھا، بلکہ اس وجہ سے مارا گیا تھا کہ وہ ریشم کا کام کرنے والوں کے چیئر مین بن جائیں۔

اس کا جواب تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کو رسوا کرنے کا ارادہ کیا اور حقیقت میں اس کے ذریعہ خود کو رسوا کر لیا، کیونکہ یہ بات حد تو اتر تک مستند ہونے کے قریب منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے مارا گیا تھا اور یہی بات خود خطیب بغدادی نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے یہ بات ایک جماعت کے حوالے سے روایت کی ہے تو پھر وہ اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟

جو شخص بھی خطیب بغدادی کی بات کو دیکھے گا تو وہ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرے گا کہ اُن کے اندر نفسانی خواہشات کی پیروی اور حیاء کی کمی کتنی زیادہ ہے۔

ابن عیاش پر طعن

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب میں کئی جگہ پر ابن عیاش نامی راوی پر طعن نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا اور یہ بات انہوں نے حافظ ابو نعیم اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کی ہے تو پھر آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ جس شخص کو انہوں نے مجہول قرار دیا ہے یہاں اُسے عادل قرار دے رہے ہیں حالانکہ عقلمند آدمی کا سب سے کمتر

یہ ہے کہ اس کے کلام میں تناقض نہیں پایا جاتا ہے۔

رسول سے محبت

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے ”عریف“ کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ بنو مروان کے حکمرانوں نے انہیں یہ پیشکش اس لیے کی تھی کیونکہ وہ آل رسول ﷺ سے محبت کرتے تھے تو یہ بات امام ابوحنیفہ کے نقص پر مبنی تھی جس کو قبول کرنا پر ظلم کرنے والے شخص کے ظلم کے نتیجے میں ہونے پر دلالت کرتی ہے اور خطیب بغدادی اس روایت کو کیسے تسلیم کر سکتے ہیں؟ حالانکہ انہوں نے خود یہ بات بیان کی ہے کہ ابن ہبیرہ نے عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کو مارا۔

مساحب کا مسائل میں رجوع

جہاں تک خطیب بغدادی کی اس بات کا تعلق ہے کہ پہلے امام ابوحنیفہ نے کچھ روایات پر عمل کیا اور پھر ان سے رجوع کر لیا تو اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

حق کی طرف رجوع بہتر ہے

پہلا جواب یہ ہے کہ حق کی طرف رجوع کر لینا باطل پر جمے رہنے سے زیادہ بہتر ہے جب ان کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ روایات منسوخ ہیں یا مؤول ہیں یا مرجوح ہیں یا اللہ کی کتاب کے حکم کے برخلاف ہیں تو اب ان سے رجوع کرنا لازم ہو جاتا تھا اور باطل پر اصرار کرتے ہوئے ان کی بنیاد پر فتویٰ دینا درست نہیں ہونا تھا جبکہ مقصد صرف یہ ہو کہ اپنی علمی قابلیت کو بچایا جاسکے۔

خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ ان کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ اس کے ذریعہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری، دیانت اور باطل پر اصرار نہ کرنے کی صفت بیان کر دی ہے۔

امام شافعی سے موازنہ

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اگرچہ اپنے بعض اقوال سے رجوع کیا ہے لیکن امام شافعی نے اپنے جن قدیم اقوال سے رجوع کیا ہے ان کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے اور دیگر ائمہ نے بھی اسی طرح کیا ہے تو یہ چیز ان حضرات کی دیانت، پرہیزگاری اور حق کو ترجیح دینے کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو۔

رجوع قابل مذمت نہیں ہے

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ (فقہی) موقف اور قول سے رجوع کر لینا جب اس کے ساتھ کوئی دنیاوی غرض وابستہ نہ ہو بلکہ اس کی وجہ سے دنیاوی امور میں کمی آ رہی ہو تو پھر اس چیز کو مذمت کے طور پر کیسے ذکر کیا جاسکتا ہے اور اس وجہ سے تنقید کیسے کی جاسکتی ہے؟

وکیع سے منسوب روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس قول کا تعلق ہے جو انہوں نے وکیع بن جراح کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: ہم مؤمن ہیں، لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری حالت کیا ہے؟ وکیع کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سفیان ثوری کے قول کے مطابق بات کہے گا: وہ اپنے ایمان میں شک کرنے والا شمار ہوگا، ہم لوگ یہاں بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن ہی شمار ہوتے ہیں۔ تو وکیع نے یہ کہا: ہم تو سفیان ثوری کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا قول اللہ تعالیٰ کے بارے میں جرأت ہے۔ اس اعتراض کا جواب چار حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

علم کلام میں مہارت

پہلا جواب یہ ہے: اگر تو خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا ہے تو درحقیقت انہوں نے اُن کی تعریف کر دی ہے کیونکہ انہوں نے یہ حکایت نقل کی ہے کہ اُن کے اور دیگر حضرات کے درمیان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اُس کی صفات کی معرفت کے درمیان کتنا فرق پایا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ علم کلام میں کتنی مہارت رکھتے ہیں؟ اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اس مسئلہ کا تعلق علم کلام سے ہے اور علماء سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی کہ خطیب کا کلام اُن جاہل لوگوں میں رائج ہو سکتا ہے جن کا علم کلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، وہ صرف الفاظ حدیث کو روایت کرنا جانتے ہیں۔

دین کی اصل میں شک

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: ایمان کے بارے میں شک کرنا دین کی اصل کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے، یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے کہ کیا وہ حق ہیں یا حق نہیں ہیں؟ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا تھا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی تھی: میری یہ حالت ہے کہ میں حقیقی طور پر مؤمن ہوں۔ یہ بات اُن لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ایمان میں شک کرتے ہیں۔

سفیان ثوری کے حوالے سے یہ حکایت بھی منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں! یہاں تک کہ جب انہیں امام ابوحنیفہ کا قول پہنچا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ اسی طرح سفیان ثوری کے زیادہ تر مسائل وہ ہیں جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے حاصل کیے ہوئے ہیں۔

وکیع پر جرح

اس کا چوتھا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے خود وکیع کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وکیع کے علاوہ (کوئی بھی دوسرا) راوی میرے نزدیک زیادہ ثابت ہوگا۔ تو خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیسے ایک شخص کو خود ہی ضعیف قرار دیتے ہیں اور پھر اُس سے امام ابوحنیفہ پر طعن بھی نقل کر دیتے ہیں، گویا کہ وہ اُس شخص کے بارے میں

مستحکم کر رہے ہیں، امام ابوحنیفہ پر تنقید ثابت نہیں کر رہے ہیں۔

سچ سے منسوب ایک اور روایت

جس تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے، جو انہوں نے وکیع کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک مرتبہ سفیان ثوری، محمد بن عیسیٰ بن ابویعلیٰ، قاضی شریک، حسن بن صالح اور امام ابوحنیفہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے، ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: یہ شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہے اور اپنی ماں سے زنا کر لیتا ہے اور اپنے باپ کے سر میں شرب پی لیتا ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی ابن ابویعلیٰ نے اُن سے کہا: میں تمہاری گواہی کبھی قبول نہیں کروں۔ سفیان ثوری نے اُن سے کہا: میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ قاضی شریک نے اُن سے کہا: اگر میرے پاس اختیار ہو تو میں یہ کر دیتا اور وہ کر دیتا۔ حسن بن صالح نے کہا: اب میرا آپ سے تعلق رکھنا حرام ہے۔ اس کے جواب چار حوالوں سے دیئے جاسکتے ہیں۔

پہلا جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ پر تنقید کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی شخصیت ظاہر کر دی، انہوں نے امام ابوحنیفہ کو حق پر ثابت کر دیا اور اس حوالے سے دیگر چار افراد پر تنقید کر دی، کیونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب شخص کا کبیرہ گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو جانا، یہ خارجیوں کا مسلک ہے، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسا شخص مطلق ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے اور کافر نہیں ہوتا ہے، تو جو بات امام ابوحنیفہ نے ارشاد فرمائی ہے، وہ درست ہے اور جو بات اُن لوگوں نے کہی ہے، وہ خارجیوں کا مسلک ہے (یا اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے)۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی خود وکیع کو ضعیف قرار دے چکے ہیں، تو وہ اپنے کلام کے برخلاف کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جس شخص کو انہوں نے ضعیف قرار دیا ہے، پھر اُسی شخص کو امام ابوحنیفہ پر تنقید کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے: یہ روایت اُس کے بھی برخلاف ہے، جو وکیع اور خطیب سے منقول ہے، جیسا کہ خطیب بغدادی نے وکیع کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف بیان کی اور وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

چوتھا جواب

اس کا چوتھا جواب یہ ہے: ان چاروں حضرات کا امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن، دو حوالوں سے معتبر نہیں ہوگا، پہلی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ ان حضرات سے بڑے عالم اور ان سے بڑے فقیہ تھے، دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ امام ابوحنیفہ سے حسد کرتے تھے اور اپنے حسد کا (بعض اوقات) اظہار بھی کر دیتے تھے، بعض اوقات یہ لوگ اس کا اعتراف

کر لیتے تھے تو ان لوگوں کا امام ابوحنیفہ پر طعن کیسے معتبر ہوگا؟

حدیث کے مطابق فتویٰ نہ دینا

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے علی بن عاصم کے حوالے سے نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ کو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: میں اس کے مطابق فتویٰ نہیں دوں گا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

یحییٰ بن معین کی تنقید

ایک پہلو یہ ہے: خطیب نے خود علی بن عاصم کے بارے میں طعن کیا ہے اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُن سے یہ کہا گیا: امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں: علی بن عاصم میں کوئی حرج نہیں ہے وہ کذاب نہیں ہے تو یحییٰ بن معین نے کہا: اللہ کی قسم! وہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی اُس کے حوالے سے کوئی حدیث نقل کی جائے گی تو پھر یہ شخص آج کیسے ثقہ ہو سکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے: ہم نے امام ابوحنیفہ کے مسلک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ وہ تو ”مرسل“ اور ”ضعیف“ روایات بھی اختیار کر لیتے ہیں وہ مستند روایات سے بھلا کیسے اجتناب کریں گے؟ تو وہ اس بارے میں اپنے مسلک کو کیسے ترک کر سکتے ہیں؟

سخ یا تاؤل کا احتمال

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات اُن سے صحیح طور پر منقول بھی ہو تو حق بات وہی ہوگی جو انہوں نے کہی ہے کہ میں اس کو اس لیے اختیار نہیں کروں گا کیونکہ یہ منسوخ ہے یا مؤول ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مقابل ہے یا مستند نہیں ہے اور کتنی ہی روایات ایسی ہیں جن کے مطابق امام شافعی، امام مالک اور دیگر اہل علم نے فتویٰ نہیں دیا ہے تو اُن کے بارے میں صرف یہی گمان کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ان روایات کے مطابق فتویٰ اس لیے نہیں دیا ہوگا، کیونکہ وہ اس روایت کے بارے میں یہ جانتے ہوں گے کہ ان میں (مذکورہ بالا صورتوں میں سے) کوئی ایک صورت پائی جاتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حدیث قلتین

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے موسیٰ بن سینانی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: حدیث قلتین مشہور ہے تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں۔ اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے جو فرمایا ہے وہ دلیل کے ذریعہ ثابت ہونے والا حق ہے کیونکہ حدیث قلتین کو ”صحیحین“ میں نقل نہیں کیا گیا بلکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی نقل نہیں کیا پھر یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے

اس میں یہ روایت منقول ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ اُس میں بعد میں غسل کرنے کا اور بخاری کی روایت میں: بعد میں غسل کرنے کا ذکر ہے۔

خلاصہ ”اسم مشترک ہے“

دوسرا جواب یہ ہے: جسے امام طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ لفظ ”قلہ“ اسم مشترک ہے امام شافعی نے اس سے مراد ”حجر کے گھرے“ لیے ہیں اس بارے میں کوئی مستند حدیث منقول نہیں ہے اور کوئی عقلی دلیل بھی موجود نہیں ہے تو مشترک لفظ پر عمل کرنا صرف اسی حدیث سے ہوتا ہے جب کوئی خارجی دلیل موجود ہو اور وہ یہاں پائی نہیں جاتی ہے۔ تو اس طرح کی روایت پر امام ابوحنیفہ جیسا شخص کسی حدیث کو تسلیم کر سکتا ہے؟ جنہیں احادیث اور اُن کے معانی سے تمسک کا بخوبی علم ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: انہوں نے اس بارے میں اپنی ذات کی حالت کی اطلاع دی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں اور یہ حجت کے برخلاف نہیں ہے کہ امام شافعی نے اس پر اعتماد کیا ہے کیونکہ ایک دلیل بعض مجتہدین کے نزدیک باقی دلائل پر ترجیح رکھتے ہیں اور بعض کے نزدیک ترجیح نہیں رکھتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں ان سب کا ذکر علم اصول فقہ میں کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے: دونوں طرف کے فریقوں کو گناہ نہیں ہوتا ہے۔

چہرین سے متعلق روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: انہوں نے عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے کہ انہوں نے رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں امام ابوحنیفہ سے کہا کہ اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے تو امام ابوحنیفہ نے کہا: کیا وہ اڑنا چاہ رہے تھے؟ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں جو منقول ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحضر طور پر منقول نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ کہا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں منقول حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے تو جب امام ابوحنیفہ کو اس حدیث کی علت کا علم ہو گیا تو انہوں نے اسے بے بنیاد روایوں کا ذکر بُرے الفاظ میں کرنے کو اچھا نہیں سمجھا اور عبد اللہ بن مبارک کو بطور خوش طبعی کے جواب دیا جو اُن کی بات افزائی بھی تھی انہوں نے یہ ارادہ نہیں کیا کہ اُن کے منہ میں پتھر ڈال دیں (یعنی انہیں لا جواب کر دیں) جیسا کہ انہوں نے براء کے بارے میں کیا تھا کہ جب انہوں نے اُن سے رفع یدین کے بارے میں دریافت کیا تھا جیسا کہ سفیان بن عیینہ نے اس سے حکایت نقل کی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مالی اراکم ترفعون ایدیکم فی الصلاة کانھا اذناہ خیل

شمس اسکنوا فی الصلوۃ

”کیا وجہ ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز کے دوران یوں ہاتھ بلند کرتے ہو کہ جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں، تم نماز میں پرسکون رہا کرو۔“

تیسرا جواب یہ ہے: جو نماز سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گا کہ امام ابوحنیفہ اس بارے میں مستند احادیث اور آثار نقل کیے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رفع یدین کرنا بدعت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع یدین کی جو حدیث ہے اُسے روایت کرنے والے تمام لوگ مدنی ہیں اور امام مالک نے خود اس حدیث کو اختیار نہیں کیا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا، حالانکہ وہ اہل مدینہ کی روایت کے دوسرے کسی بھی شخص سے زیادہ عالم تھے۔

چار سو روایات کو مسترد کرنے کا الزام

جہاں تک خطیب بغدادی کی اُس روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے یوسف بن اسباط کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے چار سو یا اس سے زیادہ احادیث مسترد کر دیا تھا اور اس میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کا یہ قول شامل کر دیا ہے کہ گھڑ سوار شخص کو دو حصے ملیں گے اور پیدل شخص کو ایک حصہ ملے گا اور امام ابوحنیفہ نے یہ کہا: میں کسی جانور کا حصہ کسی مومن کے حصہ سے زیادہ نہیں کروں گا، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اُن کے گھوڑے کے دو حصے دیئے تھے اور ایک حصہ انہیں دیا تھا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: کسی حدیث کو قبول نہ کرنا لازم آئے گا یا تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ حدیث منسوخ ہوگی یا یہ ہے کہ اُس کی تاویل کی گئی ہوگی یا پھر یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ہوگی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(61) سَيَأْتِيَكُمُ عَنِّي أَحَادِيثٌ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا يَكُونُ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ مِنِّي، وَمَا يَكُونُ مُخَالَفًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّا مِنْهُ بُرَى

”عنقریب تمہارے پاس میرے حوالے سے ایسی روایات آئیں گی جن میں آپس میں اختلاف پایا جاتا ہوگا، تو اُن میں سے جو بھی اللہ کی کتاب کے موافق ہو وہ میری طرف سے ہوگی اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو میں اُس سے لاتعلق ہوؤں گا۔“

اکابر مجتہدین نے ایسا ہی کیا ہے جو کتاب و سنت کے عارف تھے البتہ جو لوگ علوم سے ناواقف ہیں اور جو محض روایات کو نقل کر دیتے ہیں جیسے سنتے ہیں، انہیں یہ پتا نہیں ہوتا کہ یہ حدیث ناسخ ہے یا منسوخ ہے اللہ کی کتاب کی موافق ہے یا مخالف ہے؟

محدثین کا طرز عمل

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اُن کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو دو حصے دیئے تھے

نے اپنی کتاب ”مغازی“ میں اسی طرح نقل کیا ہے تو محدثین نے اُس پر تنقید کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: واقدی نے نبی ﷺ کی طرف بیس ہزار احادیث منسوب کی ہیں۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: واقدی اسانید کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول واقدی کی نقل کردہ روایت کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: واقدی نے جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔ تو اگر امام ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے تو انہوں نے واقدی کو اس طرح نہ نہیں کہا ہے، جس طرح دوسرے لوگوں نے کہا ہے تو اس حدیث کا ماخذ کیا ہوگا؟

جہاں تک تیسرے جواب کا تعلق ہے: تو وہ یہ ہے کہ ”سیر“ سے متعلق باب میں امام ابو حنیفہ کی مسانید میں یہ بات آئے گی جس کے ذریعہ اس مسئلہ کے بارے میں امام ابو حنیفہ کے مسلک کا درست ہونا ظاہر ہو جائے گا، لیکن ہم یہاں طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے کچھ چیزیں ذکر کر دیتے ہیں۔

شعار کا حکم

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے شعاع کا اشعار کیا تھا جبکہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اشعار کرنا مشلہ ہے۔ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ عظم کے مسلک سے عدم واقفیت

اُس میں سے ایک جواب یہ ہے: اس کا انکار وہ شخص کرے گا جو امام ابو حنیفہ کے مسلک سے واقفیت نہیں رکھتا ہوگا، کیونکہ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اُن کے زمانہ میں جس طریقہ سے اشعار کیا جاتا تھا وہ مشلہ تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے اشعار کے طریقہ کے خلاف تھا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے جانور کی کوہان کے بائیں حصہ کو معمولی سا چیرا لگاتے تھے جو جانور کیلئے تکلیف دہ نہیں ہوتا تھا اور اُسے عذاب کا شکار نہیں کرتا تھا، حالانکہ جاہل لوگ اس بارے میں بعد میں مبالغہ کرنے لگے وہ کوہان کو چیر دیا کرتے تھے اور اس طریقہ سے چیر دیا کرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے چیرا لگانے کے طریقہ سے مختلف ہوتا تھا۔ اس طرح پہلی بات یہ ہے کہ جانور کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے پھر یہ تھا کہ گرمی کی شدت میں وہ زخم بگڑ جایا کرتا تھا تو وہ مشلہ کرنے کے مترادف ہو جاتا تھا، جب امام ابو حنیفہ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تو انہوں نے اس طرح کے اشعار کو مکروہ قرار دیا، کیونکہ یہ سنت کے مخالف ہے اور مشلہ کرنے کے مترادف ہے۔

اگر خطیب بغدادی اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے تو کیا انہوں نے اُن کے الفاظ کو نہیں دیکھا ہے کہ جو فرماتے ہیں: اشعار کرنا مشلہ ہے اس میں انہوں نے ”الف لام“ داخل کیا ہے اور یہ اصل عہد کیلئے ہوتا ہے یعنی وہ مخصوص شعر جو سامنے نظر آ رہا ہے پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ مشلہ ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا کیا ہوا مشلہ نہیں ہوتا ہے۔

اس طعن کے ذریعہ خطیب بغدادی نے اپنی رسوائی کا سامان کیا ہے انہوں نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ وہ اس بارے میں امام ابو حنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے اور پھر انہوں نے امام ابو حنیفہ پر تنقید کی ہے جس سے وہ خود واقف نہیں ہیں یہ بات

عدل سے تعلق نہیں رکھتی ہے کہ آدمی تنقید کرتے ہوئے جلد بازی سے کام لے۔

امام طحاوی نے اس بارے میں نص کی ہے اور فرمایا ہے: جہاں تک مسنون اشعار کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اشعار ابتداءً اسلام میں ہوا کرتا تھا جب مثلاً کرنا مباح تھا جیسا کہ عربینہ قبیلہ کے افراد سے متعلق واقعہ میں بات منقول ہے اُس کے بعد مثلاً کرنے کو منسوخ کر دیا گیا تو اشعار کو بھی منسوخ کر دیا گیا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کفار کا مثلاً کرنے سے منع کیا ہے جو عنادر کھنے والے اور جنگ کرنے والے لوگ ہیں تو پھر جانور کا مثلاً کیسے کیا جاسکتا ہے؟ جو پابند ہی نہیں ہے تو اشعار کا بنیادی مقصد علامت مقرر کرنا ہے اور یہ چیز مشکیزہ یا جوتے لٹکانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: ابتداءً اسلام میں کفار لوگ قربانی کے جانوروں سے تعرض نہیں کرتے تھے دوسرے جانوروں سے تعرض کرتے تھے تو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ اس بات کی علامت مقرر کی جائے تاکہ کفار ان سے تعرض نہ کریں لیکن جب اسلام ظاہر ہو گیا اور امن حاصل ہو گیا تو اشعار کی سنت باقی نہیں رہی۔

امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت پر اعتماد کیا ہے وہ فرماتی ہیں:

ان شئت فاشعر وان شئت فلا تشعر

”اب اگر تم چاہو تو اشعار کرو اور اگر چاہو تو اشعار نہ کرو۔“

ابو مقاتل رازی بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اہل عراق میں سے اشعار سے متعلق حدیث کو قتادہ کے حوالے سے ابو حیان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

سودا ختم کرنے کا اختیار

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(62) المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا عن مجلس العقد

”خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار رہتا ہے جب تک وہ مجلس عقد میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں۔“

جبکہ امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں: جب بیع لازم ہو جائے تو پھر اختیار باقی نہیں رہتا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

امام مالک کا مسلک

پہلا جواب یہ ہے: امام مالک نے یہ حدیث نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور پھر وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے حالانکہ وہ نافع کی نقل کردہ روایات اُن کی صحت اور اُن کی علت کا زیادہ علم رکھتے ہیں تو اُن کا اس پر عمل نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(62) أخرجه ابن حبان (4916) - وأحمد 56/1 - والبخاری (2111) في البيوع: باب البيعان بالخيار ما لم

يتفرقا - ومسلم (1531) في البيوع: باب ثبوت خيار المجلس - وأبو داود (3454) في البيوع: باب خيار المتبايعين

تیسرا جواب یہ ہے: امام مالک فرماتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو اس کے برخلاف کرتے ہوئے پایا ہے اگر یہ حدیث حسیںؑ تو اہل مدینہ سے مخفی نہ رہتی۔

تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ مستند طور پر بھی منقول ہو تو اس سے مراد خیال قبول ہوگا، تاکہ اس حدیث پر اور دیگر تمام روایات پر عمل کرنے اور ان کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

قرعہ اندازی کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تھے تو اپنی قرعہ کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قرعہ اندازی کرنا جوا ہے۔ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر اُس حوالے سے عمل کیا ہے جس حوالے سے یہ منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہی سفر پر جانے لگے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرے اسی طرح وہ تقسیم جس میں سفر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور جس میں کسی کے حق کو باطل قرار نہ دیا جا رہا ہو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے یہ اندازہ لگالیا کہ کسی بیوی کو ساتھ لے کر سفر کرنے اور دو دعویداروں میں سے کسی ایک کو حق میں فیصلہ دینے کے حکم میں فرق ہے تو انہوں نے قیاس سے اجتناب کیا اور اُس حدیث عمل کیا جو اس بارے میں وارد ہوئی۔

تیسرا جواب آگے چل کر تفصیل کے ساتھ آئے گا جو ”مسانید“ کے درمیان آئے گا۔

صاحب پر ایک الزام کی تحقیق

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر نبی مجھے دیکھ لیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرتے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

پہلا جواب یہ ہے: یہ خطیب نے لفظوں میں ہیرا پھیری کی ہے اور اس کے ذریعہ انہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ وہ حضرت جے امام ابو یوسف نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب عثمان بنی کا ظہور ہوا اور اُس نے اصول کے بارے میں اپنے مہلک کو بیان کیا اور امام ابوحنیفہ کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر بنی مجھے دیکھ لے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرے تو یہاں خطیب نے ”ب“ اور ”ت“ میں حرفوں کی ہیرا پھیری کر دی ہے (یعنی لفظ ”بنی“ کو لفظ ”نبی“ کہہ کر نقل کر دیا)۔

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ہی یہ بات روایت کی ہے: امام ابوحنیفہ عظمیٰ اور سمجھداری کے حوالے سے مخصوص تھے تو کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا۔

تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات درست بھی ہو تو اس سے مراد دنیاوی امور ہیں اور نبی اکرم ﷺ دنیاوی امور میں اپنے

اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اُن کے اقوال کو اختیار کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات اس میں کوئی غلطی بھی ظاہر ہو جاتی تھی۔ کیونکہ وحی اور عصمت کا تعلق شرعی احکام سے ہے اس بارے میں بحث اصولی فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مشروبات کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! جو انہوں نے ابو مطیع کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو امام ابو حنیفہ سے جس بھی مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے یہی فرمایا: یہ حلال ہے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: جو بات امام ابو حنیفہ نے کہی ہے، اُکا بر صحابہ اور تابعین کا مسلک بھی یہ ہے، تو امام ابو حنیفہ آثار کے برخلاف رائے کیسے دے سکتے ہیں؟ اور صحابہ کرام کو فاسق کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اُن کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: اُن سے کھجور کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا اور اُس چیز کے مباح ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا، جو نشہ آور نہ ہو، تو انہوں نے جواب دیا تھا: میں اُسے کیسے حرام قرار دے سکتا ہوں؟ اور ستر صحابہ کرام کو کیسے فاسق قرار دے سکتا ہے (کیونکہ اُن حضرات کا بھی یہی مسلک ہے)۔

دوسرا جواب جو ”مسانید“ کے درمیان تفصیل سے آئے گا وہ یہ ہے: اس بارے میں مختلف اخبار اور روایات منقول ہیں جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بارے میں امام ابو حنیفہ کا جو مسلک ہے، وہی درست ہے۔

یحییٰ بن معین کا موقف

تیسرا جواب یہ ہے: جو یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: تین روایات نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر منقول نہیں ہیں (یہ روایت) ”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ اور یہ روایت: ”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ وضو کرے“ اور یہ روایت: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے“۔

عباس دوری بیان کرتے ہیں: جب میں نے یحییٰ بن معین کی زبانی یہ بات سنی، تو میں امام احمد بن حنبل کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم واپس اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں منقول روایت مستند حدیث ہے اور یہ مکحول کی نقل کردہ روایت ہے، جو انہوں نے عنبرہ کے حوالے سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ عباس دوری بیان کرتے ہیں: میں یحییٰ بن معین کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا، تو یحییٰ نے کہا: تم اُن سے کہو کہ مکحول کی تو عنبرہ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی۔

طلاء کا شرعی حکم

ابن منذر نے اپنی کتاب ”الاشراف“ میں یہ بات نقل کی ہے: طلاء کے بارے میں علماء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: جب اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے، تو اسے پینا مباح

حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو طلحہ انصاری، حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، اور تابعین میں سے حسن بصری، امام شعبی، ابراہیم نخعی، عکرمہ اور لیث مسلمی مسلک ہے۔

خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اس حوالے سے امام ابو حنیفہ پر کیسے تنقید کرتے ہیں؟ حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس سے صرف اکابر صحابہ کی پیروی کی ہے، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نبیذپی لے اور اس کا یہ ارادہ پختہ ہو کہ وہ اس کو پانی تک کہ اُسے نشہ ہو جائے تو پہلا گھونٹ حرام ہوگا، اس طرح اگر کوئی لہو و لعب کیلئے اسے پی لیتا ہے یا عیش و نشاط کیلئے اسے پیتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا، لیکن جب وہ اس کا اتنا حصہ پی لے جس کے بارے میں اُسے غالب گمان ہو کہ اس سے اُسے نشہ نہیں ہوگا، یہ لہو و طرب کیلئے نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جہاں تک خمر کا تعلق ہے تو اس کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام ہے، اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت کی ہے اور امام ابو حنیفہ کا مسلک بھی یہ ہے: خمر کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر مشروب کی نشہ آور مقدار حرام ہوگی۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ سکر میں سین پر زبر پڑھنا غلط ہے، کیونکہ صحیح لفظ سکر، یعنی سین پر پیش کے ساتھ ہے۔

یہ خواب کا تذکرہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: جو انہوں نے احمد بن حسن ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس چیز کے بارے میں؟ میں نے عرض کی: امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے درمیان جو اختلاف ہے اُس کے بارے میں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابو حنیفہ کا تعلق ہے تو میں اُس سے واقف نہیں ہوں، جہاں تک مالک کا تعلق ہے تو اُس نے علم تحریر کیا ہے اور جہاں تک شافعی کا تعلق ہے تو وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے۔

اس کے دو جواب

اس کا جواب دو حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے: اس روایت کا متن ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت کتنی کمزور اور جھوٹ ہے، کیونکہ صحیح حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کی اُمت کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ، امام ابو حنیفہ سے واقف نہ ہوں؟ حالانکہ نبی اکرم ﷺ ہر نیک اور گناہگار شخص سے واقف ہوتے ہیں، لیکن ان کے اعمال نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ امام ابو حنیفہ سے کیسے واقف نہیں ہوں گے؟ حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی اکثریت اُن کے مسلک کے مطابق عمل کرتی ہے۔

امام صاحب کی تعریف میں خواب

دوسرا جواب یہ ہے: یہ خواب اُن روایات کے برخلاف ہے جو نیک لوگوں کی جماعت کے حوالے سے اور مسلمان علماء کے حوالے سے منقول ہے: اُنہوں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے امام ابوحنیفہ کو پاکیزہ قرار دیا ہے۔

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے: جو فضل بن خالد کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں پہلے امام ابوحنیفہ سے بغض رکھتا تھا میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوحنیفہ کا کلام لقمان کے کلام کی مانند ہے بلکہ اُس سے زیادہ (حکمت آمیز ہے)۔

تو میں نے توبہ کی اور امام ابوحنیفہ سے محبت رکھنے لگا۔

میت کا کفن حاصل کرنا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس قول کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے محمد بن غالب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر میت کو دفن کر دیا جائے اور پھر اُس کے ورثاء کو اُس کے کفن کی ضرورت پیش آئے تو اُنہیں یہ حق حاصل ہوگا کہ میت کی قبر کو کھود دیں۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: یہ راوی جس کی کنیت ابو جعفر شباخ ہے یہ متروک الحدیث اور کذاب ہے یہ بات خطیب نے بھی ذکر کی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب وہ امام ابوحنیفہ پر طعن روایت کرنے لگتے ہیں تو جھوٹے راویوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔
دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کا مسلک اس بارے میں اس کے برخلاف ہے کیونکہ اُن کا مسلک یہ ہے کہ جب قبر کو کھود کر کفن نکال لیا گیا ہو تو میت کے ورثاء پر یہ بات لازم ہوگی کہ میت کو دوبارہ کفن دیں۔

تیسرا جواب یہ ہے: جب میت کے جسم پر کوئی ایسا کفن ہو جو اُس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ کفن ورثاء کی اجازت کے بغیر دیا گیا ہو اور وہ لوگ اس کے محتاج بھی ہوں تو اب اُن لوگوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اسے حاصل کر لیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔

کفر سے توبہ کروایا جانا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس بیان کا تعلق ہے جو اُنہوں نے سفیان ثوری کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: سفیان ثوری امام ابوحنیفہ کے ساتھ واضح عداوت رکھتے تھے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے کئی مواقع پر اُنہیں خاموش کیا اور لا جواب کر دیا تو وہ لوگ اس بات کی قدرت ہی نہیں رکھتے تھے کہ اس بارے میں بات چیت کر سکیں سفیان ثوری

یہ ہے۔ مگر حضرات کا نفس امارہ اُن کے بھی ساتھ تھا، وہ بعض اوقات اُنہیں بُرائی کی تلقین کرتا تھا، تو وہ اس طرح کی باتیں بشری نفس کے تحت کر دیتے تھے یہ بالکل اُسی طرح ہے جس طرح اللہ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کیا تھا، اور پھر جب وہ نصیحت حاصل کر لیتے تھے تو اُن کی تعریف کرنا شروع کر دیتے تھے۔

حسین کی تعریف

ہم نے جو بات بیان کی ہے: اُس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ پر طعن کرنے والے جس بھی صاحب کے سے کوئی روایت نقل کی گئی ہے (جس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی ہو) اُس شخص کے حوالے سے ایسی روایت بھی ملتی ہے جس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف و توصیف کی ہوگی، تو پہلی چیز بشری تقاضوں کے مطابق اور نفس امارہ کے تحت ہوگی اور دوسری چیز اُن لوگوں کی پرہیزگاری اور تقویٰ کی وجہ سے ہوگی اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اشارہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا مَسَّكُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ۝

بے شک وہ لوگ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں جب شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی اُنہیں چھو لیتا ہے تو وہ نصیحت حاصل کر لیتے ہیں اور اُنہیں سمجھ آ جاتی ہے۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہ اپنے آپ کو غصہ سے بچا کر رکھتا ہے اور کسی کی غیبت نہیں کرتا ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ کی ہے اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں کی گئی ہے کہ اُنہوں نے ان میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو۔

سفیان ثوری کا واقعہ

جیسا کہ عبد اللہ بن مبارک نے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سفیان ثوری کے پاس موجود تھا تو اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی۔ میں نے اُن سے کہا: امام ابوحنیفہ غیبت سے کتنے دور ہیں، میں نے تو کبھی اُنہیں کسی کی غیبت کرتے نہیں دیکھا۔ تو سفیان نے کہا: وہ اس سے زیادہ عقلمند ہیں کہ اپنی نیکیوں پر کسی اور کو مسلط کریں۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابو یوسف نے اس کی وضاحت کی ہے اور یہ فرمایا ہے: جب ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو قضاء کے لیے بلایا اور اُنہوں نے انکار کر دیا، تو ابن ہبیرہ کا مسلک یہ تھا کہ جو شخص حاکم وقت کی اطاعت نہیں کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے، امام ابوحنیفہ سے کہا: تم نے کفر کیا ہے، تو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر بُرائی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر اُس نے دوسری مرتبہ بلایا، ایسا تین مرتبہ ہوا، پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کو قید کر دیا، امام ابوحنیفہ نے یہاں تک کہ میرے ساتھیوں نے مجھے مشورہ دیا، وہ میرے پاس میرے معاملہ کے سلسلہ میں آئے، پھر اُنہوں نے اُن کا راستہ سمجھ کر دیا اور سواری پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ مکہ چلے گئے، پھر مسلسل وہاں رہے یہاں تک کہ مروانیہ خاندان کی حکومت ختم ہو گئی، حضرت عبد اللہ سفاح کی طرف منتقل ہوئی، تو پھر یہ لوگ امام ابوحنیفہ کے پاس وفد کی شکل میں گئے، تو سفیان ثوری کے بیان کا یہ مطلب ہوگا کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

خارجیوں کا توبہ کروانا

تیسرا جواب یہ ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے: جب خارجی لوگ کوفہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے تلواریں سونت کر امام ابوحنیفہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور یہ کہا: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ کوئی شخص گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا ہے یہ حکایت مشہور ہے جس میں آگے چل کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن کے دشمنوں نے یہ کہہ دیا: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہے اُن کی مراد اس کے ذریعہ یہ واقعہ ہوتا ہے۔

کرخی کا نقل کردہ واقعہ

یہ واقعہ امام کرخی سے بھی نقل کیا گیا ہے اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ لوگ وہاں سے نکلے تو اُن کے بڑے سے کہا گیا: امام ابوحنیفہ نے کفر کے ذریعہ مراد وہ چیز لی ہے جو تمہارا عقیدہ ہے تو تم اُن سے دوبارہ توبہ کرواؤ۔ تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اُس کفر سے توبہ کرتا ہوں کہ جس کا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ میں معاذ اللہ اُس پر ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ یا علم کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ تو اُس نے کہا: گمان کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔“

تو یہ تمہاری طرف سے گناہ ہو گیا، تو یہ کفر ہوگا، اس لیے اب تم کفر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اُس نے کہا: تم بھی توبہ کرو! امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر قسم کے کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن لوگوں کے بیان کا یہ مطلب ہوگا کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

امام احمد کا واقعہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے امام ابوحنیفہ کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کہ کیا یہ جائز ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ابراہیم حربی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ امام احمد نے دقیق مسائل بیان کیے میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: محمد بن حسن کی کتابوں سے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام احمد بن حنبل، امام محمد کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور ان سے استفادہ کیا کرتے تھے تو پھر وہ کسی دوسرے کو اس سے کبے منع کر سکتے ہیں؟

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کی تحریروں کی مخالفت امام احمد بن حنبل نے صرف چند مسائل میں کی ہے اور یہ اُس سے تعداد میں ہیں جن مسائل میں امام شافعی اور دیگر حضرات نے مخالفت کی ہے کیونکہ مسائل کے اصول سے تعلق رکھنے والے ایک

مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے امام ابو حنیفہ کی مخالفت کی ہے اور ان مسائل کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے ان دونوں حضرات سے مختلف ہے تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ وہ مسائل جو امام احمد بن حنبل کا مسلک ہوں وہ ان کے لئے شخص کی مخالفت کریں۔

تیسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے انہوں نے امام احمد بن حنبل پر اس سے بھی زیادہ طعن کیا ہے امام احمد بن حنبل نے حریر بن عثمان کو ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے ثقہ ہے۔ حالانکہ حریر بن عثمان جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا حالانکہ ایسے شخص اور اس شخص کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھتا ہو۔ پھر خطیب بغدادی نے یہ کہا ہے: حریر کذاب اور فاسق تھا۔

پھر ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی تھی: اس کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ سے تھی۔ یہ روایت غلط ہے۔ ابن عیاش کہتے ہیں: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: میں نے ولید بن عبد الملک کو یہ روایت منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے اس نے کہا تھا: علی کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی۔

پھر امام احمد بن حنبل پر تنقید کو پختہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی نے یہ کہا: یزید بن ہارون کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچے وہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رب العزت کی زیارت کی تو اس نے فرمایا: اے یزید! کیا تم حریر بن عثمان کے روایات نوٹ کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ پھر نے فرمایا: اے یزید! تم اس کے حوالے سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ علی بن ابوطالب کو برا کہتا ہے۔

پھر امام احمد بن حنبل کے بارے میں بھی یہ بات نقل کی ہے: وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیا کرتے تھے۔ خطیب بغدادی اس سے مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں کو ان سے متنفر کیا جائے اس میں انہوں نے حد سے تجاوز کیا بالکل اسی طرح امام احمد بن حنبل پر بھی تنقید کرنے کا ان کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ لوگوں کے دلوں کو ان سے متنفر کیا جائے۔

خطیب بغدادی نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات بھی بیان کی ہے: انہوں نے کئی مقام پر وہم کیا ہے جس کا ذکر محمد عبد الرحمن بن علی بن جوزی نے اپنی کتاب ”السہم فی المصیب فی الرد علی الخطیب“ میں کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیا

تو امام اعظم پر لگائے جانے والے الزامات کے جوابات میں سے (یہ پانچواں جواب وہ تھا جو تفصیل کے ساتھ تھا یہ اس سے تھا جو خطیب بغدادی نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ذکر کیا ہے اب ہم اس مقام سے کلام کا رخ موڑتے ہیں تاکہ ہم اس کی غیبت میں واقع نہ ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرمان پر عمل کرنے والوں میں سے بنائے:

اے ایمان والو! تم بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تم لوگ تجسس نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔

امام ابوحنیفہ کے اخلاق

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام ابوحنیفہ کی پیروی کرنے والا بنائے کہ وہ لوگوں سے مختلف طرح کی باتیں سنتے تھے، لیکن اس کے باوجود خود پر قابو رکھتے تھے، اُن کے بارے میں یہ بات نقل نہیں کی گئی کہ انہوں نے دوسرے لوگوں میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو، بلکہ وہ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے تھے، معاف کر دیتے تھے، درگزر کا مظاہرہ کرتے تھے اور تحمل اختیار کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق کا بیان

یوسف بن عبد اللہ سبط ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق بن ہمام کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ بردبار کوئی شخص نہیں دیکھا، ہم لوگ مسجد خیف میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص اُن کے پاس آئے اُس نے منہ ڈھانپا ہوا تھا، اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دریافت کیا اور بولا: اے حماقت کا کام کرنے والی عورت کے بیٹے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اے شخص! اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا کرے! تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: فلاں مسئلہ! میں نے اس بارے میں دریافت کیا تھا، تو آپ نے اس بارے میں وہ فتویٰ دیا تھا، جو حسن بصری کے اس بارے میں فتویٰ کے برخلاف ہے۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: حسن بصری نے غلط فتویٰ دیا، تو اُس شخص نے کہا: اے کافر! اے زندیق! تم حسن بصری کو غلط قرار دے رہے ہو، امام ابوحنیفہ کے ساتھی اُنھے تاکہ اُس کی پٹائی کریں، تو امام ابوحنیفہ نے اُن لوگوں کو اس بات سے منع کیا اور فرمایا: اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور حسن بصری کا فتویٰ غلط ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اُس نے امام ابوحنیفہ کو بہت بُرا بھلا کہا، تو امام ابوحنیفہ نے اُس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں مغفرت کرے! وہ میرے بارے میں اس کے برخلاف جانتا ہے، جو تم نے میرے بارے میں بیان کیا ہے، جب سے میں نے اس کی معرفت حاصل کی ہے، میں نے اُس سے عدول نہیں کیا اور میں نے صرف اُس کی معافی کی اُمید رکھی ہے اور مجھے صرف اُس سے سزا سے ڈر لگتا ہے۔ پھر وہ رونے لگے، یہاں تک کہ اُن کی کنپٹیاں پھڑکنے لگیں، ایک شخص اُنھ کو اُن کے پاس گیا اور بولا: میں اللہ کی ذات کے حوالے سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں، میں نے غلطی کی ہے اور میں اپنی جہالت اعتراف کرتا ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ کے رونے میں اضافہ ہو گیا، یہاں تک کہ اُن کے کندھے بھی حرکت کرنے لگے، انہوں نے فرمایا: اے شخص! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں۔ اُس شخص نے کہا: میں اس سے بھی آگے چیز چاہتا ہوں۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: تمہیں ہر قسم کی اجازت ہے اور ہر وہ شخص جو مجھے بُرا کہتا ہے، وہ بھی میری طرف سے معاف ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی! مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے، مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے۔

مذکورہ سند کے ساتھ احمد بن منصور رماہی کا یہ بیان منقول ہے: یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ بردبار اور کوئی شخص نہیں دیکھا، جب انہیں کسی شخص کے بارے میں یہ پتا چلتا کہ اُس نے اُن پر تنقید کی ہے یا اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا ہے، تو وہ نرمی کے ساتھ اُسے جواب بھجواتے تھے اور فرماتے تھے: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں، جسے میرے بارے میں اُس کے برخلاف کا علم ہے، جو تم نے کہا ہے۔

(علامہ خوارزمی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُن کی پاکیزہ آل اور اصحاب پر درود نازل فرمائے)

سر باب:

ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

پہلی مسند: ”مسند حارثی“

یہ امام ابو محمد حارثی بخاری کی مرتب کردہ ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے چار ائمہ حضرات کے سامنے اس کو پڑھ کر ان سے اسے نقل کیا ہے:

(i) امام اقصیٰ قضاۃ الانام (مخلوق میں سب سے بڑے قاضی) اخطب خطباء الشام (شام کے سب سے بڑے خطیب) شیخ

جمال الدین ابوالفضل النصارى حرستانی

(ii) شیخ ثقہ صفی الدین اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ درجی قرشی مقدسی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے ”جامع دمشق“ میں ان حضرات کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iii) شیخ امام شمس الدین یوسف بن عبداللہ قزاعلی - یہ امام حافظ ابوالفرج (ابن جوزی) کے پوتے ہیں۔

دمشق سے باہر ”جبل الصالحین“ کے پاس میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iv) امام ابوبکر بن محمد بن عمر فرغانی

”جامع دمشق“ میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام (کے مزار مبارک) کے سرہانے (میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو

پڑھا تھا)۔

ان سب (یعنی ان میں سے تین) حضرات کا یہ بیان ہے:

❦❦❦ قاضی امام شیخ الاسلام جمال الدین ابوالقاسم عبدالصمد بن محمد ابوالفضل النصارى حرستانی

ان کے سامنے ”جامع دمشق“ میں یہ کتاب پڑھی گئی اور ہم اس کا سماع کر رہے تھے البتہ شیخ شمس الدین جو ابن جوزی کے

پوتے ہیں: انہوں نے یہ کہا ہے: ”اجازۃ“ (کے طور پر وہ اس کتاب کو روایت کرتے ہیں۔)

اُن (یعنی شیخ الاسلام جمال الدین ابوالقاسم عبدالصمد) کا یہ کہنا ہے:

❦❦❦ دو اماموں نے ”اجازۃ“ کے طور پر ہمیں خبر دی ہے: (وہ دو امام درج ذیل ہیں:)

(i) ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی

(ii) ابوالخیر محمد بن احمد باغبانی

❦❦❦ باغبانی کہتے ہیں: ابو عمرو عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن منندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

صیرفی کہتے ہیں: ابو بکر احمد بن فضل باطرقانی نے ہمیں خبر دی ہے:

یہ دونوں حضرات (یعنی باغبانی اور صیرفی) فرماتے ہیں:

❦❦❦ شیخ امام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

وہ (یعنی محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی) فرماتے ہیں:

❦❦❦ حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری نے ہمیں خبر دی ہے جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

دوسری مسند: ”مسند طلحہ“

یہ ”طلحہ“ کی مرتب کردہ ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر عالم بتحریر علامہ دار الخلافہ کے استاذ (اللہ تعالیٰ اس کی عظمت کو دگنا کرے اور سب پر اس کے سائے کو پھیلا دے) شیخ محی الدین ابو محمد یوسف -- ابن شیخ الاسلام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی -- نے مجھے خبر دی اس طریقے سے کہ میں نے دار الخلافہ میں (اس کتاب کو) ان کے سامنے پڑھا:

(ii) قاضی امام فخر الدین نصر اللہ بن علی بن عبد الرشید -- جو حافظ ابو العلاء حسن بن احمد ہمدانی کے پوتے ہیں -- انہوں نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی:

ان دونوں حضرات (یعنی شیخ محی الدین ابو محمد یوسف اور قاضی امام فخر الدین نصر اللہ) کا یہ کہنا ہے:

❦❦❦ امام ابن امام امیر المؤمنین مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن -- ابن امام ابو مظفر یوسف المستجد باللہ نے ”اجازۃ“ کے طور پر ہمیں خبر دی:

وہ (یعنی امیر المؤمنین مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن) فرماتے ہیں:

❦❦❦ شیخ عبد المغیث بن زہیر حربی نے ”اجازۃ“ کے طور پر مجھے خبر دی: (یہاں تحویل سند ہے):

❦❦❦ عالی سند کے ساتھ اس (مسند) کے بارے میں مجھے دو معمر بزرگوں نے بتایا ہے:

(i) ابو منصور عبد القادر بن ابو نصر قزوینی -- میں نے اُن کے سامنے بھی (اس کی) قرأت کی ہے

(ii) شیخ یوسف بن احمد -- ان سے ”مناولۃ“ کے (طور پر یہ کتاب روایت کی ہے۔)

❦❦❦ ان دونوں صاحبان (یعنی ابو منصور عبد القادر بن ابو نصر قزوینی اور شیخ یوسف بن احمد) نے

شیخ عبد المغیث بن زہیر بن زہیر -- سے ”اجازۃ“ کے طور پر اسے روایت کیا ہے۔

❦❦❦ وہ (یعنی شیخ عبد المغیث بن زہیر) فرماتے ہیں:

شیخ ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦❦ وہ (یعنی شیخ ابو البرکات) فرماتے ہیں:

شیخ ابو الحسن احمد بن محمد بن عبد اللہ ابن العقور نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالحسن) فرماتے ہیں:

شیخ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست العلاف نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابو عبد اللہ احمد) فرماتے ہیں:

امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر العدل المعروف بہ "الغار" نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"

یہ "ابن مظفر" کی جمع کردہ ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے چار مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) صدر صاحب کبیر معظم ابن جوزی -- جن کا ذکر ہو چکا ہے میں نے دار الخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابو مظفر یوسف بن علی بن حسن

(iii) شیخ علی بن معالی

(iv) شیخ عبد اللطیف المعروف بہ "خیمی"

ان سب حضرات سے "اذن" کے طور پر اس (مسند) کو روایت کیا ہے۔

❦❦ ان سب حضرات نے -- قاضی امام شمس الدین عبید اللہ بن محمد بن عبد الجلیل ساوی -- سے "اجازۃ" (کے طور پر اس

مسند کو روایت کیا ہے۔)

❦❦ وہ (یعنی قاضی امام شمس الدین عبید اللہ) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالبرکات عبد الوہاب) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالحسن مبارک بن عبد الجبار بن احمد صیرفی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالحسن مبارک) فرماتے ہیں: ابو محمد حسن بن علی بن محمد جوہری (نے ہمیں اس کی خبر دی ہے)

❦❦ وہ (یعنی ابو محمد حسن) فرماتے ہیں:

امام ابو حسن محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

چوتھی مسند: "مسند ابو نعیم اصفہانی"

یہ وہ مسند ہے جسے امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے مرتب کیا ہے:

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابو عبد اللہ محمد بن عثمان بن عمر

(ii) قاضی القضاۃ شہاب الدین ابو علی حسن ابن قاضی القضاۃ عبد القاہر شہر زوری نے "موصل" میں

(iii) شیخ ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر نے "حلب" میں

(iv) نجیب الدین ابواسحاق ابراہیم بن خلیل بن عبد اللہ نے ”مشق“ میں ”اذن“ کے طور پر ہمیں خبر دی:
 ❀❀ یہ سب حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابوالفرح یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے ”اذن“ کے طور پر ہمیں خبر دی:
 ❀❀ وہ (یعنی شیخ ابوالفرح یحییٰ) فرماتے ہیں:
 شیخ ابوعلی حسن بن احمد حداد نے مجھے خبر دی:
 ❀❀ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی کے حوالے سے (خبر دی) جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

5 ویں مسند: ”مسند ابو بکر محمد بن عبد الباقی“

اس ”مسند“ کو شیخ ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ المعروف بہ ”قاضی مارستان“ نے مرتب کیا ہے۔
 ❀❀ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:
 (i) شیخ ثقہ تاج الدین بن احمد بن ابوحسن بن احمد بن عریٰ میں نے ”مدینۃ السلام“ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی اس کے مالک پر ہزاروں تحیت و سلام ہوں۔
 انہوں نے اس کو تین مشائخ سے روایت کیا ہے:
 ❀❀ ابوعلی عبد السلام بن ابو خطاب
 ❀❀ ابو بکر عتاب بن حسن بن سعید بن البنا
 ❀❀ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابوالمجد
 ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی -- سے روایت کیا ہے۔
 (ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم
 (iii) صاحب صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی
 (iv) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء
 ان حضرات نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی ہے۔
 ان تینوں حضرات نے یہ کتاب تین حضرات سے روایت کی ہے:
 ❀❀ ابوالفرح عبد الرحمن بن علی بن جوزی
 ❀❀ ابوالقاسم ذاکر بن کامل
 ❀❀ ابوالقاسم یحییٰ بن سعد بن نوش
 ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری -- سے روایت کیا ہے۔

6 ویں مسند: ”مسند جرجانی“

یہ وہ ”مسند“ ہے جس کو امام حافظ جرج و تعدیل کے ماہر ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی نے جمع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے اس کے بارے میں:

❦❦ شیخ ابو محمد حسن بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ -- نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی (اس کی سند یہ ہے:)

❦❦ ابوالحسن محمد بن عبدالحق جوہری

❦❦ سید ظفر بن داعی علوی

❦❦ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی

❦❦ حافظ ابوالاحمد عبد اللہ بن عدی (جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں)۔

۷۱ مسند: ”مسند لؤلؤی“

اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی جوزی (میں نے دار الخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابونصر الاغرا بن ابوالفصائل بن ابونصر

(iv) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا (ان تین حضرات نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی)

❦❦ حافظ ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی -- نے ایک صاحب کو سماع کے طور پر اور باقی صاحبان کو ”اذن“ کے طور

پر خبر دی بشرطیکہ سماع نہ ہو۔

❦❦ ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر بن احمد سمرقندی

❦❦ ابوالقاسم عبد اللہ بن حسن بن محمد خلال

❦❦ ابو حسن عبد الرحمن بن عمر بن احمد

❦❦ ابو حسن محمد بن ابراہیم بن حمیس بغوی

❦❦ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع بلخی

❦❦ حسن بن زیاد لؤلؤی -- جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید ہیں ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

۷۲ مسند: ”مسند ابوالحسن“

اس کو قاضی ابوالحسن اشعری نے جمع کیا ہے یہ ”مسند“ اور میں نے اس کتاب (جامع المسانید) میں جو بھی (اضافی) اطلاعات

جمع کی ہیں:

❦❦ انہیں تین مشائخ نے نقل کیا ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابوالحسن الاسکاف -- میں نے بغداد میں ان کے سامنے قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء (ان دو صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی ہے):

●● ان تینوں صاحبان کا یہ کہنا ہے: ہمیں درج ذیل تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iii) قاضی عبدالرحمن عمری (انہوں نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی ہے):

●● یہ حضرات فرماتے ہیں: حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

●● وہ فرماتے ہیں: شیخ ابو الفضل احمد بن حسین بن خیرون نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

●● وہ فرماتے ہیں: میرے ماموں شیخ ابو علی نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

●● وہ فرماتے ہیں: قاضی ابوالحسن اشعری نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

9 ویں مسند: ”مسند کلاعی“

اس کو شیخ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے جمع کیا ہے۔

●● (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) عبداللطیف بن عبد المنعم بن علی بن نصر حرانی

(ii) شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الوہاب بن علی بن علی

(میں نے مدینۃ السلام میں متفرق مجالس میں ان کے سامنے اس کتاب کی قرأت کی تھی)

(iii) ابو منصور عبدالقادر بن ابونصر قزوینی

(iv) یوسف بن احمد بن ابوالحسن (ان دونوں صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی)

●● یہ سب (یعنی چاروں) حضرات یہ فرماتے ہیں: (اس کتاب کی سند درج ذیل ہے):

●● عبد الوہاب بن علی بن علی بن سکیبہ

●● ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بشری

●● ابوالحسن محمد بن عبدالرحمن بن جعفر بن حشام

●● ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (یہ اس ”مسند“ کے جامع ہیں)

10 ویں مسند: ”مسند ابن خسرو“

اس ”مسند“ کو شیخ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے جمع کیا ہے۔

●● (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر معظم ابن جوزی (جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) میں نے بغداد میں اُن کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(ii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا (ان دونوں صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر مجھے اس کی خبر دی ہے):
 ●● یہ تینوں حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل) تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش خباز

(iii) ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

●● یہ حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابو عبد اللہ حسین ابن محمد بن خسرو بلخی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے جو اس ”مسند“ کے جامع ہیں۔

11 ویں مسند: ”مسند قاضی ابو یوسف“

اس کو امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اسے ”نسخہ ابی یوسف“ بھی کہا جاتا ہے۔

●● (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا

●● یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل) تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

(ii) ابوالقاسم ذاکر بن کامل

(iii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسد بن نوش

●● یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل بزرگ نے) ”اجازۃ“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری (اس کے آگے کی سند یہ ہے):

●● ابومحمد حسن جوہری

●● ابوبکر محمد ابہری

●● ابو عمرو بہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی

●● عمرو بن ابو عمرو

●● امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم

12 ویں مسند: ”مسند امام محمد“

اس ”مسند“ کو امام محمد بن حسن شیبانی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کو ”نسخہ امام محمد“ بھی کہا جاتا ہے۔

●● (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے (مذکورہ بالا) تینوں مشائخ نے اس کی خبر دی ہے: جو ان کی (مذکورہ بالا) سند کے

تحت (درج ذیل مشائخ سے منقول ہے)۔

❦❦ ابو محمد جوہری

❦❦ ابوبکر ابہری

❦❦ ابو عمرو بہ حرائی

❦❦ ان کے دادا (عمرو بن ابو عمرو)

❦❦ امام محمد بن حسن شیبانی

13 ویں مسند: ”مسند حماد“

اس ”مسند“ کو امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد نے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابی حسن اسکاف -- نے ”مدینۃ السلام“ میں (اس کی خبر دی)

(ii) موفق الدین ابو عبد اللہ محمد بن ہارون بن محمد ثعلبی

(iii) جمال الدین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد بن الیاس انصاری

(iv) ان کے بھائی -- نجم الدین ابو غالب مظفر بن محمد بن الیاس

اور (ان کے علاوہ) دیگر حضرات نے دمشق میں ”اذن“ اور ”کتاہ“ کے طور پر اس کی خبر دی:

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند سے اس کو روایت کیا ہے):

❦❦ ابوطاہر بن برکات بن ابراہیم بن طاہر بن برکات خشوعی

❦❦ ابوالحسن علی بن مسلم بن محمد سلمی

❦❦ ابونصر احمد بن محمد بن سعید صوفی

❦❦ ابوالحسن علی بن ابوربیعہ

❦❦ ابو عبد اللہ محمد بن حفص طالقانی

❦❦ صالح بن محمد ترمذی

❦❦ امام حماد بن ابو حنیفہ

14 ویں مسند: مسند امام محمد (مسند ثانی)

اس کو امام محمد بن حسن شیبانی نے جمع کیا اور اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ محیی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(میں نے دار الخلافۃ مدینۃ السلام میں ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا

(iv) ابو مظفر یوسف بن علی بن حسن

(v) مؤخر الذکر تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر مجھے اس کی اجازت دی ہے)

●● ان چاروں حضرات نے (درج ذیل) چار حضرات سے ”اذن“ کے طور پر اس کو روایت کیا ہے:

(i) ابو القریج عبد المنعم بن عبد الوہاب بن کلیب

(ii) ابو القاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین

(iii) ابو القاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iv) ابو السعادات نصر اللہ بن عبد الرحمن القرظی

●● ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے:

●● ابو سعید احمد بن عبد الجبار صیرفی (اذن کے طور پر)

●● قاضی ابو القاسم علی بن محسن تنوخی

●● ابو اسحاق ابراہیم بن احمد طبری

●● محمد بن احمد رازی

●● ابو عامر عمر بن تمیم بن سیار

●● ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی

●● امام محمد بن حسن شیبانی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: میرے مشائخ میں سے) پہلے شیخ محی الدین ابن جوزی نے (درج ذیل) سند کے ساتھ بھی

روایت کیا ہے:

●● امام حافظ ابو القریج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی (اذن کے طور پر)

●● ابوالفتح محمد بن عبد الباقي المعروف بہ ”ابن البٹی“

●● ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون

●● قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صمری

●● ابو اسحاق ابراہیم ابن احمد طبری

●● ابوبکر محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی

●● ابو عامر بن تمیم بن سیار

●● ابوسلیمان جوزجانی

●● امام محمد بن حسن شیبانی

◉◉ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میرے چار مشائخ نے ایک اور عالی سند کے ساتھ بھی اس کو روایت کیا ہے۔

(i) ضياء الدين صفر

(ii) شرف الدین عبدالرحمن بن عبدالرحیم بن عبدالرحمن (ان دونوں صاحبان نے ”حلب“ میں اس کو روایت کیا)

(iii) رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہ -- نے دمشق میں

(iv) ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم -- نے بغداد میں

ان چاروں نے -- شیخ ابو الفتح محمد بن عبد الباقي المعروف بہ "ابن البیہقی" -- کے حوالے سے صاحب کتاب امام محمد بن حسیب ثیبانی تک ان کی مذکورہ بالا سند کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے۔

15 ویں مسند: ”مسند سعدی“

اس کو امام حافظ ابن ابی العوام سعدی نے جمع کیا ہے ان کی کنیت ”ابوالقاسم“ ہے جبکہ ان کا نام ”عبداللہ بن محمد بن ابی العوام“ ہے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) پانچ مشائخ نے مجھے عالی سند کے ساتھ اس کی اطلاع دی ہے۔

(i) شیخ شیوخ ارباب الطریقتہ، امام ائمۃ اصحاب الحقیقۃ نجم الدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ خوارزمی خیونی

(انہوں نے ”جر جانیہ خوارزم“ میں اس کی خبر دی اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ آباد کرے اور اس کا امیر کسی تعمیر کرنے والے کو بنائے)

(ii) نجم الدين ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابو بكر احمد بن خلف بلخي

(iii) رشید الدین ابوالفضل اسماعیل بن احمد بن حسن عراقی (ان دونوں صاحبان نے ”مشق“ میں اس کی خبر دی، اللہ تعالیٰ

کی حفاظت کرے)

(iv) ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر (انہوں نے ”حلب“ میں اس کی خبر دی)

(v) ابو النصر الاغر بن ابو الفصائل فضائل بن ابو النصر (انہوں نے ”بغداد“ میں اس کی خبر دی)

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کو روایت کیا ہے:

❁❁ امام حافظ شیخ الاسلام ابو طاهر احمد بن محمد بن احمد بن محمد سلفی اصفہانی

(اگر ان سے "سماع" نہ ہو تو پھر "اجازۃ" کے طور پر روایت ہوگی)

●● احمد بن ابو عباس رازی

❦❦ قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ قضاہی

❦❦ ابوالعباس احمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابوالعوام

❁❁ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام (جنہوں نے یہ مسند جمع کی ہے)

کتاب الثالثُ فیما یتعلّقُ بِالْإِیْمَانِ مِمَّا لَا یُذْکَرُ فِی الْفِقْهِ غَالِباً

تیسرا باب: ایمان کے بارے میں روایات

جن کا ذکر عام طور پر فقہ (سے متعلق ابواب) میں نہیں کیا جاتا

وَأَنَّهُ یَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُولٍ

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِیضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِیْرُ عَنِ السَّیِّئَاتِ

فَصْلُ الثَّانِیِ فِی الْإِیْمَانِ وَالتَّصْدِیقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَیْرِهَا

فَصْلُ الثَّالِثِ فِی الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَا وَالتَّأْسِیِ وَالتَّخْلِیْقِ بِأَخْلَاقِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ

فَصْلُ الرَّابِعِ فِی الْفَضَائِلِ

پہلی فصل: نیکوئیوں کی ترغیب دینے اور برائیوں سے روکنے کے باب میں ہے۔

دوسری فصل: ایمان کے بارے میں قضا و قدر (یعنی تقدیر) کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے اخلاق کی پیروی کرنے

اور ان کے اخلاق کو اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِیْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِیْرُ عَنِ السَّیِّئَاتِ

پہلی فصل: نیکیوں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

(63) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنٌ رَوَايَتٌ: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ

”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

——***

[(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ روایت ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے اپنی ”مسند“ میں - شیخ فقیہ ابو الفضل احمد

حسن بن خیرون - قاضی عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد ابو بکر سرخسی - اُن کے والد قاضی امام ابو بکر عبد الرحمن بن ابو بکر بن محمد سرخسی -

ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن بنت وزیر ابو عباس اسفرانی - ابو علی حسن بن علی - علی بن بابویہ اسواری - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - یونس

حبیب - ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انه قال ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن انيس الكوفة سنة اربع وتسعين وسمعت منه وانا

ابن اربع عشرة سنة سمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حبك للشيء يعمى ويصم

ويصم

”وہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، حضرت عبد اللہ بن انیس رحمۃ اللہ علیہ 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے، تو میں نے

ان سے سماع کیا اس وقت میری عمر 14 برس تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

انہوں نے یہ روایت معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - قاضی امام مؤتمن ابو جعفر محمد بن احمد بن حامد - ابوسعدا اسماعیل بن محمد

سمان رازی - ابو علی حسن بن علی - علی بن بابویہ - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - یونس بن حبیب - ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی - قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابو حفص عمر بن محمد انصاری - قاضی

ابو العلاء محمد بن ابو الفضل حمدانی - ابو بکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - ابوسعید سمان رازی - حسن بن علی بن محمد بن اسحاق - ابو حسن علی بن

بابویہ - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - یونس بن حبیب - ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو بکر محمد بن عبد الباقي نے اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد بن حسن بن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - حسن بن علی بن اسحاق تمار - ابوحسن علی بن بابویہ اسواری - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - حسیب - ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
امام ابو حنیفہ نے - سیدہ عائشہ بنت عجر و رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”زَمِنَ فِي اللَّهِ تَعَالَى كَأَسْبَ سَبَبٍ مِنْ زِيَادَةِ تَعْدَادِ وَاللَّشْكُرِ
مَنْ دَلَّ دِلَّ هُوَ، فِي أَسْ كَهَاتَا بَعِي هُوَ، أَوَّ اس كُ حَرَامُ بَعِي
قَرَّ نَحِي دِي تَا هُوَ۔“

——***

عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالعلاء صاعد بن سیار بن محمد دہان ہروی - قاضی ابوالعلاء فضل ہمدانی - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - ابوسعید اسماعیل بن حسن سامان - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوحاتم رازی - عباس ابن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں:

أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

كُنْ جُنْدَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا آكَلَهُ وَلَا أَحْرَمَهُ

ابو حنیفہ نے سیدہ عائشہ بنت عجر و رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

”مَنْ فِي اللَّهِ تَعَالَى كَأَسْبَ سَبَبٍ مِنْ زِيَادَةِ تَعْدَادِ وَاللَّشْكُرِ مَنْ دَلَّ دِلَّ هُوَ، فِي أَسْ كَهَاتَا بَعِي هُوَ، أَوَّ اس كُ حَرَامُ بَعِي قَرَّ نَحِي دِي تَا هُوَ۔“

یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسین - قاضی ابوجعفر بن محمد بن احمد بن حامد - ابوسعید رازی - علی بن حسین دمشقی - ابومحمد بن کثیر رازی - عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کی ہے - یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے سیدہ عجر و رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

ابو بکر محمد بن عبد الباقي نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن احمد بن احمد بن حسن بن علی بن احمد بن عیسیٰ - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن کثیر رازی - عبد الرحمن بن ابوحاتم رازی -

عباس دوری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ جو صاحب الرائے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

(65) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَبَبْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتَسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةً مِنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزَاءِ الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزیہ زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔“

...—...—...—...

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ فقیہ ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون۔ ابو عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی۔ ان کے والد قاضی ابوبکر عبد الرحمن بن محمد سرخی۔ ابواحمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابو اسفرائینی۔ ابو علی حسین بن علی دمشقی۔ ابوزفر عبد العزیز بن حسن طبری۔ ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم بغدادی۔ محمد بن احمد بن سہب۔ بن ولید قاضی۔ قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ قاضی ابو عبد اللہ صیرفی۔ ابوبکر ہلال بن ہلال جو ہلال رازی کے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حمدان طنافسی۔ احمد بن صلت۔ محمد بن شجاع۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیے

اور انہوں نے یہ روایت تین شیوخ (یعنی) ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ (اور) ابو منصور محمد بن عبد الملک بن حسن بن ابوبکر عبد الرحمن بن زریق سے اور ان سب نے۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ قاضی ابو العلاء واسطی۔ ابوقاسم علی بن محمد

ابو عباس محمد بن عمر بن حسین ابن خطاب - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حماني - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید قاضی - قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو السعادات احمد بن عبد الواحد متوکلی - ابو حسین احمد بن محمد بن عثمان - ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہمقنی - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابو زفر عبد العزیز بن حسن طبری - ابو بکر مکرم بن احمد - محمد بن احمد بن سماعہ - بشر بن ولید قاضی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابو العلاء واسطی - ابو قاسم علی بن حسین عدنی - ابو عباس محمد بن حسین - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حماني - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ نَعَى - حضرت ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْخَصٍ
لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“
”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ”قفاطہ“ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

.....

امام ابو عبد اللہ حسین ابن محمد بن خسرولجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ عدل ابو الفضل احمد ابن حسن بن محمد بن خیرون - عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی - ان کے والد قاضی ابو بکر عبد الرحمن بن محمد سرخی - ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر - ابو علی حسین بن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تہمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو نصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - ابو جعفر محمد بن احمد بن طاہر - ابو سعید بن علی رازی سامان - حسن بن حسن بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تہمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی - قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابو حفص عمر بن محمد انصاری - قاضی امام احمد بن محمد بن حنبل - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

مترجمہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (93) وقال الحافظ بدر الدین العینی فی ”عمدة
الطبع الجديد“: وحديث عبد الله ابن ابي اوفى اخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطی فی ”جزء“ جمعه

محمد بن عبد اللہ حافظ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ - ابو عباس احمد بن صلت بن مغلس حماني - بشر بن ولید - امام ابو یوسف سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمنا - ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن خالد ذہلی - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عمرو یہ - ابو عباس احمد بن صلت - بشر بن ولید - امام ابو یوسف سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ
عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

”بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی اُس (بھلائی) کو کرنے والے کی مانند ہے، اور اللہ تعالیٰ ضرورت مند کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے۔“

...—...—...—...

ابو حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی امام ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن محمد بن محمد جو ہلال رازی کے بھتیجے ہیں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حمدان طنافسی - احمد بن بشر بن مغلس حماني - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے روایت کا پہلا حصہ یعنی یہ الفاظ: (الَّذِي عَلَى الْخَيْرِ - ابونصر معمر بن علی بن حسن بن جامع - قاضی ابو جعفر بن احمد بن حامد - ابوسعید اسماعیل بن ابوعلی رازی سامان - احمد بن محمد - حسین بن احمد - ابو عباس احمد بن صلت بن مغلس - بشر بن ولید قاضی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اس نے روایت کا آخری حصہ یعنی یہ الفاظ: وَاللَّهُ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے (اور انہوں نے اس کے بعد درج ذیل سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے:)

ابو اعطاء صاعد بن یسار - قاضی عبد اللہ بن ابو حفص - قاضی ابو العلاء محمد بن ابو الفضل حمدانی - ابو بکر محمد بن احمد بن محمود طالقانی - اسماعیل بن حسن رازی - ابو حسین احمد بن محمد بن محمود تسری - ابوسعید حسن بن احمد بن مبارک طوسی - احمد بن صلت - بشر بن ولید قاضی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (انہوں نے روایت کا پہلا حصہ بھی اس سند کے ساتھ نقل کیا

(69) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَيْتَ: لَا تُظْهِرَنَّ شِمَاتَةَ لَأَخِيكَ فَيَعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَبْتَئِكَ

”تم اپنے بھائی کی شامت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بطنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ان کے والد قاضی ابوسعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی - ان کے والد قاضی ابوبکر عبد الرحمن بن محمد - ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابو عباس اسفرائی - ابو علی حسین بن علی دمشقی - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسن حنفی - طلحہ بن سنان - ہناد بن سری - ابوسعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث ہے)۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - قاضی امام مؤتمن ابو جعفر محمد بن احمد بن حامد بن عبید اللہ بخاری - ابوسعید اسماعیل بن علی رازی سمان - علی بن احمد بن عبید اللہ بن حزام - مظفر بن سہل - موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر - ان کے والد (مسیحی بن منذر) - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمعانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسین - طلحہ بن سنان یامی - ہناد بن سری - ابوسعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(70) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَزَقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ كَثَرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثَرَةِ الصَّدَقَةِ تَرْزُقُ بِهِمَا وَلَدًا

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بکثرت استغفار و بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

عن جابر فكان رجلاً يكثر الصدقة فولد له تسعة
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت
صدقہ کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن
ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن
تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قیامت کے دن، آدمی کی نیکیاں میزان کے ایک
پلڑے میں رکھی جائیں گی اور اس کی برائیاں دوسرے پلڑے
میں رکھی جائیں گی، تو اس کی برائیوں کا پلڑا نیکیوں پر بھاری ہوگا،
یہاں تک کہ وہ شخص مایوس ہو کر جہنم کے بارے میں گمان کرے
گا، پھر وہاں بادل کی مانند ایک چیز آئے گی، تو دریافت کیا جائے
گا: کیا تم جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں اس کو اپنے
عمل کے طور پر نہیں پہچانتا، تو اس سے کہا جائے گا: یہ وہ ہے جو تم
نے لوگوں کو بھلائی کی (یعنی دین کی) تعلیم دی تھی، تو انہوں نے
تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی انصاری - ابوقاسم عبید اللہ
محمد بن عثمان صیرفی - عبید اللہ بن عثمان دقاق - ابوحسین علی بن محمد بن یحییٰ مصری - مالک بن یحییٰ بن مالک بن غسان ہمدانی - علی
بن مسلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن محمد بن علی مہدی باللہ - ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین - علی بن محمد مصری - مالک بن یحییٰ - علی بن
بن مسلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

السَّائِبِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَجِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِذَائِي
وَالْعَظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهُ
فِي جَهَنَّمَ

کے شاگرد ابو مسلم اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر
ہے، عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک
کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں
اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

——***

حافظ ابن خروجنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابوسعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن
رشیق - محمد بن احمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(73) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - محارب بن دثار کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَيَاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ

”ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل
میں ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن عمرو ہمدانی - عباس بن یزید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

” (بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ نے کسی انسان
کے لئے جنت میں ایک بلند درجہ طے کر دیا ہوتا ہے، اور اس شخص کا

(74) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ لِلنَّاسِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا
فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَكُونُ لَهُ مِنْ عَمَلٍ مَا يُبْلَغُهَا فَلَا يَزَالُ

حَتَّى يَلْغَهَا

ایسا عمل نہیں ہوتا جو اسے اُس (بلند درجے) تک پہنچا دے، تو اللہ تعالیٰ اس (بندے کو مختلف طرح کی) آزمائشوں میں مسلسل مبتلا رکھتا ہے، یہاں تک کہ اُسے اُس (درجے) تک پہنچا دیتا ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن صالح ابن ابوصالح - احمد بن یعقوب بلخی - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت علی - علی بن فتح بن عبد اللہ عسکری - حمید بن ربیع - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نعال نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن عبید - حسن بن محمد ہمدانی اور قاسم بن حسن ہمدانی سے اور ان کے - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو محمد بن سراج - احمد بن علی - ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی - محمد بن یعقوب مدنی - محمد بن ایوب بلخی - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو محمد بن سراج - احمد بن علی - ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی - محمد بن یعقوب مدنی - محمد بن ایوب بلخی - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین محمد بن علی بن مہدی باللہ - ابوقاسم عبد اللہ بن احمد بن علی بن حسین ہمدانی - ابن مخلد بن جعفر عطار - احمد بن حسن ہمدانی - یحییٰ بن ہاشم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ حَمَادٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَهَذَا وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا

یہ روایت نقل کی ہے: عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ”میں نے پہلے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم اس کی زیارت کرو، لیکن کوئی نامناسب (یعنی غیر شرعی) بات (وہاں) نہ کرنا۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن اسماعیل - ابوصالح - لیث - ابوعبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قیاس سندی انطاکی - ابوصالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن جریر بن میثب لؤلؤی بلخی - یحییٰ بن اکثم - عبد اللہ بن صالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

(76) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْخٍ لَهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - اپنے ایک بزرگ (یعنی استاد) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

متن روایت: إِرْحَمُوا الضَّعِيفَيْنِ الصَّبِيَّ وَالْمَرْأَةَ

”دو قسم کے ضعیف افراد یعنی بچے اور خواتین پر، رحم کرو۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(77) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن محمد بن منتشر - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے:

متن روایت: أَنَّ الْمُتَكَبِّرَ رَأْسُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فِي تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ مُقْفَلٍ عَلَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ التَّابُوتِ أَبَدًا فِي النَّارِ

”متکبر شخص کا سر دونوں ٹانگوں کے درمیان میں ہوگا، آگ سے بنے ہوئے صندوق میں (بند) ہوگا، جس پر قفل لگا ہوا گا، اور وہ جہنم میں، اس تابوت سے کبھی بھی باہر نہیں نکل سکے گا۔“

حافظ ابن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(78) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: أَسْرَوْا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوا مَا شِئْتُمْ فَمَا

”تم لوگ جو چاہو اسے پوشیدہ رکھو اور جو چاہو اسے ظاہر

(76) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (923). الطبع الجديد. في الادب: باب من عمل عملاً ألبسه الله رداءه -

-- فارحموا الضعيفين: المرأة والصبي -

(77) أخرجه الحكفي في "مسند الامام" (455)

(78) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (922) - الطبع الجديد. في الادب: باب من عمل عملاً ألبسه الله رداءه -

ه - فارحموا الضعيفين المرأة والصبي - وابونعيم في "الحلية" 36/5 - وابن الشجري في "اماليه" 221/2

کرو، کوئی بندہ جو بھی چیز پوشیدہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس (بندے) کو اسی کی چادر پہنا دیتا ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 رَوَيْتُ: لَوْ أَنَّ الرَّفِيقَ خَلَقَ يُرَى لَمَّا رُئِيَ مِنْ
 حَيْثُ أَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّ الْحَزِقَ خَلَقَ يُرَى لَمَّا
 خَلَقَ خَلَقَ اللَّهُ أَفْبَحَ مِنْهُ
 امام ابو حنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
 ”اگر نرمی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ
 کی مخلوق میں کوئی بھی اس سے زیادہ خوبصورت نظر نہ آتا اور اگر
 سختی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں
 کوئی بھی اس سے زیادہ بدصورت نظر نہ آتا۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت -علی بن حسن بن سعید - عمر بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 قاضی عمر بن حسن اشثانی نے روایت -یحییٰ بن اسماعیل جریری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
 حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو الفضل بن خرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست
 - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
 سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
 سَلَمَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 رَوَيْتُ: لَوْ نَظَرَ النَّاسُ إِلَى صُورَةِ الرَّفِيقِ لَمَّا
 أَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوا إِلَى صُورَةِ الْحَزِقِ
 امام ابو حنیفہ نے -ایوب بن عائذ کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: مجاہد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث
 کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:
 ”اگر لوگ نرمی کی صورت دیکھ سکتے تو انہوں نے اس سے
 زیادہ خوبصورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی اور اگر لوگ سختی کی

خرجه الحافظ صدر الدين الحصفى فى "مسند الامام" (457) - والشهاب فى "المسند" 1/1 - وعبد بن حميد 433 -
 حرجه العجلونى فى "كشف الخفاء" 161/2 - والخرائطى فى "مكارم الاخلاق" 6 -
 روى: "لو كان حسن الخلق رجلاً يمشى فى الناس لكان رجلاً صالحاً".

خرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (897) فى الادب: باب الرفق والحزق - وهو الاثر المتقدم .

لَمَّا نَظَرُوا أَفْبَحَ مِنْهُ

صورت دیکھ سکتے تو انہوں نے اس سے زیادہ بد صورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن اسماعیل - حسین ابن اسماعیل - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسین بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عبد الملک بن ایاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو عمر و شیبانی بیان کرتے ہیں:

(81) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

أَيَّاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَمَّا خَرَجَ أَبُو مَسْعُودٍ مِنَ الْمَدِينَةِ

اتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ

وَلَزُومِ الْجَمَاعَةَ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يَجْمَعَ أُمَّةَ

مُحَمَّدٍ عَلَى الضَّلَالَةِ وَاصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ أَوْ

يُسْتَرَاخَ مِنْ فَاجِرٍ

یعنی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ
عَنِ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

امام ابوحنیفہ نے - سفیان ثوری - منصور بن صفیہ - ان کی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: سَبَّ الْأَمْوَاتِ وَقَالَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي
حَبْلِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا

”نبی اکرم ﷺ نے مرحومین کو برا کہنے سے منع کیا ہے، اور یہ ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کو مبارک ہو جو اپنے صحیفے میں بکثرت استغفار پائے گا۔“

——***

یعنی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابو نعیم - محمد بن اسماعیل وراق - سعید بن قاسم حافظ - محمد بن مندہ - ہذیل بن معاویہ - ابراہیم بن ایوب کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص عیال (زیر کفالت افراد یعنی بال بچوں) کی وجہ سے غم اور پریشانی کے عالم میں انتقال کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی راہ میں تلوار کی ایک ہزار ضربیں لگنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہشام بن ہمام شیرازی - محمد بن یحییٰ بن یزید نیشاپوری - مقرئ کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي غَسَّانٍ
عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - ابو غسان - حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خرجه النسائي 52/4 - والمرتبضى الزبيدي في "الانحاف" 491/7 - والمتقى الهندي في "الكنز" (42712) - والسيوطي
جامع الصغير 394/6 مع فيض القدير (9765) .

خرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (302) .

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (925) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (489) -

في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد 5: 143 .

وَالِہِ وَسَلَّم

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ الْاِمَارَةُ اَمَانَةٌ وَهِيَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِحَقِّهَا وَاَدَّى
اِلَدِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فِيهَا وَاَنَّى لَهُ ذَلِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ

”اے ابو ذر! امارت (یعنی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے
اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی، البتہ اس
شخص کے لئے (رسوائی کا باعث) نہیں ہوگی جس نے اس کے
حق کے ہمراہ اس کو حاصل کیا اور اس میں اپنے ذمہ لازم فراغت
کو پورا کیا، اور اے ابو ذر! یہ بھلا کہاں ہو پاتا ہے؟“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(85) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي
وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم
متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابو وائل کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عباس بن محمد - معاویہ - عمر - داؤد بن علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل
کی ہے۔

(86) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ
متن روایت: ثَلَاثَةٌ يُوجَرُ فِيهِنَّ أَلَمِيتُ بَعْدَ مَوْتِهِ
وَلَدٌ يَدْعُو لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ يُوجَرُ فِي دُعَائِهِ وَرَجُلٌ
عَلِمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهِ وَيَعْلَمُهُ النَّاسُ فَهُوَ يُوجَرُ عَلَى
مَا عَمِلَ وَعَلِمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ أَرْضًا صَدَقَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:
”تین چیزیں ایسی ہیں جن میں میت کو اس کے مرتے
کے بعد بھی اجر دیا جاتا ہے (پہلی چیز) وہ اولاد جو اس (میت)
کی موت کے بعد بھی اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے (دوسری
صورت یہ ہے) ایک شخص ایسا (دینی) علم حاصل کرتا ہے جس پر

(85) اخرجہ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (31) - والطبراني في "الكبير" (10439) - وفي "الايوسط" (18) - مجمع
البحرين - والهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/119 - والحافظ في "المطالب العاليه" (3065) .
(86) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (924) . قلت: قد اخرج ابن حبان (3016) - والطحاوي في "مشكل الآثار"
(246) - والبخاري في "الادب المفرد" (38) -

-- عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جاریة او علم ینتفع بہ
ولد صالح یدعو له" .

دے گا: جی نہیں! تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارا وہ علم ہے جس نے تم نے (لوگوں کو) تعلیم دی تھی اور انہوں نے اس کا علم حاصل کر کے تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد الصمد بن علی - ابو ابراہیم اسماعیل بن یوسف - مسلم - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(89) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قبیسہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - عثمان شجری - ابو عاصم نبیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر سے - ابوامیہ طرطوسی - عبد الرحمن بن صالح - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(90) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی صرف ایک حدیث سنی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(91) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روایت: اِنِّیْ لَا دَعُوْا لِحَمَادٍ فَاَبْدَا بِهٖ قَبْلَ اَبُوْیْ
 ”میں اپنے والدین سے پہلے (اپنے استاد) حماد (بن
 ابوسلیمان) کے لئے دعا کرتا ہوں۔“

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن قاسم مقری - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم ثلاج - ابوعباس
 قاسم بن عبد اللہ بن عامر حضرمی - عمیر بن عمار ہمدانی - محمد بن ابان قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

سند روایت: (اَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 النَّخَعِیِّ اَنَّهُ قَالَ:
 ”امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جب بوجھل شخص، خود کو پہچان لیتا ہے کہ وہ بوجھل ہے، تو
 وہ بوجھل نہیں رہتا۔“

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنجاہ میں ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھی ہے
 ابراہیم بن یعقوب صوفی - محمد بن حاتم بن سعید بن حفص بیکندی - عبد الصمد بن فضل - حسن بن حازم - بکر بن معروف
 سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (اَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 النَّخَعِیِّ اَنَّهُ قَالَ:
 ”امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جو شخص خود کو بوجھل پن سے محفوظ سمجھتا ہے وہ بوجھل ہو
 جاتا ہے۔“

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابوحسین محمد بن عبد الواحد بن علی بن
 رزمہ - ابو محمد علی بن عبد اللہ بن عباس بن مغیرہ جوہری - ابویسی احمد بن محمد وراق مقدسی - ابو محمد حارث بن محمد بن امامہ مدائنی
 منصور - کوفہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (اَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 ”امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

فرماتے ہیں:

متن روایت: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَرَسَ وَأَمَرَ بِأَلَّا أَنْ يَكَلَّا الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَامَ الرَّهْطُ وَبِلَالٌ حَتَّى كَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَ أَنْ يَفْتَادُوا الرَّوَاحِلَ مِنْ ذَلِكَ الْمَحَلِّ وَأَمَرَ بِأَلَّا قَاذَنْ ثُمَّ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ

”(ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے رات کے آخری پہر آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت دی کہ وہ صبح صادق ہونے کا خیال رکھ کر پھر نبی اکرم ﷺ سو گئے باقی لوگوں سمیت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی سو گئے یہاں تک کہ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے آپ ﷺ نے ہدایت کی کہ لوگ اس مقام سے اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑیں (کہ آگے جا کر) آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہوں نے اذان دی نبی اکرم ﷺ نے پہلے وتر ادا کئے پھر فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔“

——***

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ عبید اللہ بن عبد الجبار۔ ابو مسلم بشر بن مسلم۔ یحییٰ بن صالح بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(95)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن روایت: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى

﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ بِلَالُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ

﴿وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ بِلَالُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور اس نے اچھائی کی قسم کی۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اس نے اچھائی کی قسم کی۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے (اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے) زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری - محمد بن یوسف رازی - مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

ابو طلحہ بن نغار اور احمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال وصدق بالحسنى قال بلال الله لا كذب بالحسنى قال بلال الله

نبی اکرم ﷺ نے یہ تلاوت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اچھائی“ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اس نے اچھائی کی تکذیب کی“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

”جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اُس شخص کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔“

روایت: مَنْ سِئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ الْجَمُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ مِنْ نَارٍ

——***

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر محمد بن قاسم بن سلیمان مؤدب - محمد بن یوسف رازی - ادریس - علی - حنفی بن عمرو - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ عَنْ رَجِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حرجہ ابن حبان (95) - واحد 263/2 - وابو داؤد (3658) فی العلم: باب کراهية منع العلم - والترمذی (2649) فی

حرجہ احمد 360/3 - وابن ابی شیبہ 550/8 - والبخاری فی ”الصحيح“ (6021) - وفی ”الادب المفرد“ (224) - وابن

الطبرانی فی ”الصغير“ (672) .

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: كُلُّ مَعْرُوفٍ فَعَلْتَهُ إِلَى غَنِيِّ أَوْ فَقِيرٍ
صَدَقَةٌ

ارشاد فرمایا ہے:

”ہر بھلائی، جو تم نے کسی بھی خوشحال شخص یا غریب شخص کے ساتھ کی ہو وہ صدقہ (شمار) ہوتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح ترمذی - محمد بن خلف تمیمی - علی بن عبد الحمید - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(98) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا فرض ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: جو شخص اس کو ترک

کردے وہ کافر ہو جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!“

رَبَّاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ

الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ قُلْتُ فَمَنْ تَرَكَهُ كَفَرَ قَالَ لَا

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن اسماعیل - علی بن عباس - عباد بن یعقوب - عفان بن سنان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

”تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: جو شخص اس کو ترک کردے وہ کافر

مرتکب ہوتا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ ابن خروہی نے یہ روایت - ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان

جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جیسے محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے

(99) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: زِرُّ غَبَّا تَزِدُّ حُبًّا

”ووقفے سے ملنے جایا کرو (اس سے) محبت میں اضافہ

ہوتا ہے۔“

(99) أخرجه الطبرانی في "الأوسط" 9/6 (5641) - والبخاري (1933) - والخطيب في "تاريخ بغداد" 57/6 - وأبو نعيم

...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن محمد بن حسن دینوری۔ محمد بن عبد العزیز دینوری۔ محمد بن عباس انصاری۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 چنانچہ ابو بکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت۔ قاضی ابو حسین بن مہدی باللہ۔ عمر دیلمی مقری۔ ابو بکر احمد بن محمد ضربا۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ۔ عبد العزیز۔ محمد بن عباس بن فضل انصاری۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۷۷۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ: مَا آيِسِي عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنْ أَكُونَ مِنَ الْفِتْنَةِ الْبَاطِلَةِ وَعَلَى صَوْمِ الْهَوَاجِرِ
 امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”مجھے کسی بھی بات پر افسوس نہیں ہے، صرف اسی بات پر ہے کہ مجھے باغی گروہ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا چاہئے تھا“
 اور گرمیوں کے (نفل) روزے (ترک نہیں کرنے چاہیے تھے)

...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا بخاری۔ عباد بن یعقوب۔ عفان بن سنان۔ جریج بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 حافظ ابن خرسو رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ ابو حسن۔ ابو محمد جوہری۔ ابو حسین۔ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا۔ عباد بن یعقوب۔ عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
 ۱۷۸۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔“

...—...—...

۱۷۷۔ أخرجه الحاكم في "المستدرک" 3/643- والبيهقي في "السنن الكبرى" 8/172 باب ما جاء في قتال أهل البغي والخوارج.

۱۷۸۔ أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (358)- والدارمي 1/46 (66)- وابن سعد في "الطبقات"

395- وابن أبي شيبة 9/25 في الادب: ما يستحب للرجل ان يوجد ريحه منه- وعبد الرزاق (7934)- وابوداؤد في

الرياح (445)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن ابوشجاع معدل - محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(102) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ فَوَزَّرَهُ كَوَزَّرِ صَاحِبِ مَكْسٍ أَمْ عَشَارٍ

”جس شخص کے سامنے اس کا مسلمان بھائی معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ صاحب مکس کی مانند ہوتا ہے

(راوی کہتے ہیں: اس سے مراد (نا جائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس عن عقدہ - عبداللہ بن محمد بخاری - ابو الفضل عباس - عبدالعزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان رازی - حکم بن یزید قاضی مرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(103) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم بن معقل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ندامت، توبہ ہوتی ہے۔“

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ بات پڑھی ہے: ابوہل بن عثمان بن سعید - محمد بن محمد - ابوزکریا یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - ان کے دادا حسن بن عثمان - مخلد بن عمر - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(104) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

(102) اخرجہ ابن ماجہ (3718) فی الادب: باب المفادیر - والمنذری فی ”الترغیب“ 493/3 - وابوداؤد فی ”المراسیل“ (517) - من حدیث ابن جودان

(103) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 199/2 - والحاکم فی ”المستدرک“ 243/4 - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 154/10 - وابن ماجہ (4252)

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رَوَيْتُ: كَانَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

”اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام

سَلَّمَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبداللہ اور عبدالرحمان تھے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - (قبیصہ) - زکریا بن یحییٰ - احمد بن عبداللہ بن زیاد - محمد بن مہدی - علی بن عاصم بن مرزوق کے

سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ امام شعی کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

رَوَيْتُ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَغْتَابُهُ

” (ایک مرتبہ) وہ حدیث بیان کر رہے تھے تو ایک شخص

سَلَّمَ إِلَيْهِ وَقَالَ

نے ان کے پیچھے ان کی غیبت کرنا شروع کر دی، وہ اس شخص کی

هَيْنًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ

طرف متوجہ ہوئے اور بولے: (یعنی انہوں نے یہ شعر پڑھا:)

لِعِزَّةٍ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتْ

”ایسے شخص کو خوشی اور سیرابی نصیب ہو (یا ایسے شخص کو خوش

آمدید) جو عقل کو ڈھانپ دینے والی بیماری کے نہ ہوتے ہوئے

بھی ہماری عزت پر حملہ کرتا ہے۔“

——***

عبداللہ حسین بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بزرگوں یعنی ابونصر معمر بن محمد بن حسن اور ابونصور عبدالرحمن

محمد بن عبدالواحد ان دونوں نے - خطیب - ابوقاسم بن حسن شاہد سے بصرہ میں - علی بن اسحاق - ابوقلابہ - علی بن جعد - ابویعلیٰ

من ہارون جو یزید بن ہارون کے بھائی ہیں ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

سَلَّمَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

رَوَيْتُ: الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى

”نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی ہے اور گناہ بھلایا نہیں جاتا ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن ابراہیم - محمد بن عبدالرحمن بن ابویعلیٰ - حمید بن عبدالرحمن رواہی کے

اخرجه احمد 24/2 - ومسلم (2132) (2) - والترمذی (2834) - وابن ماجه (3828) - والطبرانی فی

المعجم (13374) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 306/9

اخرجه الحافظ صدر الدين فی ”مسند الامام“ (467) - والديلمي فی ”مسند الفردوس“ (2203) - وابن عدي فی

المعجم 158/6 - ترجمه (1649) - عبدالرزاق (20262)

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(107) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: اخْضَبُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ خضاب لگاؤ، اور اہل کتاب (کے معمول) کے برخلاف کرو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن البوریح - ابو جعفر قاسم بن مساور جوہری - سوار بن عبداللہ - مزاحم بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(108) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حارث بن اسد بن حارث - عبداللہ بن مرزبان - عبداللہ بن ابوسلم بجلی - عمار بن ربیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(109) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِّنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ وَمَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِّنِي بِقِيَامِ

امام ابو حنیفہ نے - عبدالرحمن بن حزم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبریل، پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (میت کے

(107) قلت: وقد اورد الهيثمي في "مجمع الزوائد" 163/5 -

-- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الصفرة خضاب المؤمن والحمرة

خضاب المسلم - والسواد خضاب الكافر".

تَرَكْتُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ حِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَنَامُوا إِلَّا قَلِيلًا (تر کے میں) وارث بھی قرار دیدیں گے اور جبرائیل رات کے نوافل کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ میری امت کے نیک لوگ رات میں صرف تھوڑا سا ہی سو سکیں گے۔“

——***

عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد خطیب - ابو حسن علی بن سعید بن علی - حسن بن رشیق - محمد بن حفص بن عبد الملک - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن عمرو بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تم میں سے جو شخص وتر ادا کرے (اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: تم میں سے جو شخص روزانہ رات کے وقت وتر میں سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کر لیا کرے تو اس نے زیادہ اور عمدہ کام کر لیا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح“ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھو اور نہ ہی ردی کھجوروں کو بکھیرنے کی طرح اس کو بکھیر دو۔“

——***

اس روایت کو امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے

1- أخرجه الطبرانی في "الكبير" (8671) و (8672) - وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 270/2

2- أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (271) - وابن أبي شبة 521/2 في الصلوات: باب في قراء

3- الطبرانی في "الكبير" (9855) - وأبو داود (1396) في الصلاة: باب تخريب القرآن .

ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ (وہ یہ بھی فرماتے ہیں:)

ينبغي للقارى ان يفهم ما يقول وهو قول ابى حنيفة

”قرأت کرنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس کو یہ سمجھ آ رہی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔“

(112) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ

عَجْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَوَادُ لَا

أَكْلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ

ہوں۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ قاضی ابوسعید عبد الملک

بن عبد الرحمن بن محمد سرحسی۔ قاضی ابوبکر بن عبد الرحمن بن محمد۔ ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابو عباس اسفرائینی۔ حسن بن علی

دمشقی۔ ابو محمد عبد اللہ بن کثیر رازی۔ عبد الرحمن بن ابو حاتم رازی۔ عباس دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن معین

فرماتے ہیں: ابوحنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے ”سیدہ فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا“ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ابن خسر و یحییٰ نے اپنی ”مسند“ میں یہ روایت اسی طرح حرف ”ف“ (سے متعلق باب) میں نقل

کی ہے حالانکہ مشہور یہ ہے (کہ اُن صحابیہ کا نام) سیدہ عائشہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا ہے۔

(113) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرَأٍ مَا نَوَى

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى

اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ

(112) قد تقدم في (14) .

(113) أخرجه الحافظ صدر الدين في ”مسند الامام“ (1) - وابن حبان (388) - واحمد 25/1 - والبخاري (1) باب كيف

الوحي - وابو داود (2201) في الطلاق - باب فيما غنى به الطلاق .

مَنْ يَكُحُّهَا فَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی، تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ مازنی - حسین بن سعید نخعی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - زکریا بن ابوعتیک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

14 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فِرَاسٍ (عَنِ) شُعْبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - فراس - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک صحابی روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میت اپنے (واجب الادا) قرض کے عوض میں رہن رکھی رہتی ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن حسن علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - عبد اللہ بن قریش بن اسماعیل نے اپنے والد کے حوالے سے - عمر بن قاسم تمار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

15 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنِ) الْأَعْمَرِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمہ - اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں، تمہاری طرح جب متعدد لوگ (اکٹھے بیٹھ کر) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، تو فرشتے اپنے

احرجہ الامام الخوارزمی فی ”جامع المسانید“ 74/2 فی هذا الكتاب .

احرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (35) - واحمد 94/3 - وعبدالرزاق (20557) - ومن طريقه عبد بن حميد في ”صحیح“ (861) - والبغوی فی ”شرح السنة“ (947/1) - والطبرانی فی ”الدعاء“ (141) من حديث أبي سعيد الخدري

پر اُن پر پھیلا دیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں
کا ذکر کرتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - محمد بن ابو منصور - خلف بن ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن زکریا بن شیبان - حسین بن عبد الرحمن کندي - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اگر کے حوالے سے ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رجاء بن قریش - مختار بن سابق حنظلی - نعیم بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے تاہم انہوں نے ابن اقرم سے آگے کسی کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا ہے: علی بن اقرم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(116) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا رَأَى جَارًا أَنْ يَضَعَ خَشْبَتَهُ عَلَى جِدَارِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعُهُ
امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقرم - مسروق کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”جب کسی شخص کا پڑوسی، اس کی دیوار میں اپنا شہتیر لگا چاہے، تو وہ اس کو منع نہ کرے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن مروان - علی بن محمد - بشر بن منذر - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(116) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (353)

-- قلت: وقد اخرج ابن حبان (515) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 157/6 -

-- وابو نعیم فی ”الحلیة“ - عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”لا يمتنع احدكم جاره ان يغرز خشباً على جداره“ .

نے یہ روایت ابن خفاجی - عبد اللہ بن وہب دینوری - احمد بن عبد العزیز ربلی - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

بُيُوتُ عَرَشِ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيُتُّ

فَيُفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - ابن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے، وہ اپنے ہم جو بھیجتا ہے، جو لوگوں کو آزمائشوں (یعنی فتنوں) کا شکار کرتے ہیں، تو اس کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ قابل قدر وہ شخص ہوتا ہے، جس نے (لوگوں کو) زیادہ بڑی آزمائش (یعنی فتنے) کا شکار کیا ہو۔“

——***

حنفی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ہنادی - ابو عبد اللہ حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاول - امام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

بُيُوتُ عَرَشِ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيُتُّ

فَيُفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - یحییٰ بن طلحہ ربوعی - قاسم بن یزید جرمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید - حفص بن عبد اللہ - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے والد سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث کتاب (یعنی تحریر) میں ہے، میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن بن علی کے حوالے سے - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن زیاد - اس کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن ساوی سرحسی - وہب بن زمعہ - ابن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد (اور) سعید بن ذاکر - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن نخعی - عباد بن یعقوب - حماد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - اپنے والد اور ابو سہلان بشر بن سہل - فتح بن عمر کے حوالے سے اور ان سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یونس - سعید جناح - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن میسر صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - یزید بن شیبان - ابوقطن عمرو بن یثیم قطعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت حارث بن اسد بن حارث - عبید اللہ بن مرزبان - عبد اللہ بن ابواسلم - عمار بن بزیع کے حوالے سے امام سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم مہلبی - علی بن حسن - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن ولید - محمد بن حارث - ان کے والد - محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن زکریا - حسین بن عبد الرحمن کنڈی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد بن اسماعیل نے اپنے دادا کی تحریر مجھے دی جس میں یہ تحریر تھا: یہ روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - اپنے والد - ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسینوں نے یہ روایت ابن عقدہ - ابن ابومیسرہ - ابو عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن محمد بن شعبہ - محمد بن عمران ہمدانی - بشر بن حکم کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

حسینوں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار سے دمشق میں - عبد الرحمن ابن عبد الصمد - ان کے دادا کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت ابوعلی محمد بن سعید - ابوفروہ یزید بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کنڈی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو - ان کے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے ان اسانید اور القاصد ساتھ نقل کی ہے

(119) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات متنا کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تھک چاہئے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمود بن والاں - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد بن صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بغلانی - محمود بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید محمد بن عبد الملک - حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب خزاز - ابو حفص عمر بن محمد بن علی - احمد بن محمد بن ابراہیم - ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس روایت کو نسخہ میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو اس کی طوالت کے ہمراہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَلَدِ بْنِ
عَلِيٍّ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - ولاد بن داؤد بن علی مدنی کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت
کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بھلائی، زیادہ (یعنی کئی قسم کی) ہوتی ہے، اور اس کو
کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔“

الْخَيْرُ كَثِيرٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ

——***

مسند محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن حسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے منہاجر عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن محمد - یحییٰ بن ابو کثیر - ابو سلمہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی
اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے ان میں
سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جن
کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے ان میں سے کسی کی
سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ملتی ہے اور جھوٹی قسم
شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ
ثَوَابٌ مِمَّنْ صَلَّاهُ الرَّحِمَ وَلَا عَمَلٌ مِمَّا عَصَى
مَحَلُّ عِقَابٍ مِنَ الْبَغْيِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ
يُخْرِجُ بِلَاقِعٍ

——***

مسند محمد بن محمد بن خالد بن کلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے
ساتھ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

شرح الخطيب في "تاريخ بغداد" 177/8 - و ابو نعيم في "تاريخ اصفهان" 203/1

شرح محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (883) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام"

السنن الكبرى" 35/10 - وفي "شعب الايمان" (4842) - والطبراني في "الوسط"

شرح احمد 265/2 - والترمذي (2932) - ابن حبان (2930) من حديث ابى هريرة

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ أَذْهَبَتْ

كَرِيمَتِيهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی محبوب چیز (یعنی میری

کورخصت کر دیتا ہوں تو اس کا ثواب صرف جنت ہوتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل ابن ابراہیم - نوح بن ابو مریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

(123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ:

متن روایت: حَسَنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں:

”اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو آراستہ کرو۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاضی ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - ابوحسن غمامی مقری -

شافعی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خداش - خولید صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(124) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ بَابًا مِنَ الْمَشْرِقِ مَسِيرَتُهُ

خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ لِلتَّوْبَةِ وَسَيُغْلَقُ وَيُفْتَحُ بِالْمَغْرِبِ

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا

إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي

إِيمَانِهَا خَيْرًا

امام ابو حنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

اکرم اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک دروازہ

کھولا ہوا ہے، جس کی چوڑائی پانچ سو برس کی مسافت جتنی

یہ توبہ کے لئے ہے، عنقریب یہ بند ہو جائے گا، اور مغرب کی

ایک دروازہ کھولا جائے گا، یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف

سے طلوع ہوگا، اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ

دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے

(123) اخرجہ الطبرانی فی "الکبیر" (11113) و (12643) - والہیثمی فی "مجمع الزوائد" 170/7 - و محمد بن عبد

الشیبانی فی "الآثار" (275) - وابن ابی شیبہ 464/10

(124) اخرجہ احمد 240/4 - و عبد الرزاق (795) - ومن طریقہ الطبرانی فی "الکبیر" (7357) - والحمیدی (881) - و

(3535) - وابن حبان (1321) .

ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔“

——***

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن علی۔ ابن کاس۔ ابراہیم بن مخلد۔ عثمان بن عبد اللہ اموی۔ مسلمہ بن
امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا، جس نے لوگوں کا
شکر یہ ادا نہیں کیا۔“

——***

یہ روایت۔ صالح بن ابوریح کی تحریر۔ یحییٰ بن علی حرانی۔ سعد بن یزید فراء۔ سالم بن سالم کے حوالے سے
یہ روایت کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد۔ ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔“

——***

حرجہ) محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی
حسن ان القراءة كما روى طاوس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته يقرأ حسبه
حتى الله تعالى

محمد بن حسن نے اس روایت کو ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر
ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرأت کا حکم یہ ہے: جیسا کہ طاؤس نے
سب سے خوبصورت تلاوت اس شخص کی ہوتی ہے کہ جب آپ اسے تلاوت کرتے ہوئے سُنیں تو آپ کو

حرجہ ابو یعلیٰ (1122)۔ واحمد 32/3 و 73 و 74۔ والترمذی (1956) فی البر والصلة: باب ماجاء فی الشکر لمن احسن

فی ”الوسط“ (3606)۔ واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 181/8

محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (275)۔ وابن ابی شیبہ 464/10۔ وقد تقدم فی (123)

محسوس ہو کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(127) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَأْذَنْ لَشَيْءٍ إِذْنَهُ
لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ

کے ساتھ قرآن پڑھا جا رہا ہو۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(128) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْفِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ اتَّبَعَهَا
بِقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أُحِبُّهَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَحَبَّكَ اللَّهُ بِحُبِّكَ إِيَّاهَا

امام ابو حنیفہ نے - عوف بن عبد اللہ کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے
حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"ایک شخص جب بھی کوئی سورت پڑھتا تھا تو اس کے
سورہ اخلاص ضرور پڑھتا تھا، اس بات کا تذکرہ نبی اکرم
سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں
ہو؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس (سورہ اخلاص) کی
محبت کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے
(سورت) سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی تم سے
کرتا ہے۔"

——***

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(129) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَّابِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ:

(127) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (277)

(128) (أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 141/3 - وَابْنُ حِبَّانَ (792) - وَالتِّرْمِذِيُّ (2901) فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْاِخْلَاصِ - وَالصَّحِيحُ

460/2 فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ فِي فَضْلِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) مِنْ حَدِيثِ النَّسَائِيِّ بْنِ مَالِكٍ

(129) ... قُلْتُ: وَقَدْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ 119/1 (133) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

- فَسَأَلُوهُ أَنَا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاطَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ: وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ -

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! إِنِّي أَخَافُ نِفَاقَ النَّفْسِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَخَافُ عَلَى حَقِّ مَنَافِقٍ فَأَبَشِّرُ»

”ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور بولا: امیر المؤمنین! مجھے اپنی ذات کے حوالے سے نفاق کا اندیشہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کسی منافق کو اپنے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے، تو تم یہ خوشخبری قبول کرو۔“

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعباس احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن محمد بن ابوبکر فارسی۔ مکی بن ابراہیم سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابوعبد اللہ عوف۔ قاضی عمر اشنانی۔ قاضی اسماعیل بن محمد بن ابوبکر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

امام ابوحنیفہ نے۔ واصل بن حیان اسدی کوفی۔ ابوداؤد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! إِنِّي أَخَافُ نِفَاقَ النَّفْسِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَخَافُ عَلَى حَقِّ مَنَافِقٍ فَأَبَشِّرُ»

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ جعابی۔ محمد بن عبید اللہ۔ عبدالرحمن بن یحییٰ۔ حکیم۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

امام ابوحنیفہ نے۔ ابوروہہ شداد بن عبدالرحمن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حرجہ ابن حبان (5765)۔ ومسلم (105) (169) فی الایمان: باب غلظ تحریم النمیمۃ۔ والطیالسی

حمد 397/5۔ والحمیدی (443)۔ والبخاری (6056) فی الادب: باب ما یکره من النمیمۃ

حرجہ احمد 39/3۔ والطحاری فی ”شرح مشکل الآثار“ (402)۔ والخطیب فی ”تقید العلم“: 30۔ ومسلم (3004)۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن

زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

(132) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَاسِمِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ عَلَيَّ مَا

لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن عبد الرحمن -

اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر، میری طرف کوئی جھوٹی بات

منسوب کرے، اور میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کہے جو میں

نے نہ کہی ہو، تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے

لئے تیار رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیادہ زیات - عمر بن حمید - علی بن غراب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

(133) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مِثْمُونِ بْنِ

سَيَّاهِ الْبَصْرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - میمون بن سیاہ بصری کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

(132) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (38) - وابن ماجہ (37) فی المقدمة: باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تقدم .

(133) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 299/1 - والحمیدی (1276) - ومسلم (164) فی صلاة المسافرين - والبیہقی

”ایک شخص حسن بھری کے پاس آیا اور بولا: میں نے (ایک رکعت میں) پانچ سو آیات کی تلاوت کی ہے تو حسن بھری اس بات پر حیران ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔“

روایت: أَنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ فَقَالَ: سَلِّ بِخَمْسِ مِائَةِ آيَةٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ حَلَّاهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى طَوْلُ الْقُنُوتِ

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد - ابو بلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - لاحق بن عیزار یمانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ لَاحِقِ بْنِ عِيزَارٍ يَمَانِيٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ:

”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جو عظیم ہے، جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ جی و قیوم ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس شخص نے اخلاص کے ساتھ اس کو پڑھا ہو۔“

عَلَى الْعَظِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَا سَلَفَ مِنْ جُرْمِهِ إِنْ كَانَ مُخْلِصًا

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن عبیدہ مقری - احمد بن حفص - علی بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

”قبر میں تین سوال ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں، جنت میں درجات، اور قرآن کی تلاوت تمہارے سر ہانے کے

روایت: فِي الْقَبْرِ ثَلَاثُ سُؤَالٍ عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَجَرَّجَاتٍ فِي الْجَنَّاتِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عِنْدَ

رَأْسِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ

پاس ہوں گے، تو تم پر قرآن (پڑھتے رہنا) لازم ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے بالکل اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(136) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ جَاعَ وَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَلَمْ يَأْكُلْ مَالَ الْمُسْلِمِينَ بَاطِلًا إِلَّا أَطْعَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل میں ہے:

”جو بھی مؤمن بھوکا ہو، اور وہ حرام سے اجتناب کرے، مسلمانوں کا مال ناحق طور پر نہ کھائے، تو قیامت کے دن تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم طالقانی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(137) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُ وَالْمُشَاحِنُ وَسَيِّئُ التَّقَاضِي وَأَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَدِينَةً مِنْ مَسْكٍ إِذْفَرٍ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كُلُّ سَمِيعٍ فِي تَقَاضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا

”قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب والے شخص کے نافرمان، کینہ (یا بغض) رکھنے والے شخص، اور برے طریقے سے (قرض کی واپسی یا کسی بھی قسم کی ادائیگی کا) تقاضا کرنے والے شخص کو ہوگا“ بے شک جنت عدن میں، مشک اذفر سے ہوا، اللہ تعالیٰ کا ایک شہر ہے جس میں صرف وہی شخص داخل ہو جو نرمی سے تقاضا کرتا ہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن

سند روایت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مسروق - ابراہیم نخعی تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اس کو جہنم میں، اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

سند روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا
عَذَابَ النَّارِ

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - نصر بن یحییٰ - ابو زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

”تو جو شخص دو دن بعد ہی جلدی چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو تاخیر کر دے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا، جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے۔“

سند روایت: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَعَجَّلْ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إثمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ
عَنِ الْيَمِينِ اتَّقَى

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یعنی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

——***

محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد ابن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - حفص بن محمد - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

مترجمہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (40) - وابو یعلیٰ (2909) - واحمد

مترجمہ الطبری فی ”الکبیر“ (9028) - وابن ابی شیبہ 59/2 فی الحج: فی قوله تعالیٰ: (فمن تعجل فی یومین فلا اثم

مترجمہ الہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 318/6

(140) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

متن روایت: مَنْ اسْتَشَارَكَ فَأَشْرَهُ بِالرُّشْدِ فَإِنْ لَمْ

تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهُ

...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن یزید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(141) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ

الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَأَنَّ الْعَبْدَ لَيَحْرُمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

...

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم - فقیہ حسن بن محمد بن حسن مالکی - ابوحسن علی بن وارقطنی - ابوبکر احمد بن محمد بن حسن ضراب - محمد بن عبد العزیز بن مبارک بن محمد دینوری - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(142) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابو ہریرہ

...

(140) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (476) - والبخاري في "الادب المفرد" (259) باب الم...

(141) اخبرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (3069) - واحمد 277/5 - وابن ماجه (90) و (4022) - وال...

(872) - وابن المبارك في "الزهد" (86) - والطبراني في "الكبير" (1442) .

(142) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (454) - وابن حبان (328) - والطيالسي (2387) - و...

(4090) في اللباس: باب ماجاء في الكبير - والحميدي (1149) - واحمد 248/2

عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَجِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے شاگرد ابو مسلم اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي
وَأَرَى فَمَنْ نَزَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهُ

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریا کی میری (اوڑھنے والی) چادر
ہے، اور عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی
ایک کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں
اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔“

——***

یہ روایت اپنے ”مسند“ میں - ابو سعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق
صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حسن بن عبید اللہ - امام شععی کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی
اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”انسان کے جسم میں، گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ
ٹھیک ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ
خراب ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیمار (یا خراب) ہو جاتا ہے،
خبردار! وہ (ٹکڑا) دل ہے۔“

رَوَيْتُ أَنَّ فِي الْإِنْسَانِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ
صَلَاحُ سَائِرِ الْجَسَدِ وَإِذَا سَقَمَتْ سَقَمَ بَهَا
جَسَدُ الْإِنْسَانِ وَهِيَ الْقَلْبُ

——***

یہ روایت - صالح بن ابوریح - خلف بن شاذان - ان کے چچا - ابو حمزہ سکری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حسن بن عبید اللہ کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: امام شععی بیان کرتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

سند احمد 247/4 - والحمیدی (919/2) - والطیالسی (788) - وعبدالرزاق (20376) .

سند ابن حبان (721) - والنسائی 327/8 فی الاشریة: باب الحث علی ترک الشبهات - والبخاری (2051) فی

الحلال بین والحرام بین - وابو داؤد (3329) فی البیوع: باب فی اجتناب الشبهات .

بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن روایت: الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ

”حلال، واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، اور درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے قیاب وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عبد اللہ - یحییٰ بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

(145) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أُطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَسْرَعَ ثَوَابًا مِنَ الصَّلَةِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ تَدْعُ الدِّيَارَ بِبَلَاغٍ

”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے اس سے کسی کی بھی سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ملے گی جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اس سے کسی کا بھی ثواب، صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملے گی۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین عبدالصمد بن علی بن محمد - حسین بن جعفر بن محمد - جعفر بن محمد بن ظبیان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(146) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(145) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (883) - والحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند“

(307) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 35/10 - واسحاق بن راہویہ فی ”المسند“ 271/5 - والطبرانی فی ”معجم“

19/2 (1092) - وعبد الرزاق (20231) .

(146) اخرجہ ابن حبان (5758) - واحمد 230/2 - والبخاری فی ”شرح السنة“ (3561) - والدارمی 297/2 - وابو داؤد

فی الادب: باب فی الغیبة - والترمذی (1934) فی البر والصلة: باب ماجاء فی الغیبة .

عَنْهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روایت: إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيهِ فَقَدْ

”اگر تم کسی شخص کی (غیر موجودگی میں، اس کی) اس خامی

وَأَنْ قُلْتَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ

کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر

اس بات کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہی نہ ہو، تو تم نے اس پر

بہتان لگایا۔“

——***

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ

عجلان عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ

عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حسن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - محمد بن ابراہیم - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَسَّانٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابوغسان - حسن کے حوالے سے یہ

عَنْ أَحْسَنَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حسن روایت: الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي

”امارت (یعنی کوئی بھی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے اور

وَأَمَانَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ

یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگا، البتہ اس شخص

وَأَدَّى ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

کے لئے نہیں ہوگی، جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ حاصل

کیا ہو اور اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کیا ہو، اے ابو ذر! یہ بھلا کہاں

(14) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (32).

(15) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (915) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند

الامام" (489) - ومسلم (1825) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد 173/5 - وابن سعد في "الطبقات"

174 - والحاكم في "المستدرک" 92/4

ہو سکتا ہے؟“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشیر (اور) احید بن حسین ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے چچا جبریل بن یعقوب - احمد بن نصر عتکی - اپنے والد (اور) ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبد الواحد بن حماد بن حارث نخدی نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ بن شریح - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو اسامہ بن زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - عبد الحمید جمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(149) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَ بَابًا بِالشَّرْقِ مَسِيرُهُ سَبْعُ مِائَةِ خَرِيفٍ لِلتَّوْبَةِ
”بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک دروازہ کھولا ہے، جس (کی چوڑائی) سات سو بھوس کی مسافت جتنی ہے، (یہ دروازہ) توبہ کے لئے ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید احمد بن عبد الجبار - ابو قاسم تنوخی - ابو قاسم بن ثلج - ابو عباس بن عقدہ - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب مازنی (وہ بیان کرتے ہیں:) زکریا بن یحییٰ نیشاپوری نے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی تھی جبکہ قبضہ طبری نے ان کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے (انہوں نے) - عثمان بن عبد اللہ اموی - سلمہ بن سنان انصاری کوئی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(150) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ کے

(149) قد تقدم في (124) .

(150) أخرجه أحمد 249/5 - والحاكم في "المستدرک" 513/1 - والبيهقي في "الدعوات الكبير" (132) - والطبرانی في "الكبير" (798) بالفاظ آخر .

عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”روایت: مَنْ قَالَ

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي
سَمَاءٍ وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى فِي
كِتَابِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَلَأَ

لِيَّ حَمْدُ اللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَسْبِقْهُ
عَمَلٌ عَمَلٍ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ أَكْثَرَ
فَقَالَ ذَلِكَ مَسَاءً كَانَ لَهُ كَذَلِكَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

”میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو
اس کی پیدا کی ہوئی (مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی
اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو آسمان اور زمین میں موجود
(اس کی مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں
پاکی بیان کرتا ہوں، (جو اتنی تعداد میں ہو) جتنی تعداد کی
(اشیاء) اس نے اپنی کتاب (یعنی لوح محفوظ میں تحریر کی ہوئی)
ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو تمام اشیاء کی تعداد
جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی (اتنی زیادہ) پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر
چیز کو بھر دے“

پھر الحمد للہ کے ہمراہ، اسی کی مانند کلمات پڑھے، ان کو صبح
کے وقت پڑھے، تو عمل کی فضیلت کے حوالے سے کوئی بھی شخص
اس پر سبقت نہیں لے جاسکے گا، ماسوائے اس شخص کے، جس نے
اس کی مانند یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہو اور اگر وہ
شام کے وقت ان (کلمات) کو پڑھتا ہے تو بھی اسی کی مانند
(اجر و ثواب حاصل) ہوگا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے
حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی - قاسم بن محمد بن حماد - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
ابو عبد اللہ بن خسر و لُحْی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - اپنے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف
حسینی اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ كَيْثٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - لیث - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت

مُجَاهِدٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ جَبْرِئَلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهُ وَسَلَّمَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ لَمْ يَأْتِهِ فِي مِثْلِهَا قَطُّ
ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيْكَ بِسَحَابَةٍ بِهِدْيَةٍ فَقَالَ يَا جَبْرِئَلُ
وَمَا هِيَ تِلْكَ الْهَدْيَةُ وَذَكَرَ فِي حَدِيثٍ

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ حَدِيثٌ بِطَوَّلِهِ

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
(ایک مرتبہ) حضرت جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں، سب سے زیادہ حسین و جمیل شکل و صورت میں آئے، وہ مسکرا رہے تھے
ایسی (عمدہ شکل و صورت) میں کبھی نہیں آئے، وہ مسکرا رہے تھے
اور ان کے چہرے سے خوشی کا اظہار ہو رہا تھا، انہوں نے کہا
اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بادل میں ایک تحفہ
بھیجا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! وہ تحفہ کیا
ہے (اس کے بعد پوری روایت ہے، جس میں آگے چل کر یہ
الفاظ ہیں:)

”اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور بد
صورتی کی پردہ پوشی کی“ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

.....

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد
بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنجار“ کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے: ابو محمد ہبل بن عثمان نے یہ روایت - قاسم بن محمد بن علیل
- ابراہیم بن مہدی - ابوسعید حاتم بن نصر - ابو عباس بخاری - ابو حذیفہ - مقاتل - حفص بن مسلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن عبد الرحمن سکسکی دمشقی
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن ابی واثق
رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا:
میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں، تو آپ مجھے (ایسے

(152) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَستطِيعُ أَنْ أتعَلَّمَ الْقُرْآنَ

(151) اخرجہ الحاکم فی "المستدرک" 544/1 - و ذکرہ ابن حجر فی "لسان المیزان" 262/1 .

(152) اخرجہ احمد 353/4 - وابو داؤد (832) - والبیہقی فی "شرح السنة" (610) - والدارقطنی فی "السنن" 314/1 - و عبد

الرزاق (2747) - والحمیدی (717) . اخرجہ الحاکم فی "مسند الامام" (503) - والطبری فی "التفسیر" 128/12

-- قلت: وقد اخرج سعید بن منصور وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن الشیخ والبیہقی فی "شعب الایمان" عن

الضحاک: انه سئل عن قوله: ﴿ انا نراك من المحسنين ﴾ ما كان احسان يوسف عليه السلام؟ قال: كان اذا مرض انسان في السجن قام

عليه واذا ضاق عليه المكان او سع له واذا احتاج جمعه له كذا " الدر المنثور" 537/4 (الطبع الجديد) .

سَمِعْتُ مَا يُجْزِيْنِي عَنْهُ فَقَالَ لَهُ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَقَالَ هَذَا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاعْفِرْ لِي وَاهْدِنِي
وَعَافِنِي

کلمات یا دعا) سکھا دیں، جو میرے لئے اس کی جگہ
کفایت کر جائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم یہ
پڑھو:

”میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں، ہر طرح کی حمد، اللہ
تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں
ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، (وہ اللہ تعالیٰ) جو
بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے۔“

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہو
گئے تو میرے لئے کیا (کلمات) ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر، تو میری مغفرت کر دے، تو مجھے
ہدایت پر ثابت قدم رکھ، تو مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت عطا
کر!“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن تمیم بن عباد مروزی - سہل بن عمار - جارد بن یزید
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - اپنے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -
قاضی عمر اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد - سہل بن عمار بلخی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس کو اپنی سند کے ساتھ - محمد بن زرعہ بن شداد - سہل بن عمار بلخی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: سلمہ بن نبیط فرماتے ہیں:
میں ضحاک بن مزاحم کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے ان سے
اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”تم ہمیں اس کی تاویل بتاؤ،
ہم تمہیں بھلائی کرنے والا سمجھتے ہیں۔“

(اس شخص نے سوال کیا: وہ کیا بھلائی کرتے تھے؟ تو

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ
يَعْقُوبَ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَيْتُ: كُنْتُ عِنْدَ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ
سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠١﴾

مَا كَانَ إِحْسَانُهُ قَالَ كَأَنَّ إِذَا رَأَى مُضِيقًا عَلَيْهِ
وَسَعَ لَهُ وَإِذَا رَأَى مَرِيضًا قَامَ عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَى
مُحْتَاجًا سَالَ لَهُ وَجَمَعَ لَهُ

ضحاک نے جواب دیا: جب وہ کسی کو تنگی کا شکار دیکھتے تھے
تو اس کے لئے گنجائش پیدا کرتے تھے، جب کسی کو بیمار دیکھتے تھے
تو اس کی تیمارداری کرتے تھے، جب کسی کو حاجت مند دیکھتے تھے
تو اس کے لئے (دوسروں کو مدد کرنے) کا کہتے تھے اور اس کے
لئے (ضروریات کی چیزیں) جمع کرتے تھے۔

——***

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(154) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ وَحَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد اور حماد بن ابوسلیمان -
عبد اللہ بن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

متن روایت: قَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ
” (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی ماں کی قبر کی زیارت
کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے طویل حدیث کے طور پر
روایت کیا ہے (یعنی یہاں اُس طویل حدیث کا صرف ایک مختصر حصہ نقل ہوا ہے)۔

(155) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو:

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نوح کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَابْنٍ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے
ایک صاحبزادے، اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک
صاحبزادے کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

(154) اخرجہ احمد 359/5 - وابن ابی شیبہ 343/3 - والنسفی فی ”القند فی ذکر علماء سمرقند“ 124 - والحاکم فی
المستدرک 357/1

(155) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 327/4 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 377/24 - وابن ابی شیبہ 57/8 - والترمذی
بائو (2059) - والنسائی فی ”الکبری“ (7537) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 349/9

لَا تَعْلَمُ الْعَيْنُ فَارَقَهُمَا قَالَ نَعَمْ إِذْ لَوْ كَانَ شَيْءٌ
بَيْنَهُمَا لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان دونوں کو نظر لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔

——***

ابو محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبید اللہ بن عبد الرحمن واقدی مولیٰ مہدی - اس کے والد کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
عبید اللہ بن خسرولمخنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - اپنے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّهُضُوا بِنَا نَعُودُ
يَهُودِيٍّ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِ فَوْجَدُهُ فِي الْمَوْتِ
سَلَامَةً ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ
مَنْظَرٍ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
مَنْظَرٍ إِلَى أَبِيهِ فَلَمْ يُكَلِّمُهُ أَبُوهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ
وآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
مَنْظَرٍ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَشْهَدُ
أَنَّ الْقَتْلَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لِلَّذِي: أَنْقَذَ بَنِي نَسْمَةَ مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرشد - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ اٹھ کے چلو! تاکہ ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی عیادت کر آئیں، جب نبی اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اسے پایا کہ وہ قریب المرگ ہے، اس کی مزاج پرسی کرنے کے بعد آپ نے اس سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ، اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (یہودی لڑکے) نے اپنے والد کی طرف دیکھا، لیکن اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں کہا، نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا لیکن اس کے باپ نے اسے پھر کچھ نہیں کہا،

نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (لڑکے) نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا، تو اس کے باپ نے اس سے کہا: تم اس کی گواہی دیدو! تو اس نوجوان نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد، اللہ کے رسول ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچالیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس بن موسیٰ سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعد بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن خالد بخاری کلاباذی - حسن بن محمد بن رشیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے، البتہ انہوں نے اس کو علقمہ بن مرشد کے حوالے سے نبی اکرم - سے منقول ذکر کیا ہے، مزید (کسی راوی کا ذکر نہیں ہے) البتہ حدیث بالکل یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - سوید بن یحییٰ - محمد بن حسن بہدانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الرحمن بن خالد رازی قلانی - عبد اللہ ابن جراح - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتیناہ فقال کیف انت وکیف حالک ثم قال یا فلان اشهد ان لا اله الا الله الحدیث الی قوله

الحمد لله الذی اعتق بی رقیۃ من النار

”(راوی صحابی بیان کرتے ہیں:) ہم اس (یہودی لڑکے) کے پاس آئے، نبی اکرم ﷺ نے (اُس سے) دریافت کیا: کیسے ہو؟ تمہارا کیا حال ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اُس سے) فرمایا: اے فلاں! تم اس بات کی گواہی دیدو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ

نہیں ہے (اس کے بعد پوری حدیث ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں):

”میرے طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچا لیا“

عظیم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - سعید بن یحییٰ بن سعید اموی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - اسماعیل بن قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم محمد - ابن ابوعثمان - ابوحسن زرقویہ - ابوبہل بن زیاد - حسن بن محمد بن حاتم - سعید بن یحییٰ اموی سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا

نأخذ بعبادة اليهودی والنصرانی والمجوس وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد بن حسن نے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کسی یہودی عیسائی یا مجوسی کی عبادت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ: **سند روایت: الدال على الخير كفاعله**

”بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا، اُس (بھلائی) کو

کرنے والے کی مانند ہے۔“

...—...—...—...

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - ابوبکر بندار بن بشار - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و لُحی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابویاسر بن بندار - ابوطالب بن ابوبکر - بن مالک قطعی - عبد اللہ بن احمد بن ضبل نے اپنے والد کے حوالے سے - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(158) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَى

أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ

لَا حِقْوَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے تو

پڑھتے تھے:

”مسلمانوں کی بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو اگر

نے چاہا تو ہم بھی تم لوگوں سے آئیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے آپ

لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن عبد الکریم کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(159) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَجْلَانَ الْأَمَوِيِّ الْجَزَرِيِّ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتٍ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ وَحِمَارٌ يُقَالُ لَهُ

بَعْفُورٌ وَسَيْفٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْفِقَارِ وَبَعْلَةٌ يُقَالُ لَهَا

دُلْدُلٌ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ شَيْءٌ إِلَّا سَمَاءَهُ بِاسْمٍ يُحِبُّهُ وَكَانَ يَأْتِيهِ

الرَّجُلُ لَهُ اسْمٌ مَسْتَكْرٌ فَيَسْمِيهِ بِاسْمٍ حَسَنٍ جَاءَهُ

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عجلان اموی جزری افطس -

سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا، جس کا نام ”مرتجز“ تھا

اور ایک گدھا تھا، جس کا نام ”بعفور“ تھا، ایک تموار تھی جس کا

”ذوالفقار“ تھا، ایک خچر تھا، جس کا نام ”دلدل“ تھا،

اکرم ﷺ نے اپنی ہر چیز کا وہ نام رکھا تھا، جو آپ کو پسند تھا

بعض اوقات آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا، جس کا

نا پسندیدہ ہوتا تو آپ اس کا اچھا نام رکھ دیتے (ایک مرتبہ

(158) اخرجہ البيهقي في "السنن الكبرى" 79/4 - واحمد 353/5 - ومسلم (975) - وابن ماجه (1547) - والبخاري في "السنن"

السنة" (1555) - وابن السني في "عمل اليوم والليلة" (1091) .

(159) اخرج احمد 75/6 - والطبراني في "الادب المفرد" (825) - والطبراني في "الوسط"

(2408) - والحاكم في "المستدرک" 276/4

-- عن عائشة - قالت: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً يقول لرجل: ما اسمك؟ قال: شهاب فقال: "انت هشام".

حَلَّ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ شَهَابٌ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ
 عَشَمٌ
 ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا
 نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: شہاب، تو آپ نے فرمایا: (جی
 نہیں!) بلکہ تم ہشام ہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ تسری - محمد بن عبد اللہ راہبی بصری - علی
 بن مسلم بن فیروز - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

160- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
 سَرِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
 حَسَنٌ رَوَايَت: لَعَنَ اللَّهُ الْقَدْرِيَّةَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا
 رَسُولٍ إِلَّا لَعَنَهُمْ وَلَهُمْ أَثَنٌ عَنْ كَلَامِهِمْ
 امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - سلیمان بن بریدہ کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد روایت کرتے
 ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”اللہ تعالیٰ، قدریہ (فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں)
 پر لعنت کرے، ہر نبی اور رسول نے ان پر لعنت کی ہے اور اپنی
 امت کو ان کے ساتھ کلام کرنے سے منع کیا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - غیلان بن یعقوب علاف - صالح بن یحییٰ بن غیلان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
 عبد الملک بن بزیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

161- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ
 حَسَنٌ رَوَايَت: مَا رَأَيْتُ أَحْضَرَ جَوَابًا مِنْ زَيْدِ بْنِ
 عِلْيَ بْنِ الْحُسَيْنِ قُلْتُ لَهُ أَقْدَرَ اللَّهُ الْمَعَاصِيَ قَالَ
 حَسْبِيَ اللَّهُ قَهْرًا فَالْقَمِينِي حَجْرًا
 امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:
 ”میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص
 نہیں دیکھا، میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے
 معاصی (گناہوں) کو تقدیر میں طے کیا ہے؟ انہوں نے جواب
 دیا: کیا زبردستی طور پر اللہ تعالیٰ کی مافرمانی کی جاسکتی ہے؟ یوں
 انہوں نے میرے منہ میں پتھر ڈال دیا (یعنی مجھے لا جواب کر دیا)۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن احمد بن یزید عاری - حسن بن زیاد بن عمر -
 شعب بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے: میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص نہیں دیکھا۔

162- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يُونُسَ بْنِ
 زُهْرَانَ - امام ابو حنیفہ نے - یونس بن زہران - حضرت

زُهْرَانُ عَنِ الْحَشْحَاشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِخَمْسٍ أَعْتَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شخاش رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص پانچ (کلمات، کے بکثرت ورد) کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے گا، (وہ کلمات یہ ہیں):

سبحان الله الحمد لله لا اله الا الله الله اكبر
حول ولا قوة الا بالله

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیہ - حسن بن مالک نسیب بن ابوعثمان - زافر بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(163) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَشُعْبَةُ وَمِسْعَرُ وَسُفْيَانُ وَقَيْسٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْتَ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنیجار“ کی ”تاریخ بخارا“ - محمد بن موسیٰ بن جعفر - ابو علی بکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد بن یزید حبال رازی جو بخارا کے حساب کے نگران تھے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سلیمان بن ربیع - کا دوح زاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ شعبہ مسعر سفیان اور قیس سے روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسن بن فراء - ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن مالک بیج - عبد اللہ

(162) اخرج احمد 443/3 - والحاكم في "المستدرک" 511/1 - وابن سعد في "الطبقات" 58/6 - وابن حبان (833)

-- عن مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال "بخ بخ لخمس ما اثقلهن في الميزان: لا اله الا الله - والله اكبر - وسبحان الله - والحمد لله....."

(163) اخرج احمد 57/1 - والبخاري (527) - في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه - وابوداؤد (1452) في الصلاة: باب ثواب قراءة القرآن - والترمذي (2909) في ثواب القرآن: باب ما جاء في تعليم القرآن .

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ صَبْرِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے عن ہیشم بن حبیب صیرفی - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

”مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ:

بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿

عَقْرُهُ عَقْرَبٌ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرَبٌ حَتَّى يُصْبِحَ

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، (ہر) اُس چیز کے شر سے، جس کو اُس نے پیدا کیا ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو شام تک اسے کوئی بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اس کو صبح تک کوئی بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

...—...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - نصر ابن احمد کندی (اور) محمد بن منذر بن سعید ان دونوں نے - محمد بن عمران - قاسم بن حلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن ربیعہ - محمد بن مغیرہ - حکم - امام زفر کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حِينَ يَصْبِحُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرَبٌ يَوْمَئِذٍ وَانْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ يَضُرَّهُ لَيْلَتَهُ

”جو شخص صبح کے وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے تین مرتبہ (ان کلمات کو پڑھ لے گا) اس دن میں کوئی بچھو اس کو نقصان پہنچائے گا اور اگر وہ شام کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے تو اس رات میں (کوئی بچھو) اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا“

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف - امام ابو حنیفہ - ہیشم - میرا خیال ہے ذکوان کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو امام زفر کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب ابن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - عبد اللہ بن محمد عور - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی نے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

(165) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - احمد بن حسین سکری - انہوں نے اپنے دادا علی بن عمر - ابوبکر محمد بن حسن بن علی بن حامد بخاری - عبد اللہ بن یحییٰ سرحسی - حسن بن مبارک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(166) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - علی بن حسن ابن بشر - داؤد بن مجہر - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

(165) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (38) - وابن ماجہ (37) فی المقدمة: باب التغلیظ فی تعدد الکذب

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - وابن ابی شیبہ 574/8 - وقد تقدم

(166) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (40) - وابو یعلیٰ (2909) - واحمد

278/3 - والطیالسی (38) برقم (97) .

روایت کیا ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَا يَسْلَمُ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يُدِلَّ نَفْسَهُ قَبْلَ يَأْ
وَكَيْفَ يُدِلَّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنْ
مَنْ لَا يُطِيقُ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن وینلد - حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
”مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو
ذلت کا شکار کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ اپنے آپ کو
کیسے ذلت کا شکار کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس
طرح کہ وہ کسی ایسی آزمائش کے سامنے خود کو پیش کرے جس کی
وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بخیری کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام
بخاری سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ
لَحْمٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ:
يَت: إِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَرْفٍ تَلَوُّهُ عَشْرُ
أَمْ آتَى لَا أَقُولُ "آلَمْ" حَرْفٌ وَلَكِنْ
حَرْفٌ وَ"لَامٌ" حَرْفٌ وَ"مِيمٌ" حَرْفٌ فِتْلَكَ
حَسَنَةٌ

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابو نخود - ابو اخوص کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ہر ایک حرف جسے تم تلاوت کرو گے اس کے عوض میں دس
نیکیاں ملیں گی میں یہ نہیں کہتا: آلم ایک حرف ہے بلکہ "ا" ایک
حرف ہے، "ل" ایک حرف ہے اور "م" ایک حرف ہے تو یہ تیس
نیکیاں ہو جائیں گی۔

ابو سعید بن خرون نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل احمد بن خرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابوبکر بن
عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سراج الطبرانی فی "الکبیر" (13507) - وفی "الاورسط" (5357) - والبزار (3323) - کشف الاستار - واورده الهیثمی فی
معجم الرواد (274/7) - وفی "مجمع البحرين" 143/4 (4395) .
سراج الحاکم فی "المستدرک" 741/1 - والترمذی (2901) - والدارمی فی "السنن" 521/2 (3308) .

متن روایت: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقُلْ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ وَلِقُلْ الَّذِي عَطَسَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكَ

”جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم کرے اور پھر جو شخص چھینکا تھا وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے۔“

——***

(170) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ الْمُنْكَرُ الَّذِي كَانُوا يَأْتُونَ قَالَ يَحْبِقُونَ وَيَسْخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ منکر کیا ہے؟ جس کا ارتکاب کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راستے سے گزرنے والوں کے ساتھ برائی کریں گے اور مذاق اڑائیں گے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - حسن بن سلام سواق - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(171) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ آتَاكُمْ لِيَشْتِ أَمْرَكُمْ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ فَأَقْتُلُوهُ كَأَنَّا مَنْ كَانَ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”عنقریب میرے بعد اختلافات ہوں گے تو جو شخص تمہارے پاس آئے تاکہ تمہارے کسی ایسے معاملے کو بکھیرنے کی کوشش کرے جس پر اتفاق ہو تو تم اس شخص کو قتل کر دو خواہ کوئی بھی ہو۔“

(169) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (200) - قلت: وقد اخرج الطبرانی فی ”الکبیر“ (9998)

-- عن عبد الله قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا اذا عطس احدنا ان نشمته .

(170) اخرجہ الحافظ فی ”مسند الامام“ (507) - واحمد 341/6 و 424 - والطبري فی ”التفسير“ 145/20 - والبخاري فی التاريخ الكبير 196/6 - وذكر ابن كثير فی ”التفسير“ فی تفسير هذه الآية وعزاه لاحمد

(171) اخرجہ ابن حبان (4406) - والطيالسي (1224) - واحمد 261/4 - ومسلم (1852) (59) فی الامارة: باب حکم من فرق امر المسلمين وهو مجتمع - وابوداؤد (4762) فی السنة: باب قتل الخوارج .

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بیان کے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت محمد بن سلیمان - عثمان بن ابوشیبہ - انہوں نے اپنی والدہ - عوام بن حوشب - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

محمد بن خسر و بختی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر نے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا جب دیہاتی آپ سے سوالات کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آدمی کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن موسیٰ - اسحاق بن قاسم - محمد بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا حکم دیا ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی - محمد بن حمید - علی بن مجاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (456) - وابن حبان (478) - وابن ابی شیبہ 514/8 - والطبرانی

خرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (453) - وابن حبان (4546) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (2414) - وابوداؤد (4945) - باب فی النصیحة - والنسائی 140/7 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 271/5 .

عِلَاقَةً عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ:

ہیں:

مُتَن رَوَايَت: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ

نقل کی ہے: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں:
”میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان
کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کے بارے میں
اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ عبد اللہ بن محمد۔ احمد بن عبید بن ناصح۔ صالح بن بیان کے حوالے سے
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز۔ خلف بن ہشام۔ ابو عوانہ۔ زیاد بن علاقہ سے نقل کی ہے انہوں نے
روایت کو ایک اور سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو امام ابو حنیفہ کے واسطے کے علاوہ ہے۔

حافظ ابن خردوبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن بن علی فارسی۔ محمد بن مظفر حافظ۔
اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل الثانی فی الْإِيْمَانِ وَالتَّصَدِيقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهِ

دوسری فصل: ایمان، قضا و قدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی - علقمہ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي صُورَةِ شَابٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ

سَلَامٌ فَقَالَ أَدْنُهُ فَدَنَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

بِإِيْمَانٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ

وَأَقْدَارِهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا

صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا

بِإِسْلَامٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَامٌ الصَّلَاةُ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

وَالْحَيَاةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ

يَدْرِي ثُمَّ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ

شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تُكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ

فَتَسْتَقِيمُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنْ

نَبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا نَرَا أَثَرَهُ فَأَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ جَاءَ كُمْ

بِسَلَامٍ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

نوجوان کی شکل میں حاضر ہوئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے

ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ آپ کو سلام ہو۔ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ انہوں نے عرض کی: کیا

میں قریب ہو جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ

تو وہ قریب ہو گئے

پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ایمان سے مراد کیا

ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ،

اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، تقدیر پر ایمان

لاؤ۔ خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا

ہے تو ہمیں ان کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ ”آپ نے سچ کہا

ہے“ گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے پھر انہوں نے

دریافت کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے احکام کیا ہیں؟ نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے

رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

تو ہم ان کی اس بات پر حیران ہوئے کہ ”آپ نے سچ کہا

ہے“ گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے۔

پھر انہوں نے دریافت کیا کہ احسان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو اس طرح کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: قیامت کب قائم ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ اس کے بارے میں جس سے سوال کیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ہے۔ پھر گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس آؤ۔ ہم نے انہیں تلاش کیا لیکن ہمیں ان کا کوئی نشان نہ ملا۔ آیا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس اس سے کہتے تھے تا کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد الواحد بن حماد بن حارث ابوہل جندی - انہوں نے اپنے استاد حماد بن حارث جندی کے حوالے سے نقل کی ہے - نوح بن ابومریم نے "کتاب الایمان" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن ابو حنیبہ کا یہ بیان صحیح ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سواری کے بیٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا اگرچہ وہ شخص زنا کا مرتکب ہو یا اس نے چوری کی ہو تو

(176) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَا أَنَا وَدَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ فَسَكَّتْ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ

(176) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (373) - وإمامه 442/6 - والطبراني في "الوسط" (2953) - وفي

الشمسين (2113) - وابن نعیم في "الحلیة" 398/10

كَانَتْ عَيْنِي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ
 اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
 وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ
 رَعِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ
 فِي الدَّرْدَاءِ السَّبَابَةِ يَوْمِي بِهَا إِلَى إِرْنَيْتِهِ

اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، آپ کچھ دیر چلتے رہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو (یعنی یہ بات اسے کتنی ہی بری کیوں نہ لگے)

راوی بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی شہادت کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے ذریعے اپنی ناک کی طرف اشارہ کر کے (یہ حدیث بیان کر رہے تھے)

——***

یہ روایت - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - نضر بن محمد اور اسد بن عمرو ان دونوں حضرات نے حنفیہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت ابو موسیٰ ہارون بن ہشام - ابو حفص (اور) محمد بن سلام انہوں نے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام شافعی سے روایت کی ہے۔

یہ روایت احمد بن ہارون بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

عن ابی الدرداء یقوم کل جمعة عند منبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحدث بهذا

الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

”تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے دن ’مہر رسول کے پاس کھڑے ہو کر یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے حوالے کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - زکریا بن یحییٰ - محمد بن فضل ان دونوں نے - مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن حسان - یحییٰ بن عبد الغفار - ابو عتاب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - علی بن حسن ذہلی - یحییٰ بن یمان ہمدانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن ذہلی - یحییٰ بن یمان (اور) عمرو بن محمد عبقری (اور) علی بن عاصم کے حوالے سے سب نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی حافظ طلحہ بن محمد شاہد عدل بقاء نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - محمد بن فضل بن سعید بن سلیمان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خالد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی حافظ ابن خروطی نے یہ روایت - ابو الفضل احمد بن حسن بن ثیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابو نصر بن اشکاب بن اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو سعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر بن اسد - ابو الحسن بن عیش - ابو بکر ابہری - ابو عروبہ جرجانی نے اپنے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عروبہ - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اثنانی نے یہ روایت - محمود بن محمد - شاہ بن خالد - ابوسلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابو حنیفہ کے

(177) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ أَبِي الصُّلْحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

سے یہ روایت نقل کی ہے:

(177) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (502) - وابن كثير في "التفسير" 36/1 - والطبري في "التفسير" 7/1

في "التفسير" في أول البقرة

حدیث: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى "الْمَرْءُ أَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ" "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں "الْمَرْءُ" (کا مطلب یہ ہے:) میں اللہ ہوں میں علم رکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں۔"

حافظ ابن خردوبلی نے یہ روایت - ابو سعود احمد بن علی بن محمد کے حوالے سے پہلے گزری ہوئی حدیث کبریاء کی حماد بن ابو حنیفہ سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حدیث: سَمِعْتُ رَوَايَتَ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابن عبیدہ سلمانی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میری اونٹنی پر سوار ہو گے یمن جاؤ جب تم "شق" نامی گھائی پر پہنچو گے اور اس پر چڑھو گے تو تم لوگوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھو گے ان سے تم یہ کہنا: اے پتھرو! اے کچے پتھرو! اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں اس گھائی پر چڑھا اور میں نے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: اے پتھرو! اور اے کچے پتھرو! تم پر سلام ہو اللہ کے رسول نے تمہیں سلام بھیجا ہے تو زمین میں جنبش ہوئی اور ان پتھروں نے کہا: اللہ کے رسول پر بھی سلام ہو۔ جب لوگوں نے یہ آواز سنی تو مسلمان ہو کر آ گئے۔

حافظ ابن خردوبلی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبداللہ علاف - قاضی حسان - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں نقل کی ہے البتہ اس میں عطاء کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا اور یہ کہا ہے: اس میں

غور و فکر کی گنجائش ہے۔ عباس بن احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن رفیع (اور) حسن بن علی بن زریع ان دونوں نے۔ محمد بن جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ احمد بن احمد قسری۔ محمد بن احمد بن سفیان۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن زریع۔ محمد بن عمرو جرجانی۔ بشر بن غیاث۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا توحید کا عقیدہ رکھنے والوں سے کوئی جہنم میں رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ایک شخص ہوگا جو جہنم کے کسی گڑھے میں "یا حنان" منان پکارے گا، حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی آوازیں سنیں گے، اس کی آواز پر حیران ہوں گے، پھر وہ کہیں گے: یہ بڑی حیران کن بات ہے، بڑی حیرانگی کی بات ہے یہاں تک کہ وہ رحمہ اللہ سامنے سجدے میں چلے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل! تم اپنے سر کو اٹھاؤ، تم نے کون سی حیران کن بات کہی ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے، انہوں نے دیکھا تھا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں نے جہنم کے کسی گڑھے سے کسی شخص کو "یا حنان" یا حنان پکارتے ہوئے سنا ہے۔ تو میں اس آواز پر حیران ہوا ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل (جہنم کے نگران) "مالک" کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس بندے کو نکالو جو "یا حنان" یا حنان پکارتا رہا ہے، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جہنم کے دروازے کے پاس

(179)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَبْقَى أَحَدٌ مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ فِي النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتَهُ جِبْرِئِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَيَتَعَجَّبُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ عَرْشِ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ مَا رَأَيْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا رَأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مَالِكٍ وَقُلْ لَهُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَذْهَبُ جِبْرِئِيلُ إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَيَضْرِبُهُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مَالِكٌ فَيَقُولُ لَهُ جِبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَدْخُلُ فَيَطْلُبُهُ فَلَا يَجِدُهُ

(179) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (28) - وابن حبان (7427) - واحمد 1/378 - ومسلم (186) (309) في الايمان

آخر اهل النار خروجا - والترمذي (2595) في صفة جهنم: باب (10) مختصراً بنحوه

سَمِعَ كَأَعْرَفَ بِأَهْلِ النَّارِ مِنَ الْأُمِّ بِأَوْلَادِهَا
 قَالُوا فَيَقُولُ إِنَّ جَهَنَّمَ زُفَرَتْ زُفَرَةٌ لَا أَعْرِفُ
 الْحِجَارَةَ مِنَ الْحَدِيدِ وَلَا الْحَدِيدَ مِنَ الرِّجَالِ
 قَالُوا جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَقَعَ بَيْنَ يَدَيِ
 رَبِّكَ ثُمَّ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 يَا جِبْرِئِيلُ لِمَ لَمْ تَجِئْ بِعَبْدِي فَيَقُولُ
 إِنَّ مَالِكًا يَقُولُ إِنَّ جَهَنَّمَ زُفَرَتْ زُفَرَةٌ لَا
 أَعْرِفُ الْحِجَارَةَ مِنَ الْحَدِيدِ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيدَ
 قَالُوا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ قُلْ
 لِمَ لَمْ تَجِئْ بِعَبْدِي فِي قَعْرِ كَذَا وَكَذَا فِي بئر كَذَا
 فِي زَاوِيَةِ كَذَا وَكَذَا فَيَدْخُلُ مَالِكٌ فَيَجِدُهُ
 حَامِكًا مَكْرُوسًا مَشْدُودًا نَاصِيَتَهُ إِلَى قَدَمِهِ
 حَتَّى يَنْقُطَ عَنْهُ الْحَيَاتُ وَالْعَقَارِبُ وَيَجْدِبُهُ جَذَبَةٌ
 حَتَّى تَنْقَطِعَ عَنْهُ الْحَيَاتُ وَالْعَقَارِبُ ثُمَّ يَجْدِبُهُ
 حَتَّى تَنْقَطِعَ عَنْهُ السَّلَاسِلُ وَالْأَغْلَالُ ثُمَّ
 يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ فِي مَاءِ الْحَيَوَانِ وَيَذْفَعُهُ
 جِبْرِئِيلُ فَيَأْخُذُ بِنَاصِيَتِهِ وَيَمْدُهُ مَدًّا فَمَا مَرَّ
 عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا وَهُمْ يَقُولُونَ أَفْ لِهَذَا
 أَفْ لِهَذَا الْعَبْدِ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ
 رَبِّهِ وَيَخِرُّ جِبْرِئِيلُ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ وَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى عَبْدِي أَلَمْ أَخْلُقْكَ بِخَلْقٍ حَسَنِ أَلَمْ أُرْسِلْ
 بِرَسُولٍ أَلَمْ يَقْرَأْ عَلَيْكَ كِتَابِي أَلَمْ يَأْمُرَكَ أَلَمْ
 حَتَّى يَقْرَأُ الْعَبْدُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلِمَ
 كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ الْعَبْدُ يَا رَبِّ ظَلَمْتُ
 حَتَّى بَقِيتُ فِي النَّارِ كَذَا وَكَذَا خَرِيفًا لَمْ

جائیں گے اسے کھٹکھٹائیں گے تو (جہنم کا نگران) ”مالک“ نکل
 کر باہر آئے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے کہیں گے: بے
 شک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: تم اس بندے کو باہر نکال دو جو ”یا
 حنان یا منان“ پکار رہا ہے۔ تو مالک اندر جائے گا اور اسے تلاش
 کرے گا، لیکن وہ بندہ اسے نہیں ملے گا حالانکہ مالک اہل جہنم کو
 اس سے زیادہ بہتر طور پر جانتا ہے جتنا کہ ماں اپنے بچوں کو جانتی
 ہے، تو وہ باہر آ کر یہ کہے گا: جہنم اتنی زیادہ بھڑک چکی ہے کہ لوہے
 کے مقابلے میں پتھر کا اور آدمیوں کے مقابلے میں لوہے کا پتہ
 نہیں چل رہا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس آئیں گے اور رحمن کے سامنے
 سجدے میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم اپنا
 سر اٹھاؤ تم میرے بندے کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ وہ عرض
 کریں گے: اے میرے پروردگار! مالک یہ کہہ رہا ہے کہ جہنم اتنی
 زیادہ بھڑک چکی ہے کہ مجھے لوہے کے مقابلے میں پتھر اور آدمی
 کے مقابلے میں لوہے کی شناخت نہیں ہو رہی ہے، تو اللہ تعالیٰ
 فرمائے گا: جبرائیل تم مالک سے کہو کہ میرا بندہ فلاں فلاں گڑھے
 کے اندر فلاں فلاں گوشے کے اندر ہے (جبرائیل آ کر مالک کو یہ
 بات بتائیں گے) تو مالک جہنم میں جائے گا اور اس بندے کو
 پائے گا کہ اسے اوندھا کر کے نکال دیا گیا ہوگا اس کی پیشانی اس
 کے پاؤں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور سانپ اور بچھواس پر جمع
 ہوئے ہیں مالک اس بندے کو کھینچے گا یہاں تک کہ تمام سانپ
 اور بچھواس سے جھڑ جائیں گے پھر وہ اسے دوسری مرتبہ ہلائے گا
 تو اس کی تمام بیڑیاں اور زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔ پھر وہ اسے
 جہنم سے نکالے گا۔ اور لا کر آب حیواں میں ڈال دے گا اور پھر
 اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے کر دے گا تو وہ اسے پیشانی
 سے پکڑ کر کھینچ کر لے جائیں گے۔ وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ

أَقْطَعُ رِجَائِي عَنْكَ يَا رَبِّ دَعَوْتُكَ بِالْحَنَانِ الْمَنَّانِ
فَأَخْرَجْتَنِي بِفَضْلِكَ فَأَرْحَمُنِي بِرَحْمَتِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى يَا مَلَأْنِي إِشْهَادُوا عَلَيَّ أَنِّي قَدْ رَحِمْتُهُ

کے پاس سے گزریں گے، تو فرشتے یہ کہیں گے: اس بندے
افسوس ہے، اس بندے پر افسوس ہے، یہاں تک کہ وہ اس
پروردگار کے سامنے آجائیں گے، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام
میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم اپنے
اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کیا میں نے تمہیں
عمدہ طریقے سے پیدا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہاری طرف
رسول کو مبعوث نہیں کیا تھا؟ کیا میری کتاب تمہارے
تلاوت نہیں کی گئی تھی؟ کیا اس رسول نے تمہیں حکم نہیں دیا
؟ کیا اس نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ یہاں تک کہ جب بندے
باتوں کا اقرار کرے گا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تم نے
فلاں کام کیوں کئے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار
میں نے اپنے اوپر ظلم کیا، یہاں تک کہ میں اتنے اتنے سال
میں رہا ہوں، اس کے باوجود تجھ سے میری امید ختم نہیں
ہوئی۔ اے میرے پروردگار! میں نے تجھے ”یا حنان یا منان“ کہہ
پکارا تو، تو نے اپنے فضل کے ذریعے مجھے باہر نکال لیا، تو اب
اپنی رحم کے ذریعے مجھ پر رحم فرما (یعنی مجھے معاف کر دے)
اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس
رحم کر دیا (یعنی میں نے اسے معاف کر دیا ہے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - اسماعیل بن اسماعیل مقدمی ضریر - ابو عصمہ سعد بن معاذ - شقیق -
عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(180) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ربیع بن حراش -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(180) اخبرنا محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (381) (الطبع الجديد) - والحصکفی فی "مسند الامام" (24) - وابو
الطیالسی: 56 (419) - وابن المبارک فی "الزهد" (1266) - والمتقی الہندی فی "الکنز" (3944) .

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخْشَوْا فَعَارُوْا فَاَحْمَآءَ فَيَذٰخِلَهُمْ
لَا يَنْفَعِيْهُمْ اِلٰى اللّٰهِ تَعَالٰى مِمَّا يَسْتَفِيْهِمْ اَهْلُ
الْجَهَنَّمَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاَحْمَآءَ فَاَحْمَآءَ فَاَحْمَآءَ

”اللہ تعالیٰ توحید کا عقیدہ رکھنے والے کچھ لوگوں کو جہنم سے
نکالے گا حالانکہ وہ بالکل جل چکے ہوں گے اور کونکہ بن گئے
ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا تو وہ اللہ
تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ فریاد کریں گے: اہل جنت انہیں ”جہنمی“
کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اس نام کو ختم کر دے گا۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری سے ان کی تحریر کے حوالے سے (اور) قبیسہ بن فضل طبری سے سماع کے
محمد بن عبد اللہ بن زیاد - محمد بن خلیل بصری - ابونعامة جویوب بختانی کی مسجد کا مؤذن ہے کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ
کہتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے جس کے آخر میں یہ
ہے: حنیفہ کون ہے؟

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَمِيعٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
”إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ“
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابوالاکل کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت
رتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے اور اسی
سے سلامتی عطا ہوتی ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد کوفی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے
سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ
سَمِيعٍ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
امام ابوحنیفہ نے - جواب تمیمی - حارث بن سويد کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخْشَوْا فَعَارُوْا فَاَحْمَآءَ فَاَحْمَآءَ فَاَحْمَآءَ

احمر جہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (119) (120) - (450) - وابن حبان (1950) - وعبد الرزاق (3061) - واحمد
- وابن ماجه (899) فی المقدمة: باب ماجاء فی التشهد .

احمر جہ الطبری فی ”التفسیر“ 3/14 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 215/10 (10513) - وفی ”الاوسط“ (5082) - وکذا اورده
فی ”مجمع الزوائد“ 380/10

الْقِيَامَةِ رَجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ غَدًا مِمَّا يَرَى مِنَ الشَّفَاعَةِ

اس امید کے تحت کہ کل کو اسے بھی شفاعت نصیب ہوگی کیونکہ وہ شفاعت کی شان دیکھ لے گا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعدا احمد بن عبد الجبار۔ ابوقاسم علی بن علی۔ ابوقاسم ثلاج۔ ابوقاسم بن حسن۔ حسن بن حماد بن حکیم طالقانی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ جواب تمہی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حارث بن سويد بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ ان کی خدمت کرتا تھا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے آئے تو اس نے کہا: کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ حقیقی مومن ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو ابی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگوں میں تین قسمیں تھیں: کچھ وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تصدیق کرتے تھے اور جو چیز وہ ظاہر کرتے تھے ان کے باطن میں بھی وہی چیز تھی تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے رسول کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک مومن شمار ہوتے تھے۔ کچھ وہ لوگ تھے جو بظاہر تمکذیب کرتے تھے اور ان کے باطن میں بھی وہی چیز تھی جو وہ ظاہر کرتے تھے تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے رسول کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک کافر شمار ہوتے تھے۔ وہ لوگ تھے جو تصدیق کو ظاہر کرتے تھے اور تمکذیب کو پوشیدہ کرتے تھے یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے۔ یہ ایمان سے راضی نہیں تھے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان لوگوں میں سے تھا جو ایمان کو ظاہر بھی کرتے تھے اور ان کے باطن میں بھی ایمان ہی تھا۔

(183)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَخْدُمُهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَدِمَ حَتَّى كَانَ فِي أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّكَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلَاثَةِ مَنَازِلٍ مُظْهِرٌ لِلتَّصَدِيقِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ النَّاسِ وَمُظْهِرٌ لِلتَّكْذِيبِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ كَافِرٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ وَمُظْهِرٌ لِلتَّصَدِيقِ وَمُسِرٌّ لِلتَّكْذِيبِ فَهُوَ مُنَافِقٌ يَرْضَى بِالْإِيمَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا مِمَّنْ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ وَيُسِرُّهُ

حضرت ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ عبد اللہ بن دوست۔ قاضی عمر بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جسکی اشانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ
عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ یزید بن عبد الرحمن۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَدِ بَخْتُ شَخْصٍ وَهُوَ فِي جُودِ بَخْتِ بَخْتٍ هُوَ
خَوْشٌ نَصِيبٌ وَهُوَ فِي جُودِ سُرُورٍ سَهْلٌ حَاصِلٌ كَرَّةً

——***

عبد اللہ حسین بن خسر وٹھنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن خیرون۔ ابو بکر خیاط۔ ابو علی۔ عبد اللہ بن دوست۔ قاضی عمر بن حسن اشانی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جسکی عمر بن حسن اشانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ اسود بن اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا غُوَيْمَرُ أَبُو الدَّرْدَاءِ
يَسِيءُ إِلَى اللَّهِ إِنِّي أَقُولُ أَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا فَقَالَ يَا أَبَا
كَرِيمٍ لَمْ تَقُلْ حَقًّا كَأَنَّكَ قُلْتَ أَنَا مُؤْمِنٌ بَاطِلًا

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران عویمر ابودرداء آئے تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں یہ کہتا ہوں کہ میں درحقیقت مومن ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! اگر تم یہ نہ کہو کہ تم درحقیقت (مومن ہو) تو گویا تم یہ کہو گے کہ میں باطل طور پر (مومن ہوں)۔

——***

حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنجار“ کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ روایت پڑھی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت

حرجہ ابن حبان (6077)۔ ومسلم (2645) فی القدر: باب کیفیة الخلق الآدمی۔ والحمیدی (826)۔ واحمد 6/4۔ وابن

- ابوعلی حسن بن یوسف بن یعقوب نے - ابو حفص عمر بن حفص - ابوسعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - شداد بن حکیم - امام زفر -
حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(186) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
مُحَمَّدَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر محمد بن مسلم کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت
کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ
وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ
کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ
اپنی جانیں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ ان کے حق کا
مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسین کشی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

(187) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ دِينِنَا كَأَنَّا
وُلِدْنَا لَهُ الْعَمَلُ لِشَيْءٍ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ
بِهِ الْأَقْلَامُ أَمْ لِشَيْءٍ مُسْتَقْبَلٍ قَالَ لِمَا جَرَتْ بِهِ
الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ
إِعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٍ ثُمَّ قَرَأَ
﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے
دین کے بارے میں بتائیے کہ یوں جیسے ہم اس کے لئے
ہوئے ہیں (یعنی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں)
کیا ہم کسی ایسے ہی چیز کے حوالے سے عمل کرتے ہیں جس کے
بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم اس کے حوالے سے
(تقدیر کا فیصلہ لکھ کر) خشک ہو چکا ہے؟ یا یہ کوئی ایسی چیز ہے
نئے سرے سے رونما ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(186) اخرجہ احمد 3/300 - وابن ابی شیبہ 10/123 - ومسلم (21) (35) - والترمذی (3341) - والنسائی فی "الکبریٰ"
(11670).

(187) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (386) - ومسلم (2648) فی القدر: باب کیفیة الخلق الآدمی فی
امہ - واحمد 3/293 - والطبرانی فی "الکبیر" (6562).

سِرَّةٍ لِّئَلَّيْسَ رُبِّي وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى
فَسَنِيَسِرُّهُ لِلْعُسْرَى ﴿۱﴾

یہ اس کے مطابق ہے جس کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے۔ (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) اور اس کے بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: تو پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو شخص دیتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اچھائی کی تصدیق کرتا ہے تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کر دیں گے۔ اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرتا ہے اور بے نیازی اختیار کرتا ہے اور اچھائی کو جھٹلا دیتا ہے تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کر دیں گے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زیاد اصفہانی - احمد بن رستمہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت قاسم بن عباد (اور) محمد بن حسن بن علی یہ دونوں ترمذی ہیں - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے والد (امام ابو حنیفہ) سے نقل کی ہے۔

حسین نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ حسین نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ (اور) ابن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسین - ان کے والد کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے بھی نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ بات ہے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حسن - عبد الرحیم بن موسیٰ - محمد بن عمیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبد المجید - عمرو بن عوف - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں:) ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سال سراقۃ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمرتنا ہذہ لعامنا ام للابد فقال للابد قال فديننا هذا نعمل فيه لما قد جرت به الاقلام ام لامر مستقبل قال لما جرت به الاقلام والمقادير قال ففيم العمل قال اعملوا وسددوا وقاربوا فكل ميسر لما خلق له ثم قرا (فاما من اعطى واتقى وصدق بحسنی) الآيتين

”حضرت سراقۃ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی سال کے لیے مختص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے انہوں نے عرض کی: ہمارا دین اس میں جو عمل ہم کرتے ہیں اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں (تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور) قلم چل چکا ہے؟ یا پھر نئے سرے سے پیدا ہونے والی کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک اسی چیز ہے جس کے بارے میں قلم چل چکا ہے اور تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! ٹھیک رہو! میانہ روی اختیار کرو! کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت تلاوت کی:

”جو شخص عطا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے“ (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

انہوں نے یہ روایت - ابن مخلد - سلیمان بن توبہ نہروانی - علی بن یزید انصاری صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابو علی محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان نے اپنے والد کے حوالے سے - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - ابو زبیر - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

سالہ سراقۃ بن جعشم فقال يا رسول الله اعمرتنا هذه لعامنا ام للابد قال بل للابد قال فاخبرنا عن ديننا كانما خلقنا اليوم في اى شىء نعمل ام في شىء سبقت فيه المقادير وجرت به الاقلام

شیء مستأنف قال بل شیء سبقت فيه المقادیر و جرت به الاقلام قال ففیما العمل فقال
عملوا فکل میسر لما خلق له من کان من اهل الجنة یسر لعمل اهل الجنة ومن کان من اهل
النار یسر لعمل اهل النار ثم قرا هذه الآیة (فاما من اعطی واتقى وصدق بالحسنی) الآتین

وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی
کے لیے مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں
سناؤ (کے نظریہ) کے بارے میں یوں بتائیں جیسے ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں ہم جو عمل کرتے ہیں اس کی حیثیت کیا
ہے؟ یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم چل چکا ہے؟ یا پھر یہ نئے سرے سے پیدا ہونے
والی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک اسی چیز ہے جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم چل چکا
ہے جس نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی
گئی جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو جو شخص اہل جنت میں سے ہوگا اس کے لیے اہل جنت کا سائل آسان کر دیا جائے گا اور
جس کو جہنم میں سے ہوگا اس کے لیے اہل جہنم کا سائل آسان کر دیا جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:
”جو شخص عطا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے“ (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

حافظ ابن خردنبی نے یہ روایت - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابو علی احمد بن حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد - محمد
بن اسحاق - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی
ہے انہوں نے اس کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں لیکن مضمون یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - ابو حسن محمد بن زرقویہ - ابوہل محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد قطان - بشر بن
سعدی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابو حسین - حسن - محمد - ابو علی ابن سعید حرانی - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابو سعید محمد بن عبد الملک اسدی - ابو حسین بن قشیش - ابو بکر ابہری (اور) شیخ ابو طالب بن یوسف -
محمد بن ابی ابہری - ابو عمرو بہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمر بن ابو عمر - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
روایت کی ہے جس کے الفاظ اور مضمون قریب قریب ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابو حسین محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ - ابو احمد فرضی - ابو حسن علی ابن
محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابو بکر محمد بن احمد ابو عوام - انہوں نے اپنے والد ابو عوام احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے
حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ایک اور مقام پر - قاضی محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ - ابو احمد بن ابوسلم فرضی -

ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابوبکر محمد بن احمد ابو عوام - انہوں نے اپنے والد ابو عوام احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد محمد بن خلی - احمد بن خالد وہی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(188) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ أَهْلِ كُلِّ بَلَدَةٍ

لیا جاتا ہے۔"

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمساری - جمہ بن عبد اللہ سلمی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن ابان - وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - سہل بن بشر (اور) محمد بن عبد اللہ بن محمد سعدی - یحییٰ بن جعفر - وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے بھی نقل کیے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن ابوصالح بلخی - محمد بن خنہام - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - قبیسہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - زکریا بن یحییٰ - یاسین بن نصر (اور) ابراہیم بن عبد اللہ سعدی - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول وہ بیان کرتے ہیں: میں۔

(188) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (917) - واحمد 341/2 - والطحاوی فی "شرح مشکوٰۃ"

الآثار" (2287) - والطبرانی فی "الوسط" (1327) - والبخاری (1292) - کشف الاستار - وابو نعیم فی "تاریخ اصفہان" 121/1

یہ روایت کی تحریر میں یہ بات پڑھتی ہے: انہوں نے اس روایت کو اپنے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - ابو عبدہ محمد بن عبد اللہ بن شریح - احمد بن عبد الجبار - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن زکریا بن سفیان - عیسیٰ بن عبد الرحیم کندی - سلط بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن عبد اللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - علی بن سلمہ - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن خزیمہ بخاری - محمد بن یحییٰ - ابو عمر مکی - سفیان بن عیینہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ظلمہ بن محمد بن بقانے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن غالب - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - سعید بن ایوب - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید ابن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو یعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوفی - حسن بن محمد بن صباح - اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - محمد بن محمد بن سلیمان باغندی - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ - ابراہیم بن ابو عنیس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل بن شاذان - ابوعباس محمد بن یعقوب بن اصم - احمد بن عبد الجبار عطار دی - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد محمد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - شیخ ابو الفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہب - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد بن حسن بن علی جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - ابویعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوئی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کا ذکر ہم "مسند مظفر" میں پہلے کر چکے ہیں۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن - محمد بن محمد بن سلیمان - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن - اسحاق بن عبد اللہ - ابراہیم بن ابو عنیس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسین - ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے (وہاں بھی) انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

(189) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ عَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُومِ

(189) اخبرته الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (464) - والبيهقي في "شعب الایمان" (5198) - والخط

في "تاريخ بغداد" 133/6 - والطبرانی في "الوسط" (8178) - واورده الهیثمی "مجمع الزوائد" 116/5 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح ترمذی - سعید بن نصر مخزومی - عبد اللہ بن واقد حرانی کے حوالے سے امام جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ گناہوں کو شرک سمجھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کہ کیا اس امت میں کوئی گناہ کفر تک پہنچتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! صرف شرک ایسا گناہ ہے (جو کفر تک پہنچتا ہے)

روایت: قُلْتُ لِحَبِيبٍ أَكُنْتُمْ تَعْدُونَ الذُّنُوبَ شِرْكَاً قَالَ لَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ ذَنْبٌ يَبْلُغُ الْكُفْرَ قَالَ لَا إِلَّا الشِّرْكَ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن ابوحسن فرغانی - احمد بن حرب نیشاپوری - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد بقاء نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن عثمان - یحییٰ بن منہال - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دوسرے لفظوں میں نقل کیا ہے: (ابوزبیر کہتے ہیں:)

جابر لم يكن يعد المنافق مشركاً ولا النفاق شركاً

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ منافق کو مشرک اور نفاق کو شرک قرار نہیں دیتے تھے“

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

سَمِعَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے ایک دوا بنائی ہے جب بیماری دوا تک پہنچ جاتی ہے تو وہ (بیمار شخص) اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔“

روایت: جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَإِذَا أَصَابَ

دَاءٌ دَوَاءَهُ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى

(196) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (8) - و ابو يعلى (2317) - واورده البيهقي في "مجمع الزوائد"

107 - وابن حجر في "المطالب العلية" (2976) .

(197) أخرجه ابن حبان (6063) - و احمد 335/3 - و مسلم (2204) في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب

الصوى - والنسائي في الطب كما في التحفة 310/2 - والحاكم في المستدرک 401/4 - والبيهقي في "المنن الكبرى" 343 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - موسیٰ بن افرح بن خالد بخاری - ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(192) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فَقَالَ أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ﴾

فَأَيُّ النَّارِ قَالَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجَبُوهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا

شَيْءٌ قَالَ عُمَرُ أَرَأَيْتَ النَّهَارَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مَلَأَ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ بَلَى قَالَ فَأَيُّ الْآخِرِ قَالَ

فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

فَكَذَلِكَ النَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ الْيَهُودِيُّ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا

قُلْتُ

امام ابو حنیفہ نے - قیس بن مسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

”ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا

بولاً: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تم اپنے پروردگار کی مغفرت

اور جنت کی طرف تیزی سے جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں

زمین کے برابر ہے۔“

تو پھر جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب سے کہا: تم لوگ اسے جواب دو لیکن اُن کے پاس

اس بارے میں کوئی جواب نہیں تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس یہودی سے) فرمایا: دن کے

بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ جب رات آ جاتی ہے تو

آسمانوں اور زمین کو بھر دیتی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا:

ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر دوسرا (یعنی دن)

کہاں جاتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے علم میں

ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہنم کا معاملہ بھی اسی طرح

ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ وہاں ہوگی) تو اس یہودی نے

کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان

ہے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں بھی اسی طرح تحریر ہے

جس طرح آپ نے جواب دیا ہے۔

——***

(192) قال السيوطي في " الدر المنثور " 315/2 -

-- واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر عن طارق بن شهاب: ان ناساً من اليهود سألوا عمر بن الخطاب عن

عرضها السماوات والارض فاين النار؟ فقال عمر: اذا جاء الليل فاين النهار؟ واذا جاء النهار اين الليل؟ فقالوا: لقد نزعنا من

التوراة .

عبداللہ بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خرونی - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد
الحامد بن اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ
عَمْرِو الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم - عامر شععی کے حوالے سے حضرت
علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

انہوں نے کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

سند روایت: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ عَلَى مَنْبَرِ الْكُوفَةِ
قَالَ كَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوْثِقْ بِالْقَدْرِ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اچھی یا بری (ہر قسم کی)
تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔“

——***

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے

عبداللہ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن
ابوعثمان - بشر بن موسیٰ - ابوعبداللہ مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)
عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: الْقَدَرِيَّةُ مَجْرُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ [وَهُمْ
بِمَنْةِ الدَّجَالِ]

”قدریہ کے فرقے کے لوگ اس امت کے مجوسی ہیں اور
یہ دجال کا گروہ ہیں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن جامع حلوانی مقرئ - حمید بن جامع - ہشام بن عمار - محمد بن زید بن مدحج کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن عبدالرحمن دالانی کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(194) أخرجه ابن حبان (178) - والحاكم في "المستدرک" 32/1 - والطيالسي (106) - ومن طريقه الترمذی (2145) في
ترويض ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره - واحمد 97/1

(195) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (18) - وابو داؤد (4691) في السنة: باب في القدر - ومن طريقه
الحاكم في "المستدرک" 85/1 - واحمد 86/2 - والبخاری في "تاريخ الكبير" 341/2

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَةٍ: تَكُونُ النُّطْفَةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يُنْشِئُهُ اللَّهُ خَلْقًا آخَرَ فَيَقُولُ الْمَلِكُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَمْ أَنْشَى أَسْعِيدُ أَمْ شَقِيٌّ مَا أَجَلُهُ مَا رِزْقُهُ مَا أَثَرُهُ فَيَكْتُبُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ فَالْأَسْعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ وَالشَّقِيٌّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”نطفہ چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) رہتا ہے چالیس دن تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دوسری تخلیق کرتا ہے (یعنی اس میں روح پھونکی جاتی ہے) فرشتہ کہتا ہے: میرے پروردگار! یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی، نصیب ہوگا یا بد بخت ہوگا، اس کی زندگی کتنی ہوگی، اس کا رزق کتنا ہوگا اور اس کا اثر کتنا ہوگا؟ تو جو اللہ تعالیٰ اس نطفے کے بارے میں ارادہ کرتا ہے اس کو فرشتہ نوٹ کر لیتا ہے تو وہ شخص نصیب ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے اور بد نصیب ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بد نصیب ہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی ابن شاذان - قاضی بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ (196) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزَّنْدَقَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحَقَهُمْ بِهِ

”کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے کہ تقدیر کی حیثیت نہیں ہے اور پھر (وہ دین سے) نکل کر زندیقیت کی طرف چلے جائیں گے جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو اور اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے جنازے میں شریک نہ ہو کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہوں گے اور اس امت

(195) اخرجہ ابن حبان (6177) - ومسلم (2645) - والآجری فی ”الشریعة“ 183 - والحمیدی (826) - واحمد 6/4 - وعاصم فی ”السنة“ (177) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (3036) .
(196) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (19) - وقد مر فی (193) .

مجوسی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اُن (قدریہ فرقے کے) لوگوں کو اُس (دجال) کے ساتھ ملا دے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن محمد بن ناصح بن نومرد - محمد بن عیسیٰ دامغانی - احمد بن ابوظبیر حرائی کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔۔

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی امام ابوحنیفہ کے حوالے سے پیشم اور نافع سے منقول ہے تاہم اس روایت میں انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

(197) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ غَامِدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طائفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حسن روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا لِمَتِي فِي بُكُورِهَا ”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوغالب مبارک بن ابویاسر عبدالوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر احمد بن حسین بن کسان - ابوقاسم حرقی - حبیب بن حسن بن داؤد قزاز - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(198) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ غَامِدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طائفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حسن روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا لِمَتِي فِيمَا رَزَقْتَهُمْ ”اے اللہ! تو میری امت کی اُن چیزوں میں برکت رکھ دے جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم

(197) اخرجه ابن حبان (4755) - والطبائسي (1242) - واحمد (416/3) - والدارمي (214/2) - وابو القاسم البغوي في

معديدات (2557) - والطبراني في ”الكبير“ (7275) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 151/9

(198) وهو الحديث السابق

بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(199) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ لَعَنَ الْقَدْرِيَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى
إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ کے فرقے کے لوگوں پر لعنت
کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث
کیا اس نے اپنی امت کو ان لوگوں سے ڈرایا ہے اور ان لوگوں
پر لعنت کی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید کلاباذی - حمید بن فروہ - ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(200) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُرِّ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ قَالَ :

متن روایت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ لِعَجْرِبِلَ مَا لَكَ لَا تَزُورُنَا فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا
خَلْفَنَا﴾ آيَةً

امام ابو حنیفہ نے - زر - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے
ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وہ
ہے کہ تم ہمیں ملنے کے لئے نہیں آئے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل کی: ”ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے مطابق ہی نازل
ہوتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے وہ اسی کی ملکیت
ہے۔“

——***

ابن خردبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد

بن حفص - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(201) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت

(199) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (20) - والطبراني في "الاوسط" كصافي "مع
الزوائد" 205/7 - وقد مر في (193) .

(200) اخبرجه احمد 231/1 - والترمذي (3158) - والبخاري (3218) - وفي "خلق افعال العباد" (574) - والطبراني في "الک
(12385) - والحاكم في "المستدرک" 611/2 - والبيهقي في "الاسماء والصفات" 215 .

کی ہے جس نے انہیں یہ روایت بیان کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر دنیا میں اسے اس کی سزا دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے۔ کہ وہ آخرت میں اس کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے۔ اور جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر لے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے اور اسے درگزر فرما دے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ معزز ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دوبارہ (اس کو سزا دے) جسے وہ معاف کر چکا ہو“

عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَغَفَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثْنِيَ عُقُوبَتَهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَغَفَا عَنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ غَفَا عَنْهُ

قاضی محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت -ہبہ اللہ بن مبارک حنبلی - اسماعیل بن یحییٰ بن حسین - حسن بغدادی - ابوبکر بن مالک طسعی - عبد اللہ بن احمد بن حنبل - ان کے والد امام احمد بن حنبل - ابوشجاع - یونس بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری - ان کے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(202) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو میری امت دیگر تمام امتوں کے درمیان میں طویل سجدے میں گر جائے گی تو یہ کہا جائے گا کہ تم لوگ اپنے سروں کو اٹھاؤ۔ کیونکہ میں نے تمہاری تعداد جتنے یہودیوں اور عیسائیوں کو تمہارے فدیے کے طور پر جہنم میں ڈال دیا ہے۔“

مَنْ رَوَيْتُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَجَدَتْ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ سُجُودًا طَوِيلًا فَقِيلَ ارْقَعُوا رُءُوسَكُمْ فَقَدْ جَعَلْتُ عِدَّتَكُمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى قِدَاءَ كُمْ مِنَ النَّارِ

(201) أخرجه أحمد 99/1 وابن ماجه (2604) - والترمذی (2626) - والبزار (482) - والطبرانی فی "الصغیر" (46) - والحاکم فی "المستدرک" 445/2

(202) أخرجه أحمد 410/4 - ومسلم (2767) (49) - وابو نعیم فی "تاریخ اصفهان" 80/2 - والبیہقی فی "شعب ایمان" (375) - وفی "البعث والنشور" (90)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد (اور) صالح بن احمد قیراطی ان دونوں نے - محمد بن اسحاق بکائی - عون بن جعفر معمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن اسحاق قاری - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے دوسرے لفظوں میں بھی روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

قال اذا كان يوم القيامة يعطى كل رجل من المسلمين رجلاً من اليهود والنصارى فيقال هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - ابو بکر مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے تیسری (قسم کے الفاظ میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من هذه الامة رجل من اهل الكتاب ف قيل له هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر فرد کو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی - ابو عزرہ - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے چوتھی (قسم کے الفاظ میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال ان هذه الامة مرحومة عذابها بايديها اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من المسلمين رجل من اهل الشرك او الذمة فيقال هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے سامنے ہوگا جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں کے ہر فرد کو اہل شرک یا اہل ذمہ (یعنی اہل کتاب) سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن سیار - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اسحاق بکائی - عون بن جعفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے تیسری روایت کی ہے۔

کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن حازم - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے چوتھی روایت کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابی کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی - محمد بن علف - عون بن جعفر مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(203) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے اور وہ اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ جو لوگوں کو آزمائش کا شکار کرتے ہیں تو ابلیس کے نزدیک ان میں زیادہ قریبی وہ شخص ہوتا ہے جو زیادہ بڑی آزمائش کا شکار کرتا ہے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ہنادی - ابو عبد اللہ حسین بن مہدی خطیب اہلی - ابو علی احمد بن حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاول - مصعب بن مقدم - مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(204) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ عَوْفِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ﴿١٠٠﴾ قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الشَّفَاعَةُ يُعَذِّبُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ان

(203) أخرجه احمد 332/3 - ومسلم (2153) - وعبد بن حميد (1033) - وابو يعلى (1909) - وابن حبان (6187) .

(204) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في ”مسند الامام“ (25) - والترمذي (3148) في التفسير: باب ومن سورة بني

سرايل - وابو يعلى (1097) - ومسلم (185) في الايمان: باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار - واحمد 5/3

بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيُوتَىٰ بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ
فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ
الْجَهَنَّمِيُونَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَىٰ فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ
ذَلِكَ الْأَسْمَ

کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا پھر وہ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے ان لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا پھر ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمیوں کا نام دیا جائے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام ختم کر دے گا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
اور انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد کے حوالے سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں - محمد بن معاویہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی ترمذی - عمر بن نوح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صغانی - امام ابو حنیفہ - عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: ابو محمد بخاری کہتے ہیں: صالح کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال في قوله تعالى (عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من اهل الايمان والقبلة بشفاعه محمد صلى الله عليه وآله وسلم فذلك المقام المحمود فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيلقون فيه فينبتون كما ينبت الشعير ثم يخرجون منه فيدخلون الجنة فيسمون فيها الجهنميون ثم يطلبون على الله تعالى ان يذهب عنهم ذلك الاسم فيذهب عنهم
”اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز فرمادے گا“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے افراد کو) حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا تو یہ مقام محمود ہے ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے انہیں اس میں ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خود رو پودے اگ جاتے ہیں پھر وہ لوگ اس (نہر) میں سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوئے جنت میں ان کا نام ”جہنمی لوگ“ رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان

کے نام کو ختم کر دیا جائے تو وہ ان کے اس نام کو ختم کروادے گا۔“

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث امام ابو حنیفہ کے حوالے سے ایک جماعت نے روایت کی ہے: (جن کے اسماء درج ذیل

ان میں سے ایک حمزہ بن حبیب ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ فاطمہ بنت محمد۔ ان کے والد کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے حمزہ کی تحریر میں اسی طرح ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ حسن بن علی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حسین بن محمد کی تحریر سے اس کو نقل کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت)۔ یحییٰ بن حسین نے۔ زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک زفر ہیں۔ انہوں نے زکریا بن یحییٰ اصفہانی۔ احمد بن رشتہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم بن ایوب۔ امام زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبداللہ بن زبیر ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبدالرحمن بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

امام ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: شیخ صالح بن احمد قیراطی نے۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے عطیہ کا بیان نقل کیا ہے:

قال سالت ابا سعيد الخدري عن هذه الآية (ومن الليل فتعبد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة يعذب الله عز وجل قوماً من اهل الايمان بذنوبهم ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيغتسلون فيه فينبتون مثل الشعائر ثم يدخلون الجنة فيسمون في الجنة الجهنميون ثم يطلبون الى الله تعالى فيذهب عنهم ذلك الاسم

وہ (یعنی عطیہ) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: (ارشاد تعالیٰ ہے:)

”اور رات میں کچھ دیر تم تہجد ادا کرؤ یہ تمہارے لیے نفل ہوگی، عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

تو (حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے

اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا، پھر انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا، ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا، جس کا نام حیوان ہے، وہ اس میں غسل گئے، تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خود رو پودے اگ جاتے ہیں، پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو

نگے جنت میں ان کا نام ”جہنمی لوگ“ رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان کے اس نام کو ختم کر دیا جائے تو وہ اس نام کو ختم کروادے گا“

امام ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت اس کی مانند امام ابو حنیفہ کے حوالے سے نقل کی ہے: (جن کے اسماء اور ان کی اسناد درج ذیل ہیں):

ابو عبد الرحمن مقرئ - وہ فرماتے ہیں: میرے والد اور سعید بن ذاکر نے یہ روایت - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے ابو حنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فیسمون عتقاء اللہ ”تو ان کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد کیے ہوئے رکھا جائے گا“

ان میں سے ایک محمد بن حسن شیبانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حماد بن ابو حنیفہ ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ مسعر اور عبد الرحمن مسعودی سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد - منذر بن محمد بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ابن ابوجہم ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- محمد بن حسین شعمی - عباد بن یعقوب - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک مکی بن ابراہیم ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر (اور) حماد بن ذی نون - ان سب نے مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک علی بن یزید ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم مہلمی - علی بن حسن - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

عطاء بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں مختصر طور پر - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت صالح بن محمد بن معاویہ انماطی - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

حسین نے یہ روایت ابن عقده - حسن بن عتبہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حاکم کہتے ہیں: یہ روایت امام حمزہ - امام ابو یوسف - امام محمد - امام حسن بن زیاد - امام حمادی - امام حماد - اور امام زفر نے - امام سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید اسدی - ابو بکر برقانی - ابو حفص زیات - احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ - ابو فروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسین نے یہ روایت ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بخاری - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حسین نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ہم قال:

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔“

تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو بھی عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرتے تھے اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہیں کرتے تھے اور ایسے لوگوں کو بھی عذاب دے گا جو اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ان سب لوگوں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا تو وہ لوگ جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں پر طنز کریں گے جو اللہ کی

روایت: سَأَلَتْهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

سَلَّ يُعَذِّبُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِمَّا كَانَ يَعْبُدُهُ وَ

غَيْرُهُ وَقَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ

فِي النَّارِ فَيُعِيرُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللَّهِ الَّذِي

كَانُوا يَعْبُدُونَ اللَّهُ فَيَقُولُونَ عُذِّبْنَا لِأَنَّا عَبَدْنَا غَيْرَهُ

أَعْنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ آيَاهُ وَقَدْ عَذَّبَكُمْ مَعَنَا

لَعَنَ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (380) - وابن المبارک فی ”الزهد“ (1270) - والطبری فی ”التفسیر“

وايضاً ابن کثیر فی ”التفسیر“ 546/2

فَيُشْفَعُونَ فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ أَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهُ
إِلَّا أَخْرَجَهُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَةِ إِبْلِيسُ لِعِبَادَتِهِ
يَعْنِي الْأَوَّلَى

عبادت کیا کرتے تھے اور یہ کہیں گے: ہمیں تو اس لئے عذاب
جارہا ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسرے کی عبادت
کرتے تھے تم نے جو اس کی عبادت کی ہے تو تمہیں کیا عذاب
ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی ہمارے ساتھ عذاب دے دیا ہے
تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اور انبیاء کو اجازت دے گا کہ وہ شفاعت
کریں یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے
دے گا یہاں تک کہ شفاعت کے لئے ابلیس بھی اپنی گت
اوپنچی کرے گا کہ اس نے جو پہلے عبادت کی تھی (اس کی وجہ سے
اسے بھی) شفاعت نصیب ہو جائے۔

——***

(206) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَةٍ: إِنَّ إِبْلِيسَ الْأَبَالِسَةَ لَيَتَطَاوَلُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رِجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَا يَرَى مِنْ نَفُوذِ
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
امام ابو حنیفہ نے - جواب بن عبید اللہ تیمی - حضرت حارث
بن سوید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”ابلیس قیامت کے دن اپنی گردن اوپنچی کرے گا اس
امید کے تحت کہ اسے بھی شفاعت نصیب ہو جائے کیونکہ
قیامت کے دن میری شفاعت کی عمومیت کو دیکھے گا“ (تو وہ یہ
آرزو کرے گا کہ اسے بھی یہ نصیب ہو جائے)“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی نے اپنے والد کے حوالے
سے - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(207) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ
شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

امام ابو حنیفہ - شداد بن عبد الرحمن کے حوالے سے -
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

(206) قد تقدم فی (182)

(207) قد تقدم فی (204)

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

بیان کرتے ہوئے سنا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے

عَنْ رِبِّكَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

گا۔“

إِنَّ يَتَعَنَّكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے باہر نکالے گا۔ تو یہ مقام محمود ہے۔ ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے۔ انہیں اس میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کے اندر سے پودا پھوٹ پڑتا ہے۔ پھر وہ اس میں سے نکلیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کہا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ مطالبہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا۔

خَرَجَ اللَّهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ
بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مَقَامُ الْمَحْمُودِ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ
حَيَوَانٌ فَيُلْقَوْنَ فِيهِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الشَّعَارِيرُ ثُمَّ
يَخْرُجُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيُونَ
عَنْ رِبِّكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُمْ ذَلِكَ
مَقَامُهُ عَنْهُمْ

...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن عبد الرحمن - احمد بن محمد بن سہل بن ماہان اور محمد بن ریح بن شریح ترمذی - صالح بن محمد بن ابی الوضیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان سے نقل کی - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں یہ روایت (یہ روایت) محمد بن عمر قاضی بخارانی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد ہمدانی - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

محمد بن یحییٰ بن زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد بخاری بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن حمزہ بن حبیب الزیات عجل ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد ہمدانی نے نقل کیا ہے - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - وہ

بیان کرتی ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے شدا بن عبد الرحمن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (عن) ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال وسالته عن هذه الآية (عسی ان یبعثک ربک مقام محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة یعذب اللہ الحدیث کما سبق حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا“

تو آپ نے فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا..... (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: بن حسین نے۔ زیاد۔ ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں۔ جیسا کہ احمد نے۔ منذر بن محمد۔ نے اپنے والد۔ ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں۔ جیسا کہ احمد نے۔ منذر بن محمد۔ نے اپنے والد۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں۔ جیسا کہ محمود بن دالان مروزی نے۔ حامد بن آدم۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں۔ جیسا کہ حماد بن احمد نے۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بن جعفر بن محمد نے۔ اپنے والد کے حوالے سے۔ ابن تیمیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد نے۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے:

المقام المحمود الشفاعة

”مقام محمود سے مراد شفاعت ہے“

اور انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ اسحاق بن شاذان اسفہانی۔ احمد بن رستہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم بن ایوب

امام ابوحنیفہ سے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے:

قال ابو سعید سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في قوله تعالى (عسى ان يبعثك
مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من الايمان والقبلة بشفاعتي وهو المقام

المحمود

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ ارشاد
فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”مختریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا“

آپ ﷺ نے فرمایا: اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت کی وجہ سے
مقام محمود دے گا، یہی مقام محمود ہے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن
قاسم بن ابی اسحاق۔ قاضی ابونصر بن اشکاب بخاری۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ان کے چچا کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسن برقی۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت ”حرف یاء“ میں بھی نقل کی ہے: ابو سعید احمد بن علی بن محمد نے۔ احمد بن محمد بن احمد بن ابوصقر۔ ابو حسن
محمد بن زید بن علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابوحنیفہ
ابو حنیفہ کے حوالے سے ابو ربیعہ یحییٰ سے اس کو نقل کیا ہے۔

211۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
بَشِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنِ)
عَنْ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ قَرَأَ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ﴾

ابن منشر نامی راوی کہتے ہیں: اس میں ”س“ پر زبر پڑھی
جائے گی (یعنی سلم)

ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - خطیب بغدادی - ابوبکر برقانی - قاضی ابومحمد کفانی - ابوبکر محمد بن حسن مقرئ - محمد طریف جعفی مؤدب علی شطرنہر عیسیٰ - احمد بن ابراہیم - ابوزہیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(209) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

امام ابوحنیفہ - ایوب کے حوالے سے - سعید بن جبیر - بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ طلق بن حبیب کے

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ:

متن روایت: أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَنَهَاهُ

بیٹھے تو سعید بن جبیر نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔

عَنْ ذَلِكَ

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: طلق بن حبیب قدر یہ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَكَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَرَى الْقَدَرَ

کے نظریات رکھتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ بن زیاد حداد - سلیمان بن - حماد بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

قال جلست الى ابو حنيفة بمكة تذكر سعيد بن جبير فنحله الى الارجاء فقلت يا ابا حنيفة من

حدثك بهذا فقال حدثني سالم الافطس ثم قال حدثني ايوب (عن) سعيد بن جبير الحديث

میں مکہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، سعید بن جبیر کا ذکر ہوا تو انہوں نے ارجاء کے حوالے سے ان کا ذکر کیا۔ دریافت کیا: اے ابوحنیفہ! آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سالم افطس نے مجھے حدیث ہے پھر انہوں نے بتایا: ایوب نے سعید بن جبیر کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

(210) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ

امام ابوحنیفہ نے - ہشام صیرفی - نافع کے حوالے سے

الصَّيْرَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ لَكُمْ

”کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے تقدیر کی کوئی

يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزُّنْدَقَةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا

نہیں ہے پھر وہ دین سے نکل کر زندیقیت کی طرف چلے

تَسْلِمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِذَا

گئے جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم انہیں سلام نہ کرو

مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ

بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرنا، اگر وہ مرجائیں

وَمَجْرُسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ

کے جنازے میں شریک نہ ہونا، کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہیں

اور اس امت کے مجوسی ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ذمے

لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو اس (دجال) کے ساتھ ملا

محمد بخاری نے یہ روایت - ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - ابو عبد اللہ محمد بن احمد قوسی ان کی تحریر کے حوالے سے -
مسند بن زیاد - احمد بن ابوظبیه کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے تو مشرکین ان سے کہیں گے کہ تمہارے ایمان نے تمہیں کیا فائدہ دیا؟ جب کہ ہم اور تم ایک ہی جگہ پر اکٹھے عذاب بھگت رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر غضب ناک ہوگا اور وہ (جہنم کے نگران) ”مالک“ کو حکم دے گا کہ وہ جہنم میں کسی ایسے شخص کو نہ رہنے دے جو ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتا ہو وہ لوگ (جہنم سے) نکلیں گے تو جل چکے ہوں گے یہاں تک کہ سیاہ کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے البتہ ان کے چہرے کا معاملہ مختلف ہوگا اور ان کی آنکھیں نیلی نہیں ہوئی ہوں گی انہیں نہر حیوان کے پاس لایا جائے گا اور وہ اس میں غسل کریں گے تو ان سے ہر خرابی اور تکلیف وہ چیز ختم ہو جائے گی پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے: تمہیں مبارک ہو تم اس میں داخل ہو جاؤ اور یہاں ہمیشہ رہنا۔

وہاں انہیں ”جہنیوں“ کے نام سے پکارا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا پھر کبھی انہیں اس نام سے نہیں پکارا جائے گا جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو کفار یہ کہیں گے: اے کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہ ہی مراد ہے:

”عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔“

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

يَدْخُلُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ لَيَقُولَنَّ لَهُمُ الْمُسْخَرُونَ مَا أَغْنَى عَنْكُمْ سَعْيُكُمْ وَنَحْنُ وَأَنْتُمْ فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ مُعَذَّبُونَ لَيُعْظِبُ اللَّهُ لَهُمْ فَيَأْمُرُ مَالِكًا فَلَا يَدْعُ فِي النَّارِ قَوْلًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَخْرُجُونَ وَقَدْ احْتَرَقُوا حَرًّا صَارُوا كَالْحُمَمَةِ السَّوْدَاءِ إِلَّا وَجُوهُهُمْ وَأَنَّهُ لَيَرَى أَعْيُنُهُمْ فَيَوْنِي بِهِمْ نَهْرُ الْحَيَوَانِ يَحْمِلُونَ فِيهِ فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْرَةٍ وَأَذَى ثُمَّ يَحْمِلُونَ الْجَنَّةَ فَتَقُولُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ طِبُّكُمْ حَرِّهَا خَالِدِينَ فَيَدْعُونَ الْجَهَنَّمِيَّوْنَ ثُمَّ يَدْعُونَ عَلَى فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْإِسْمُ فَلَا يَدْعُونَ بِهِ قَوْلًا خَرَجُوا مِنَ النَّارِ قَالَ الْكُفَّارُ يَا لَيْتَنَا كُنَّا مِثْلَ قَوْمِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى

يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٥٥٨﴾

ابو عبد اللہ بن خرزلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن محمد بن علی بن حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(212) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقِيَ عَذَابَ الْقَبْرِ

امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن انتقال کر جائے وہ قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو محمد عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(213) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقِيَ عَذَابَ الْقَبْرِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کے تحت میں ارشاد فرمایا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”تمہارے پروردگار کی قسم ہے ہم ان سب سے تمہارے بارے میں ضرور حساب لیں گے جو وہ عمل کیا کرتے تھے“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ”لا الہ الا اللہ“ پر ایمان ہے۔

ابو عبد اللہ بن خرزلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد بن ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن محمد بن علی بن حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(212) قد اخرج احمد 169/2 - والترمذی (1074) - والطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (277) - عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله قبره“

(213) اخرجہ ابو یعلیٰ (4058) - والترمذی فی ”التفسیر“ (3126) باب: ومن سورة الحجر - والطبری فی التفسیر 67/14

۱۰۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ
سَلَمَةَ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي
يَعْقُوبَ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - واصل بن حبان اسدی کوفی - زید بن
وہب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوذر رضی اللہ
عنه روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
حَقَّقَتْ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

”جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا
شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حضرت ابوذر
غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے
زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جی ہاں۔“

——***

حافظ ابو محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - ابراہیم بن ولید بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے محمد بن صبیح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر
محمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن ولید بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن ولید بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۰۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ
بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم - امام شعبی - مسروق کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں:

مَنْ مَاتَ قَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”دھوئیں اور گرفت (کی) نشانیاں نبی اکرم ﷺ کے
زمانہ اقدس میں گزر چکی ہیں۔“

——***

خرجه ابن حبان (169) - والطائفي (444) - والترمذي (2644) في الايمان: باب ماجاء في افتراق هذه الامة - وابن مندة
(83) - والبخاري (3222) في بدء الخلق: باب ذكر السلائكة .

خرجه الحافظ صدر الدين الحشكفي في "مستند الامام" (507) - وابو يعلى (5145) - والبخاري (1007) - ومسلم
- واحمد 441/1 - والحيثي 63/1 (116) - والترمذي (3251) .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو محمد بن عباد بن زید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(216) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - خالد بن عبد الاعلیٰ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر اور خطبے کے دوران یہ کلمات پڑھے:

”بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کرتا ہے۔“

اس پر قس نامی صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو گمراہ رہنے دے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: اس نے غلط کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں گمراہ رہنے دیتا ہے

وہ نیا نیا مسلمان نہ ہوا ہوتا تو میں اس کی گردن اڑا دیتا۔“

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ عَلَى مَنبَرِهِ فِي غُضُونِ خُطْبَةٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ قِسُّ اللَّهِ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُضِلَّ عِبَادَهُ فَبَلَغَتْ عُمَرَ مَقَالَتُهُ فَقَالَ كَذَبَ بَلْ اللَّهُ أَضَلُّهُ وَلَوْ لَا عَهْدَهُ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - صلت بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت حمزہ بن حبیب زیات نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو عبد الاعلیٰ سے منقول ہے اور اس میں خالد (بن عبد الاعلیٰ) کا ذکر نہیں ہے امام زفر امام ابو یوسف امام محمد نے اس بارے میں اس کی موافقت کی ہے۔

ان کے علاوہ دیگر حضرات نے اس کو خالد (بن عبد الاعلیٰ) سے منقول ہونے کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں خالد کا ذکر ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں خالد کے ذکر کے بغیر نقل کی ہے انہوں نے اس کو عبد الاعلیٰ سے منقول ہونے کے

یہ ہے جیسا کہ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون نے - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب قاضی بخارا - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ فَقِيلَ يَا سَعْدَةُ هَذَا الطَّعْنُ قَدْ عَلِمْنَا مَا هُوَ فَمَا طَّاعُونَ قَالَ وَخَزْ أَعْدَائَكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَفِي كُلِّ**

امام ابو حنیفہ نے - خالد بن علقمہ - عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو ہمیں پتہ ہے یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں سے ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔"

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن یوسف - ابوداؤد سمسار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے یہ روایت - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث سے نقل کی ہے - بعض راویوں نے اس کا نام حارث نقل کیا ہے - اس کے حوالے سے یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حاجب عن ابوداؤد سمسار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: مشہور یہ ہے: یہ روایت امام ابو حنیفہ سے - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث - خالد بن عبد الاعلیٰ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(211) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْجَلَّاسِ قَالَ: **رَوَيْتُ فِيْمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ**

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو جلاس بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے عبد اللہ سبائی

(217) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (268) - واحمد 395/4 - والبخاری فی "تاریخ الکبیر" 211/4 - والطبرانی فی "الاوسط" (1418) - وفی "الصغیر" (351) .

(218) اخرجہ ابو یعلیٰ (449) - واورده الهیثمی فی "مجمع الزوائد" 333/7

السَّبَائِي كَلَامًا عَظِيمًا فَاتَيْنَا بِهِ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَهْزُ
عُنُقَهُ فِي طَرِيقِهِ فَوَجَدْنَاهُ فِي الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِيًا عَلَى
ظَهْرِهِ وَرِذَاءُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ وَاضْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى فَسَأَلَهُ عَنِ الْكَلَامِ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ
أَتُرَوِّيه عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنِ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ فَقَالَ لَا
فَقَالَ عَمَّنْ تَرَوِي قَالَ عَنْ نَفْسِي قَالَ إِمَّا أَنْكَ لَوْ
رَوَيْتَ عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنْ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ لَضَرَبْتُ
عُنُقَكَ وَلَوْ رَوَيْتَهُ عَنِّي لَا وَجَعْتُكَ عُقُوبَةً وَكُنْتَ
كَاذِبًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثُونَ كَذَابًا
وَأَنْتَ مِنْهُمْ

سے بڑی بڑی حیران کن باتیں سنیں، ہم اسے لے کر حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ہم نے راستے میں اس کی گردن ہاتھ
دی ہوئی تھی، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں کمرے
بل چٹ لیٹے ہوئے پایا، ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی
انہوں نے اپنا پاؤں اپنے دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا، حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے اس کے نظریات کے بارے میں دریافت
کیا، اس نے وہ بیان کئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم
نظریات اللہ تعالیٰ کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ یا اس
کتاب کے حوالے سے کرتے ہو؟ یا اس کے رسول کے حوالے
سے کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی نہیں (ان میں سے کسی
کے حوالے سے نہیں ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ
کس کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں
ذات کے حوالے سے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم
انہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یا اس کی کتاب کے حوالے سے
اس کے رسول کے حوالے سے روایت کیا ہوتا، تو میں تمہیں
گردن اڑا دیتا اور اگر تم نے انہیں میرے حوالے سے روایت
ہوتا، تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا، کیونکہ تم نے جھوٹ بولا
لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
”قیامت سے پہلے تیس کذاب (ظاہر) ہوں گے۔“
(اور مجھے لگتا ہے) تم ان میں سے ایک ہو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی سے نقل کی ہے، انہوں نے
روایت اہل بن خلف بخاری - احمد بن نصر عتکی - ابو مقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے

سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ روایت میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے یہ روایت ابو عباس احمد بن عبد الرحمن قلائی - عبد اللہ بن جراح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ جمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن محمد علاف - قاضی عمر اشنانی - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو حدیث تک ہے: و کنت کذاباً روایت کے آخر کے یہ الفاظ:

ولکنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بین یدی الساعة ثلاثون کذاباً
”لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے میں کذاب ہونگے“

یہ انہوں نے تاریخ بخارا کے مصنف غنجاہ کی کتاب سے نقل کیے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنجاہ کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے۔ یہ روایت خلف بن محمد بن اسماعیل نے - محمد بن اہل بن شاذویہ - احمد بن نصر بن عبد الملک عتکی سمرقندی - ابو مقاتل حفص سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس کو کنت کذاباً کے الفاظ تک امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بین یدی الساعة ثلاثون کذاباً
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے میں کذاب ہونگے“

261 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هِنْدٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ:
”رَوَيْتُ: لَمَّا نَزَلَ مَعَاذُ حِمَصًا آتَاهُ رَجُلٌ
فَقَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَصَلَ الرَّحْمَ وَبَرَّ
حَقَّ فِي الْحَدِيثِ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَعَفَّ بَطْنَهُ“
امام ابو حنیفہ نے - ابو ہند حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو مسلم خولانی بیان کرتے ہیں:
”جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حمص آئے تو ایک نوجوان ان کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو صلہ رحمی کرتا ہے، نیکی کرتا ہے، سچ بولتا ہے، امانت کو ادا

وَفَرَجَهُ وَعَمِلَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْكُ
فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ إِنَّهَا تَحْبُطُ مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ
الْأَعْمَالِ قَالَ فَمَا تَرَى فِي رَجُلٍ رَكِبَ الْمَعَاصِي
وَسَفَكَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحْلَ الْفُرُوجَ وَالْأَمْوَالَ غَيْرَ أَنَّهُ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
مُخْلِصًا قَالَ أَرْجُو لَهُ وَأَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ الْفَتَى
وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ الَّتِي أَحْبَبْتُ مَا مَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا
يَضُرُّهُ هَذِهِ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مَعَاذُ مَا
أَزْعَمَ أَنْ رَجُلًا أَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هَذَا

کرتا ہے، اپنے پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جہاں تک
ہو سکے بھلائی سے کام لیتا ہے البتہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے
بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب
دیا اس کے (شک) کے ہمراہ اس کے اعمال ضائع ہو جائے
گے۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے
ہے؟ جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، خون بہاتا ہے، شرمگاہوں
اموال کو حلال قرار دیتا ہے البتہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
بندے اور اس کے رسول ہیں اور اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی
دیتا ہے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ امید
(کہ اس کی بخشش ہو جائے گی) البتہ مجھے اس کے حوالے سے
اندیشہ بھی ہے (شاید اس کی بخشش نہ ہو) تو اس نوجوان نے کہا
اللہ کی قسم! اگر اس (کلمہ شہادت) کی عدم موجودگی کی وجہ سے
آدمی کے تمام اعمال ضائع ہو سکتے ہیں تو پھر اس کی موجودگی میں
آدمی جو بھی عمل کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ پھر
نوجوان چلا گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسا سنت کی
سمجھ بوجھ رکھنے والا کوئی اور نہیں ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - مسیب بن شریک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن
دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد بلخی - حفص بن عبد الرحمن بلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(220) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید بن عبد الصمد بن وہب

(220) أخرجه البخاری (1383) فی الجنائز: باب ما قبل فی اولاد المشرکین - (6597) فی القدر: باب الله اعلم بما
عاملین - ومسلم (2660) فی القدر - وابوداؤد (4711) فی السنة: باب فی القدر

قرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ وَهَبِ الْقُرَشِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ سِئَلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

——***

علامہ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - ابوبکر بن ابومیسرہ - ابوعبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن سلمہ واسطی - ابوعبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن شنانی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - منصور - ابراہیم نخعی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

نبی اکرم ﷺ جب کسی بیمار کے پاس جاتے تو اس کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

روایت: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ يَقُولُ:

”اے لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کر دے تو شفاء عطا کر دے تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے اے تو کفایت کر دے تو ہی کفایت کرنے والا ہے۔ شفاء صرف وہی ہے جو تو نے عطا کی ہو ایسی شفاء عطا کر دے جو خرابی کو بالکل بھی نہ رہنے دے۔“

يَا أَيُّهَا رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي إِكْفِ
الْكَافِيَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - فضل بن عباس رازی - اسحاق بن بہلول - ولید بن قاسم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

(222) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنِ رَوَايَتِهِ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَلَقَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مکہ مکرمہ میں
دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن
علوان کلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبداللہ بن خسر و لُحْی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابی بصری - ابوقاسم بن محمد -
ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن علوان کلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

(223) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
مَتْنِ رَوَايَتِهِ: أَتَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّا أَخِيكَ هَذَا
أَخَافُ عَلَيْهِمَا الْعَيْنُ فَاسْتَرْقِي لَهُمَا فَقَالَ نَعَمْ وَإِنَّهُ
لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ

امام ابو حنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابو نوح کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں:
سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی آپ کے ان دو بھتیجیوں کو نظر آئے
کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کے لکھے پر سبقت
سکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔“

——***

ابو عبداللہ بن خسر و لُحْی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن محمد -
ابو عباس بن عقدہ - محمد بن زکریا فقیہ - ابوعلی حمصی - بقیہ - عمرو بن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیر و ن - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی -
اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - ان کے دادا - محمد بن حسن شیبانی کے

(222) اخرج الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ 302/1 - واحمد 447/1 - والبخاری (4864) - ومسلم (2800) (45) - والبیہقی
فی ”دلائل النبوة“ 265/2 - وابویعلی (5070)
(223) قد تقدم فی (156) .

لے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(224) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ أَبِي خَالِدٍ (و) بَيَانٍ بَشَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَمِعْتُ رَوَايَتٍ: أَنْكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَاهِ

لَا تَغْلَبُوا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

غُرُوبِهَا

قَالَ حَقَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ يَعْنِي بِهِ الْغَدَاةَ وَالْعَشِيَّةَ

امام ابو حنیفہ نے۔ اسماعیل بن ابو خالد (اور) بیان بشر۔

قیس بن حازم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت

جریر بن عبد اللہ بجلي رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

عنقریب تم اپنے پروردگار کی اس طرح زیارت کرو گے

جس طرح تم چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو جسے دیکھنے میں

تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی ہے تو تم اس بات کا دھیان رکھنا

کہ تم سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور اس کے غروب ہونے سے

پہلے کی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔

امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد بیان کرتے ہیں: اس

سے مراد صبح اور شام کی نمازیں ہیں۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن

حقیق۔ محمد بن حفص۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی۔ ابو قاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن حرانی۔

محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی۔ ابو عبد اللہ محمد بن خزیمہ بن حسان بن عیسیٰ۔ رجاء بن عبد اللہ نہشلی۔ شقیق بن ابراہیم بلخی۔ حماد

بن حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ موسیٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں:

تقدیر کے حکم سے متعلق آیت اللہ کی کتاب میں موجود ہے

جو چاہے اس کا علم حاصل کر لے اور جو چاہے وہ اس سے ناواقف

رہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"بے شک تم لوگ اور جسے تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم

(225) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَتٍ: آيَةُ الْقَدْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى عَلِمَهَا

مَنْ شَاءَ وَجَهِلَهَا مَنْ شَاءَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

لَكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

أَنْهَا وَارِدُونَ ﴿٢٢٥﴾

(226) - أخرجه الحافظ صدر الدين الحسكفي في "مسند الامام" (30) - وابن حبان (7442) - وابوداؤد (4729) في السنة: باب

سورة - وعبد الله بن احمد في "السنة" (220) - والطبراني في "الكبير" (2227)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ﴾

عبادت کرتے ہو وہ جہنم کا ایندھن ہے اور تم جہنم پہ وارد ہو گے۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”بے شک تم لوگ اور اللہ کو چھوڑ کر تم
جس کی عبادت کرتے ہو تم سب (کسی کو اللہ تعالیٰ کے
خلاف) گمراہ نہیں کر سکتے ہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(226)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو حَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ اسماعیل بن عبد الملک۔ ابوصالح کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی
ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
”بے شک قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی۔ ابو جعفر محمد بن قاسم۔ ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(227)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ فَهُوَ مَغْفُورٌ لَهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ اسماعیل بن عبد الملک۔ ابوصالح کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص یہ جان لے (یعنی اس کا یقین رکھے) اللہ تعالیٰ
اس کی مغفرت کر دے گا تو ایسے شخص کی بخشش ہو جاتی ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی۔ ابو جعفر محمد بن قاسم۔ ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی۔ ابو جعفر محمد بن قاسم۔ ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ابو محمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے البتہ انہوں

(227) أخرجه الحصفكى فى "مسند الامام" (188) و (449) - واصل الحديث رواه ابن حبان (622) - واحمد 296/2 - والحاكم

فى "المستدرک" 242/4 عن ابى هريرة

یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من علم الله من قلبه انه يطمع منه التجاوز عنه غفر له
 ”جو شخص (یقین) قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے گا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“

221- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقر - ان کے والد کے حوالے
 سے یہ روایت نقل کی ہے:
 نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس
 کے لئے شفاء بھی نازل کی ہے تو تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا
 لازم ہے کیونکہ وہ ہر طرح کے درخت سے چرتی ہے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی سلیمان بن محمد بن اسماعیل خزاعی - محمد بن حفص - عبد العظیم بن حبیب
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

222- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حضرت عبد اللہ بن
 مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک ابو زعراء کے حوالے
 سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا
 ہے:

”میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے
 نکلیں گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔
 (جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت
 کے حکم میں داخل ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
 ”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب
 دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تو
 انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔“

223- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حضرت عبد اللہ بن
 مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک ابو زعراء کے حوالے
 سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا
 ہے:

”میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے
 نکلیں گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔
 (جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت
 کے حکم میں داخل ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
 ”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب
 دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تو
 انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔“

حرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (442) - وابن حبان (6075) - وابو القاسم البغوی فی ”الجمع دیات“ (2165)
 البغوی فی ”شرح معانی الآثار“ 326/4 من عبد الله بن مسعود

حرجہ احمد 454/1 - والبیہقی فی ”البعث والنشور“ - وابو یعلیٰ (5338) - وابن ابی عاصم فی ”السنة“ (834) - وابن
 نحوه .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر بنی - ابو عصمہ عاصم بن عبد اللہ - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب زیات عجل کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - سلمہ بن کہیل - ابو زعراء سے روایت کی ہے:

(عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال یعذب اللہ تعالیٰ قوماً من اهل الايمان ثم يخرجهم بشفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی لا یبقی الا من ذکرہ اللہ تعالیٰ (ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین) الی قوله (فما تنفعہم شفاعۃ الشافعیین)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو عذاب دے گا، پھر وہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے انہیں (جہنم سے) نکالے گا، یہاں تک کہ (جہنم میں) صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا ہے):

”وہ دریافت کریں گے: کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی“

انہوں نے یہ روایت انہی الفاظ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن کراس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح - عقبہ بن مکرم - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم حضرمی - ابو کریب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسین کشی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن خزیمہ بلخی (اور) رجاء بن سوید ان دونوں نے - عمر بن نوح - سالم بن سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے

والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حقیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات (اور) شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بخاری - حسن بن نصر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی - انہوں نے اپنے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد بن مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

يعذب الله تعالى قوماً ثم يخرجهم بشفاعه محمد صلى الله عليه وآله وسلم

”اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو عذاب دے گا اور پھر انہیں حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے (جہنم سے) نکال دے گا“
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد الرحمن رملی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنایم محمد بن علی بن حسین - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - احمد بن محمد - عبید بن علی - محمد بن العلاء - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد بن مظفر نے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو بکر احمد ابن محمد بن خالد بن خلی کلامی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد خالد کلامی - انہوں نے اپنے والد خالد - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن صہیب فقیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے افراد کو جہنم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے باہر نکال دے گا۔ یزید بن صہیب (نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

”وہ لوگ جہنم سے نہیں نکلیں گے“ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت سے پہلے والے حصے کو بھی تلاوت کرو

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔“ (یعنی یہ کافروں کے بارے میں ہے)

(230) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ

صُهَيْبِ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ مَنْ أَهْلَ

الْإِيمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ فَقُلْتُ لَجَابِرٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

يَقُولُ ﴿وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ﴾

فَقَالَ جَابِرٌ أَقْرَأَ مَا قَبْلَهَا ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ إِنَّمَا

هِيَ لِلْكَفَّارِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل بن حسن ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - مخلد بن عمر قاضی بخارا - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - خلف بن ایوب - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد الوہاب بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرحسی - عبدان بن وہب بن زمعه (اور) حامد بن آدم - عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد محمد بن یعقوب (اور) سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن زہیر - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم بن خلف حضرمی (اور) محمد بن قدامہ بن سیار ان دونوں نے - ابوکریب محمد بن العلاء - حمید الحمید حمانی کے حوالے سے مسعر اور امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - وہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں (سنی تھی) - (یہ روایت) محمد بن حاتم - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ہبل بن بشر کنڈی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مسروق کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُوتِي بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَوَانِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ غَسْلَ الثَّعَارِيرِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيَّوْنَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْأَسْمُ

”اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال دے گا ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام ”نہر حیوان“ کہا جاتا ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے جس طرح ثعاریہ (نامی پودے کو) دھویا جاتا ہے پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان کو جہنمیوں کا نام دیا جائے گا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا“

انہوں نے یہ روایت عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیانج - حماد بن ابوحنیفہ اور مسعودی کے حوالے سے نقل کی ہے:

یزید الفقیر قال كنت اري راى الخوارج فسالت اصحاب النبى صلى الله عليه وآله وسلم
فاخبرونى عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم بخلاف ما كنت اقول فانقذنى الله تعالى بذلك
يزيد فقير بيان کرتے ہیں: میں پہلے خوارج کے نظریات رکھتا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے اس بارے میں
دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے جو بتایا وہ اس کے برخلاف تھا جو میرے نظریات تھے تو اللہ تعالیٰ نے
اس وجہ سے مجھے ان (خارجی نظریات) سے بچالیا۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعود احمد بن علی بن محمد - ابو طاہر محمد بن احمد ابن ابوصقر -
ابو حسن علی بن زید بن علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن محمد بن عبد الملک طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن
ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی -
محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عروہ حرانی - ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن
حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد
بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
(231) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(231) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (512) - والبيهقي في "شعب الايمان" (7140) - والطبراني في "الكبير" (480)

- واورده الهنيسي في "مجمع الزوائد" 101/7

سَبَّ الْكَلْبِيِّ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 عَنْ رَوَايَةٍ: إِنَّ وَحْشِيًّا لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةً مَكَتَ
 سَبْعًا ثُمَّ وَقَعَ فِي قَلْبِهِ الْإِسْلَامُ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْلِمُهُ أَنَّهُ وَقَعَ فِي
 الْإِسْلَامِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى
 لَيْسَ لَكَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
 نَفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ (الآيَةُ وَإِنِّي قَدْ فَعَلْتُهِنَّ جَمِيعًا
 عَزَّ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهُ (أَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
 صَالِحًا) الْآيَةُ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ وَحْشِيٌّ إِنَّ فِي
 هَذِهِ آيَةٍ شَرْوُطًا وَأَخْشَى أَنْ لَا آفِي بِهَا وَلَا أَطِيقُ
 أَنْ أَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا أَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ الْيُنْ
 مِنْ هَذَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ
 اللَّهُ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ
 لِمَنْ يَشَاءُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ فَلَمَّا
 قَرَأَهَا عَلَيْهِ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ
 يَشَاءُ وَأَنَا لَا أَدْرِي لَعَلِّي أَنْ لَا أَكُونَ فِي مَشِيئَتِهِ أَنْ
 إِلَى الْمَغْفِرَةِ فَلَوْ كَانَتْ الْآيَةُ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ
 ذَلِكَ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ يَشَاءُ كَانَ ذَلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ
 شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ
 الْآيَةِ (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ لَا
 تَقْسُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ

حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے۔
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب وحشی
 نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو وہ ایک طویل عرصے تک
 ایسے ہی رہا پھر اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ
 گیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا تا کہ آپ کو یہ اطلاع
 دے کہ اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ گیا ہے۔
 (اس نے یہ کہا) میں نے یہ سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان
 نقل کیا ہے:

”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت
 نہیں کرتے ہیں اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے ہیں جسے اللہ
 تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔“ (وحشی نے کہا) میں نے تو یہ دونوں
 کام کئے ہوئے ہیں تو کیا کوئی رخصت ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے
 اور انہوں نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے سامنے یہ
 پڑھ دیں:

”ما سوائے اس شخص کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے
 اور نیک عمل کرے۔“ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ آیت انہیں بھجوا دی تو وحشی نے کہا: اس آیت میں شرائط پائی
 جاتی ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں انہیں پورا نہیں کر سکوں گا اور
 میں اس بات کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ میں کوئی نیک عمل کر
 سکتا ہوں یا نہیں کر سکتا۔ تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے
 پاس اس سے زیادہ آسان کوئی چیز ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں
 حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ
 کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے اس کے علاوہ جس کی چاہے گا
 مغفرت کر دے گا۔“

فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ أَمَّا هَذِهِ فَنَعَمْ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَأَذِّنْ لِي فِي لِقَائِكَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ وَارِ عَنِّي وَجْهَكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْ قَاتِلِ عَمِّي حَمْزَةَ قَالَ فَسَكَتَ وَحُشِيَ حَتَّى كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ أَشْرَكْتَ فِي الْأَرْضِ فَلِي نِصْفُ الْأَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا غَيْرَ أَنْ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُونَ قَالَ فَقَدِمَ بِكِتَابِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَلَمَّا قُرِءَ الْكِتَابُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ لَوْلَا أَنْكُمَا رَسُولَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ فَبَلَغَ وَحُشِيَ مَا كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ الْمُرَاقَ الَّذِي قَتَلَ بِهِ حَمْزَةَ فَصَقَلَهُ وَهَمَّ بِقَتْلِ مُسَيْلَمَةَ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى عِزْمِهِ ذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کے انہیں بھجوا دی۔ جب ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے ”کہ وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا“ تو مجھے تو نہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اس نے یہ ہے کہ وہ مغفرت کر دے۔ اگر یہ آیت یہ ہوتی ”اور وہ اس کے علاوہ سب کی مغفرت کر دے گا“ یہ نہ کہا ہوتا ”جس کی وہ چاہے پھر تو صورت حال ٹھیک تھی۔ تو اے حضرت محمد ﷺ کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ گنجائش ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”تم یہ فرماؤ! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا“ بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کروائی اور اسے وحشی کو بھجوا دیا جب یہ آیت ان کے سامنے پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اب ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوا دیا اور یہ کہا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ملنے کے لئے آؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیغام بھجوا دیا کہ تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا کر رکھو کیونکہ میں اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نہیں دیکھ سکتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وحشی خاموش ہوئے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا کہ یہ اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے پاس ہے۔ اما بعد! زمین (حکومت) میں بھی حصہ دار ہوں، نصف

اللہ عَنْهُمَا :

کے فرمان ”الامر“ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

اس سے مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں میں علم بھی رکھتا

ہوں اور میں دیکھ بھی رہا ہوں۔

متن روایت: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (الامر) أَنَا اللَّهُ

أَعْلَمُ وَأَرَى

——***

ابو عبد اللہ بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو سعود احمد بن علی بن محمد۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشید۔ محمد حفص۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن ابو زیاد۔ ابو نوح کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں:

(233)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو:

”سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک صاحبزادے اور حضرت

جعفر رضی اللہ عنہ سے ایک صاحبزادے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئیں

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان دونوں کو نظر لگنے کا

رہتا ہے آپ انہیں دم کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہوتی، تو نظر لگتا

اس پر سبقت لے جاتا۔

متن روایت: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَمَتِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ

وَأَبْنِ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ

عَلَيْهِمَا الْعَيْنَ فَارْقِهِمَا قَالَ نَعَمْ إِذْ لَوْ كَانَ شَيْءٌ

يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابراہیم بن محمد بن شہاب۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی، مولیٰ مہدی نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابہری۔ ابو عروبہ حرائی۔ انہوں نے اپنے دادا۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(234)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

(232) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (502) - والطبري في "التفسير" 67/1 في تفسير اول البقرة - وابن كثير في

التفسير 36/1

(233) قد تقدم في (223) .

(234) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (2) - وابن حبان (168) - ومسلم (8) - وابوداؤد (4695) في السنة: باب في القدر -

والترمذي (2610) في الايمان: باب ماجاء في وصف جبرئيل للنبي صلى الله عليه وسلم الاسلام والايمان .

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ:

نقل کی ہے: یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں:

رَوَيْتُ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ صَاحِبٍ لِي بِمَدِينَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرْنَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَهُ
سَأَلُهُ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ
كَأَلَدِي أَسْأَلُهُ فَإِنَّهُ أَعْرَفَ بِي مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا
إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَقَعَدْنَا إِلَيْهِ
فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَتَقَلَّبُ فِي هَذِهِ
الْأَرْضِ فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلَدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ
عَسَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أبلغهم إني منهم برىء ولو
بني وجدت أعوانا لجاهدتهم ثم أنشأ يحدثنا
قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَ شَابٌّ
حَمِيلٌ أَبْيَضُ حَسَنُ اللَّيْمَةِ طِيبُ الرِّيحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ
يَبِضٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَذْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَذْنٌ فَدَنَا دَنَوَةً أَوْ دَنَوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوقِرًا لَهُ ثُمَّ
قَالَ أَذْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْنٌ فَدَنَا حَتَّى أَلْصَقَ
رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ الْإِيمَانُ أَنْ
تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ
صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ تَصَدِيقِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ
أَخْبِرْنِي عَنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ مَا هِيَ قَالَ أَقَامَ

ایک مرتبہ میں اپنے ساتھی کے ساتھ مدینہ منورہ میں موجود
تھا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے
کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ ہم ان کے پاس
جائیں اور ان سے تقدیر کے بارے میں سوال کریں۔ اس نے
کہا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا: پھر تم مجھے موقع دینا کہ میں ان سے
سوال کروں گا کیونکہ وہ تمہاری بہ نسبت مجھ سے زیادہ واقف
ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس پہنچے ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھ گئے ہم
نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمن ہم مختلف علاقوں میں آتے
جاتے رہتے ہیں بعض اوقات ہم کسی شہر میں آتے ہیں تو وہاں
ایسے لوگ ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے
تو ہم انہیں کیا جواب دیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان
لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ان سے لا تعلق ہوں اور اگر مجھے
مددگار مل گئے تو میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں گا۔ پھر انہوں
نے ہمیں حدیث بیان کرنا شروع کی تو بتایا:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے نبی
اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب آپ کے ساتھ موجود تھے اس دوران
ایک نوجوان آیا جو خوب صورت سفید رنگت کا تھا اس کے بال
خوب صورت تھے اس کی خوشبو پاکیزہ تھی۔ اس نے سفید کپڑے
پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ السلام و
علیکم۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا
ہم نے بھی اسے جواب دیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ کیا میں
قریب ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ
کچھ قریب ہوا پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کا اظہار کرتے
ہوئے یہ عرض کی: یا رسول اللہ کیا میں اور قریب ہو جاؤں۔

الصَّلَاةَ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَحُجَّ الْبَيْتِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ
وَالِإِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ
قَوْلِهِ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا هُوَ
قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ
قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ
مَتَى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
وَلَكِنْ لَهَا أَشْرَاطٌ فِيهِ مِنَ الْخُمْسِ الَّتِي اسْتَأْثَرَ
اللَّهُ تَعَالَى بِهَا فَقَالَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)

قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ إِذْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا
فِي أَثَرِهِ فَمَا نَدْرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأَيْنَا لَهُ شَيْئًا
فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ
وَاللَّهُ مَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ
الصُّورَةُ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ قریب ہو گیا۔
یہاں تک کہ اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے
ساتھ ملا لئے اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس
کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی
بارگاہ میں حاضری پر، قیامت کے دن پر اور اچھی یا بری تقدیر کے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔ اس
نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ تو ہمیں اس کی نبی اکرم ﷺ
کی بات کی تصدیق کرنے پر اور یہ کہنے پر کہ آپ نے ٹھیک
کہا ہے پر حیرانگی ہوئی گویا کہ وہ شخص (اس) سوال کا جواب جانتا
تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے
کہ وہ کیا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا،

زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا
غسل جنابت کرنا۔ اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے تو ہمیں
اس کے یہ کہنے پر حیرت ہوئی کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی کہتے ہیں پھر اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے احسان
کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے یوں عمل کرو جیسے تم
اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ
رہا ہے اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو میں احسان
کرنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس
نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے قیامت
کے بارے میں بتائیے کہ وہ کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرتے
والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ البتہ اس کی کچھ مخصوص نشانیاں
ہیں اور یہ ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کے بارے میں

اللہ تعالیٰ ترجیحی طریقہ اختیار فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش کو نازل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل اسے کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کون سی سرزمین پر موت آئے گی بے شک اللہ تعالیٰ ہی علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ ہم اسے دیکھتے رہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ ہم اٹھ کر اس کے پیچھے گئے، لیکن ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ کس طرف گیا ہے اور ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نہیں دیکھی، ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بنیادی امور کے بارے میں تعلیم دیں۔ اللہ کی قسم یہ میرے پاس جس بھی شکل میں آئے، میں نے انہیں پہچان لیا البتہ اس شکل و صورت کا معاملہ مختلف ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - احمد بن محمد بن عمران دونوں نے - شعیب بن ایوب صیرفی - حب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن محمد بن احمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ حدیث پائی یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے جس کے الفاظ اور مضمون قریب قریب ہیں۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - علی بن حشر بن محمد بن حرب ان دونوں نے - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز - علی بن سلیمان رازی - حکیم بن زید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن سہل - موسیٰ بن نصر رازی - بشار بن قیراط کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ و محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - احمد بن رستہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسین بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زید بن ابو خالد بخاری - حسن بن عمر - شقیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - عبد اللہ بن مستورد - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - علی بن مہندی - عمرو بن زرارہ - ابو شہاب مسروح بن عبد الرحمن کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور صفانی - انہوں نے اپنے دادا ابوسعید - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حارث نیشاپوری - یحییٰ بن جنید قشیری - محمد بن سعید - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ - یحییٰ بن جنید - محمد بن سعید ہروی - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس احمد بن عبد الرحمن بن خالد رازی قلانی - عبد اللہ بن جراح قہستانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دخلنا مسجد رسول فوجدنا ابن عمر قاعداً فی ناحیہ وکان معی صاحب لی حدیث بتمامہ
”ہم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کونے میں بیٹھے ہوئے پایا میرے ساتھ میرا
بہت دوست بھی تھا“ اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور ایک جماعت نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب

حیدر بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عروہ - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد

حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوبکر محمد بن بکیر مقری - قاضی عمر بن احمد بن عمر بن محمد - ابو علی

محمد بن حاتم بن شرف بن نوح ازدی - موسیٰ بن نصر - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(235) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُمْ تَذَاكُرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثِ الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ فَشُّؤْمُ الدَّارِ أَنْ تَكُونَ ضَيْقَةً لَهَا جِيرَانُ سُوءٍ وَشُّؤْمُ الْفَرَسِ أَنْ يَكُونَ جَمُوحًا يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَشُّؤْمُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَكُونَ عَاقِرًا

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرشد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابن بریدہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر کرتے رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں۔ گھر کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ تنگ ہو یا اس کے پڑوسی برے ہوں، گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ سرکش ہو اور اپنی پشت پر سوار نہ ہو دے اور عورت کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ بانجھ ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی - صالح بن ماہان ترمذی انہوں نے یہ روایت حسن سفیان نسوی - جمعہ بن عبد اللہ ان دونوں نے - ابو مقاتل حفص بن سلیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ بخاری - حفص بن عمر ربیع اور نصر بن مغیرہ بخاری ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ ترمذی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے (اس کی سند میں) علقمہ سے آگے کسی کو نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ استہبانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبد السلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَشُّؤْمُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَكُونَ سَيِّئَةَ الْخَلْقِ عَاقِرًا

”عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا اخلاق برا ہو اور وہ بانجھ ہو“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن صاحب شسائی - اسماعیل بن بشر - صالح بن ترمذی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ”مضطرب“ ہے یہ علقمہ - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور یہ علقمہ کے حوالے سے (مرسل روایت کے طور پر بھی) منقول ہے۔

(236) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

(235) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (264) - وأخرجه البخاري (2858) في الجهاد - وأبو

(3922) - ومسلم (2225) في السلام - والبغوي في "الشرح السعة" (2237) - وأحمد 126/2 من حديث عبد الله بن عمر

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:**

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:**

”جب آدمی بیمار ہو جائے اور وہ (صحت کے دوران) کئی قسم کی بھلائیاں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے اسی کی مانند اجر لکھو جو یہ پہلے عمل کیا کرتا تھا جب یہ تندرست ہوتا تھا اور اس کے ساتھ آزمائش (کا سامنا کرنے) کا بھی اجر نوٹ کرو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بخاری - بشر بن ولید - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - محمد بن ساعدہ اور عبد الصمد بن فضل - ابن ابی یوبہ ان سب نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشعرس نیشاپوری سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - بشر بن ولید - وسیم بن جمیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن مسعود علاف - قاضی عمر بن حسن اشعری - ساعدہ بن محمد بن ساعدہ - انہوں نے اپنے والد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

إخراج احمد 410/4 - وابن ابی شیبہ 230/3 - والبخاری (2996) -

-- وابو نعیم فی "تاریخ اصفہان" 60/1 عن ابی موسیٰ الاشعری یقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا مرض العبد عسر كتب له من الاجر مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً" (237) أخرجه ابن حبان (7459) - وابن ابی شیبہ 470/11 - موسى (2546) في صفة الجنة: باب ما جاء في وصف أهل الجنة - والحاكم في "المستدرک" 81/1 - والطحطاوى في "شرح سنن الأئمة" (336) .

محمد بن خسر نے ہی یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ابو عبد اللہ محمد بن احمد معروف بہ غنچار کی ”تاریخ بخارا“ کے حوالے سے۔
سہل بن عثمان بن سعید۔ طاہر بن محمد بن حمویہ۔ عبد اللہ بن محمد قزوینی۔ محمد بن ساعد۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

(237) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

مَتْنِ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لَا صَحَابَةَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ

أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ وَأُمْتِي مِنْ ذَلِكَ ثَمَانُونَ صَفًّا

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے
والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ

اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو؟ انہوں

نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ

اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ انہوں

نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات

پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی

ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اہل جنت

کی 120 صفیں ہوں گی اور ان میں سے میری امت کی 80

صفیں ہوں گی۔

——***

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ عمر بن حمید۔ علی بن غراب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

(238) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ

الْوَلَدِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ اثْنَانِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ اثْنَانِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ

ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ

تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی

یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)

(238) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (185) - والحاکم فی ”المستدرک“

384/1 - والبزار (875) - والھیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 8/3

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو قاسم صفار بخاری - محمد بن قاسم بخاری - سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی - مروان جزری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(285) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

سُرَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

عَنْ رَوَايَتٍ: إِذَا وَضِعَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ
مَلَكٌ فَاجْلَسَهُ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ

مَلَكٌ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَمَا دِينُكَ قَالَ الْإِسْلَامُ قَالَ فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ

ثَلَاثُ مَقْعَدَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَإِذَا كَانَ كَافِرًا أَجْلَسَهُ
مَلَكٌ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا

فَقَالَ مَنْ نَبِيُّكَ فَيَقُولُ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَقُولُ مَا
فَيَقُولُ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ

ثَلَاثَ مَقْعَدَةٍ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا كُلُّ
شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ
هَاجَتْهُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
بِمَا يَشَاءُ ﴿٢٨٥﴾

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب مومن کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے بٹھالیتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا

پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: اسلام۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس شخص کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے جب میت

کافر کی ہو تو فرشتہ اسے بٹھا کر دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ شخص کہتا ہے: ہائے افسوس یعنی اس شخص کی طرح

کہتا ہے جس کی کوئی چیز گم گئی ہو۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس، یعنی

ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ شخص جواب دیتا ہے:

ہائے افسوس، یعنی ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے جیسے اس کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو اس کافر کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا

ہے اور وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اس پر ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کی چیخ کی آواز دو گروہوں یعنی انسان

اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو ثابت قول پر ثابت قرار دیتا ہے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو گمراہ رہنے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی - سعید اور نحیل - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس فضل بن بسام بخاری - محمد بن فضل بن سہل - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ تک ہے: وما دینک قال الاسلام۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید مخمس - عامر بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ علقمہ بن مرشد - سعد بن عبادہ - ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (یعنی پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔)

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: یہی درست ہے اعمش اور شعبہ نے اس روایت کو - علقمہ بن مرشد - سعد بن عبادہ کے حوالے سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا نام ذکر نہیں کیا اور یہ روایت کیے ہیں: سعد بن عبادہ - ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - احمد بن محمد بن جہم بلخی - محمد بن فضل بلخی - ابو مطیع بلخی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت) علقمہ بن مرشد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی مہر بن حسن اشنانی - منذر بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام حنفیہ سے روایت کی ہے۔

(241) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

روایت: كُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلَهُ عَلْقَمَةُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ بَيْنَنَا أَقْوَامًا لَا يَشْتَبُونَ لَأَنفُسِهِمُ الْإِيمَانَ كَرَهُونَ أَنْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يَشْتَبُونَ ذَلِكَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّا إِذَا قُلْنَا ذَلِكَ وَاثْبَتْنَا لَنَا الْإِيمَانَ جَعَلْنَا أَنْفُسَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَخَانَ اللَّهِ هَذَا مِنْ خَدْعِ الشَّيْطَانِ وَحَبَائِلِهِ حَبِيبَهُ الْجَاهُومِ إِلَى أَنْ دَفَعُوا عَنْ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمَ مَا عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْإِسْلَامُ وَخَالَفُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَشْتَبُونَ لَأَنفُسِهِمْ وَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُمْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ وَلَا يَقُولُوا إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَذَّبَ أَهْلَ سَمَآوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَابِهِمْ وَهُوَ أَعْلَمُ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ عَذَّبَ لَوْ عَذَّبَ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ لَا يَعْصُونَ طَرَفَةً مِنْ عَذَابِهِمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ عِنْدَنَا عَظِيمٌ فَكَيْفَ يُعْرِفُ هَذَا فَقَالَ يَا ابْنَ حَسَنِ مِنْ هَذَا ضَلَّ أَهْلُ الْقَدْرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَقُولَ قَوْلَهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ اللَّهِ الرَّادُّونَ عَلَيْهِ الْيَسَّ يَقُولُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم علقمہ بن مرشد کے ساتھ عطاء بن ابی رباح کے پاس موجود تھے علقمہ نے ان سے سوال کیا اور کہا: اے ابو محمد! ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں جو اپنے لئے ایمان کا اثبات نہیں کرتے ہیں اور اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مومن ہیں۔ تو عطاء نے دریافت کیا: وہ لوگ ایسا کیوں نہیں کہتے ہیں؟ علقمہ نے جواب دیا: وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ بات کہیں گے تو ہم اپنے لئے ایمان کو ثابت کر دیں گے تو گویا ہم اپنے آپ کو جنتی قرار دیں گے۔ تو عطاء نے کہا: سبحان اللہ! یہ شیطان کا دھوکہ، فریب اور حیلہ ہے جو ان لوگوں کو اس بات کی طرف لے گیا ہے کہ وہ اپنے آپ سے ایک ایسی چیز کو پرے کر دیں جو اللہ تعالیٰ کا ان پر سب سے بڑا احسان ہے اور وہ اسلام ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے رسول کی سنت کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے لئے ایمان کا اثبات کرتے تھے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی ذکر کرتے تھے۔ (پھر عطاء نے کہا:) تم ان لوگوں سے یہ کہہ دو کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مومن ہیں البتہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم جنتی ہیں کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں ایسی حالت میں عذاب دے گا کہ وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا تو علقمہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو عذاب دے جنہوں نے پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی ہے تو کیا وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (377) بالفاظ اخر - وخرجه ابن ماجه (77) في المقدمة - وابو داود

في السنة - واحمد 185/5 عن ابن الديلمي .

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ (قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ) فَقَالَ لَهُ عَلَقَمَةُ اشرح لنا يا أبا محمدٍ شرحاً يذهب عن قلوبنا هذه الشبهة فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَلَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَى تِلْكَ الطَّاعَةِ وَالْهَمَّهُمْ إِيَّاهَا وَعَزَمَ لَهُمْ عَلَيْهَا وَصَبَرَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَهَذِهِ نَعَمْ أَنْعَمَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ طَالَبَهُمْ بِشُكْرِ هَذِهِ النِّعَمِ مَا قَدَرُوا عَلَيْهَا وَقَصُرُوا وَكَانَ لَهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِتَقْصِيرِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ

ظلم کرنے والا نہیں ہوگا عطاء نے جواب دیا: جی ہاں، علقمہ۔ کہا: ہمارے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے اس کی وضاحت کیسے ہو سکتی ہے؟ تو عطاء نے کہا: اے میرے بھتیجے! اسی وجہ سے قدر یہ فرقے کے لوگ گمراہی کا شکار ہوئے۔ تو تم ان کے قول کے مطابق قول کہنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ لوگ اللہ کے حکم سے ہیں جو اللہ کی بات کو مسترد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے نبی سے ارشاد فرمائی ہے:

”تم یہ فرما دو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حجت بالغہ ہے اور چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔“

علقمہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ ہمارے سامنے کی ایسی وضاحت کیجئے کہ ہمارے دلوں سے شبہات کو ختم کر دے تو عطاء نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی رہنمائی اس بات کی طرف نہیں کی ہے کہ وہ اس طرح اطاعت کریں اور یہ حق انہیں الہام نہیں کی ہے اور انہیں اس چیز پر پختہ نہیں کیا ہے۔ انہیں اس چیز کے ساتھ متعلق نہیں کیا ہے علقمہ نے جواب دیا: ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہیں علقمہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ عطاء نے کہا: تو اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ان نعمتوں کے شکر کا مطالبہ کرے تو وہ ان شکر ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھیں گے اور اس میں کوتاہی کا شکار ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ ان میں کمی کی وجہ سے انہیں عذاب دے اور ایسی صورت میں وہ ظلم کرنے والا نہیں ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محبوب بن یعقوب ”مفسر بخاری“ - حسن بن یزید - حماد بن قریش - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو کتاب ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

241- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
رَفِيعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَمِعْتُ رَوَايَت: مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ
لَهَا حَرْجَهَا وَمَذْخَلَهَا وَمَا هِيَ إِلَّا قِيَّةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
النَّاصِرِ فَنِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِعْمَلُوا
كُلَّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ إِمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُسْرُوا
بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ وَإِمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُسْرُوا
بِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَقَالَ الْإِنصَارِيُّ الْآنَ حَقٌّ
عَمَلٌ

امام ابو حنیفہ نے - عبد العزیز بن رفیع - مصعب بن سعد
بن ابوقاص - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”ہر جان کے لئے اللہ تعالیٰ نے نکلنے کا راستہ داخل ہونے
کا راستہ اور جس صورت حال کا اس نے سامنا کیا ہے وہ سب
چیزیں تحریر کر دی ہیں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے
عرض کی: یا رسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ چیز
آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو جہاں
تک بد بخت لوگوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے بد بخت لوگوں کے
سے اعمال کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جہاں تک سعادت مندوں
کا تعلق ہے تو ان کے لئے سعادت مندوں کے سے اعمال کو
آسان کر دیا جاتا ہے۔ تو اس انصاری نے کہا: اب عمل کی حقیقت
ثابت ہو گئی ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی - محمود بن خداش طالقانی - اسحاق بن یوسف ازرق کے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
احمد بن محمد بن سہل ترمذی نے بھی اس کو - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی
ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسِرْ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَسِرْ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
جو شخص جنتی ہوگا اس کے لئے اہل جنت کا سہل آسان کر دیا جائے گا اور جو جہنمی ہوگا اس کے لئے اہل جہنم کا سہل آسان
کر دیا جائے گا۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن محمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن محمد بن یزید بن ابو عوام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - شقیق بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ سعدی اور محمد بن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح - یحییٰ بن خالد - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمود بن خداش - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حمزہ زیات حماد بن ابو حنیفہ امام زفر حسن بن زیاد صالح بن محمد سابق ایوب بن ہانی سفیان بن عمرو مصعب بن راشد اور اسد بن عمرو نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد -

حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان - محمد بن مصفی - بقیہ - عمرو بن عبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو جعفر طحاوی - رجاء بن زکریا - نصر بن حریش - اسماعیل بن موسیٰ بن ملحان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عثمان سعید بن ہاشم - عبد الرحمن بن ابراہیم - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - محمد بن طاہر - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے مذکور سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ - ابو طالب محمد بن احمد بن سنان بن بہلول - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلامی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد محمد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے ”نسخہ“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(242) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
”ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ زمانے کو برانہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

(243) - أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في ”مسند الامام“ (480) - واحد / 299 و 311 - والهيثمى في ”مجمع الزوائد“

72 - وابن عدي في ”الكامل“ 42/6

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابراہیم - حسن - نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 (243) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 بَنِ رَفِيعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي
 وَقَاصٍ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):
 امام ابو حنیفہ نے - عبدالعزیز بن رفیع - مصعب بن سعد - ان کے والد حضرت سعد بن ابوقاص رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَى أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ الشَّفَاعَةُ

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد بن سلیمان - سوادہ بن علی - احمد بن حارث - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ہناد بن ابراہیم - ابوطالب یحییٰ بن علی بن طیب - ابوسعدا سماعیل بن احمد بن ابوبکر محمد بن جعفر - ابوبکر محمد بن محمود واسطی - ابوحسین سوادہ بن علی - احمد بن حارث بن علی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(244) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
 بَنِ أَبِي الْمُخَارِقِ (عَنِ) طَاوُسٍ قَالَ:
 متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
 يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ يَكْسِرُونَ أَغْلَاقَنَا
 وَيَنْقُبُونَ بَيُوتَنَا وَيُغَيِّرُونَ عَلَى أَمْتِنَتِنَا أَكْفَرُوا قَالَ
 لَا قَالَ أَرَأَيْتَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَأَوَّلُونَ عَلَيْنَا
 وَيَسْفِكُونَ دِمَاءَنَا أَكْفَرُوا قَالَ لَا حَتَّى يَجْعَلُوا مَعَ
 اللَّهِ شَيْئًا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَصْبَحِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ
 امام ابو حنیفہ نے - عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طاؤس بیان کرتے ہیں:
 ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے ابوعبدالرحمن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو لوگ ہمارے تالوں کو توڑ لیتے ہیں ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں، ہمارے سامان پر لوٹ کرتے ہیں، کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس شخص نے کہا: ان لوگوں

(243) قال السيوطي في "الدر المنثور" 325/5:

-- واخرج ابن مردويه عن سعد بن ابى وقاص قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المقام المحمود فقال: "الشفاعة".

(244) اخرجہ الحافظ صدرالدين الحصكفي في "مسند الامام" (9) - والترمذی (2637) في الايمان: باب ما جاء فيمن رمى بالكفر مرفوعاً - بمعناه -

-- واخرجہ احمد 112/2 مرفوعاً مختصراً "من قال لاخيه: يا كافر - فقد باء بها احدهما".

حَرِّكُهَا وَهُوَ يَقُولُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ

کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو قرآن کی اپنی تاویل بیان کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ہمارے خون بہا دیتے ہیں، کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے (اس وقت تک وہ کافر نہیں ہوں گے) راوی کہتے ہیں: میں اس وقت بھی گویا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں جسے وہ حرکت دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ (کہ ایسے لوگوں کو کافر قرار نہ دیا جائے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلمی - ابو معاذ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبداللہ بن احمد بن اسد اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم صیرفی - عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بندہ اس وقت تک تقدیر پر کامل ایمان رکھنے والا شمار نہیں ہوتا ہے جب تک وہ (بندہ) اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے“

(245) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ
الْصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ رَوَيْتَ: لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ
بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - حسن بن سہل - مصعب بن

سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(246) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَالِكٍ

الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: يُدْرَسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يُدْرَسُ وَشْيُ

الشَّوْبِ وَلَا يَنْقُصُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْخٌ كَبِيرٌ أَوْ عَجُوزٌ

فَإِنَّهُ تَقُولَ كَانَ قَبْلَنَا قَوْمٌ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَهُمْ لَا يُصَلُّونَ وَلَا يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا

يَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَقَالَ صَلَّةُ بْنُ زُفَرَ فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ يَا

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يُصَلُّونَ وَلَا

يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ يَا صَلَّةُ

يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ يَا

صَلَّةُ يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو مالک اشجعی - ربیع بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اسلام اس طرح ختم ہو جائے گا جس طرح پھنسا پڑا کچھ

ختم ہو جاتا ہے اور کوئی چیز باقی نہیں رہے گی صرف ایک شخص

مرد یا بوڑھی عورت باقی رہ جائیں گے جو یہ کہیں گے: ہم سے

پہلے کچھ لوگ ہوا کرتے تھے جو لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے

لوگ نہ تو کوئی نماز پڑھتے ہوں گے نہ روزے رکھتے ہوں گے

حج کرتے ہوں گے نہ صدقہ دیتے ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو صلہ بن زفر نے کہا:

ابو عبد اللہ! لا الہ الا اللہ پڑھنے کا انہیں کیا فائدہ ہوگا جبکہ وہ

نہ تو نماز پڑھتے ہوں گے نہ روزے رکھتے ہوں گے نہ حج کرتے

ہوں گے نہ صدقہ دیتے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے

وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

پھر انہوں نے دوسری مرتبہ اپنی آواز کو کھینچ کر یہ فرمایا:

صلہ! وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

——***

ابو عبد اللہ ابن خسر و بختی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابو طاہر محمد بن احمد بن ابو صقر - ابو حسین علی بن

بن علی - حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(247) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن ہرمز اعرج کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(246) (اخرجه ابن ماجه (449) في الفتن: باب ذهاب القرآن والعلم - والحاكم في "المستدرک" 587/4 - والخطيب في

”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں فوت ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے؟

مسن روایت: كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيُنَصْرَانِهِ وَيَمَجْسَانِهِ قِيلَ فَمَنْ مَاتَ صَغِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَمِلِينَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث بنی المعروف بہ ”ثوری“ - محمد بن یونس - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن ہرمز اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(248) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمِزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ قبرستان جائیں گے اور اپنا پیٹ قبر پر رکھ کر یہ کہیں گے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اس قبر والے کی جگہ (اس میں دفن ہوتے) عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانے کی شدت، آزمائشوں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا ہوگا۔“

مسن روایت: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْتَلِفُونَ إِلَى الْقُبُورِ فَيَضَعُونَ بُطُونَهُمْ عَلَيْهَا وَيَقُولُونَ وَدِدْنَا إِنَّا كُنَّا صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ هَذَا قَالَ لَشِدَّةِ الزَّمَانِ وَكَثْرَةِ الْبَلَايَا وَالْفِتَنِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث - محمد بن یونس - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(249) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(247) أخرجه ابن حبان (128) - والبخاری (1358) - واحمد 393/2 - ومسلم (2658) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 162/2

(248) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي فی "مسند الامام" (501) - وابن حبان (6707) - ومالك فی "الموطأ" 241/1 فی الجنائز - واحمد 236/2 - والبخاری (7115) فی الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل

(249) أخرجه الحصكفي فی "مسند الامام" (504) - والترمذی (3127) بساب ومن سورة الحجر - والطبرانی فی "الوسط" (7847) - والبخاری فی "التاريخ الكبير" 354/7 (1529) - والخطيب فی "تاريخ بغداد" 191/3

متن روایت: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ:

﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ﴾
أَيُّ الْمُتَفَرِّسِينَ

”مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کی مدد سے دیکھتا ہے“

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”بیشک اس میں متوسمین کے لیے نشانیاں ہیں“

(یہاں متوسمین سے مراد) فراست والے لوگ ہیں۔

——***

ابو عبد اللہ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعود احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ بن رشیق۔ محمد بن جعفر۔ صالح بن محمد۔ حماد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(250)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِي أَرْبَعَةِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَالْحَجَّامَةِ وَالْعُسْلُ وَمَاءِ السَّمَاءِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفاء رکھی ہے: کھجنے لگوانا، شہد اور آسمان (یعنی بارش) کا پانی“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے۔ یوسف بن بہلول۔ فرج بن بیان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(251)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو الْجَرَشِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مِنَ الْمَنِّ الْكَمَاةُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ عمرو الجرشی۔ سعید بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:۔ حضرت سعید بن زید کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”من (وسلوئی) کا ایک جزء ٹھنسی ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابو قاسم صفار۔ محمد بن قاسم بلخی۔ سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی۔ مروان جزری کے حوالے سے

(250) (اخرجه الحافظ صدر الدين الحصبكفي في "مسند الامام" (443) .

(251) (اخرجه الحافظ صدر الدين الحصبكفي في "مسند الامام" (444) - و ابو يعلى (961) - ومسلم (2049) (162) في

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(252) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حسن روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُورِهَا "اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے"

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوبکر محمد بن حسن ہمدانی - عروہ بن عبد اللہ بن یعقوب - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت حاتم بن اسماعیل سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر حافظ مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - حسن بن عباس مقری رازی - یعقوب ابن احمد بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(253) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْخٍ (عَنْ) عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شیخ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے، جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ کافر ہیں"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

——***

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر

(252) اخرجه ابن حبان (4755) - واحمد 417/3 - وابن ابی شیبہ 516/12 - وسعيد بن منصور (2382) - وابوداؤد (2606) في

الجهاد: باب في الابتكار في السفر

اشنائی - حسین بن عمرو بن ابواحوص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشنائی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(254) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ

عَلَاقَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْتُ: فَنَاءُ أَمْتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُونَ قَالَ
وَأَخْزُ أَعْدَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - یزید بن علاقہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
اشعری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے
فنا ہوگی عرض کی گئی: یا رسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو
پتہ ہے یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں سے
ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وفی کل شہداء ”دونوں صورتوں میں (مرنے والے) شہید ہونگے“

ابو محمد کہتے ہیں: امام محمد بن حسن کی روایت میں (ایک راوی کا نام) ”یزید بن حارث“ کی جگہ ”عبداللہ بن حارث“ ہے۔
ایک جماعت نے (راوی کا یہ نام نقل کرنے میں) امام محمد کی متابعت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمزہ ہیں - محمد بن احمد بن محمد نے یہ روایت فاطمہ بنت محمد - انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے وہ ہیں
تے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔
ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔
بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے یہ روایت - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد سے

کی ہے۔

ان میں سے ایک مقری ہیں۔ صالح بن محمد اسدی نے یہ روایت۔ علی بن حسن داربجردی۔ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ایوب (بن ہانی) حسن (بن زیاد) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سابق بربری ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ جعفر بن موسیٰ۔ بوفروہ۔ سابق (بربری) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک یونس بن بکیر ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد (محمد)۔ یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ کے درمیان موجود اس ”راوی“ کے نام کے بارے میں پہلے لوگ بھی اضطراب کا شکار رہے ہیں:

عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

یعنی بن عبید کہتے ہیں: یہ سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ان کی قوم کے ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

اسماعیل بن زکریا کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ یزید بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

زائدہ بن قدامہ اور شیبان بن عبد الرحمن کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ان کی قوم کے ایک (نامعلوم) افراد کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

یحییٰ بن بکیر نے بغداد میں یہ روایت بیان کی: یہ روایت ابو بکر نبھلی۔ زیاد بن علاقہ۔ قطبہ بن مالک کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

جبکہ یحییٰ (بن بکیر) نے کوفہ میں جو روایت بیان کی اس کے مطابق: یہ روایت۔ زیاد بن علاقہ۔ اسامہ بن شریک

(اور) قطبہ بن مالک کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حجاج ابن ارطابکبہ ہیں: یہ روایت زیاد بن علاقہ۔ کردوس بن عباس کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابو یحییٰ حماتی (اور) محمد بن زیاد بن علاقہ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ زیاد بن علاقہ۔ یزید بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جبکہ ایک جماعت نے اس روایت کو جیسا کہ نے ذکر کیا ہے امام ابو حنیفہ سے۔ زیاد بن علاقہ۔ عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: تو اس بات کا احتمال موجود ہے: کہ زیاد بن علاقہ نے ان سب افراد سے اس روایت کو سنا ہے۔ انہوں نے ان میں سے کسی ایک کا ذکر کر دیا ہو اور کبھی ان سب کا ذکر کیا ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی ایک سے اس روایت کو سنا ہو اور پھر اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ”راوی“ کے نام کے بارے میں شبہ لاحق ہو گیا ہو۔

پھر (ابو محمد) بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ روایت یزید بن حارث کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، کیونکہ محمد بن زیاد بن علاقہ نے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے زیاد بن علاقہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور زیاد کے صاحبزادے (محمد بن زیاد بن علاقہ) دوسروں کی بہ نسبت اپنے والد کی سند سے زیادہ واقفیت رکھتے ہوں گے اللہ بہتر جانتا ہے۔

اسماعیل بن زکریا کے حوالے سے اس کو نقل کرنے میں ہفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ کا ساتھ دیا ہے جبکہ شداد بن سلیمان بھی اس روایت کو زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یزید بن حارث سے نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ہم نے باقی روایات کو چھوڑ کر صرف اس کو صحیح قرار دیا ہے اس کی دلیل یہ ہے احمد بن محمد اللہ بن اسماعیل بن ابی حکم۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابو حذیفہ ثعلبی کے حوالے سے نقل کیا ہے: محمد بن زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: امام ابو حنیفہ نے آپ کے حوالے سے طاعون سے متعلق یہ حدیث روایت کی ہے تو ایک شخص نے ان سے (یعنی میرے والد زیاد بن علاقہ سے) دریافت کیا: یزید بن حارث کون ہے؟ یہ مجھے معلوم نہیں ہے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے یزید بن حارث ہمارے ساتھی تھے وہ فتح قادسیہ میں ہمارے ساتھ شریک تھے ان کا نام ہے انہوں نے اس گھر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا۔

(ابو محمد بخاری کہتے ہیں:) اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے: زیاد بن علاقہ کے پاس جو روایت تھی وہ یزید بن حارث سے منقول تھی اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ حفظ اور اتقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ دوسرے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔

عظیم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب صریفی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

عظیم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسر و بختی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - محمد بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری - ابوظفر ہناد بن ابراہیم - ابوقاسم عبید اللہ بن عبد اللہ بن حسین نقیب - ابوطالب محمد بن حاتم بن بہلول قاضی تنوخی - عبید اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد بن حنبل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

عبد ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى شَعْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”دنيا میں (مردہ پیدا ہونے والا بچہ) جنت کے دروازے پر رک جائے گا اس سے کہا جائے گا: اندر داخل ہو جاؤ! تو وہ کہے گا: جی نہیں! جب تک میرے ماں باپ ساتھ نہیں ہونگے (میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا)“

شرح محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (407) - والحصکفی فی ”مسند الامام“ (186) - وعبدالرزاق (10343) فی کتاب الابکار والمرأة العقیم عن رجل من اهل الشام بنحوه

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن احمد - عمران - ابوکریب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاق - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے اور انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(256) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

امام ابوحنیفہ نے - عاصم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوصالح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

متن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا يَشِينُ فِيهَا أَحْقَابًا) الْكَفْبُ ثَمَانُونَ سَنَةً مِنْهَا سِتَّةُ أَيَّامٍ عَدَدِ أَيَّامِ الدُّنْيَا كُلِّهَا

”وہ اس میں کئی ہفت تک رہیں گے“

(ابوصالح کہتے ہیں: ایک ”ہفت“ 80 سال کا ہوگا)

میں سے چھ دن دنیا کے تمام ایام جتنے ہوں گے۔

——***

ابوعبداللہ ابن خسر و نے یہ روایت - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن البوصقر - ابوحسین علی بن ربیعہ بن علی - حسن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن حفص بن عبدالمملک بن عبدالرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(257) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: أُمِّي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا فِي الدُّنْيَا

امام ابوحنیفہ نے - ابوبردہ بن ابوموسیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد حضرت ابوموسیٰ عامر بن عمار بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری امت امت مرحومہ ہے اس کا عذاب دنیا میں اس کے سامنے آجائے گا“

——***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حازم - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن ساریہ تمیمی - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(256) اخرجہ الحصفی فی "مسند الامام" (515)

(257) اخرجہ ابو یعلیٰ (7277) - واحمد 410/4 - وابوداؤد (4278) فی الفتن: باب ما یرجى فی القتل - والشیخ

(969) - والحاکم فی "المستدرک" 444/4 - وقد تقدم

ہے۔

محمد نے اپنی روایت میں القتل والزلازل کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

حسی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو حسین بزاز المعروف بہ "ابن باقر" - ابو بکر محمد بن علی بن محمد بن نصر دیا جی -
عبد بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - محمد بن جعفر عسکری کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ
کیے ہیں:

كان يوم القيامة اعطى كل رجل منهم يهودياً او نصرانياً فيقال هذا فداء لك من نار
جب قیامت کا دن ہوگا تو ان (مسلمانوں) میں سے ہر ایک کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا اور یہ کہا جائے
گیا: جہنم (سے بچاؤ) کے لیے تمہارا فدیہ ہے۔

فصل الثالث في الزهد في الدنيا والتأسي باخلاق النبي صلى الله عليه وآله وسلم

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت بیمار تھے
آپ ﷺ نے قطوانی عبا پہنی ہوئی تھی اور آپ کا پچھونا اونی
تھا جس میں ازخر (گھاس) بھری ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، قیصر و
کسریٰ تو دیباچہ پر ہوتے ہیں اور آپ اس پر ہیں؟ نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ انہیں دنیا ملی
ہے اور ہمیں آخرت ملے گی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ
کو چھوا تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا انہوں نے عرض کی: آپ کو
اس طرح (اتنا شدید) بخار ہوتا ہے حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے
رسول ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں انبیاء کرام کو
سب سے زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے پھر درجہ بدرجہ

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ
سَلَمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
شَكَاةً شَكَاَهَا إِذَا هُوَ عَلَى عِبَاءَةٍ قَطْرًا
بِأَنْفِهِ مِنْ صَوْفٍ حَشَوْهَا إِلَّا ذَخِرَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسْرِي وَقَيْصَرُ عَلَيَّ
وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَمَا تَرْضَى
كَوْنَهُمْ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ مَسَّهُ
عَرَشٌ شَدِيدٌ الْحُمَّى فَقَالَ تَحُمُّ هَكَذَا وَأَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
كَهْلِيهِ الْأُمَّةِ بَلَاءٌ نَبِيَّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ
كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ

مخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (485) - وابو يعلى (164) - ومسلم (1479) في الطلاق: باب في الايلاء واعتزل

سراج محمد 33/1 - والبخاري (89) في العلم: باب التفاوت في العلم

نیک لوگوں کو (زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے) تم پہلے کے انبیاء اور امتوں کا بھی یہی معاملہ تھا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسمید ع بخاری بابدیزی - مسیب بن اسحاق - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن خلف بن وردان قطان بخاری - اسحاق ابن حمزہ سے بھی نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ غنجر - امام ابو یوسف کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابو حسین عمر اشنانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن شاکر - عمر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد بن محمد

باقلائی - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن محمد علاف - قاضی عمر اشنانی - حسین بن شاکر کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے

روایت کی ہے جس میں روایت کے الفاظ مسہ فاذا هو شدید الحمی سے روایت کے آخر تک کے الفاظ ہیں۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

(259) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

نبی کریم بیان کرتی ہیں:

قَالَتْ:

”حضرت محمد ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک

متن روایت: مَا شَبَعْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ حُبْرِ مُتَابِعًا

نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی“

حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

محمد ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک دنیا ہمارے

وَسَلَّمَ وَمَا زَالَتْ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كَدِرَةً عَسِرَةً حَتَّى

گدلی اور تنگی والی رہی لیکن جب حضرت محمد ﷺ دینے

فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَارَقَ

رخصت ہو گئے تو دنیا گویا ہم پر انڈیل دی گئی۔

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا صُبَّتْ

عَلَيْنَا

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن مروان - شقیق - ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن نصر ہروی - ابو علی حسن - ابوحسن بن علی صالحی - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما شبع آل محمد ثلاثة ايام من خبز البر

”حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی مسلسل تین دن سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی“

حافظ محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنبار کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ روایت پائی ہے۔ ابو محمد ہل بن عثمان بن سعید نے اس کو - طاہر بن محمد بن حمویہ - عبد اللہ بن محمد قویہ رازی - عمرو بن محمد عبقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

261 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَاحِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْرِفُ بِاللَّيْلِ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ رِيحَ الطَّيِّبِ ”نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔“

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر عبد اللہ بن محمد قاضی حبال رازی - یعقوب بن یوسف بن دینار - عبید بن آدم بن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن ابراہیم جو بیت المقدس کے قاضی ہیں - ابراہیم بن طہمان خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

262 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے یہ

263 - أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (359) - وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 256/1 - وأحمد 161/4 - والبخاري في "تاريخ الكبير" 317 من حديث جابر بن عبد الله

264 - أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (430) - وأخرجه البيهقي في "شعب الایمان" (2659) - والحافظ ابن حجر في "مصابر العالیة" (2197) من عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

رَبَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلَنْسَوَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سفید شامی ٹوپی تھی“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قبیسہ بن فضل - زکریا بن یحییٰ بن حارث - محمد بن ایوب - ابواسامہ عبد اللہ بن محمد حلبی - شحرک بن مخلد - ابوقنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(262) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن کلیب کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ حدیث بیان کی:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَانَةٌ تَدْعُوكَ فَمَضَى

”میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان دنوں لڑکا تھا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں خاتون آپ کو بلاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے“

——***

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد برقی قاضی - ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن حسن علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(263) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَا وَاحِدٍ

”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - نجیح بن ابراہیم قرشی - محمد بن اسحاق بلخی - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(264) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ دَاوُدُ عَنِّي مَنْ عِلِمَ وَعَمِلَ أَوْرَثَهُ اللَّهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: داؤد طائی فرماتے ہیں: ”جو شخص علم حاصل کر کے عمل کر لے اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز کا بھی علم عطا فرما دیتا ہے جو اس کو معلوم نہیں ہوتی۔“
پھر انہوں نے بتایا: داؤد نے - عمر بن ابوزائدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”سب سے بڑا عقلمند وہ ہو جو دنیا کو سب سے زیادہ ترک کر دے“

سنن روایت: أَعْقَلَ النَّاسِ أَتْرَكُهُمُ لِلدُّنْيَا

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد - محمد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(265) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَبٍ الْقُرَشِيِّ: سَمِعْتُ رَوَايَةً أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَتْ بِمَشَاقِقَةٍ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا بِالْحَنَاءِ

امام ابو حنیفہ نے - عبداللہ بن مہرب قرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک شیشی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال لے کر آئیں اُن پر مہندی لگی ہوئی تھی“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - حسین بن علویہ عطار - اسماعیل بن عیاش (اور) اسماعیل بن عیسیٰ - حاتم بن دونوں نے - داؤد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت حماد بن ابو حنیفہ - قاسم بن معن - سابق - حسن بن زیاد - ابو یوسف - یونس - محمد بن حسن - اسد بن

(266) - - - - - اخراج احمد 71/6 فی الزهد: 200 عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الدنيا دار من لا دار له" - - - - -

(265) - - - - - اخراج احمد 296/6 - وابن سعد في "الطبقات" 437/1 - والبخاري (5896) - والطبراني في "الكبير" - والبيهقي في

عمر۔ اور محمد بن عبد اللہ مسروقی نے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابو نصر بن اشکاب۔ ابراہیم بن محمد بن علی۔ ادریس بن ابراہیم۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(266)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّنَائِرَ تَبَعَهُ وَهُوَ أَسْعَدُ الْأَكْبَرِ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ تَبَعَهُ الْأَصْغَرُ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوسَ وَأَدَارَهَا عَلَى النَّاسِ نَمْرُودُ بْنُ كِنْعَانَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

”سب سے پہلے ”تبع“ نے دینار بنوائے تھے وہ اس کے اکبر ہے سب سے پہلے ”تبع اصغر“ نے درہم بنوائے تھے اور سب سے پہلے (دوسری دھاتوں کے) سکے نمرود بن کنعان نے بنوا کر انہیں لوگوں کے درمیان رائج کیا تھا۔“

——***

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی ابن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔

محمد بن محمد بن جعفر۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(267)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مَرْثِدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والد کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی آپ (اپنی والدہ کی قبر پر) تشریف لے گئے آپ کے ساتھ کچھ مسلمان بھی گئے یہاں تک کہ قبر کے قریب پہنچ کر مسلمان ٹھہر گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاصی دیر وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ کی گریہ وزاری شدید ہو گئی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہیں ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہوئے (واپس) تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کیوں

متن روایت: أَنَّهُ اسْتَاذَنَ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَأُذِنَ لَهُ فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى قَرِيبٍ مِنَ الْقَبْرِ فَمَكَتِ الْمُسْلِمُونَ وَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقَبْرِ فَمَكَتِ طَوِيلًا ثُمَّ اشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ لَا يَسْكُتُ فَأَقْبَلَ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَبْكََاكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ اسْتَاذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّي فَأُذِنَ لِي فَاسْتَاذَنْتُهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَأَبَى فَبَكَيْتُ رَحْمَةً لَهَا وَبَكَى الْمُسْلِمُونَ رَحْمَةً لَهَا

(267) اخرجہ ابن حبان (981)۔ وابن ماجہ (1571) فی الجنائز: باب ماجاء فی زیارة القبور۔ والبیہقی فی ”السنن“ 76/4۔

ابی نشیبہ 343/3۔ ومسلم (976) (108)۔

رہے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی میں نے اس سے شفاعت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے نہیں دی تو میں ان (یعنی اپنی والدہ) کے لیے رحمت کی وجہ سے رو پڑا (راوی کہتے ہیں:) تو اُن کے لیے رحمت کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والے) مسلمان بھی رونے لگے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر ان دونوں نے -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو علی عبد اللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ بن موسیٰ -عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ -حسن بن حماد -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو غنائم محمد بن احمد بن محمد بن عثمان -ابو حسن بن زرقویہ -ابو ہل بن زیاد -محمد بن عثمان بن محمد -انہوں نے اپنے چچا قاسم -ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ درج ذیل ہیں):

انه زار قبر امه ثم قال استاذنت ربي في زيارتها فاذن لي واستاذنته في الاستغفار لها فلم ياذن لي نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے ان کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی پھر میں نے اس سے ان کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو وہ اس نے مجھے نہیں دی۔ انہوں نے یہ روایت مکمل طور پر طویل روایت کے طور پر -ابو القاسم بن احمد بن عمر -عبد اللہ بن حسن خلال -ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف -عمر بن حسن بن علی بن مالک -اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(268) -سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

(268) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (459) -وابن السني في "عمل اليوم والليلة": 74 "باب ما يقول للرجل اذا

20/9 -واوردده الهيثمي في "مجمع الزوائد"

دِیْنَارٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَبَّيْكَ قَدْ جَنَّكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا: اکر صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں موجود تھے تو آپ نے اس کو جواب دیا: میں یہاں ہوں اس نے پھر آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں اس نے تیسری مرتبہ آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں میں تمہارے پاس آتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے آئے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سالم بن عبد اللہ بن عمر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”لوگ ایسے 100 اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تمہیں سواری کے لیے کوئی بھی نہیں ملے گا“

(269) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنٌ رَوَايْتُ: إِنَّمَا النَّاسُ كَأَبِلِ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

——***

ابو عبداللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب ابن عبدالقادر بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابو عباس محمد بن نصر - احمد بن محمد بن مکرم شاہد - ابوبکر یزوب - ابراہیم بن عیسیٰ بزار - علی بن مسلم - وہیب بن جریر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن ثابت یعنی امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْفَضَائِلِ

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

(270) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(269) أخرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 2/201 - وابن حبان (5797) - واحمد 2/122 - والبخاری (6498) - والطبرانی

فی "الکبیر" (13105) - وابن ماجہ (3990) فی الفتن: باب من ترجی له السلامة من الفتن

(270) أخرجه الحسکفی فی "مسند الامام" (381) - واحمد 6/138 - والطبرانی فی "الکبیر" من طریق ابی حنیفة - و

المنشی الہندی فی "الکنز" - وابن کثیر فی "البدایہ" 8/92

یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”اب میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے تمہیں جنت میں اپنی بیوی دیکھ لیا ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن منذر بن بکر ثعلبی۔ سرتج بن یونس۔ صالح بن محمد۔ ابوربيع سلیمان بن اود۔ عباس بن عزیر قطان۔ اسحاق ابن اسرائیل (اور) ابو خثیمہ زبیر بن حرب (اور) محمد بن مہاجر۔ محمد بن عبد اللہ بن اسحاق (اور) یحییٰ بن محمد بن صاعد ان دونوں نے۔ حسین بن حسن (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی۔ سعد بن محمد ہروی۔ علی بن معبد۔ محمد بن محمد کوفی۔ محمد بن داؤد بن سلیمان رازی۔ سعید بن عنبر (اور) احمد بن محمد۔ حارث بن محمد بن یحییٰ بن ایوب (اور) صالح بن احمد بن ابومقاتل بن ہشام قصیر کے حوالے سے ان سب نے۔ ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح۔ نمر بن یحییٰ۔ اسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کی سند میں (ابراہیم) (نحی) سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ سری بن یحییٰ (اور) احمد بن عبد الرحیم ان دونوں نے۔ ابونعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هون على الموت لاني رايت عائشة في الجنة

”میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھ لیا ہے“

حافظ ظلمہ بن محمد بقانے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ محمد بن ہشام قصیر۔ ابومعاویہ محمد بن خازم ضریر کوفی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسر وٹخنی نے یہ روایت۔ شیخ احمد بن عبد الجبار صیرفی۔ قاضی ابوقاسم تنوخی۔ ابوقاسم ثلاج۔ ابو عباس بن عقدہ۔ محمد بن سلیمان رازی۔ سعید بن عنبر۔ رازی خراز۔ ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مذکورہ سند کے ساتھ۔ ابن عقدہ۔ سری بن یحییٰ۔ ابونعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان۔ محمد بن احمد بن زرقویہ۔ ابوسلیمان احمد بن محمد بن زیاد رازی۔ اسحاق۔ عبد اللہ بن عمر جعفی۔ ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعدا احمد بن عبد الجبار۔ قاضی ابوقاسم تنوخی۔ ابوقاسم بن ثلاج۔ ابو عباس بن عقدہ۔ محمود بن داؤد بن

سلیمان رازی - سعد بن عنبسہ - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ - طاہر - ابوطیب بن عفان - یحییٰ بن صاعد - حسین بن حسن مروزی - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ایک اور مقام پر - ابو منصور عبد الحسن بن عبد اللہ - حسین بن جعفر سلمانی - ابو عبد اللہ عبد اللہ بن محمد - محمد بن ہارون - محمد بن ہشام مروزی - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(271) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَذَكَّرُونَ الْفَقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو مُوسَى عَلَى حِدَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - ہشام کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: عامر شعیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”چھ صحابہ کرام فقہی مسائل کے بارے میں گفت کرتے تھے ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اشعری ایک طرف تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ایک طرف تھے)۔

...—...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

(272) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: لَمَّا أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ حَصِرَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمْرُكُمْ بِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلمہ - ابراہیم نخعی - علقمہ - عائشہ صدیقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز دے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہونے کو نا پسند کریں گے۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں وہ کرو!“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن البوریح - احمد بن عبید اللہ بن ادریس بن صباح ضعی - خالد بن یحییٰ مقرئ - ابو یوسف

(271) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (876) في الأدب: باب فضائل الصحابة

(272) أخرجه البخاري (713) - ومسلم (418) .

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

بخاری نے بھی یہ روایت اس سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

یا صویحبات یوسف ”اے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین (کی طرح کی خواتین)“

امام ابو حنیفہ نے۔ امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: اے عراق سے تعلق رکھنے والے شخص تم ہمارے پاس نہ بیٹھو کیونکہ تم لوگوں کو ہمارے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت موجود تھے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے ہی تو یہ کہا تھا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک صاحبزادی کی شادی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اس کا اہل نہ سمجھتے تو اس صاحبزادی کی شادی ان کے ساتھ نہ کرتے حالانکہ وہ صاحبزادی اس وقت دنیا کی معزز ترین خاتون تھیں جن کے نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جو اسلام میں بلند مرتبہ اور حیثیت کے مالک تھے ان صاحبزادی کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان صاحبزادی کے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے جو نو جوانانِ جنت کے سردار ہیں ان صاحبزادی

(274)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حُرَّانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ قَالَ:

حسن روایت: أَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقْعُدْ إِلَيْنَا يَا أَخَا الْعِرَاقِ فَإِنَّكُمْ قَدْ نَهَيْتُمْ عَنِ الْقُعُودِ إِلَيْنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هَلْ نَبِيَّةٌ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْلَيْسَ تَحِيلُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ حَقِيقَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجَى ثُمَّ رَوَّجَهُ بِنْتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ كَهْلًا مَا كَانَ يُزَوِّجُهَا إِيَّاهُ وَكَانَتْ أَشْرَفُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ جَدُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوهَا عَلِيُّ ذُو الشَّرَفِ الْمُتَيْفِ وَالْمُنْقَبَةِ فِي السَّلَامِ وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخُوهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا كِتَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَجَدَّتُهَا خَدِيجَةُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَسَلَّمْتُ إِنَّكَ لَا تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا وَعِنْدَنَا مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا سَلَّمَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ كِتَابًا فَقَالَ أَنْتَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَمْ تَمُرْتُكَ أَنْ لَا تَجْلِسَ إِلَيَّ فَلَمْ تُطْعِنِي فَكَيْفَ

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (515) - وعبد الرزاق (12057) في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها - وابن أبي شيبه 188/5 في الطلاق: باب من رخص للمتوفى عنها زوجها أن تخرج - وسعيد بن منصور (1350) - والبيهقي

کی نانی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: آپ دو دنوں (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے بات کا اظہار نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہمارے ہاں (عراق میں) لوگ ہیں جو ان دونوں سے برائت کا اظہار کرتے ہیں اگر آپ انہیں کوئی تحریر لکھ دیں (تو مناسب ہوگا) امام باقر رضی اللہ عنہ فرمایا: تم ان لوگوں کی بہ نسبت میرے زیادہ قریب ہوؤ۔ تمہیں یہ ہدایت کی کہ تم میرے پاس نہ بیٹھو، لیکن تم نے میری بات نہیں مانی، تو وہ لوگ میری بات کیسے مانیں گے؟“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن محمد بن حسن بن موسیٰ۔ ہارون اشنانی۔ یحییٰ بن نصر بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابو حسین محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن علی بن عمر بن محمد۔ ابن قاسم بن ہاشم۔ اصرم بن حوشب۔ عبد الرحمن بن عبد ربہ یثکربی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر نقل کیا۔ (274)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ:

”میں ابراہیم نخعی کو دیکھا کرتا تھا، جس نے بھی سیرت کو دیکھا، تو ان کی سیرت بالکل علقمہ کی سیرت کی مانند تھی۔ فرماتے ہیں: جس نے علقمہ کی سیرت کو دیکھا، تو ان کی سیرت بالکل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کی مانند تھی۔ شخص نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کو دیکھا وہ یہ کہ گا: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی سیرت بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی مانند تھی“

مَنْ رَأَى هَذِيهَ فَكَانَ هَذِيهَ هَذِي عُلْقَمَه وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَذِي عُلْقَمَه فَكَانَ هَذِي هَذِي عَبْدُ اللَّهِ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَذِي عَبْدُ اللَّهِ فَكَانَ هَذِي هَذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(274) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (388) - وابن حبان (7063) - وابن سعد في "الطبقات" 154/3 - والطبري (426) - واحمد 395/5 - والبخاري (3762) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود - والنسائي في "فضائل الصحابة" (161)

محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) حسن بن ثابت نے امام زفر سے بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو سنا: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو سنا۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ عَنِّيهِمْ أَجْمَعِينَ :

امام ابو حنیفہ نے - امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

روایت: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا رَأَى
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ مِنْ
أَحِبِّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا
الْعَمَلِ
”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ دیکھا تو یہ فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں“

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی بن عفان - حمانی کے حوالے سے امام

محمد بن محمد نے یہ روایت ابو عبد اللہ بن مخلد - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلِيُّ ابْنِي حَفْصٍ وَرَضُوَانَهُ تَالَهُ لَقَدْ أَكَدَ مِنْ بَعْدِهِ وَاتَّعَبَ مِنْ تَلَاةِ اللَّهِ
أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجُوعِ
خَرَجَ وَدُمُوعُهُ تَتَحَادَرُ

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب حضرت عمر بن خطاب (کی میت) کے پاس تشریف لائے۔ انہیں اس وقت ڈھانپ کر حضرت علی نے کہا: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضا مندی حضرت ابو حنفہ (یعنی حضرت عمر) پر نازل ہو۔ انہوں نے انہوں کو پابند کر دیا ہے اور پیچھے آنے والوں کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی مجھے ان سے زیادہ سے محبوب نہیں ہے کہ میں اس شخص جیسا نامہ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ پھر وہ باہر نکلے تو ان کی آنسو جاری تھے۔

ابو عبد اللہ بن خرز و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابو نصر بن عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو حسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن احمد - ابو بکر احمد بن جعفر بن محمد بن ابو علی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم - عبد الرحمن بن ہارون - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (276) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ :
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہیں تم لوگ مجھ سے (اس مسئلہ کے بارے میں) دریافت نہ کرو!
ان کی مراد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

——***

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - محمد بن سلیمان بن حارث واسطی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(277) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :
امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن ابوسلیمان - ابو اسحاق - عامر شعیبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أُعْطِيتُ سَبْعًا لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ نَفْسًا وَأَبَا وَتَزَوَّجَنِي بِكُرًا وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكُرًا غَيْرِي وَكَانَ لِي يَوْمَانِ وَلَيْلَتَانِ
مجھے سات خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاتون کو عطا نہیں کی تھیں۔ اور میں سے اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئی تھی۔ اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف میرے ساتھ میرے کنوارے دنوں اور راتوں کو عطا کیا۔

(276) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/392 - واحمد 1/464 - والطیالسی (375) - وسعيد بن منصور فی "المسنن" (28) - والبخاری (6736) - والطبرانی فی "الکبیر" (9871) - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 6/229
(277) اخرجہ الحسکفی فی "مسند الامام" (382) - وابن حبان (7116) مختصراً - وابن سعد فی "الطبقات" 8/51 - والکبیر (23) (75) من طریق ابی حنیفہ - والحاکم فی "المسدرک" 4/10 - وابو یعلیٰ (4626) .

يَوْمَ وَلِيْلَةٍ وَأُنْزِلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ وَكَادَ
يَسْفَى فِينَا مِنْ النَّاسِ قَالَتْ وَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي
سُحْرِي وَنَحْرِي

عالم میں شادی کی تھی آپ ﷺ نے میرے علاوہ اور کسی کنواری
خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی، نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ دو
دن اور دو راتیں ٹھہرتے تھے اور دیگر تمام ازواج کے ساتھ ایک
دن ٹھہرتے تھے میرے بے گناہ ہونے کا حکم آسمان سے نازل
ہوا تھا، قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو
جاتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال
میرے گھر میں میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور
گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

——***

ابو حنیفہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ فضل بن عباس بن سعد۔ یحییٰ بن غیلان راسی۔ عبد اللہ
بن ابی شیبہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی گئی جس
میں کوئی شور اور پریشانی نہیں ہوگی“

بُشِّرْتُ خَدِيجَةَ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ لَا
شَوْرَ فِيهَا وَلَا نَصَبَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر بن بکر بلخی۔ سرج بن یونس۔ عبیدہ بن حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن سعید حضرمی کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا
گیا، آپ ﷺ دس برس مکہ میں مقیم رہے اور دس برس مدینہ میں
مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت آپ ﷺ کے سر

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا
عَشْرًا وَمَاتَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمَا

مخرج الحنفی فی ”مسند الامام“ (380)۔ و اخرجہ ابن حبان (7004)۔ وابن ابی شیبہ 133/12۔ و مسلم (2433)

355۔ و فی ”الفضائل“ (1577)۔ و الطبرانی فی ”الکبیر“ 11/23 من حدیث ابن ابی اوفی؟

مخرج الحنفی فی ”مسند الامام“ (356)۔ و مسلم (2348) (114)۔ و عبد الرزاق (6782)۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو الفضل مہدی بن اشکاب بخاری (اور) حمدان بن حازم بخاری - عبد اللہ بن ابوشیبہ - عباد بن حماد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اسحاق بن اسرائیل - عبد الرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب بن زیاد - عقبہ بن مکرم عمی - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن محمد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوشیبہ (اور) ابراہیم بن عبد اللہ ہروی ان دونوں نے - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا صافح احدا لا يترك يده الا ان يكون هو الذي يتركه

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ ہٹاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تیسری قسم کے ساتھ روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

ما جلس الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احد فقام حتى يقوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک دوسرا شخص نہیں اٹھ جاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ میں - احمد بن محمد - ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن حسن بزاز - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے چوتھی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما مسست بیدی خزاناً ولا حريراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی ریشم کو نہیں چھوا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد - ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما قام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد فی حاجة فانصرف حتی یکون هو
المنصرف

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کسی کام کے سلسلے میں حاضر ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر نہیں جاتے تھے۔
شخص خود ہی جاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ چھٹی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما رؤی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادياً رکتیه بین یدی جلس له قط
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کے سامنے گھٹنے کھول کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابوشیبہ ابراہیم ابن عبد اللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما وجدت ریحاً طیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح ابن احمد - حسن بن عرفہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ما نهض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جلس له قط ولا مد یدہ من مصافح حتی
یکون هو الذی یتروکھا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کو چھوڑ کر نہیں اٹھ جاتے تھے اور جب بھی کوئی شخص آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے یہاں تک کہ دوسرا شخص آپ کا ہاتھ چھوڑ دیتا تھا۔

انہوں نے اس کو دوسرے لفظوں میں بھی نقل کیا ہے: (جو درج ذیل ہیں):

ما وجدت ریحاً طیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

احمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - احمد بن عبد کریم - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
 حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز - داؤد بن رشید - عباد بن عوام کے حوالے سے
 حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو بالکل پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے
 حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو چوتھی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

ما مسنت بیدی خزاناً ولا حريراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں نے نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں پایا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي النصارى نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح معروف بابن عشاری سے
 ابوعبد اللہ بن حسین بن محمد بن سلیمان کاتب - ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی - داؤد بن رشید خوارزمی -
 عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - احمد بن
 محمد بن عثمان بن حمید بن زارع - زکریا بن یحییٰ واسطی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 بیان کرتے ہیں: محمد بن احمد بن زیاد نے اس کو - محمد بن عثمان بن محمد - محمد بن عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام
 حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر سے انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ
 سے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابوحسن فارسی - محمد بن مظفر - احمد بن محمد بن سعد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند
 کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبد الجبار - ابوقاسم بن علی بن محسن سے اذن کے طور پر - ابن ثلاج - ابن عقدہ - حسن بن
 محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
 حَبِيبِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر - انہوں نے
 اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے
 اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (362) - ومسلم (736) (141) فی صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل -

مسند (1342) فی الصلاة: باب فی صلاة الليل - وعبد الرزاق (4714) - وابن حبان (2551)

أَمَّا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
﴿إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾

فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
”بیشک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن
ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ابو محمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔
اشثانی نے یہ روایت - حسن بن قاسم تمار - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد
دوست علاف - قاضی عمر اشثانی سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

(283) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَ حَدَّثَنِي الصَّدِيقَةُ بِنْتُ الصَّدِيقِ الْمُبَرَّاءَةِ
حَبِيبَةَ حَبِيبِ اللَّهِ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر -
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث
کرتے تھے تو یہ کہتے تھے: سیدہ صدیقہ بنت صدیق
مجھے حدیث بیان کی جن کی برائت (کا حکم قرآن میں
ہوا) جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن بہل (اور) ابراہیم بن منصور - علی بن خشرم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل حریری - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو حسن فارسی - محمد بن مظفر - حسین
حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن سعید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(283) أخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (384) - انظر الطبقات لابن سعد 51/8 - 53 - و ابا نعيم 44/2 - والاصابة لابن
360/4 - ترجمة (704) - والاستيعاب لابن عبد البر في ترجمة عائشة رضي الله عنها .

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(284) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِفَةً
فَاسْتَاذَنَهُ إِلَى امْرَأَتِهِ ابْنَةِ خَارِجَةَ وَكَانَتْ فِي
خَوَائِطِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ذَلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ وَهُوَ لَا
يَشْعُرُ فَادْنَلَهُ ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاصْبَحَ يَرَى النَّاسَ
يَتَرَامِسُونَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ غُلَامًا يَسْمَعُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ
فَقَالَ اسْمَعْهُمْ يَقُولُونَ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ وَقَاطَعَ
ظَهْرَاهُ فَمَا بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا
يَبْلُغُ وَأَرْجَفَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالُوا لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا
لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَسْمَعُ رَجُلًا يَقُولُ مَاتَ
مُحَمَّدٌ إِلَّا ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَكَفَرُوا لِذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَ
يُوسُفُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْجَى
كَشَفَ الثَّوْبَ ثُمَّ جَعَلَ يَلْثِمُهُ وَيَقُولُ مَا كَانَ اللَّهُ
لِيَذِيقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ إِنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ
ذَلِكَ ثُمَّ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا
فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ
فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ حَيٌّ لَا يَمُوتُ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا
رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ
تَلْقَيْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ
يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) قَالَ عُمَرُ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت
میں ہتری محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اہلیہ بنت خاریجہ کے
ہاں جانے کی اجازت لی وہ خاتون انصار کے ایک محلے میں رہتی
تھیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ وصال سے
پہلے کی راحت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی پھر
اسی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اگلے دن لوگوں میں
بے چینی ظاہر ہونا شروع ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے
غلام سے کہا: وہ خبر سن کر آئے اور انہیں بتائے غلام نے آکر
بتایا: میں نے ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہو گئے اور
بولے: ہائے کمر ٹوٹ گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابھی مسجد نہیں پہنچے
تھے لوگوں کو یہ اندازہ تھا کہ وہ جلدی نہیں آ پائیں گے منافقین نے
کہنا شروع کر دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر واقعی نبی ہوتے تو ان کا
انتقال نہ ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے جس شخص کو یہ کہتے
ہوئے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے تو میں اس کی
گردن اڑا دوں گا تو وہ لوگ یہ کہنے سے رک گئے جب حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے
ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا انہوں نے کپڑا ہٹا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا ذائقہ دو مرتبہ
نہیں چکھائے گا آپ اس کی بارگاہ میں اس سے زیادہ معزز
ہیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور بولے: جو شخص
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو ان کا انتقال ہو گیا ہے اور

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ لَكَائَهَا لَمْ تُقْرَأْ قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ
النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهِ وَقَرَأَتْهُ قَالَ
وَمَاتَ لَيْلَةَ الْإِثْنَيْنِ فَمَكَتْ لَيْلَتِيذٍ وَيَوْمِيذٍ وَلَيْلَةَ
الثَّلَاثَاءِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَكَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
وَأَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ يَصُبَّانِ الْمَاءِ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ
يَغْسِلَانِهِ

جو شخص حضرت محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا ہے تو وہ
(رب) زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی (ارشاد باری
تعالیٰ ہے:)

”محمدؐ صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے
ہیں اگر ان کا انتقال ہو جاتا ہے یا وہ قتل ہو جاتے ہیں تو کیا تم
ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے جو شخص ایڑیوں کے بل پھر جائے گا
اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شہر
کرنے والوں کو جزاء عطا کرے گا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یوں محسوس ہوا جیسے
یہ آیت اس سے پہلے کبھی پڑھی ہی نہیں گئی ہے تو لوگوں نے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات اور ان کی تلاوت کی ہوئی آیت
دہرانا شروع کر دیا، نبی اکرم ﷺ کا وصال پیر کی رات
تھا اس رات اس سے اگلے دن اور اگلی رات آپ کا جسم شریعت
یوں ہی رہا، منگل کے دن آپ ﷺ کو دفن کر دیا، حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ پانی اٹھائے
رہے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ
آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ساوی - سہل بن بشر کنڈی - بکیر بن نصر (اور) محمد بن شاذویہ - ابراہیم (اور) عمرو جو محمد بن حسین کے صاحبزادے ہیں - انہوں نے اپنے والد سے (اور) سہل بن خلف بن زید بخاری (اور) محمد بن رجاء بخاری ان دونوں نے - اسحاق بن حمزہ - ان سب حضرات نے عیسیٰ بن موسیٰ قمی - ابو یوسف حمیری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد بن سعید - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - صالح بن محمد بن سعید ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن حنفیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی محمد بن حسن اشنانی - ابو الفضل جعفر بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

285- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (و) رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (و) عُثْمَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ
عَبْدِ عَزِيزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک (اور) ربیعہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ (اور) عثمان بن زائدہ - زبیر بن عدی کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً - وَقُبِضَ
مَوْلَانِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا، حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی 63 برس کے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری کی تحریر (اور) احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی ان دونوں نے - محمد بن خلیل بصری - ابو عبد اللہ صحیح بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب - ابو محمد بخاری ہیں انہوں نے یہ روایت - احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی - محمد بن خلیل بصری - صحیح بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - محمد بن احمد بن محمد غنجا حافظ محمد بن حسین ابو عمرو بغدادی - شبیب بن عاصم بن محمد شروانی - ابو عبد اللہ صحیح بن عثمان بختانی حداد - سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

286- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
الشَّعْبِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ - شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ كُوفَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا:

مخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (356) - ومسلم (2348) (114) فی الفضائل: باب کم سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم قبض - وعبد الرزاق (6782) .

قَالَ لِقَيْنِي رَجُلٌ فَقَالَ أَقْرَأْنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آيَةً كَذَا وَأَقْرَأْنِيهَا غَيْرُهُ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ
فَقُلْتُ لَهُ أَقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ أَقْرَأَنَا
لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَفْقَهُنَا فِي دِينِ اللَّهِ وَأَعْرَفْنَا بِاللَّهِ وَاللَّهُ
لَوْ أَنَّ دَابَّةً أَحَبَّتْ عُمَرَ لَا حَبِيبَتَهَا وَتَالَلَّهِ لَقَدْ خَفْتُ
رَبِّي مِنْ مُحِبَّتِي لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فلاں آیت اس طرح پڑھائی تھی جبکہ
فلاں صاحب نے مجھے وہ آیت اس سے کچھ مختلف طریقے سے
پڑھائی ہے تو میں نے اس سے کہا: تم اس کو اسی طرح پڑھو جس
طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی
کتاب کے ہم میں سب سے بڑے عالم تھے اور اللہ کے دین کی
سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی سب
سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اللہ کی قسم! اگر کوئی جانور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو تو میں اس جانور سے بھی محبت
رکھوں گا! اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی محبت کے
حوالے سے مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے۔

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - عبد اللہ بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(287) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”آدمی ایک قرائت سے دوسری قرائت کی طرف منتقل
نہیں ہوگا۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ إِلَى
قِرَاءَةٍ

...—...—...

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر انہوں
نے یہ کہا ہے: یعنی حرف ”عبد اللہ“ اور حرف ”زید“ وغیرہ

(288) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يُقْرَأُ رَجُلًا أَعْجَمِيًّا إِنَّ
شَجَرَةَ الزَّقُومِ طَعَامُ الْآثِمِينَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ إِنَّ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عجمی شخص کو یہ آیت
پڑھا رہے تھے: إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُومِ طَعَامُ الْآثِمِينَ جبکہ وہ یہ

(287) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (273) فی الجنائز: باب قراءة القرآن

(288) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (274) فی الجنائز: باب قراءة القرآن - وعبد الرزاق (5985) فی فضلی

القرآن: باب تعاهد القرآن ونسيانه - وابو عبيد كما فی ”الاتقان فی علوم القرآن“ 1/168

جو جو طائف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پالان تیار کرنے کی خدمت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو واپس دیدو!

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوریع زہرانی - یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ فقیہ - اسحاق بن ابواسرائیل - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوریع - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوریع - یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(291) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

مَنْ رَوَايَتِ مَا كَذَبْتُ مِنْهُ أَسْلَمْتُ إِلَّا كَذِبَةً وَاحِدَةً كُنْتُ أُرِخِلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتِي بِرَحَالٍ فَسَأَلَنِي أَيُّ رَحَلٍ أَحَبُّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ طَائِفَةُ الْمَكِّيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُهَا فَسَأَلَ مَنْ رَحَلٍ لَنَا هَذِهِ فَقَالُوا خَالِكَ فَقَالَ آيْنُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ فَلْيُرَحِّلْ لَنَا

جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد صرف ایک مرتبہ غلط بیانی کی ہے پہلے میں نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا پھر ایک پالان تیار کرنے والے شخص کو لایا گیا اس نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم کا پالان پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: مکی والہ حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے آپ نے دریافت کیا: یہ پالان کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ کے پالان تیار کرنے والے (نئے شخص) نے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد ہی ہمارے لیے پالان تیار کیا کرے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حاتم بن محمد ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ کہا ہے:

فاعیدت الی راحلة ”تو پالان تیار کرنے کی خدمت واپس ان کے پاس آگئی“

انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم حضرمی - ابو کریب محمد بن علاء - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صاحب هذه الراحلة قالوا الطائفي قال لا حاجة به
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس پالان کو تیار کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: طائف والے شخص نے۔
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - مخلد بن عمرو - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد ہروی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن احمد بن اسحاق - عبد اللہ بن عبد اللہ بخاری - عمر بن محمد بن حسن - عیسیٰ بن موسیٰ معروف بغنبار - یعقوب یعنی امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۲۷۷ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُتْبَةَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :

سند روایت: فِي سَبْعِ خِصَالٍ لَيْسَتْ فِي وَاحِدَةٍ
مِنْ زَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَنِسَائِهِ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ
غَيْرِي وَأَرَانِي لَهُ جَبْرِيلُ وَلَمْ يَرَهُ أَحَدًا مِنْ
نِسَائِهِ غَيْرِي وَنَزَلَ جَبْرِيلُ بِصُورَتِي وَلَمْ يَنْزِلْ
بِصُورَةِ أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّهِنَّ
إِلَى النَّبِيِّ وَاللَّهِ وَكَانَ جَبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ
فِي شِعَارِهِ وَلَمْ يَكُنْ يَأْتِيهِ وَهُوَ مَعَ أَحَدٍ مِنْ
نِسَائِهِ وَنَزَلَ فِي آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ كَأَنَّهُ يَهْلِكُ فِيَّ
مِنْ النَّاسِ وَمَاتَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَتَوَفَّى بَيْنَ
يَدَيَّ وَنَحَرِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ بن عتبہ - عامر شعبی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی
کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے
میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی آپ ﷺ نے میرے
علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی نبی
اکرم ﷺ نے مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائے میرے علاوہ
اور کسی بھی زوجہ محترمہ نے انہیں نہیں دیکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام
میری تصویر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
تھے وہ میرے علاوہ آپ ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر
لے کر نہیں آئے میں اپنی ذات اور اپنے والد کے حوالے سے نبی
اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی جب میں نبی اکرم ﷺ
کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر
نازل ہو جاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اپنی کسی اور زوجہ محترمہ
کے ساتھ ہوتے تھے تو حضرت جبرائیل نازل نہیں ہوتے
تھے میرے بارے میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوئی
تھیں قریب تھا کہ میری وجہ سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو
جاتے نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں
میرے سینے اوگردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر ہوا)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما
سند کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - ابراہیم بن یوسف سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد ان دونوں نے - امام ابو یوسف کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان في سبع خصال لم تكن في احد من ازواجه اتاه جبريل بصورتى ولم ياته بصورة احد من ازواجه غيرى و كنت من احبهن اليه نفساً ووالداً و نزل في آيات من القرآن كاد يهلك في فناء من الناس و توفي في ليلتي وفي يومى وفي بيتي وبين سحري ونحري

وہ بیان کرتی ہیں: میرے اندر سات ایسی خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل میری تصویر لے کر آئے تھے وہ میرے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر لے کر نہیں آئے۔ میں اپنی ذات اور والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میرے بارے میں قرآن مجید میں کچھ آیات نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔ انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مکمل طور پر پہلی والی روایت کے الفاظ ہمراہ روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن سعید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن میسرہ۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی۔ محمد بن خالد بن خلی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(293)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ أَرْسَلَ وَالدَّتَهُ أُمَّ عَبْدِ

تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي

(293) قد تقدم في (274) .

امام ابو حنیفہ نے۔ عون بن عبد اللہ بن عتبہ۔ انہوں نے۔ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو وہ والدہ سیدہ ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کے ہاں بھیجتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے گھر جا کر نبی اکرم ﷺ کے معبود

ب تَنْظُرُ إِلَى هَذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَمَ وَذُلْهُ وَسَمَتِهِ فَتُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَيَتَشَبَّهُ بِهِ
شریف اور طور طریقوں کا جائزہ لیتی رہتی تھیں اور حضرت عبداللہ
کو آکر اس بارے میں بتاتی تھیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کو
اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

(254) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ :
سند روایت: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ
حَضَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيَّ أَكْرَمَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ بن عتبہ - انہوں نے
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی چٹائی
اٹھایا کرتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

(255) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ :
سند روایت: لَمَّا طَعَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَمْرَ صُهَيْبًا فَجَمَعَ لَهُ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ يَكُونَ
حَمْدًا دَاخِلًا عَلَى الْأَنْصَارِ فَلَمَّا تَكَامَلُوا لَدَيْهِ حَمِدَهُ
وَوَضَعُوا يَدَهُ عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ حَمَلْتُ
رِسْقَكُمْ عَلَى سِتَّةِ قُبُصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَقَدْ أَجَلْتُهُمْ ثَلَاثًا
حَتَّى يَمُوتُوا لَأَنْفُسِهِمْ وَلِلْأَمَّةِ فَإِنْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى

امام ابو حنیفہ نے - جامع بن ابی زید - زید بن جبیر :
روایت نقل کی ہے: زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں:
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے حضرت
صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ مسلمانوں کو ان کے پاس اکٹھا
کریں اور ان میں زیادہ تعداد انصار کی ہونی چاہیے جب وہ لوگ
ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انہیں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان
کی: نبی اکرم صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجا اور بولے: اے لوگو! میں نے
تمہارا معاملہ چھ افراد کے سپرد کیا ہے: نبی اکرم صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وصال کے
وقت ان حضرات سے رراضی تھے میں نے انہیں تین دن کی
مہلت دی ہے کہ یہ لوگ اپن لیے اور امت کے لیے (کسی کو

أَخْرَجَهُ الْحَصَكِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (376) - وَابْنُ سَعْدٍ فِي "الطَّبَقَاتِ" 113/3 - وَابْنُ نَعِيمٍ فِي "الْحَلِيَّةِ" 126/1 -
سُحَرَى (3287) فِي بَدَأِ الْخَلْقِ - وَابْنُ حِبَانَ (6331) .

أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَانَ (2091) - وَمُسْلِمٌ (567) - وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي "الْمُسْنَدِ الْكَبِيرِ" 224/6 - وَابْنُ سَعْدٍ فِي "الطَّبَقَاتِ" 113/3 -

أَحَدِهِمْ وَأَبَىٰ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَنْ يُبَايِعَ فَكُونُوا عَلَيْهِ
وَأِنْ اشْتَجَرُوا فَكُونُوا فِي فِتْنَةِ ابْنِ عَوْفٍ ثُمَّ مَاتَ
مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خلیفہ) چن لیں اگر یہ لوگ کسی ایک شخص پر متفق ہو جائیں
اور ان میں سے کوئی ایک انکار کر دے تو تم لوگ اس کے ساتھ
ہو جانا اور اگر ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم
عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ہونا پھر اسی دن حضرت عمرؓ
انتقال ہو گیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن احمد بن صباح وراق - احمد بن محمد بن علی بن مجاہد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(296) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:
امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے
کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں
یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصا بردار تھے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

انہ کان صاحب رداء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اٹھانے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انہ کان صاحب الراحلة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پالان تیار کرنے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انہ کان صاحب سواك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وصاحب الميضاة وصاحب النعلين

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک رکھنے والے تھے۔ آپ کے وضو کا پانی رکھنے والے تھے اور آپ کے جوتے اٹھانے

تھے۔

(297) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

”اے عائشہ! تمہارا شعار علم اور قرآن ہونا چاہیے۔“

مَنْ رَوَايَت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لِيَكُونَ شِعَارُكَ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد - ابو جعفر محمد بن قاسم طائکانی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد کے حوالے سے مکمل طور پر اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(298) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کو محسوس ہوا کہ وہ بھوکے ہیں آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے علی! تم کب سے بھوکے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اتنے دنوں سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنت کی خوشخبری قبول کرو!

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاهُ جَائِعًا فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ مَا أَجَاعَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْبِعْ مِنْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ابراہیم - محمد بن قاسم - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

طلحہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے تقریباً ابو محمد بخاری کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابشر بشهادة الدنيا وسعادة العقبى
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دنیا میں شہادت کی اور آخرت میں سعادت کی خوشخبری قبول کرو!

(299) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الاعلیٰ تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(297) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (34).

(298) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (371).

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْفَرَائِضِ يَعْنِي سُورَةَ النَّسَاءِ فَفَعَلَ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالَى (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) غَلَبَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ فَقَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعَدَّ فَلَمَّا بَلَغَهَا اشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ فرائض یعنی سورہ نساء کی تلاوت کریں انہوں نے یہ ہی کیا جب وہ اس آیت پر پہنچے ”اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک کے لئے کرائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“ تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے آپ نے ان سے فرمایا رک جاؤ! پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا: اسے دوبارہ پڑھو جب وہ اس مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ زیادہ شدت سے رونے لگے حتیٰ کہ ایسا تین مرتبہ ہوا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ قاسم بن محمد۔ محمد بن محمد۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ قاسم بن محمد دلال۔ ابو بلال اشعری۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(300)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ سلمہ بن کھیل۔ ابو زعراء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے بعد ان دو افراد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا“

متن روایت: اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

——***

(299) أخرجه ابن حبان (735) - ومسلم (800) في صلاة المسافرين: باب فضل استماع القرآن - والطبرانی في "المعجم" (8461) - واحمد 380/1 - والبخاری (4582) في التفسير .
(300) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (367) - والترمذی (3805) في مناقب عبد الله بن مسعود - والحاكم في "المستدرک" 76/3 - والبعوی في "شرح السنة" 195/7 (3789) - والطبرانی في "الکبیر" (8426) .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - محمد بن عمرو راق - خالد بن نزار کے حوالے سے نقل کی ہے یحییٰ بن نصر بن حاجب بیان کرتے ہیں:

دخلت على ابو حنيفة في بيت مملو كتباً فقلت له ما هذه قال هذه احاديث كلها ما حدثت بها

الا اليسير الذي ينتفع به فقلت له حدثني ببعضها فاملى علي حدثنا سلمة بن كهيل الحديث

میں امام ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا گھر تحریروں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ سب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تمام احادیث ہیں۔ میں نے ان میں سے صرف چند احادیث روایت کی ہیں۔ جن کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے (یحییٰ بن نصر کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ ان میں سے کوئی حدیث میرے سامنے بھی بیان کریں تو انہوں نے سلمہ بن کھیل کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی۔

301- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حَبِّةَ بِنِ جُوَيْنٍ الْعَرَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کھیل - حبہ بن جوین عرنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

سن روایت: أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”میں اسلام قبول کرنے والا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا شخص ہوں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہمام بن خلف شیرازی - حسن - عامر بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

302- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:

سن روایت: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ وَقَدْ بَعَثَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ جَنُوا بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَهِيَءُ لَهُ مَسَائِلُ شَدَادًا فَخَصْتُ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً وَبَعَثْتُ بِهَا إِلَى الْمَنْصُورِ فَجَحِيرَةٌ ثُمَّ أَبْرَدَ إِلَيَّ فَوَافَيْتُهُ عَلَى سَرِيرِهِ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَمِينِهِ فَتَدَاخَلْنِي مِنْ جَعْفَرٍ هَيْبَةً لَمْ أَحْدَثْهَا مِنَ الْمَنْصُورِ فَأَجْلَسَنِي ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيَّ

میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے ایک مرتبہ ابو جعفر منصور نے مجھے پیغام بھیجا کہ لوگ امام جعفر صادق کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہیں تو تم میرے لئے کچھ مشکل مسائل تیار کرو۔ میں نے چالیس مسائل تیار کیے اور انہیں حیرہ میں منصور کو بھجوا دیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں وہاں پہنچا تو وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ امام جعفر صادق اٹھ کر دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

303- أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (370) - وابن سعد في "الطبقات" 15/3 - والترمذي (3735) في المناقب - والبيهقي

سن الكبرى 207/6 - والحاكم في "المستدرک" 136/3

جَعْفَرُ قَائِلًا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ نَعَمْ
أَعْرِفُهُ ثُمَّ قَالَ الْمَنْصُورُ سَلُّهُ مَا بَدَا لَكَ يَا أَبَا حَنِيفَةَ
فَجَعَلْتُ أَسْأَلُهُ وَيُجِيبُ الْإِجَابَةَ الْحَسَنَةَ وَيُفْهِمُ
حَتَّى أَجَابَ عَنْ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً فَرَأَيْتُهُ أَعْلَمَ النَّاسِ
بِاخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ فَلِذَلِكَ أَحْكَمُ أَنَّهُ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ

مجھے امام جعفر صادق کا اتنا رعب محسوس ہوا کہ منصور کا اتنا رعب
محسوس نہیں ہوا تھا۔ منصور نے مجھے بیٹھنے کیلئے کہا اور پھر امام جعفر
صادق کی طرف متوجہ ہو کر بولا: اے ابو عبد اللہ! یہ ابو حنیفہ ہے
انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ پھر منصور نے
اے ابو حنیفہ تم ان سے جو چاہو سوال کرو۔ تو میں ان سے سوالات
کرنے شروع کیے انہوں نے مجھے اس کے عمدہ جوابات دیے۔
یہاں تک کہ انہوں نے 40 سوالات کے جوابات دے دیے۔
تو میں نے دیکھا کہ وہ فقہاء کے اختلاف کے سب سے بڑے
عالم ہیں۔ اسی لئے میں نے یہ فیصلہ دیا کہ میں نے جتنے بھی
دیکھے ہیں وہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعباس احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد بن حسین حازمی۔ ابونجیح ابراہیم بن
محمد بن حسین۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(303)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقِ بْنِ
الْأَجْدَعِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:
مسروق بن اجدع کی انگٹھی میں یہ نقش تھا:
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن عبید بن عتبہ۔ حسین بن عبد الاول۔ ابو خالد
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(304)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ إِفْرَا
الْحَجَرَ قَالَ أَوَلَيْسَتْ مَعَكَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ
لِي مِثْلَ صَوْتِكَ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تم سورۃ حجر پر
اس نے کہا: کیا آپ کو یہ نہیں آتی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: آتی
ہے لیکن میری آواز تمہاری آواز جیسی (خوبصورت) نہیں ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبد اللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمتی - اپنے والد یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابی علی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن محمد - احمد بن محمد بن عبد اللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمتی - انہوں نے اپنے والد یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

385 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حَسَنُ الصِّدِّيقِ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مسروق بیان کرتے ہیں:

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: استغفار جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوسلیمان جوز جانی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

386 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا: ہم کسی ڈر کی وجہ سے بڑے لوگوں سے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(307) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ وَرَبِيعَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

امام ابو حنیفہ نے - یثیم اور ربیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر ۳۳ تھی۔ جب حضرت ابو بکر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی ۳۳ تھی۔ جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی ۳۳ تھی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریاء بن یحییٰ نیشاپوری - احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی - محمد بن محمد بن خلیل بصری - اللہ بن صخر - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(308) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَيَّاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :
 متن روایت: لَمَّا خَرَجَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلُزُومِ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَاصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ بَرًّا وَتُسْتَرَّاحَ مِنْ فَاجِرٍ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن ایاس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبد اللہ بن مسعود مدینہ منورہ جانے لگے تو میں نے کہا آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہ نہیں کرے گا اور تم اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک نیک ہونے کے عالم میں (دنیا کی پریشانیوں سے) راحت حاصل نہیں کر لیتے یا کسی گناہ گار (اور ظالم حکمران) سے نصیب نہیں ہو جاتی۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(309) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - عمرو بن حرث - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعید بن زید

(307) اخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (356) وقد تقدم

(308) اخرجه الحاكم في "المستدرک" 200/1 - والشهاب في "المسند" (2166) - والترمذی (2167) من حديث عبد

عمر مرفوعا

عَنْ اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
نَقَلَ:

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

دس لوگ جنت میں ہوں گے (یعنی یہ جنتی ہیں) ابو بکر جنتی
ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی
ہے، سعد جنتی ہے، سعید جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور
ابو عبیدہ جنتی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ بھی؟ تو
آپ رو پڑے۔

عَنْ رَوَايَتٍ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي
الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ
فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عُوفٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عَبِيدَةَ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ
تَبَّكَى

——***

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن حسین بن احمد حرانی۔ ابویقظان عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسلم۔ عبداللہ
بن عمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک ابن عبدالجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن
عمر نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

(جنت میں) بلند درجات کے لوگوں کو نیچے کے درجات
والے یوں دیکھیں گے جیسے دنیا میں آسمان کے افق میں چمکنے
والے کسی ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور ابو بکر اور عمران (بلند
درجات والوں) میں سے ہیں اور یہ دونوں اچھے بندے ہیں۔

عَنْ رَوَايَتٍ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ
سَقَطَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقٍ
وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا

——***

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خيرون۔ ان کے ماموں ابوعلی باقلانی۔ ابو عبد
لہ بن مسعود علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشبانی۔ حسن ابن عباس۔ محمد بن حنفیہ طریفی۔ ابویحییٰ حماني کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

حرجہ ابو داؤد (4649)۔ والترمذی (3748)۔ والحاكم في "المستدرک" 316/3۔ والتمقي الهندي في "الكنز"

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(311) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ :

مَتْنِ رَوَايَتِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَبْصَرَهُمْ يَهْلِلُونَ وَيَكْبِرُونَ فَقَالَ هِيَ هِيَ وَرَبِّ

الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ مَا هِيَ قَالَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَكَانُوا

أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلُهَا

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن ابوکثیر - ایک شخص جس سے

انہیں یہ بات بیان کی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ اور اللہ

پڑھتے ہوئے دیکھا تو بولے رب کعبہ کی قسم! یہی ہے جس سے

کسی نے ان سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا

کا کلمہ۔ اور یہ لوگ اس کے حقدار بھی ہے اور اس کے

ہیں۔

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی -

بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(312) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَتْنِ رَوَايَتِ: اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ اهْتَدُوا بِهَذَا عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ

عَبْدٍ

میرے بعد ان دو افراد کی پیروی کرنا۔ ابوبکر اور عمر

عمار کے طریقے سے رہنمائی حاصل کرنا اور ام عبد

صاحبزادے یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے عہد کو

سے پکڑ کے رکھنا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابو عبد اللہ فضل بن محمد واسطی - عبد القدوس بن عبد القاہر - ابو اسحاق

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(312) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (368) - وابن حبان - والترمذي (3663) في المناقب: باب في مناقب

وعمر - وابن سعد في "الطبقات" 334/2 - واحمد 399/5

(37) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
عَمِيرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
حسن روایت: أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ
امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - ایک شامی شخص کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد
فرمایا ہے:
میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کو حمزہ بن حبیب کی تحریر میں
پڑھا ہے یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے
اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن حسن نے - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن اسحاق بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ رازی - یحییٰ بن شیب - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکر کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن شیبانی کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
انی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ فلا تضلوا

میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے سامنے فخر کروں گا تو تم لوگ گمراہ نہ ہو جانا۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: امام ابو یوسف، حسن بن زیاد، اسحاق ازرق اور حکم بن عبد اللہ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(314) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَقَدْ كُنَّ فِيَّ خِلَالُ سَبْعٍ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَحَبُّهُنَّ إِلَيْهِ أَبًا وَأَحَبُّهُنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَ بِكْرًا غَيْرِي وَمَا تَزَوَّجَنِي حَتَّى آتَاهُ جِبْرَائِيلُ بِصُورَتِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا رَأَاهُ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرِي وَلَقَدْ كَانَ يَأْتِيهِ جِبْرَائِيلُ وَأَنَا مَعَهُ فِي شِعَارٍ وَلَقَدْ نَزَلَ فِي عُنْدِي كَأَنِّي يَهْلِكُ فِيَّ فَنَامَ مِنَ النَّاسِ وَلَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي

امام ابو حنیفہ نے - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ میرے والد نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی۔ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔ آپ نے میرے ساتھ اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک حضرت جبرائیل آپ کے پاس میری تصویر لے کے نہیں آئے۔ میں نے حضرت جبرائیل کو دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے اور کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا ہے۔ جب میں نے اکرم ﷺ کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو بھی حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے تھے۔ میرے بے گناہ ہونے کے بارے میں (قرآن میں آیتیں) نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میری وجہ سے کئی لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے چہرے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

...—...—...—...

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی اور دیگر کئی حضرات کے حوالے سے - محمد بن عیسیٰ - محمد بن فضال بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - فضل بن عباس بن سعید - یحییٰ بن غیلان راسی - عبد اللہ

حج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۳۳۵۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

عَبْدِ قَالَ:

روایت: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِنِسَاءِ

نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَنِي اللَّهُ

عَلَيَّ بِعَشْرِ خِصَالٍ وَلَا فَخْرَ كُنْتُ أَحَبَّ نِسَائِهِ

لَوْ كَانَ أَبِي أَحَبَّ أَصْحَابِهِ إِلَيْهِ وَلَمْ يَعْرِفْ بِكَرًا

بِي وَتَزَوَّجَنِي لِسَبْعِ وَبَنَى بِي لِتَسْعِ وَنَزَلَ فِي

عِلِّيٍّ مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَ يُطَافُ بِهِ فِي مَرَضِهِ بَيْنَ

سُجَّةٍ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَشُقُّ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُ أَنْ تَأْذَنَ

مَعِي فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَذِنَا فَكَانَ

يُجِزُّ رَأْدَهُ مِنَ الدُّنْيَا أَتَى بِسَوَاكِ فَقَالَ أَنْكُشِيهِ يَا

عَائِشَةُ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَسْنَاكَ بِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي

وَرِيقِهِ وَقَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدَفِنَ فِي

حِجْرِي

امام ابوحنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ پر دس حوالوں سے فضیلت دی ہے۔ اور

یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہی (بلکہ اظہار نعمت کے لئے

بیان کر رہی ہوں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں سے

آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے تمام اصحاب سے زیادہ آپ کو محبوب تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی تو میری عمر سات

سال تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ میری

بے گناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا اور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران تمام ازواج کے پاس تشریف

لے جاتے رہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے یہ بات

مشقت کا باعث ہے۔ اگر تم خواتین مناسب سمجھو تو مجھے عائشہ

کے گھر میں رہنے دو۔ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ٹھیک

ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی جو آخری چیز استعمال کی وہ

مسواک تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے

ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اسے نرم کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال کیا تو یوں اللہ تعالیٰ نے میرے

لعب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعب کو جمع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے

میرے سینے اور گردن کے درمیان (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ

لگے ہوئے تھے اس وقت) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کیا اور

آپ کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - قیس بن مسلم - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے روایت کی ہے

(316) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

امام ابو حنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض واپس کرنا تھا تو وہ آپ نے مجھے ادا کیا اور مزید رقم بھی عطا کی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابوبکر احمد بن داؤد سمنانی - ابواسمعیل بن یحییٰ - محمد بن سلمہ حرانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(317) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاطِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَعَدْنَا حَيْثُ انْتَهَى بِنَا الْمَجْلِسُ

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہاں بیٹھ جاتے تھے جہاں محفل کے آخر میں گنجائش ہوتی تھی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابو جعفر محمد بن حسن بن ہارون موصلی - الغفار بن عبداللہ موصلی - علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(318) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْبَشُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى ابْنِ سِيرِينَ أَسْأَلُهُ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ يَنْبَشُ عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں کھود رہا ہوں۔ میں نے ابن سیرین کو پیغام بھیجا اور ان سے (اس کی تعبیر) کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ (خواب دیکھنے والا) شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پھیلانے گا۔

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - داؤد بن یحییٰ - اسماعیل بن بہرام - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(317) اخرجہ الحسکفی فی "المسند الامام" (468) - وابن حبان (6433) - وابو یعلیٰ (7453) - والطبرانی فی "معجم"

(1951) - واحمد 98/5 - والبخاری فی "الادب المفرد" (1141)

(319) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ

”میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابوغسان - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(320) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ مِسْلَمَةَ عَنْ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ - عاصم بن ابو نجود - زر بن حبیش کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا)

انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردوں کے لئے سمیٹ دینے والی چیز نہیں بنایا ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب قاضی - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(321) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ:

امام ابوحنیفہ نے - جامع بن راشد - منذر ثوری - محمد بن حنفیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے

(319) اخرج ابن حبان (5985) - واحمد 349/4 - والحمیدی (779) - والطبرانی فی "الکبیر" (7415) عن الصنابح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "انی فرطکم علی الحوض وانی مکائر بکم الامم فلا تقتلن بعدی"

(320) اخرجہ البیہقی فی "السنن الکبریٰ" 294/2 - وعبد الرزاق (1741) فی الصلاة: باب القملة فی المسجد تقتل - وابن ابی حاتم (7489) 145/2 .

(321) - قال السیوطی فی "الدر المنثور" 410/4: واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی فی "الایوسط" وابو نعیم عن محمد بن علی بن ابی طالب قال: قلت لابی: ان الناس یزعمون فی قول الله: (ویتلوہ شاهد منه) انک انت التالی فی وددت انی انا هو. ولكنه لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم .

عَزَّ وَجَلَّ (أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ) قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّهِ
وَيَسْأَلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ لِسَانُهُ لِسَانٌ عَرَبِيٌّ وَهُوَ الشَّاهِدُ
مِنْهُ

میں دریافت کیا گیا: ”جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے
واضح دلیل پر ہو“۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: واضح دلیل اس
کے پروردگار کی طرف سے ہوگی اور اس کی طرف سے مقرر کردہ
گواہ اس کی تلاوت کرے گا۔ اس کی زبان عربی زبان ہے اور
اس کی طرف سے گواہ ہے۔

——***

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابو عبد اللہ بن
دوست علاف۔ قاضی عمر اشنانی۔ حسن بن قاسم بن حسین بجلی۔ محمد بن عبد اللہ بن صالح۔ اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔



الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الطَّهَارَةِ

چوتھا باب: طہارت کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى فُصُولٍ خَمْسَةٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي كَيْفِيَّةِ الْوُضُوءِ وَالتَّيْمُمِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَالتَّيْمُمَ وَأَحْكَامَ الْحَدَثِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَأَحْكَامَ الْجَنَابَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں، نیز حدث کے احکام

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں، نیز جنابت کے احکام

چوتھی فصل: (مختلف اقسام کے) پانیوں اور نجاستوں کے احکام

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کے احکام



الفصل الأول فی کیفیۃ الوضوء والتیمم

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

(322) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

أَبِي رِبَاحٍ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا

ثَلَاثًا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - حمران مولیٰ

بن عفان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین، تین مرتبہ وضو کیا اور

بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے

دیکھا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(323) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ كُلَّهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے

پورا وضو دو، دو مرتبہ کیا۔

——***

حافظ ابن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے مفصل طور پر روایت کیا ہے

فَقَالَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اثْنَتَيْنِ وَاسْتَنْشَقَ مِثْنِي وَغَسَلَ وَجْهَهُ مِثْنِي وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مِثْنِي وَمَسَحَ

(322) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكِيُّ فِي "مَسْنَدِ الْإِمَامِ" (51) - وَابْنُ حِبَّانَ (1058) - وَمُسْلِمٌ (226) فِي الطَّهَارَةِ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (10/1) فِي الطَّهَارَاتِ: بَابُ فِي الْوُضُوءِ كَمْ هُوَ؟

كَمْ الْوُضُوءُ مِنْ غَسَلٍ؟ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (10/1) فِي الطَّهَارَاتِ: بَابُ فِي الْوُضُوءِ كَمْ هُوَ؟

واسه مثنی وغسل رجله مثنی قال حماد والواحدة تجزى اذا سبغت قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ

دو بیان کرتے ہیں انہوں نے وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے اور دو مرتبہ کلی کی۔ اپنے چہرے کو دو مرتبہ دھویا، اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔ حماد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہے جب کہ تم نے اچھی طرح پانی بہایا ہو۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے

(۳۵۱) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”تم اپنے کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ دھوؤ اور اس کے پیچھے والے حصے پر سر کے ساتھ مسح کرو۔“

روایت: اِغْسَلْ مُقَدَّمَ أُذُنِكَ مَعَ الْوَجْهِ
مَسْحَ مُؤَخَّرِ أُذُنِكَ مَعَ الرَّأْسِ

——***

ثم قال محمد قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الاذنان

من الراس فیعجبنا ان نمسح مقدمهما مع الوجه ومؤخرهما مع الراس قال محمد وبه ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان سر کے حصے ہیں۔ ہمیں یہ روایت اچھی لگی تو ہم ان کے آگے والے حصے کا چہرے کے ساتھ مسح کرتے ہیں اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ کرتے ہیں۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ - عبد اللہ بن عمر عمری - نافع کے حوالے سے -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(۳۵۲) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ بْنِ النَّافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

عَنْهُمَا :

ایک صاحب نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو

دیکھا ہے کہ آپ ”سبتی“ جوتے میں ہی وضو کر لیتے ہیں تو انہوں

روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

لَمْ تَوَضَّأْ فِي النَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (2) في الطهارة: باب الوضوء - والترمذي 55/1 في الطهارة: باب ما جاء ان

من الراس - وعبد الرزاق (36) .

خرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 184/2 - وابن حبان (3763) - والبخاري (166) في الوضوء - وابو الشيخ في

السنن الكبرى "31/5 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 31/5

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن فضل بلخی - محمد بن جعفر - موسیٰ بلخی - محمد بن حنفیہ شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) (عن) عبد الله بن عمر (عن) سعيد بن ابوسعيد المقبري وذكر الحديث في احرامه

ووضوئه في النعال واستلامه الركن اليماني وتلوينه لحبته بالصفرة وقوله رایت رسول الله صلى

الله عليه وآله وسلم يفعل ذلك كله

یہ روایت انہوں نے عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے نقل کی ہے۔ انہوں نے ان کے احرام ہاتھ جو توں سمیت وضو کرنے، رکن یمانی کا استلام کرنے، داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور ان کے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(326) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ

زُفَرَ التَّيْمِيِّ الْكُوفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْوُضُوءِ مِنَ الْمِطْهَرَةِ

امام ابو حنیفہ نے - مزاحم بن زفر تیمی کوفی کے حوالے سے - شععی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ یہ فتویٰ دیتے تھے: لوٹے کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد اور اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

(327) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

دَثَّارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: وَيُلِّ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ فَإِذَا غَسَلْتُمْ

امام ابو حنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”(کچھ) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے جب

(326) (اخرجه ابن حبان (1088) - واحمد 4/409 - وابن ابی شيبه 1/26 -

-- ومسلم (242) (29) كان ابو هريرة يأتى على الناس وهم يتوضؤون عند المطهرة فيقول لهم: اسبغوا الوضوء بارك الله فيكم

فانى سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم - يقول: "ويل للعقاب من النار" .

(327) (اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/38 - واحمد 2/164 - وابن خزيمة (161) - والبيهقى فى "السنن الكبرى

69/1 - من حديث عبد الله بن عمرو

حکم فَبَلَّغُوا بِالْمَاءِ أَصُولَ الْعَرَاقِيبِ

(وضو کرتے ہوئے) اپنے پاؤں دھوؤ، تو ایڑیوں کی جڑوں تک پانی پہنچاؤ۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد اللہ فراء طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن عبد اللہ طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم طایکانی - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(321) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقُومًا سَلِيمِينَ فَقَالُوا نَرَى أَنَّ صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ كَيْفَ تَتَوَنَّى الْخَلَاءُ اسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَعَمْ سَأَلُوهُمْ فَقَالُوا أَمَرْنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِرُؤُوسِنَا وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِي بِعِظَمٍ وَلَا بِرَجِيعٍ وَأَنْ نَسْتَنْجِي بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مشرکین جب مسلمانوں سے ملتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمہارے آقا تمہیں اس بات کی بھی تعلیم دیتے ہیں کہ تم لوگوں کو بیت الخلاء کیسے جانا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے طور پر یہ بات کہتے تھے۔ تو مسلمان جواب دیتے تھے: جی ہاں! مشرکین نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو مسلمانوں نے بتایا کہ انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجائہ کریں اور ہڈی یا میٹگی کے ذریعے استنجائہ کریں اور ہم تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کریں۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن حسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ

والغسل بالماء في الاستنجاء احب الينا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(322) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (38) - ومسلم (262) فی الطہارة: باب الاستطابة - والترمذی (16) فی

طہارة: باب الاستنجاء بالحجارة - واحمد 437/5

(329) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ :
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ابن والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”نبی اکرم ﷺ نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(330) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :
متن روایت: كَانَ تَيَمُّمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبدالعزیز بن ابورواد - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے تیمم کرتے ہوئے دو ضربیں لگائیں ایک ضرب چہرے کے لئے تھی اور ایک ضرب کہیں تک دونوں بازوؤں کے لئے تھی۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قزوینی - یوسف بن موسیٰ مروزی - موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن محمد جوہری - محمد بن مظفر - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قاضی قزوینی - یوسف بن موسیٰ مروزی - ابوبکر موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(331) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(329) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (52) - والطبرانی فی ”الوسط“ 397/4 (3674) - وقد ذكره الهيثمي فی ”الزوائد“ 231/1 .

(330) اخرجہ مالك فی ”الموطأ“ 56/1 (122) - والحاكم فی ”المستدرک“ 287/1 - والبيهقي فی ”السنن“ 207/1 - والطبرانی فی ”الكبير“ (13366) .

(331) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني فی ”الآثار“ (31) فی الطهارة: باب التيمم - وعبد الرزاق (822) فی الطهارة التيمم من ضربة؟ - وابن أبي شيبة 159/1 فی الطهارة: باب فی التيمم كم هو؟

حسن روایت: فِي التَّيْمَمِ قَالَ تَضَعُ رَا حَتِيكَ فِي سَعِيدٍ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا الثَّانِيَةَ ثُمَّ تَمْسَحُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

”تم اپنی ہتھیلیاں مٹی پر رکھو اور پھر اپنے چہرے کا مسح کر لو پھر تم دوسری مرتبہ انہیں مٹی پر رکھو ان پر پھونک مارو اور پھر اس کے ذریعے اپنے ہاتھوں اور کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کر لو۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال وبه ناخذ ونرى مع ذلك ان ينفذ يديه في كل مرة من قبل ان يمسح وجهه وذراعيه وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر میں نے یہ کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر مرتبہ اپنے چہرے اور بازو پر مسح کرنے سے پہلے ہاتھوں پر پھونک مار لے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

332- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: نَحْنِي كَيْ بَارِي فِي نَقْلِ كَرْتِي هِي:

امام ابوحنیفہ۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

حسن روایت: أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِرَجُلٍ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ هَذَا لَيْسَ عَلَيْكَ

”حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی شرم گاہ کو دھو رہا تھا تو انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم پر یہ لازم نہیں ہے۔“

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔ ابراہیم بن عبد الرحیم۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وغسله احب الينا اذا بال وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: پیشاب کرنے کے بعد اس (شرم گاہ) کو دھو لینا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

333- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: نَحْنِي كَيْ بَارِي فِي نَقْلِ كَرْتِي هِي:

امام ابوحنیفہ۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے

ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: متن روایت: اِنَّہُ قَالَ فِیْ غُسْلِ الْیَدَیْنِ بِدَعَةٍ وَنَعْمَتِ الْبِدَعَةِ
 سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
 دونوں ہاتھ دھونے کے بارے میں وہ فرماتے ہیں بدعت ہے، لیکن یہ اچھی بدعت ہے۔

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبد الجبار صیرفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن مسعود کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی سے انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(334) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلَقْمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ - خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اِنَّہُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر یہ فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - ابو مطیع حکم بن عبد اللہ کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن طرخان (اور) محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی ان دونوں نے - علی بن میمون عطار (اور) محمد بن مقاتل زنجی - محمد بن عبد اللہ بن عمار (اور) محمد بن عبد اللہ سمعانی - محمد بن عبد اللہ بن عمار ان دونوں نے - معانی بن عمر کے

(334) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (49) - وابن حبان (1056) - وابوداؤد (112) في الطهارة - والبيهقي في "السنن الكبرى" 48/1 - والطحطاوى في "شرح معاني الآثار" 35/1

حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری - محمد بن خالد واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - عبد اللہ بن ولید مدنی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - محمد بن حمید رازی - ابراہیم بن مختار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرخسی - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت مغیث بن بدیل - خارجہ کے صاحبزادے - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة واحدة ”انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبیدہ بن شاہ بن عبید - اسماعیل بن عبد اللہ بن سعید مقرئ - علی بن مصعب جو خارجہ بن مصعب کے بھائی ہیں - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة وغسل قدميه ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
”انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے اور ارشاد فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو (کا طریقہ) ہے“
انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں
انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم انه اخذ الماء بيديه ومسح بهما راسه مرة واحدة ثم غسل قدميه ثلاثاً ثم غرف بكفه فشربه
ثم قال من سره ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فهذا طهوره
پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر انہوں نے دونوں
ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر چلو میں پانی لے کر اسے پی لیا اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو
یکھے تو اسے اس وضو کو دیکھ لینا چاہئے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کندی - ابو حفص محمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو بجلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم اخذ ماء بكفيه فصبه على صلعته فتحدر عنها وغسل رجليه ثلاثاً ثم قال من سره ان ينظر الى

وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاملاً فلینظر الی هذا

پھر انہوں نے دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر اسے اپنے سر کے آگے والے حصے پر انڈیلا تو وہاں سے پانی کے قطرے پڑے
پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہوں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے مکمل وضو کو دیکھے تو وہ اس وضو
دیکھ لے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت
ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مسح براسہ ثلاثاً آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) اسحاق ازرق ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - محمد بن ریح نے - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) عبد الحمید حمانی ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد نے - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے

حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - سہل بن بشر نے - فتح بن عمر - حسن بن زید کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے - وہ بیان کرتے

ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابو جہم ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے - منذر بن محمد - سعید

نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے اس روایت

نقل کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد نے - انہوں نے اپنے والد محمد - منذر بن محمد

نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت

میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے امام ابو حنیفہ سے

روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات

انہ تو ضا ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کا وضو ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ مسح کیا تھا تو اس کا حکم یہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھے پھر انہیں سر کے پچھلے حصے تک لے کر گئے پھر انہیں سر کے اگلے حصے تک لے کر آئے تو راوی یہ سمجھا کہ یہ تین مرتبہ ہو گیا حالانکہ یہ ایک ہی مرتبہ ہے کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں فرمایا ہے؟ کہ جارد بن یزید خارجی بن مصعب اور اسد بن عمرو نے یہی بات بیان کی ہے کہ مسح ایک ہی مرتبہ تھا۔

لیکن اصحاب رسول کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ مسح فرمایا ہے۔

ان صحابہ کرام میں حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اس کا مفہوم وہ ہو سکتا ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا ہے البتہ یہ ہو سکتا کہ آپ نے تین مرتبہ پانی لیا تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: شعبہ نے اس میں ایک بڑی غلطی کی ہے انہوں نے اس کو مالک بن عرفطہ - عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تو انہوں نے (اس کی سند میں راوی کا نام) خالد کی جگہ مالک (اور اس کے باپ کا نام) علقمہ کی جگہ عرفطہ نقل کر دیا۔

اگر یہ غلطی امام ابو حنیفہ سے سرزد ہوئی ہوتی تو ان لوگوں نے ان کی نسبت معرفت حدیث میں قلت اور جہالت کی طرف کرنی تھی اور خود ان ہی لوگوں نے اس طرح کی روایت نقل کی ہے یہ صرف ان میں پرہیزگاری کی کمی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن قیس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے - (اور) صالح بن احمد - ابراہیم بن عثمان - علی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد - حسن بن محمد بن حسن رازی - موسیٰ بن نصر - ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(335) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ - خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے یہ

عَلَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اپنے

تَوَضُّأً ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

پر بھی تین مرتبہ مسح کرتے تھے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے پہلے والے الفاظ کے ہمراہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حسین۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ علی بن معبد اور ابراہیم بن جراح۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

انہ تو ضا ثلاثاً ثلاثاً ثم قال من احب ان ينظر الى وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلينظر الى وضوئي هذا

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو اسے میرے اس وضو کو دیکھ لینا چاہیے۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن عیسیٰ عصار سے دمشق میں۔ عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب۔ انہوں نے اپنے شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب فرماتے ہیں: عبد خیر سے اس روایت کو زائدہ شریک ابو عوانہ جعفر بن حارث نے نقل کیا ہے ان سب نے عبد خیر سے نقل کیا اور پھر انہوں نے ان حضرات کے طرق نقل کیے ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن بن علی۔ حافظ بن مختار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ جعفر بن محمد۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ ابو علی حسن بن شاذان۔ عبد الباقی بن قاضی مرزوق قاضی۔ احمد بن محمد بن مقاتل۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(336)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حارث بن عبد الرحمن۔ ضحاک

عَنِ الرَّحْمَنِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مَزَاحِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

حسن روایت: أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ كَضَمَ ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَأَخَذَ كَفًّا مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّهُ عَلَى صَلَاحَتِهِ حَتَّى تَحَادَرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے پانی منگوایا اس کے ذریعے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر ہتھیلی میں پانی لے کر اسے اپنی پیشانی پر بہایا یہاں تک کہ وہ پانی ان کے سر کے نیچے چھلک آیا پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھوئے پھر بولے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيَمْنَى مَاءً فَوَضَعَهُ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى يَجْعَلَ يَتَحَدَّرُ عَلَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا پھر انہوں نے اپنی دائیں ہتھیلی میں پانی لیا۔ اسے اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ ان پر اس کے قطرے پھسل آئے۔ پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔

انہوں نے یہ روایت ابو احمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابو حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید جہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومعشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبیہ روایت حسین بن علی کی تحریر پر پڑھی ہے

یہ یحییٰ بن حسن بن زیاد نے - حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن - محمد بن عبید ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمی - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے۔

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ توحاً ثلاثاً ثلاثاً

حضرت علی بن ابوطالب نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ

دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن زکریا - احمد بن عثمان بن حکیم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن معتمر - مجاہد - ثقیف قحیف

تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام حکم یا شاید ابن حکم تھا

کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں پانی

اسے طہارت کے مقامات پر چھڑک دیا۔

(337) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ

الْحَكَمُ أَوْ ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَأَخَذَ حُفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَّحَهُ فِي مَوَاضِعَ

طُهُورِهِ

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی - لیث بن مساور - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(337) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (54) - و ابو داود (166) في الطهارة - والنسائي 86/1 في الطهارة: باب التوضوء

ماجة (461) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 161/1 - والحاكم في "المستدرک" 171/1 - واحمد 179/4

(334) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الزَّرَّادِ عَنْ تَمَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
عَلِيٍّ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

سَنَ رَوَيْتُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْكُمْ قُلُوحًا اسْتَاكُّوا فَلَوْلَا
تَشَقَّى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ

صُوفٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابو حسن علی بن حسین زرادی - تمام -
حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی اکرم
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں تم لوگوں نے مسواک نہیں کی ہے تم لوگ
مسواک کرو کیونکہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے
کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم
دیتا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد - محمد بن شوکہ (اور) محمد بن رضوان - محمد بن سلام ان دونوں نے - محمد بن حسن شیبانی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

مَالِي أَرَأَيْكُمْ تَدْخُلُونَ عَلَى قُلُوحًا

کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم لوگ مسواک کیے بغیر آ گئے ہو۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وَعِنْدَ كُلِّ وَضوءٍ "یا ہر وضو کے ساتھ"

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں

نے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن علی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے

مخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (41) - والحصکفی فی "مسند الامام" (48)

- وهذا الحديث في الاصل حديث العباس بن عبد المطلب: "كانوا يدخلون على النبي صلى الله عليه وسلم" - ورواه

الهيثمی فی "زوائد ابی یعلی" (122) - والبخاری فی "التاریخ الكبير" 157/2 - والحاكم فی "المستدرک

سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوعلی جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن علی صیقل - تمام بن مسکین کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابن عقدہ - محمد بن حسن - احمد بن عبد الرحمن - حکم - زفر - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابو حسن زراد سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابو یعلیٰ - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عبد اللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابو حسن زراد - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ نے یہ روایت - محمد بن مخلد - محمد بن فضل - سعید بن سلیمان - محمد بن سلیمان - محمد بن حسن شیبانی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کی سند کے علاوہ بھی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے بعض حضرات نے اس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے جبکہ بعض حضرات نے اس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کے والد کا ذکر نہیں کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اس کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابوعلی - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شاید یہی صیقل ہو۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد والسواک عندنا سنة لا ینبغی ان یتروک

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

- ۳۳۸۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 مرد یا عورت احرام کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں۔

——***

- (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه
 ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه
 امام محمد بن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
 امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
- ۳۳۹۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
 امام ابوحنیفہ نے۔ سفیان بن سعید ثوری۔ زید بن اسلم۔
 عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
 میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
 ہوئے دیکھا ہے۔

——***

- حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو فرج حسین بن
 عبد اللہ۔ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان۔ یعقوب بن حسن خلال سے بصرہ میں۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے
 سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
- ۳۴۰۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے گی اس کے لئے
 یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی پر مسح کر لے۔“

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (42) في الطهارة: باب السواك

اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 29/1- وابن حبان (1095)- و ابو داود (138) في الطهارة: باب الوضوء مرة

مرة مذي (42) في الطهارة: باب ماجاء في الوضوء مرة .

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (43) في الطهارة: باب وضوء المرأة ومسح الخمار- وابن ابى شيبة 25/1

في الطهارة: باب في المرأة تمسح على خمارها .

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے

ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(342) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ :

متن روایت: لَا يُجْزَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى

”عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی کتیشیں

پر مسح کر لے جب تک وہ مرد کی طرح سر پر مسح نہیں کرتی“

صُدْغِيهَا حَتَّى تَمْسَحَ بِرَأْسِهَا كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد واما

نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلك مقدار ثلاثة اصابع اجزاها واحب البنا

ان تمسح كما يمسح الرجل وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے اس کو ”کتاب الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد

فرماتے ہیں: البتہ ہم یہ کہتے ہیں: جب اس نے بالوں کی جگہ پر مسح کرتے ہوئے تین انگلیوں کے برابر جگہ پر مسح کر لے تو یہ

کے لیے جائز ہوگا البتہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ عورت بھی اسی طرح مسح کرے جس طرح مرد مسح کرتا ہے

ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(343) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن یزید عطار - مجمع بن عتاب

کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

يَزِيدُ الْعَطَّارِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ أَبِيهِ :

انہوں نے حضرت ابن ابوطالب کو دیکھا انہوں نے

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

کرتے ہوئے اپنی انگلی کو حرکت دی۔

عَنْهُ تَوَضَّأَ فَحَرَّكَ خَاتَمَهُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبید بن عتبہ - محمد بن ہشام - خالد بن عبد

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(342) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (43) فی الطہارۃ: باب وضوء المرأة ومسح الخمار - وقد تقدم

(343) اخرجہ البيهقي فی ”السنن الكبرى“ 57/1 فی الطہارۃ: باب تحريك الخاتم في الاصبع عند غسل اليدين .

الفصل الثانی فیما یوجب الوضوء والتیمم وأحكام الحدیث

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں، نیز حدیث کے احکام

(۳۶۷) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبیدہ قاسم بن خالد - ابو نعیم فضل بن دکین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن عبداللہ (اور) علی بن ابراہیم ان دونوں نے - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

(۳۶۸) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (عَنْ) جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن ابی نعیم بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(۳۶۹) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں

ابو حنیفہ (۵۰۵) فی الطہارۃ: باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة - وابن ابی شیبہ ۴۴/۱ فی الطہارات: باب

ابو حنیفہ (۴۷) - وابو یعلیٰ (۱۹۶۳) - واحمد ۳۰۴/۳ - وعبد الرزاق (۶۳۹) - وابوداؤد (۱۹۱) فی الطہارۃ: باب فی ترک الوضوء مما مست النار - والبیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۵۶/۱

ابو حنیفہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۱۵۸) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها - وابن ابی شیبہ (۱۲۵/۱) فی الطہارات: باب الرجل یدبح یتوضاً من ذلك ام لا؟ - عبد الرزاق (۱۲۵/۱) فی الطہارۃ: باب مس اللحم النیء والدم

شَاةٌ وَهُوَ عَلَى وُضوءٍ فَيَصِيبُ الدَّمَ عَلَى يَدِهِ قَالَ
يَغْسِلُ مَا يُصِيبُهُ وَلَا يَعِيدُ الْوُضوءَ
دریافت کیا جو با وضو حالت میں بکری کو ذبح کرتا ہے تو بکری کا
خون اس کے ہاتھ پر لگ جاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا
جس جگہ پر خون لگا ہے وہ اس جگہ کو دھو لے گا اس کے لئے وضو
دہرانا لازم نہیں ہے۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
(347)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ
بِالشَّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ اغْتَسَلَ
فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ يَقُومُ حَتَّى يَجْفَأَ
جو شخص وضو کرے اور پھر اپنے کپڑے کو چہرے سے پونچھ
لے اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی
حرج نہیں ہے پھر انہوں نے فرمایا: اگر اس شخص نے کسی غسّہ
رات میں غسل کیا ہو تو کیا وہ اتنی دیر کھڑا رہے گا جب تک اس
جسم خشک نہیں ہوتا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ولا نرى
بذلك بأساً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(348)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَقْصُ أَظْفَارُهُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ
شَعْرِهِ قَالَ يَمْرُ عَلَيْهِ الْمَاءُ
"وہ شخص جو اپنے ناخن تراشتا ہے یا اپنے بال کاٹتا ہے
کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس جگہ پر پانی
دے گا۔

(347) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (39) فی الطہارة: باب مسح الوجه بالمندیل وقص الشارب - وعنه

(707) فی الطہارة: باب المسح بالمندیل - وابن ابی شیبہ 150/1 فی الطہارات: باب من کره المندیل

(348) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (40) فی الطہارة: باب مسح الوجه بالمندیل وقص الشارب - وعنه

(463) فی الطہارة: باب قص الشارب - وابن ابی شیبہ 53/1 فی الطہارات: باب من قال: يعد الوضوء

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وسمعت ابا حنیفہ یقول ربما قصصت اظفاری واخذت من شعری ولم اصبہ بالماء حتی اصلى ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو یوسف وحسن البصری رحمہما اللہ تعالیٰ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: بعض اوقات میں اپنے ناخن تراشتا ہوں یا بال تراشتا ہوں اور پھر ان پر پانی استعمال کیے بغیر نماز ادا کر لیتا ہوں پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو یوسف حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

344- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ فِيْمَا مَسَّتِ النَّارُ وَضُوءٌ
امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا۔

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - یعقوب بن یوسف بن زیاد - اسماعیل بن علیان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

345- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جب تمہیں منہ بھر کر قے آجائے تو تم وضو کو دہراؤ گے اور جب منہ بھرنے سے کم قے آئے تو تم وضو کو نہیں دہراؤ گے۔“

...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وسمعت ابی حنیفہ وبہ ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

346- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (20) - وعبد الرزاق (520) فی الطہارۃ: باب الوضوء من القی
سوان ابی شیبہ 40/1 فی الطہارات: باب فی القلس الوضوء .

يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ نِسَاءَهُ فِي رَمَضَانَ وَمَا يُجِدُّ وَضُوءًا

روایت نقل کی ہے: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں
نبی اکرم ﷺ رمضان میں اپنی ازواج کا بوسہ لے لیتے
تھے اور وضو کی تجدید نہیں فرماتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بصری - حارث - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(352) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي رَجُلٍ يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ فَتَقَبَّلَهُ عَمَّتُهُ أَوْ خَالَتُهُ أَوْ امْرَأَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا فَإِنَّمَا إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ حَدَّثٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
جو شخص سفر سے واپس آئے اور پھر اس کی پھوپھی یا خالہ یا کوئی ایسی عورت جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے حرام ہو اس کا بوسہ لے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی عورت آدمی کا بوسہ لے، جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے حرام ہو تو ایسی صورت میں آدمی پر وضو لازم نہیں ہوگا، جیسے کوئی ایسی عورت اس کا بوسہ لے لیتی ہے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے جائز ہو تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا اور یہ ”حدث“ کے مترادف ہوگی۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال وهو قول ابراهيم وليناخذ به ولا نرى في القبلة وضوا على حال الا ان يمدى فيجب للمدى عليه الوضوء وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر انہوں نے فرمایا: ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں ہمارے نزدیک بوسہ لینے کی صورت میں کسی بھی صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا البتہ اگر (بوسہ لینے سے) آدمی کی مندی خارج ہو جائے تو مندی کی وجہ سے اس پر وضو لازم ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(351) اخرجہ ابن جریر الطبری فی ”التفسیر“ 108/4 (9638) - والعثماني فی ”اعلاء السنن“ 158/1 (130) .

(352) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (21) فی الطهارة: باب ما ينقض الوضوء من القبلة والفلس - وعنه (502) فی الطهارة: باب الوضوء من القبلة

(353) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ

زَوْجٍ الْهَمْدَانِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ

سَمِعَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

سَمِعَ رَوَايَتَ: أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُنِي

وَلَا يُحَدِّثُ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ بن روق ہمدانی کوفی - ابراہیم بن

یزید جمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ

حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور پھر میرا

بوسہ لے لیتے تھے اور وضو دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسین - ہارون بن موسیٰ اشثانی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور سعید

بن جبیر سے یہ روایت نقل کی ہے:

(354) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ (وَعَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَمِعَ رَوَايَتَ: كَانَ يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ جُزْءَهُ مِنَ الْقُرْآنِ

فَيَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی شخص قرآن میں

اپنے معمول کے مطابق حصے کی تلاوت کر لیتا تھا حالانکہ وہ اس

وقت وضو کے بغیر ہوتا تھا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ لا نری به

باساً وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد

ماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(355) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(353) اخرجہ الدار قطنی فی ”السنن“ فی الطہارة: ما ينقض الوضوء - والبيهقي فی ”الخلافيات“ 28/1

(354) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (278) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب - وعبد الرزاق (1316)

فی الطہارة: باب القراءة علی غیر وضوء - وابن ابی شیبہ 103/1 فی الطہارات: باب فی الرجل یقرأ القرآن وهو غیر

عمر - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 90/1 فی الطہارة: باب قراءة بعد الحديث .

متن روایت: اَرْبَعَةٌ لَا يَقْرُونَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ أَوْ نَحْوَهَا الْجُنُبُ وَالَّذِي عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ وَفِي الْحَمَامِ

کیا لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے؟ خواہ ایک آیت۔ اس کے جتنا حصہ ہو، جنبی شخص وہ شخص جو بیت الخلاء میں موجود ہو وہ شخص جو صحبت کر رہا ہو اور وہ شخص جو حمام میں موجود ہو۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
 (356) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
 متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَلَا يُجَدِّدُ وُضُوءًا وَيُصَلِّي
 امام ابو حنیفہ نے - ہشام - (ابن شہاب) زہری - عروہ - عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کی تجدید کئے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
 (357) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
 متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَبُولُ وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الدَّرَاهِمِ فِيهَا كِتَابُ يَغْنِي الْقُرْآنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ يَكُونُ فِي هُمَيَّانٍ أَوْ فِي مَضْرُورَةٍ أَحْسَنُ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 جو شخص پیشاب کرنے لگے اور اس کے پاس دراہم موجود ہوں جن پر قرآن مجید (کے الفاظ تحریر ہو) تو ابراہیم نخعی نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ درہم (رقم رکھ والی) تھیلی میں یا اس طرح کی کسی چیز میں لپٹے ہوں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

——***

(355) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (282) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب - وابن ابی شیبہ 1/414 فی الطہارات: باب الرجل یذكر الله وهو علی الخلاء او هو یجامع .
 (356) اخرجہ ابن ابی شیبہ (485) فی الطہارات: باب من قال: ليس فی القبلة وضوء - وابن ماجہ (502) - واسحاق بن راہویہ فی المسند "99/2 (23) - واحمد 210/6 - وابوداؤد (181) .
 (357) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (36) فی الطہارة: باب ابواب البهائم وغيرها - وعبد الرزاق (1341) فی الطہارة: باب من المصحف والدراهم التي فیها القرآن - وابن ابی شیبہ 1/113 فی الطہارات: باب فی الرجل یدخل الخلاء وما الدراهم .

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ ویکرہ ان یاخذہا فیہا القرآن بیدہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ مکروہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کو پکڑے جبکہ اس میں قرآن موجود ہو۔

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن زاذان - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت معبد بن صبیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران ایک نابینا شخص آیا وہ نماز میں شریک ہونا چاہتا تھا لیکن وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو بعض لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ انہوں نے قہقہہ لگالیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قہقہہ لگالیا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے گا۔

(358) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

زَادَانَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ صَبِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَمِعْتُ رَوَايَةً: أَنَّهُ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ أَعْمَى يُرِيدُ صَلَاةً فَوَقَعَ فِي زَبِيَّةٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتَّى قَبِيحَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهْقَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ:

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - اسماعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسد بن عمرو نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معبد سے روایت کی ہے۔

ابن عقدہ نے یہ روایت - محمود بن علی - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - منصور - حسن - کے حوالے سے

(سعید) سے روایت کی ہے پھر حافظ نے یہ کہا ہے: یہ حضرت معقل سے بھی روایت کی گئی ہے لیکن یہ غلط ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن بکیر بن خالد - عبداللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے۔

(اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (164) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا - والدارقطنی فی

مسند "166/1 (167) - وعبد الرزاق (3760) فی الصلاة: باب الضحك والتبسم فی الصلاة .

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے ہی یہ روایت۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیس۔ بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

(359)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگاتا ہے وہ وضو اور نماز

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُقَهِّقُهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ

دہرائے گا اور استغفار پڑھے گا کیونکہ یہ شدید ترین حدت ہے

يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَيَسْتَغْفِرُ فَإِنَّهُ أَشَدُّ الْحَدَثِ

——***

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(360)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

روایت نقل کی ہے:

جو بیمار شخص جنابت یا حیض کے بعد غسل کرنے

متن روایت: فِي الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْغُسْلَ مِنَ

استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں

الْجَنَابَةِ أَوْ الْحَيْضِ قَالَ يَتَيَمَّمُ

وہ تیمم کر لے گا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(359) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (165) فی الصلاة: باب الفقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا۔ وعبد

(3764) فی الصلاة: باب الضحک والتبسم فی الصلاة۔ وابن ابی شیبہ 388/2 فی الصلاة: باب من کان یعید

والوضوء (360) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (28) فی الطهارة: باب الوضوء لمن به قروح

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

361- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ أَبَاهُ طَلْقَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ لِمَنْ طَلَّقَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْ بَعْدِ طَلْقِهِ إِلَّا بِمَاءٍ طَهُرَ بِهِ يَدَايَا مَنْ طَلَّقَ. (سند روایت: امام ابوحنیفہ نے۔ ایوب بن عتبہ قاضی یمامہ۔ قیس بن طلحہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے:)

حسن روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ: لَا هُوَ إِلَّا بُضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ. (ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صرف تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔)

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن احمد بن سلیمان۔ محمد بن حجاج حضرمی۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

362- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَجِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن روایت: فِي مَسِّ الذَّكَرِ أَنَّهُ قَالَ مَا أَبَالِي أَنِّي أَمَّ طَرَفَ أَنْفِي. (حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے اس کو چھولیا ہے یا اپنی ناک کے کنارے کو چھولیا ہے۔)

——***

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه فاخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد نے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

363- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(اخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 75/1- واحمد 23/4- وعبد الرزاق (426)- وابن ماجه (483)- وابن الجارود (20)- وابو نعیم فی ”الحلیۃ“ 103/7- وفی ”تاریخ اصفهان“ 352/2)

(اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (22) فی الطہارۃ: باب الوضوء من مس الذکر- وفی ”الموطأ“ (36)- وابن حبانہ 165/1 فی الطہارات: باب من کان لا یری فیہ الوضوء- وعبد الرزاق (428) فی الطہارۃ: باب الوضوء من مس الذکر۔

إِبْرَاهِيمَ :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے

سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ

بعد وضو (کے لازم ہونے) کے بارے میں دریافت کیا گیا

نَجَسًا فَأَقْطَعَهُ

انہوں نے فرمایا: اگر یہ نجس ہے تو تم اس کو کاٹ دو۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

(364) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے

شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُسْوِلُ قَائِمًا قَالَ انْتَهَى

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک جگہ کچرے کے ڈھیر پر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ

تشریف لائے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے تو آپ

وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَتَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ

نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا آپ کے ایک صحابی

أَصْحَابِهِ حَتَّى رَأَيْنَا تَفَحُّجَهُ إِشْفَاقًا مِنَ الْبَوْلِ

کرتے ہیں: ہم نے یہ دیکھا کہ آپ نے پیشاب کے قطرے

سے بچنے کے لئے اپنی ٹانگوں کو کشادہ کیا ہوا تھا۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(365) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيٍّ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عدی بن ثابت - سعید بن جبیر کے

ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس

عَنْهُمَا قَالَ:

بیان کرتے ہیں:

متن روایت: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دو دھڑے

(363) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (23) فی الطہارۃ: باب الوضوء من مس الذکر - وفی ”الموطأ“ (19) -

الرزاق (430) فی الطہارۃ: باب الوضوء من مس الذکر - وابن ابی شیبہ 164/1 فی الطہارۃ: باب من کان لا یری فیہ الوضوء .

(364) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (37) فی الطہارۃ: باب ابوالبہائم وغیرہا - ومسلم (273) فی الطہارۃ

باب المسح علی الخفین - وابوداؤد (23) فی الطہارۃ: باب البول قائماً .

(365) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (46) - وابویعلی (2418) - واحمد 223/1 - والبخاری (5609) فی الاشرۃ: باب

شرب اللبن - وابن ماجہ (498) فی الطہارۃ: باب المضمضة من شرب اللبن - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 159/1

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ کے بعد کھلی کی اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن خالد بن مہلب - محمد بن منشر - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(366) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَوَايَت: أَنَّهُ أَكَلَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ عَالَ يَدَيْهِ وَفَمِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے - داؤد بن عبد الرحمن - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا پھر دونوں ہاتھ اور منہ کو دھولیا پھر نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - سعید احمد بن محمد ابن عصمہ بن وکیع - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: احمد بن خضر - حماد بن احمد - محمد بن حسیلہ - ابو عمرو نعیم بن عمرو مروزی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشٹانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مردان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری - قاضی ابوقاسم علی بن حسن تنوخی - ابوحسن احمد بن یوسف ازرق - انہوں نے اپنے چچا اسماعیل بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(367) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: مَنْ رَوَايَت: أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَيْتُهُ بِلَحْمٍ قَدْ

امام ابو حنیفہ نے - ابو علی - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں میرے گھر تشریف لائے میں آپ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت لے کر آیا آپ نے اسے

(368) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (17) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - والطبراني في "الكبير" 445/2 - وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 254/1

(369) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

شُويَ فُطِعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ
تَمَضَّمَصَ وَصَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا
کھایا، پھر پانی منگوا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر کلی کی اور نہایت
کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابهری۔ ابو حنیفہ
حرانی۔ انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے
عبدالرحمن بن زاذان۔ شریحیل سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو ابو علی کے حوالے سے شریحیل سے نقل کیا ہے اور
مرتبہ عبدالرحمن بن زاذان کے حوالے سے شریحیل سے نقل کیا ہے

(368)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ
الْمَسَاوِرِ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عِدِّي بْنِ أَرْطَاةٍ إِذْ
سُئِلَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اتَّوَضَّأَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ ابْنَةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَرَّبَتْ لَهُ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ فُطِعِمَ مِنْهَا
وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: شیبہ بن مساور فرماتے ہیں
میں عدی بن ارطاة کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس دوران میں
بصری سے سوال کیا گیا: کیا ہم آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے
بعد وضو کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو بکر بن
عبد اللہ مزنی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ
عبدال مطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کندھے کا گوشت پیش کیا، نبی اکرم
نے اس کو کھالیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

(اخرجه) محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد بن

الحسن وبقول بكر ابن عبد الله المزني ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں
ہم بکر بن عبد اللہ مزنی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(369)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن عبد اللہ تیمی۔ ابو ماجہ حنفی۔

(368) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (18) فی الطہارۃ: باب الوضوء مما غیرت النار۔ و ابو یعلیٰ (25)

والطبرانی فی ”الکبیر“ 321/24 (808)۔ واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 253/1

عَنْ عَبْدِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حَسَنُ رَوَايَةٍ: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُودٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ أَقْبَلُوا بِجُفْنَةٍ مَلَأَةٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفَيْلِ نَحُونًا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنِّي لَا رَأَاكُمْ تَرَادُّونَ بِهِذِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ أَجَلُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَادَبَّةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ سَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذَرَا عِيَهُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم مسجد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ”باب الفیل“ کی طرف سے ہماری طرف ایک پیالہ اور پانی کا گھڑا آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کی وجہ سے الجھن کا شکار ہوئے ہو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: جی ہاں! اے ابو عبدالرحمن! یہ دسترخوان ہے جو قبیلے کا ہوتا ہے اسے وہاں رکھا گیا انہوں نے اس میں سے کچھ کھایا اور پانی کو پیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو دھولیا اپنے چہرے اور کلائیوں کو ہاتھ کی نرمی کے ذریعے پونچھ لیا اور پھر فرمایا: جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو یہ اس کا وضو ہے۔

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وهو قول ابی

حنیفۃ رضی اللہ عنہ وبہ ناخذ ولا باس بالوضوء فی المسجد اذا كان من غیر قذر

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ (مسجد میں) گندگی (پھیلانے کا) باعث نہ ہو۔

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن مرہ - سعید بن جبیر کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(371) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

سَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا پیالہ لایا جائے اور میں

اس میں سے کھاؤں یہاں تک کہ میں سیر ہو جاؤں پھر میرے

حَسَنُ رَوَايَةٍ: لَوْ أَتَيْتُ بِجُفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ كَلْتُ مِنْهُ حَتَّى أَشْبَعَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِعُصٍّ مِنْ لَبَنٍ

(اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (19) فی الطہارۃ: باب الوضوء مما غیرت النار - وعبد الرزاق (650) فی الطہارۃ: باب من قال لا یتوضأ مما مست النار - وابن ابی شیبۃ 49/1 فی الطہارۃ: باب من كان لا یتوضأ مما مست النار - والطبرانی (9234) .

(اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (16) فی الطہارۃ: باب الوضوء مما غیرت النار - وقد تقدم فی (365) .

فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى اتَّضَلَّعُ وَأَنَا عَلَى وُضُوءٍ لَمْ أَبَالَ
أَنْ لَا أَمْسُ مَاءً

پاس دودھ کا پیالہ لایا جائے اور میں اس میں سے پی لوں۔
تک کہ سیراب ہو جاؤں اور میں اس وقت وضو کی حالت میں
ہوں تو اگر بعد میں میں پانی کو نہیں چھوٹا (یعنی دوبارہ وضو
کرتا) تو بھی میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم ابن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن
عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیس۔ محمد بن شجاع بلخی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال محمد وهو قول ابی
حنیفۃ رضی اللہ عنہ وبہ ناخذ ولا وضوء مما غیرت النار انما الوضوء مما خرج وليس
دخل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آگ پر پکی ہونے سے
کھانے سے وضو لازم نہیں ہوتا ہے وضو (جسم سے کوئی چیز) باہر نکلنے پر لازم ہوتا ہے اندر داخل ہونے پر لازم نہیں ہوتا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(371)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رَوْقٍ
عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ
التَّيْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:
مَتْنُ رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُقْبِلُ وَلَا يَجِدُّ وَضُوءًا
امام ابو حنیفہ نے۔ ابو روق عطیہ بن حارث ہمدانی۔
ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر
زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے لیکن وضو کی تجدید نہیں کرتے
تھے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد
مظفر۔ احمد بن محمد بن حسن۔ ہارون بن موسیٰ اشنانی۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابوقاسم یوسف بن محمد ہمدانی سے اذن کے طور پر۔ عبد الواحد بن محمد بن
اللہ بن مہدی فارسی۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار۔ محمد بن جارود۔ یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرَزَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمَرَّ بِهَا فَقَبَّلَهَا
وَعَلَى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبید اللہ بن ابوسلیمان عرزمی -
عمرو بن شعیب - انہوں نے اپنے والد - اور دادا کے حوالے
سے - سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے - سیدہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر آپ نماز کے لئے تشریف
لے جانے لگے آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو
آپ نے ان کا بوسہ لیا، پھر آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ وضو
نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن عقدہ - داؤد بن بہرام بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ
بن حبیب حضرمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
قالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يتوضأ ثم يقبل ثم يصلي ولم يتوضأ
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) وضو کر لینے کے بعد (ان کا) بوسہ لے لیتے تھے اور
پھر از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - صالح بن مقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - داؤد بن زبرقان کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن خسر و بختی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خيرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ
بن علف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ
رَحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَادَانَ
عَنِ الصَّحْبِ عَنْ شُرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن زیاد (اور ایک قول کے
مطابق) عبد الرحمن بن زاذان (اور یہی صحیح ہے) - شرحبیل کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
بیان کرتے ہیں:

(أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 44/1 فِي الطَّهَارَةِ: مَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقِبْلَةِ وَضوءٌ - وَاسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْه فِي "الْمَسْنَدِ" 99/2
- وَاحْمَدُ 210/6 - وَابُو دَاوُدَ (181) - وَالتِّرْمِذِيُّ (86) - وَالدَّارِ قُطْنِي 137/ (15) .

(366) فَلَمْ تَقْدَمْ فِي (366)

متن روایت: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ
غَسَلَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

نبی اکرم ﷺ میرے ہاں ملنے کے لئے تشریف لائے
میں نے بھنا ہوا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ
اسے کھا لیا پھر دونوں ہاتھوں کو دھولیا اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد اللہ - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(374) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
متن روایت: أَنَّهُ أَكَلَ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ
وَفِيمِهِ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے - داؤد بن عبد الرحمن بن شرحبیل -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھایا، پھر آپ نے
دونوں ہاتھ اور منہ دھو لئے اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو
کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن - احمد بن عبد الرحمن - حکم -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
بیجا ہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ
كَفَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمُ وَلَمْ يَحْدِثْ وَضوءًا

”نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ
اسے تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کھلی کی البتہ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا“
حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

مقبری نے ان کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ عبد الرحمن بن داؤد سے منقول ہے البتہ

روایت درست ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن احمد بن سلیمان۔ محمد بن حجاج۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ شریحیل بن سعد سے منقول ہے انہوں نے اس میں نہ تو عبدالرحمن کا ذکر کیا ہے نہ ہی ان کے صاحبزادے داؤد کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز۔ عباس بن محمد۔ عبدالصمد بن نعمان۔ ابو جعفر رازی۔ شریحیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (جونہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں)

دخل على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد اهدى لنا شاة فناولته الذراع فاكل ثم دعا بماء فتمضمض وغسل باطراف اصابعه ثم صلى ثم دخل علينا ذات يوم وعندنا لحم بارد فاكل ثم صلى ولم يصب ماءً

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے ہمیں ایک بکری تحفے کے طور پر دی گئی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دستی پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کلی کی اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کی پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمارے ہاں ٹھنڈا گوشت موجود تھا آپ نے اس کو کھا کر پھر نماز ادا کی آپ نے پانی استعمال نہیں کیا (یعنی از سر نو وضو نہیں دیا)۔“

ابن مظفر کہتے ہیں: سماک بن حرب نے اس کو شریحیل سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی۔ احمد بن عبد کندی۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ ابوعلی۔ شریحیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال دخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاتيته بلحم قد شوى الحديث

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا“..... الحديث انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن محمد بن عطیہ بن وکیع سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حج کے لیے جاتے ہوئے یا حج کے موقع پر (ہمارے ہاں تشریف لائے انہوں نے بتایا: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے: احمد حضرمی نے یہ روایت۔ حماد بن احمد۔ محمد بن ابوتیمیلہ۔ ابو عمرو بن نعیم بن عمرو مروزی۔ امام ابوحنیفہ۔ داؤد بن عبدالرحمن۔ شریحیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عمر بن احمد بن ہارون عطار۔ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر۔ مکی بن ابراہیم۔ امام ابوحنیفہ۔ عبدالرحمن بن داؤد۔ شریحیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبدالجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

(375) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ وَيُقَالُ ابْنُ الْمُسَاوِرِ الْبَصْرِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَطَعِمَ مِنْ كَتْفٍ بَارِدٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے - شیبہ بن مستورد (اور ایک قول کے مطابق) ابن مساور بصری - بکر بن عبد اللہ مزنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے نبی اکرم ﷺ نے کندھے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور دو بار وضو نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی بن عبید بن زید ہرومی - خالد بن مضار - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی ازدی - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیس بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَأَحْكَامَ الْجَنَابَةِ

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں اور جنابت کے احکام

(376) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن عمر عمری - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السَّيْتِيَةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

ایک صاحب نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر بھی وضو کر لیتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے

(375) اخرجہ ابن ابی شیبہ 50/1 فی الطہارۃ: من كان لا يتوضأ مما مست النار - و ابو یعلی (4432) (4449) -

161/6 - والبیہقی فی "السنن الکبری" 154/1

(376) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (325) فی الحج: باب المناسک - باب الاحرام والتلبیة - والبخاری

فی اللباس: باب النعال السیتية وغیرها - ومسلم (1187) فی الحج: باب الالهلال من حیث تبعث به الراحلة

ہوئے دیکھا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن فضل بلخی - محمد بن جعفر بن موسیٰ بلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ کہ یہ روایت عبد اللہ بن عمر (عمری نامی راوی) کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے منقول ہے پھر انہوں نے اس روایت میں ان کے (شروع کرنے) جو توں سمیت وضو کر لینے رکن یمانی کا استلام کرنے اور داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور کہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يفعل ذلك كله
”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے“

(377) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَمُطٍ عَنْ أَبِي الْعَرِيفِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جنہی شخص قرآن کے ایک حرف کی بھی تلاوت نہیں کرے گا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ بن سالم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے سعید بن حکیم ابوزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(378) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن شعیب - ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

(379) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (279) في الجنائز: باب القراءة في الحمام والجنب - وأبو داود 57 في الصلاة: باب في الجنب يقرأ القرآن - والترمذي 273/1 في الطهارة: باب ماجاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال مالم يكن جنباً .

(380) - أخرجه ابن ماجه (611) - وابن أبي شيبة 89/1 - واحمد 178/2 - والخطيب في ”تاريخ بغداد“ 311/1 - والمرتضى في ”عقود الجواهر المنيفة“ 67/1

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ مِمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ التِّقَاءُ الْخَتَانَيْنِ وَغَيُوبَةُ الْحَشْفَةِ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلَ
آپ فرماتے ہیں: شرم گاہوں کا مل جانا اور حشفہ کا غائب
ہو جانا غسل کو واجب کر دیتا ہے۔ خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی۔ ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری۔
جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ ابن ابی میسرہ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(379)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ (عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے۔ عون بن عبد اللہ۔ امام شعبی کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ يُوجِبُ الصَّدَاقُ وَيَهْدُمُ
الْفَلَائِتُ وَيُوجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوجِبُ صَاعًا مِنَ الْمَاءِ
”ایک چیز مہر کو لازم کر دیتی ہے تین طلاقوں کو کالعدم کر
دیتی ہے عدت کو لازم کر دیتی ہے تو کیا وہ ایک صاع پانی کو لازم
نہیں کرے گی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه قال محمد رحمه
الله تعالى يعنى اذا التقى الختانان وجب الغسل انزل او لم ينزل وهو قول ابي حنيفة رضى الله
عنه .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ
فرماتے ہیں: یعنی جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(380)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ أَوْ
نَحْوَهَا الْجُنْبُ وَالَّذِي عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ
وَفِي الْحَمَّامِ
”چار قسم کے لوگ قرآن کی ایک آیت یا اس
مانند (کسی بڑی آیت کے الفاظ کی) تلاوت نہیں کر سکتے۔
جنسی شخص، وہ شخص جو بیت الخلا میں ہو وہ شخص جو صحبت
کے

(379) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (47) فی الطہارة: باب الغسل من الجنابة۔ وعبد الرزاق (942) فی

الطہارة: باب ما یوجب الغسل۔ وابن ابی شیبہ 86/1 فی الطہارات: باب من قال: اذا التقى الختانان فقد وجب الغسل

(380) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (282) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب۔ وابن ابی

114/1 فی الطہارة: باب الرجل یدکر اللہ وهو علی الخلاء۔ وقد تقدم

ہو اور وہ شخص جو حمام میں ہو۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (381) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 یحییٰ بن یزید قال:
 حسن روایت: اذْكَرَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ فِي الْحَمَّامِ
 یحییٰ بن یزید: اِذَا عَطَسْتَ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 تم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو گے جب تمہیں چھینک آئے
 خواہ تم حمام میں موجود ہو یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ
 ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
 (382) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
 یحییٰ بن یزید عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها قالت:
 حسن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا
 يَجِبُ مَاءٌ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَعَادَ
 وَغَسَلَ
 امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سمعی - اسود کے حوالے سے
 یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں اپنی اہلیہ کے
 ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور آپ پانی
 استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے) پھر رات
 کے آخری حصے میں آپ بیدار ہو کر دوبارہ یہ عمل کرتے تھے اور پھر
 وضو کرتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

—

(383) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (283) فی الطہارة: باب القراءة فی الحمام والجنب - وابن ابی شیبہ

114 فی الطہارات: باب الرجل يعطس وهو على الخلاء

(382) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (56) - وفی ”الآثار“ (46) فی الطہارة: باب الغسل من الجنابة - وابو داؤد

(229) فی الطہارة: باب فی الجنب يؤخر الغسل - والترمذی (118) فی الطہارة: باب فی الجنب ينام كهيئته لا يمس ماءً - واحمد

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن سہل (اور) علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی (اور) عمرو بن عاصم مروزی (اور) احمد بن منصور (اور) محمد بن یوسف سے نقل کی ہے یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) علی بن خشرم نے - عیسیٰ بن یونس سے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن صاعد (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ شیبانی سے نقل کی ہے یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) - ابراہیم بن مرزوق نے - معاذ بن فضالہ - یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ - عبد اللہ بن عمر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) علی بن حسن بن عبدہ ان دونوں نے - حسین بن حریث - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی - احمد بن مصعب - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن بشر نے - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید بن ابوجہم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خدش - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں ہے اس میں پڑھا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابو حنیفہ نے ہمیں بیان کی ہے۔

حافظ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی مضمون میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبید اللہ بن جریر بن جبلة عتکی (اور) فضل بن ابوطالب (اور) احمد بن محمد بن یوسف (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - محمد بن موسیٰ ان سب نے فضالہ - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خدش - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن عبید اللہ حمیری - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عمرو بہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ احمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری - محمد بن محبوب - عبد اللہ بن محمد - حارث بن نبہان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین احمد بن محمد بن حارث بن عبد الوارث سے مصر میں - ابراہیم بن مرزوق - معاذ بن فضالہ - یحییٰ بن عیسیٰ کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی - ابو علی حسن بن احمد بن محمد بن شاذان - ابوبکر احمد بن سلیمان - یحییٰ بن جعفر - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - احمد بن جعفر بن نصر حمانی - ادیس بن عیسیٰ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے انہوں نے اس روایت کو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحد بن عمر بن محمد حربی - حافظ محمد بن مظفر - ابو عمرو بہ حسین بن محمد بن مودود اور ان کے بھائی فضل - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن یوسف بن یوسف بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ قال محمد وبہ ناخذ ولا باس

اذا اصاب الرجل من اهلہ ان ینام قبل ان یغتسل او یتوضا وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرنے
کے بعد غسل یا وضو کے بغیر سو جائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - عمرو کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(383) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنی زمین پر خود کام کرتے تھے
کرتے تھے تو جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے آتا
تو اسے پسینہ بھی آیا ہوا ہوتا تھا اور وہ مٹی میں بھی لتھڑا ہوا
تھا تو یہ کہا جاتا: جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اسے غسل
لینا چاہئے۔

متن روایت: كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُونَ أَرْضَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ فَكَانَ
الرَّجُلُ يَرْوُحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقَ وَتَلَطَّخَ
بِالطِّينِ فَكَانَ يُقَالُ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زید کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن احمد بن مختار - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہاشم محمد بن حفص کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(384) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ

(383) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/117 - وابن حبان (1236) - وعبد الرزاق (5315) - وابن

95/2 - واحمد 62/6 - والبخاری (903) - ومسلم (847) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 3/189

کرتی ہیں:

حسن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنَاءٍ
وَاحِدٍ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيعًا

نبی اکرم ﷺ اور آپ کی زوجہ محترمہ ایک برتن سے غسل
کرتے تھے اور یہ دونوں اس برتن سے اکٹھے پانی حاصل کرتے
تھے۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہ حرائی
انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ لا نری

باساً بغسل المرأة مع الرجل بدات قبله او بدا قبلها وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ بیوی شوہر کے ساتھ غسل کر لے خواہ
مرد نے مرد سے پہلے غسل شروع کیا ہو یا مرد نے اس سے پہلے شروع کیا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(385)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے
حوالے سے۔ حضرت عمر بن خطاب (اور) حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات
فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحَائِضِ إِذَا انْقَطَعَ

دَمُهَا فَهِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ

ان دونوں حضرات کا یہ کہنا ہے کہ حیض والی عورت کا خون
جب منقطع ہو جائے تو جب تک وہ غسل نہیں کرتی اس وقت تک
وہ حیض کی حالت میں شمار ہوگی۔

——***

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد

(384) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (48) في الطهارة: باب غسل الرجل والمرأة من إناء واحد۔ والبخاري في

الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم۔ ومسلم (319) في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل

الجنابة۔ واحمد 189/6

(385) اخرجه ابن حبان (1357)۔ وعبد الرزاق (1257)۔ واحمد 173/6۔ وابن الجارود (102)۔ والبيهقي في ”شرح السنة“

(320)۔ وابو داؤد (261)۔

بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(386) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ
فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے چادر پکڑاؤ
انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ نہیں ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب - احمد بن ابوصالح - یعقوب بن اسحاق ابن ابواسرائیل - بشر بن ولید -
ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(387) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں:

متن روایت: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ
مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ إِلَيْهَا رَأْسَهُ مِنْ نَافِذَةِ الْمَسْجِدِ
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ
وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت
اعتکاف کئے ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھڑکی سے اپنے سر
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن محمد -
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقیہ -
ابوہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ لا

(387) اخرجه ابن حبان (1359) - ومالك في "الموطأ" 60/1 - والبخاري (295) في الحيض - والدارمي 246/1 - وابو

312/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 186/1 - واحمد 99/6

نری بہ باساً وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۱- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
مِمَّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک
نامعلوم شخص (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے) - حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(ایک مرتبہ) اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا تو وہ
پیچھے ہٹ گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟
انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں ہوں
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ، مومن نجس
نہیں ہوتا ہے۔

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - ہلال بن یحییٰ - یوسف بن خالد سستی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری - احمد بن حرب موصلی - قاسم بن یزید - ان کے ایک ساتھی کے
سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت جیہان بن ابوحسن فرغانی - محمد بن جعفر کوفی - کثیر بن ہشام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے
ابراہیم نخعی - ہمام کے حوالے سے - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم رازی - حسن بن حکم - محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن
محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

وبه ناخذ لا نری به باساً ولا بمصافحة الجنب باساً وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی في "الآثار" (27) في الطهارة: باب ما لا ينجسه شيء - مسلم (372) في الحيض: باب

عن علي ان المسلم لا ينجس - وابو داؤد (230) في الطهارة: باب في الجنب يصفح - وابن حبان (1255) .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں، جنبی شخص کے ساتھ مصافحہ کرتے بھی کوئی حرج نہیں ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(389) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا اتَّقَى الْخَتَانَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

امام حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(390) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت کیا ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ”جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اس کو کر لینا چاہئے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد بن حفص - عبدوس بن بشر رازی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی - ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن بشر نے املاء کے طور پر - ابو عمرو عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن جہیر فارسی - ابو عبد اللہ بن محمد بن مخلد بن حفص - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(389) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (45) في الطهارة: باب الغسل من الجنابة - والترمذي

الطهارة: باب ما جاء إذا التقى الختانان وجب الغسل: وابن ماجه (608) في الطهارة: باب ما جاء في وجوب الغسل - واحمد

(390) أخرجه احمد 4/2 - والطبراني في ”الكبير“ (13392) - والخطيب في ”تاريخ بغداد“ 300/5 - ومسلم (844)

حبان (1224) - وابو نعيم في ”الحلية“ 266/7 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 297/1

ج۔

(391) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ
کرتے تھے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔سَنَ رَوَايَت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ
يَتَضَلَّوْهُ

...—...—...

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن عبد اللہ - امیہ بن حارث - مروان بن سالم جزری
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(392) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:سَنَ رَوَايَت: أَنَّ قُمَيْرًا امْرَأَةً مَسْرُوقٍ سَأَلَتْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرَتْهَا بِمِثْلِ مَقَالَةِ رَسُولِ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ
مَسْرُوقِ كِي اِهْلِيَةِ قُمَيْرِ نِيْدَه عَائِشَه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَالِ كِيَا سِيْدَه
عَائِشَه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نِيْدَه اس خَاتُون كو وِهِي هِدَايَتِ كِيْ جُونِي اَكْرَم مَلِيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِيْدَه
اِسْتَحَاضَه كَاشِكَا رَعُورَتِ كِيْ بَارِيْ مِيْل اِرْشَادِ فَرْمَا كِيْ تَهِيْ۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن زیاد - خالد - عمر بن ابوعثمان کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(393) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - اعمش سلیمان بن مہران - حبیب بن
ابوثابت - عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:الْأَعْمَشِ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ:

فاطمہ بنت ابوحیش نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا

(391) قد تقدم فی (382)

(392) اخرجہ ابوداؤد (300) فی الطہارۃ: باب من قال: تغتسل من طہر الی طہر - وعبدالرزاق (1170) فی الطہارۃ: باب
المستحاضۃ - والمتقی الہندی فی "الکنز" (3129)۔(393) اخرجہ ابن حبان (1348) - وابوداؤد (286) فی الطہارۃ: والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 325/1 - والطحطاوی فی "شرح
مشکل الآثار" 306/3 - والحاکم فی "المستدرک" 174/1

رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ أَفَادِعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ
عَرَقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلْتَ أَيَّامُ عَادَتِكَ فَدَعِي
الصَّلَاةَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ
وَأَنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ

کی شکایت ہے تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ
ارشاد فرمایا: یہ ایک اور رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب
تمہارے عادت کے مخصوص ایام آجائیں تو (ان کے دوران
نماز کو ترک کر دو پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے
نے دریافت کیا: اگرچہ خون ٹپک رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جی ہاں اگرچہ وہ چٹائی پر ٹپک رہا ہو۔

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب۔ علی بن فرزدق۔
بن محمد بن سیار۔ بشر بن یحییٰ۔ خالد بن صبیح۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن سعید۔ عبد اللہ۔ علی بن فرزدق۔ نضر بن محمد۔ بشر بن یحییٰ۔ سہل بن مزاحم۔ امام ابو یوسف کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(394)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ (أَخْبَرَنِي) مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلِيمَ
مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَغْتَسِلُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے
شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو یہ
بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے
خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو وہ ہی چیز دیکھتی ہے
دیکھتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کرے گی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ علی بن حسن بن سعید۔ عمرو بن حمید۔ نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بن حزم۔
انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابی حنيفة رضي الله عنه

(394) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الموطأ" (81) - وفي "الآثار" (57) في الطهارة: باب المرأة ترى في المنام
الرجل - ومسلم (311) في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة - والدارمي (770) في الطهارة: باب في المرأة ترى في

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام نے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

395- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ایوب بن عتبہ۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سند روایت: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا تَحِبُّ أَيَّامُ أَقْرَانِهَا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے حیض کے مخصوص ایام گزر جائیں گے تو وہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے گی۔

——***

امام حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن احمد بن سلیمان۔ محمد بن حجاج۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام حنفیہ کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة (عن) رجل (عن) ابوسلمة بن عبد الرحمن بن عوف ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ (معلوم شخص)۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

396- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے۔ ہشام بن عروہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (50) في الطهارة: باب المستحاضة والحائض - وعبد الرزاق (1177) في المستحاضة - ومسلم (333) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها - والترمذي (125) في الطهارة: باب المستحاضة.

له تقدم في (393)

متن روایت: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْيِضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا عَرُفَ هُوَ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتَكَ فَذَرِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي لَطْهَرِكَ ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي

فاطمہ بنت ابو حبیش نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے (بعض اوقات) ایک مہینے یا دو مہینے تک مسلسل حیض آتا رہتا ہے (درمیان میں طہر نہیں آتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے جب تمہارا حیض آئے تو نماز کو ترک کر دو اور جب وہ رخصت ہو جائے تو تم اپنے طہر کے لئے غسل کرو اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز ادا کرو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ سلیمان بن توبہ ہمدانی۔ ابو نعیم فضل بن دین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد۔ محمد بن اشکاب۔ ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد۔ عبد الرحمن بن ازہر۔ عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابو نصر بن اشکاب قاضی۔ ابراہیم بن محمد بن علی۔ ابو یونس ادریس بن ابراہیم مقانع۔ حسن ابن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

استحاضہ والی عورت طہر کی نماز ادا نہیں کرے گی یہاں تک کہ جب اس کا آخری وقت آئے گا تو وہ غسل کرے گی اور پھر عصر کی نماز ادا کرے گی پھر وہ اسی طرح نہایت تکبر سے یہاں تک کہ مغرب کا وقت شروع ہو جائے گا تو وہ یہاں تک کہ مغرب کا آخری وقت آئے گا تو وہ یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی۔

(397)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمَكَّتْ حَتَّى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ وَقْتُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتَّى تَفْرُغَ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد
ولسنا نأخذ بهذا وإنما نأخذ بالحديث الآخر انها تتوضا لوقت كل صلاة وتصلی الى آخر الوقت
الآخر وليس عليها الا غسل واحد حتى تمضي ايام اقرائها وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
محمّد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم دوسری حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ ایسی عورت ہر نماز
کے لیے وضو کرے گی اور آخری وقت میں نماز ادا کرے گی اس پر صرف ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہوگا جب تک اس کے طہر کے
تین ایام گزر نہیں جاتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(۳۹۹) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُومٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جب کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آجائے تو اب
اس پر اس نماز کی قضا کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی عورت نماز
کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ اس نماز کو ادا کرے گی۔

...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبه نأخذ وهو
قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(۴۰۰) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُومٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جب عورت کو جنابت لاحق ہو اور پھر اسے حیض بھی آ
جائے تو اب اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اسے جو
چیز (یعنی جو ناپاکی) حیض کے حوالے سے لاحق ہوئی وہ اس سے
زیادہ شدید نہیں ہے جو جنابت کی وجہ سے اسے لاحق ہوئی ہے۔

(۴۰۱) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (51) فی الطہارة: باب الحائض فی صلاتها - والدارمی (887) فی الطہارة:
باب المرأة تطهر عند الصلاة او تحيض .

(۴۰۲) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (52) فی الطہارة: باب الحائض فی صلاتها - والدارمی فی ”السنن“ (968)
(52/1) فی الطہارة: باب المرأة تجنب ثم تحيض - وابن ابی شیبہ 76/1

(اخرجہ) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال وبہ ناخذ وهو قول ابی

حنیفۃ لا غسل علیہا حتی تطہر من حیضہا فتغتسل غسلًا واحدًا لہما جمیعاً

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، پھر انہوں نے کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے، ایسی عورت پر غسل کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک وہ حیض سے پاک نہیں ہو جاتی، (حیض سے پاک ہونے پر) وہ ان دونوں (یعنی جنابت اور حیض) کے لیے ایک ساتھ غسل لے گی۔

(400) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا طَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ

وَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى ذَهَبَ الْوَقْتُ بَعْدُ أَنْ تَكُونَ

مَشْغُولَةً فِي غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءُ

جب عورت نماز کے وقت نا پاک ہو جائے اور اس

غسل نہ کیا ہو اور اس کے غسل میں مشغول ہونے کے دوران

کا وقت رخصت ہو جائے تو اب اس پر قضا لازم نہیں ہوگی۔

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ

ناخذ اذا انقطع الدم فی وقت لا تقدر علی ان تغتسل فیہ حتی یمضی الوقت فلیس علیہا اعادۃ

تلك الصلاة وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، اگر اس عورت کو خون کی آمد اس وقت منقطع ہوتی ہے کہ اگر وہ غسل کرتی ہے تو اس وقت کی نماز کا وقت رخصت ہو جائے، اس پر اس نماز کی قضا لازم نہیں ہوگی، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(401) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - عثمان بن راشد کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا

ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا اغْتَسَلَ الْجُنُبُ وَنَسِيَ

الْمَضْمَضَةَ وَالْإِسْتِنْشَاقَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ

بِالْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

جب جنبی شخص غسل کرتے ہوئے کلی کرنا اور ناک

ڈالنا بھول جائے تو وہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے

ہمراہ دوبارہ وضو کر لے گا۔

(400) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (53) فی الطہارة: باب الحائض فی صلاتہا

(401) اخرجہ الدار قطنی فی ”السنن“ 404/5 فی الطہارة: المضمضة والاستنشاق فی غسل الجنابة - والمنذرى فی

179/1 (361) - وعلقه البيهقي فی ”السنن الكبرى“ 179/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن محمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بزرگوں یعنی ابو طاہر احمد بن حسین بن احمد کرنی (اور) ابو المعالی ثابت بن محمد بن ابی یزید مرقی ان دونوں نے - ابو حسن بن حسین بن عباس - قاضی ابو حسن عیسیٰ بن حامد قنطی - احمد بن خالد سلمی نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے تحت نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

402 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ عَنْ أَبِي حَرَّةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ حَسَنَ رَوَايَتٍ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ حَسَنَ لَمْ يَغْتَسِلْ فِيهَا وَنَعِمَتْ

امام ابو حنیفہ نے - ابان - ابو نصرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے تو یہ اچھی بات ہے اور جو غسل نہیں کرتا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے۔“

——***

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہندی - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن مالک بن محمد بن نوح - علی بن حرب - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (71) في الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعيد - وعبد الرزاق (5313)

جمعة: باب الغسل يوم الجمعة - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 119/1

(403) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِنْ

اغْتَسَلْتُ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكَتُهُ فَحَسَنٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جمعہ کے دن غسل کرتے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر تم غسل کر لیتے ہو تو یہ اچھا ہے اور اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔

——***

امام محمد بن حسن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(404) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ

وَلَا يَغْتَسِلُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا ہے کہ وہ (بعض اوقات) غسل کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور غسل کرتے تھے۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد اذا

اغتسلت للجمعة والعیدین فحسن وان ترکته فلا باس

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر تم جمعہ اور عیدین کے لیے غسل کرو تو یہ عمدہ ہے لیکن اگر تم اس کو ترک کر دیتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(405) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا نَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم (بعض اوقات) عید کی نماز ادا کرنے کے لئے جاتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔

——***

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(406) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

(403) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (68) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین - وفي ”الموطأ“

(404) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (69) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین

(405) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (70) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین - وفي ”الموطأ“

حسن روایت: اِنَّهُ قَالَ لَا مَرَاتَه وَهِيَ تَغْتَسِلُ خَلْلِيهِ
خَسَاءٍ يَغْنَى الشَّعْرَ لَا تَتَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلَةٌ اتَّقَى عَلَيْكَ
اہلیہ سے کہا، جو غسل کرنے لگی تھیں، کہ تم پانی کے ذریعے خلال
کرنا، یعنی اپنے بالوں کا خلال کرنا، ورنہ آگ ان کا خلال کرے
گی، اس لئے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
یہیم بن حیش - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(407) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب - حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ
روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: اَنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ أَلَا يُوجِبُ الْمَاءُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانُ
وَعَابَتِ الْحَشْفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ
ایک سائل نے آپ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا پانی
(یعنی غسل) صرف پانی (یعنی انزال) کے ذریعے لازم ہوتا
ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں
اور حشفہ غائب ہو جائے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال
ہو یا نہ ہو یا نہ ہو۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر -
محمد بن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہشام محمد بن حفص کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت کی ہے۔

(408) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعُرْزَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ :
امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبد اللہ بن ابوسلیمان عزمی - عمرو
بن شعیب - انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ جِبْ
غَسَلَ غَيْرُ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانُ
وَرَأَى الْحَشْفَةَ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ
ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا پانی (انزال)
کے علاوہ بھی غسل واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جی ہاں! جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے

(408) اخرجہ احمد 178/2 - وابن ابی شیبہ 84/1 - ومن طریقہ ابن ماجہ (611) والخطیب فی "تاریخ بغداد"

311/2 - والزیبیدی فی "عقود الجواهر" 67/1 من حدیث عبد اللہ بن عمرو

خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن نصر بن طالب - ابوحسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابوہشام محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسر و یحییٰ نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(409) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَسِيِّ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :

مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهَا أَمَرَتْ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَدَعَ

الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا وَأَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ بَعْدَ أَنْ

تَغْتَسِلَ لِكُلِّ طَهْرٍ

——***

حافظ ابن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی ابن حسن اشثانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشثانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(410) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِمَامِ ابُو حَنِيفَةَ - حَمَّادُ بْنُ اِبُو سَلِيمَانَ کے حوالے سے

(408) وقد تقدم - وهو حديث سابقه

(409) قد تقدم في (392) .

(410) (الحسن الشيباني في الآثار) (54) في الطهارة: باب النفساء والحبلى ترى الدم

ہیم قال :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سن روایت: النَّفْسَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتُ قَعْدَتِ

نفاس والی عورت کی جب کوئی متعین عادت نہ ہو تو وہ دیگر خواتین کے وقت کے حساب سے بیٹھی رہے گی (یعنی اتنے دن نفاس میں گزارے گی)

قَعْدَتِ نِسَائِهَا

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابن حنیفۃ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنها نفساء ما بينها وبين اربعین يوماً فاذا زادت علی ذلك اغتسلت وتوضأت لوقت کل صلوۃ وصلت وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد سے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے جب (خون کی آمد) اس کے بھی ہو تو وہ عورت (مستحاضہ شمار ہوگی وہ) غسل کر لے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے گی اور نماز ادا کرے گی امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے

411- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہیم قال :

سن روایت: إِذَا رَأَتْ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ

جب حاملہ عورت کو جب خون نظر آئے تو وہ حائضہ شمار نہیں ہوگی وہ نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت بھی کر سکے گا اور وہ عورت ہر وہ کام کر سکتی ہے جو کوئی پاک عورت کر سکتی ہے۔

حَائِضٌ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَأْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا سَعَى الظَّاهِرُ

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

412- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہیم قال :

(اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (55) فی الطہارۃ: باب النفساء والحبلی تری الدم -والدارمی فی ”السنن“ 153 (941) فی الطہارۃ: باب اذا اختلطت علی المرأة أيام حیضها .

متن روایت: الْحُبْلَى تُصَلَّى أَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَإِنْ رَأَتْ الدَّمَ لَأَنْ دَمَ الْحُبْلَى لَا يَكُونُ حَيْضًا وَإِنْ أَوْصَتْ وَهِيَ تُطَلَّقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثَّلَاثِ

حاملہ عورت ہمیشہ نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ بچہ جنم نہیں دیتی خواہ درمیان میں اُسے خون بھی نظر آجائے کیونکہ حاملہ کا نکلنے والا خون حیض نہیں ہوتا ہے اور اگر حاملہ عورت وصیت کرے اور اسے طلاق بھی ہو چکی ہو اور پھر اس کا انتقال جائے تو اس کی وصیت ایک تہائی حصے میں سے نافذ ہوگی۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(413) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْبَصَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابان بن ابوعمیاش بصری - ابوحنیفہ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ اقْتَصَرَ عَلَى الْوُضُوءِ فَلَا حَرَجَ

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے تو یہ اچھی بات ہے جو وضو پر اکتفاء کر لے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - اسماعیل بن محمد بن ابوبکر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن خالد - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن مقاتل (اور) اسحاق بن سہل رازی ان دونوں نے - ادریس بن احمد - حسن بن زیاد رحمہم اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(414) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

امام ابوحنیفہ نے - ابان بن ابوعمیاش کے حوالے سے

(412) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (56) فی الطہارة: باب النفساء والحبلی تری الدم - والدم - السنن 183/1 (945) فی الطہارة: باب اذا اختلطت علی المرأة ايام حیضها .

(413) اخرجہ عبد الرزاق (5313) فی الجمعة: باب الغسل يوم الجمعة والطیب والسواک - وعبد بن حمید (1077) -

(629 كشف الاستار) - والہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 175/2

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ مَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ

روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن وضو کرے تو یہ کافی ہے اور ٹھیک ہے لیکن جو شخص غسل کرے تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ۔ اسماعیل بن احمد بن زیاد۔ اسماعیل بن ابی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اسی مضمون میں نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوالفضل احمد بن خیرون۔ ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے تو یہ عمدہ ہے اور جو غسل نہ کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن خیرون۔ ابن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ احمد بن جعفر۔ ادریس بن ابراہیم۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ (یہ روایت نقل کی ہے):

انه قال عليه الصلاة والسلام من تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغَسْلُ أَفْضَلُ

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے صرف) وضو کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے لیکن جو غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے“

انہوں نے یہ روایت عبد الملک بن عبد القاہر۔ ابوحسن بن قشیش۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عروبہ حرانی۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ محمد بن حسن۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ ابان۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہی طرق سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت امام ابو حنیفہ۔ ابان۔ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔ ابن خسرو کہتے ہیں: کثیر سری احمد نے ہمیں حدیث بیان کی: ابوقاسم عبد اللہ بن حسین بن محمد نے۔ ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف۔ محمد بن عبد اللہ بن غتاب۔ اسماعیل بن ابوکثیر قاضی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے ابان نے۔ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال عليه الصلاة والسلام من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے) غسل کرے تو یہ عمدہ ہے اور جو غسل نہ

کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے“

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

(415) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَنْسَسُ الْبَيْتُ الْحَمَامُ بَيْتٌ لَا يُسْتَرُ وَمَاءٌ لَا يُطَهَّرُ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”برا گھر حمام ہے جو ایک ایسا گھر ہے جس میں پرندوں کا بیٹ نہ ہو اور ایسا پانی نہیں ہوتا جو پاک ہو (یا پاک کرنے والا ہو)“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - خضر بن ابان ہاشمی - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(416) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں وہ اُس سے وضو بھی کر لے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبید اللہ بن بکیر تمار - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(415) اخرجہ الحصكفي في "مسند الامام" (75) - والبيهقي في "شعب اليمان" (772) - والديلمى في "مسند الفردوس" (2149).

(416) اخرجہ الحصكفي في "مسند الامام" (42) - ومسلم (281) - وابن ماجه (343) في الطهارة: باب النهي عن البول في الراكد - واحمد 341/3 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 97/1 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 141/1.

- (417) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
- امام ابو حنیفہ نے - ہیشم بن حبیب - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
- ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔“
- متن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

——***

- حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عثمان - ضرار - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
- انہوں نے یہ روایت بن عقدہ - علی بن محمد بن سعید عوفی - امام ابو یوسف - امام ابو حنیفہ - ہیشم - عامر کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

- (418) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَرَاهِيمَ قَالَ:
- امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
- ”جب خون یا پیشاب یا کوئی اور نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہوئی ہو (اور تم نے اس کپڑے میں نماز ادا کر لی ہو) تو تم اپنی نماز کو دہراؤ گے، لیکن اگر اس سے کم مقدار میں ہو تو تم اپنی نماز کو جاری رکھو گے۔“
- متن روایت: إِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهِمِ أَوْ الْبُولِ أَوْ غَيْرِهِ فَأَعِدْ صَلَاتَكَ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ قَامِضٌ عَلَى صَلَاتِكَ

——***

- (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يعجزيه حتى يكون اكثر من قدر الدرهم الكبير المثلقال فاذا كان كذلك لم تجز صلاته وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه
- امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، یہ اس کے لیے اس وقت تک جائز ہوگا جب تک وہ (نجاست) ایک حقال والے بڑے درہم کی مقدار جتنی نہیں ہوتی، جب وہ اتنی ہو تو (اس کے ہمراہ) آدمی کی نماز جائز نہیں ہوگی۔

- (417) اخرجہ الحسكفي في "مسند الامام" (43) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 14/1 - وابن حبان (1251) - والنسائي 49/1 في الطهارة: باب الماء الدائم - واحمد 2/492 - وابن ابى شيبة 1/141 - وعبد الرزاق (300) - وابو عوانة 1/286
- (418) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (147) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وابن ابى شيبة 392/1 في الصلاة: باب في الرجل وفي ثوبه او جسده دم .

امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(419) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتْهُ الْهَرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنْ

الْإِنَاءِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِنْهُ وَشَرِبَ مَا بَقِيَ

امام ابو حنیفہ نے - شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اسی دوران ایک

آئی اور (پانی کے) برتن میں سے پینے لگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اُس پانی کے ذریعے وضو بھی کر لیا اور جو پانی بچا تھا اُسے پی لیا۔

لیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منکدر - سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(420) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ الْبَكْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ لِسَوْدَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوْ

انْتَفَعُوا بِأَهَابِهَا قَالَ فَسَلَخُوا جِلْدَ تِلْكَ الشَّاةِ

فَجَعَلُوهُ سِقَاءً فِي الْبَيْتِ حَتَّى صَارَ شَنَا

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب بکری - عکرمہ کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے

ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کے مالکان اگر اس کی کھال کے ذریعے نفع حاصل کرتے تو

کوئی حرج نہ ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے کھال

کی کھال اتاری اور اس کے ذریعے گھر میں ایک مشکیزہ

(اور وہ اتنا استعمال کیا) کہ وہ پرانا ہو گیا (یعنی پرانا ہونے تک

لوگ اُسے استعمال کرتے رہے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حبان -

ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(419) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (44) - وابو يعلى (4951) - والبخار (144/1) (275) - والطحاوي في "شرح الآثار" 19/1 في الطهارة: باب سؤر الهر - وابو داؤد (76) في الطهارة: باب سؤر الهرة .

(420) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (79) - وابو يعلى (2334) - واحمد (327/1) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 471/1 في الطهارة - وابن حبان (1281) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 471/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابن اشید نے اس روایت کو - ابن کاس - احمد بن حازم - ابو غرزہ - عبید بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

(421) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاطٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَوَايَ: أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ

امام ابو حنیفہ نے - سماک - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ (دباغت کی وجہ سے) پاک ہو جاتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(422) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: مَنْ رَوَايَ: أَنَّهُ قَالَ ذَكَاءُ كُلِّ مِسْكٍ دِبَاغُهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”ہر کھال کو پاک کرنے کا طریقہ اس کی دباغت ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے یہ روایت - اپنے والد محمد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(423) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(421) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (78) - والطحاوی ”شرح معانی الآثار“ 469/2 - وفی ”شرح مشکوٰۃ“ 262/4 - وابن حبان (1287) - والبغوی فی ”شرح السنة“ (303) - ومالك فی ”الموطأ“ (17) فی الصيد - والشافعی 23/1

(422) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (865) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد عن عمر

إِبْرَاهِيمَ:

نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

مُتَن رَوَايَت: أَنَّهُ رَأَى عَلَى حَمَادٍ قُلُوسَ ثَعَالِبٍ

ایک مرتبہ انہوں نے حماد کے سر پر ثعالب (لومڑی) کی

وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِجُلُودِ النَّمْرِ

(کھال کی) بنی ہوئی ٹوپی دیکھی وہ چیتے کی کھال (کو پہننے) میں

کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

——***

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(424) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مُتَن رَوَايَت: كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ

ہر وہ چیز جو کھال کو خراب ہونے سے بچائے وہ دباغت

(شمار) ہوتی ہے۔

دَبَاغٌ

——***

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(425) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مُتَن رَوَايَت: إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ الدَّمِ قَدَرُ

جب تمہارے کپڑے پر درہم کی مقدار میں یا اس سے

الدِّرْهِمِ أَوْ أَقَلَّ أَجْزَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ

خون لگ جائے تو تمہارے لئے اس کپڑے میں نماز ادا کرنا

أَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ لَمْ يُجْزِئَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ

جائز ہے لیکن اگر وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے

حَتَّى تَغْسِلَهُ

اس کپڑے میں نماز ادا کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب

تک تم اسے دھو نہیں لیتے ہو۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

(423) اخبر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (864) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد - وابن ابی

(4909) فی العقیقة: باب فی لبس القلائس - وابن سعد فی ”الطبقات“ 280/6

(424) اخبر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (866) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد - وعبد

64/1 (194) فی الطہارة: باب جلود الميتة اذا دبغت - وابن ابی شیبہ 381/8 (4836) فی العقیقة: باب فی الفراء من جلود

اذا دبغت - وابن سعد فی ”الطبقات“ 281/6

(425) قد تقدم فی (418) نحوه .

ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(426) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ابراهیم بن حنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ہمام
 بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:
 سن روایت: لَقَدْ كُنْتُ أَفْرَكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ
 میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسے کھرچ دیا کرتی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی - فضل بن عباس - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریع کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
 ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان عائشة رضي الله عنها اضافت رجلاً وارسلت اليه ملحفة فالتحف بها بالليل فاصابته جنابة
 فغسل الملحفة كلها فبلغ عائشة فقالت ما اراد بغسل الملحفة انما كان يجزئه ان يفركه لقد
 كنت افركه عن ثوب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم يصلي فيه

”سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کو مہمان کے طور پر ٹھہرایا، انہوں نے اس کو ایک لحاف بھجوا دیا جو اس نے رات کو اوڑھ لیا، رات
 کے وقت اس کو جنابت لاحق ہو گئی (جس کا نشان اس لحاف پر لگا) تو اس نے پورا لحاف دھو دیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کی اطلاع ملی
 تو انہوں نے فرمایا: اس نے لحاف کو دھویا کیوں ہے؟ اس کے لیے اتنا ہیں کافی تھا، کہ وہ اس سے (جنابت کے نشان کو) کھرچ
 رہا تھا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو کھرچ دیتی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔“

حافظ ابن خردنب نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں پہلے والے الفاظ کے ساتھ - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال -
 عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہدی باللہ - ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن جنادہ - ابوحسن محمد بن
 حسن بن عبد اللہ - فضل بن عباس تسری - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(اخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (76) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 48/1 - ومسلم (288)

(116) - والترمذي (371) - وابن ماجه (537) - واحمد (125/6) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 417/2 في

(427) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي السَّنَوْرِ تَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ قَالَ هِيَ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْرَبَ فَضْلُهَا فَسَأَلَهُ
أَيُّ طَهْرٍ بِفَضْلِهَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ
أَرْخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهَهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

اگر بلی کسی برتن میں سے پی لے تو اس کے بارے میں
یہ فرماتے ہیں: یہ گھر میں آنے جانے والوں میں سے ہے
کے بچائے ہوئے پانی کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے، سائل نے
اُن سے سوال کیا: اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے وضو
کے لئے طہارت (وضو) حاصل کی جاسکتی ہے، انہوں نے فرمایا
بے شک اللہ تعالیٰ نے پانی کے بارے میں رخصت دی ہے، پانی
اس کے بارے میں کوئی حکم دیا ہے، اور نہ ہی اس سے منع کیا ہے۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی کتاب الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال محمد قال الامام

ابو حنیفۃ غیرہ احب الی وان ترضا بہ اجزاه قال محمد وکذلك شرب غیرہ احب الی وان

ترضا بہ اجزاه قال محمد وبقول ابی حنیفۃ ناخذ

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد فرماتے ہیں: اس کے علاوہ دوسرا پانی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا البتہ اگر آدمی اس کے ساتھ وضو کر لیتا ہے تو یہ اس کے
لیے جائز ہوگا، امام محمد فرماتے ہیں: اسی طرح اس کی بجائے کسی اور پانی کو پی لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، اور اگر آتش
کے ذریعے وضو کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا، امام محمد فرماتے ہیں: ہم امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(428) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا خَيْرَ فِي سُورِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَلَا
يُتَوَضَّأُ بِسُورِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَيَتَوَضَّأُ بِسُورِ
الْفَرَسِ وَالْبَرْدُونِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”خچر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔
اور گدھے کے جوٹھے کے ذریعے وضو نہیں کیا جائے گا۔
گھوڑے، برذون (ترکی گھوڑے)، بکری اور اونٹ کے جوٹھے
کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔“

(427) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (6) فی الطہارۃ: باب ما یجزئ من الوضوء - وعبد الرزاق (366) فی

الطہارۃ: باب سور الدواب - وابن ابی شیبۃ 31/1 فی الطہارات: باب من رخص فی الوضوء بسور الہر .

(428) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (7) - وعبد الرزاق (366) فی الطہارۃ: باب سور الدواب - وابن ابی شیبۃ 30/1

فی الطہارات: باب فی الوضوء بسور الحمار والکلب من کرہہ .

اخرجه محمد في الآثار فرواه عن ابو حنيفة وقال وبهذا كله ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله

عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(425) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ
ضَرَّافٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سند روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلُ مِنْهُ أَوْ
يُحْتَمَلُ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم صراف - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس سے غسل کر لیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ابن ابو مقاتل بزاز ہروی - محمد بن عثمان بن ابراہیم کوئی - ضرار - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(431) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ
عَلِ الْبَصْرَةِ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حسن بصری فرماتے ہیں:

جگالی کرنے والے کسی بھی (جانور) کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد كان ابو حنيفة يكرهه ويقول ان وقع في وضوء افسد الوضوء وان اصاب الثوب منه شيء كثير ثم صلى فيه اعاد الصلاة ثم قال محمد واما انا فلا ارى به باسا لا يفسد ماء اولاً وضوء اولاً ثوباً امام محمد بن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں: اگر یہ وضو کے پانی میں گر جائے تو یہ پانی کو فاسد کرے گا اور اگر اس کی زیادہ مقدار کپڑے پر لگ جائے اور آدمی اس کپڑے میں نماز ادا کر لے تو وہ اس نماز کو دہرائے گا پھر امام محمد (425) قد تقدم في (417) .

(432) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (33) فی الطہارة: باب ابوالبیہائم وغیرہا - وعبد الرزاق (1483) فی الطہارة: باب ابوالدواب وروثها - وابن ابی شیبہ 1/115 فی الطہارات: باب فی بول البعیر والشاة یصیب الثوب .

فرماتے ہیں: البتہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں، نہ یہ پانی کو فاسد کرتا ہے نہ وضو (کے پانی) کو اور نہ ہی کپڑے کو (خراب کرتا ہے)۔

(431) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

مِثْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ

”جس شخص کے کپڑے پر بچے کا پیشاب لگ جاتا ہے
کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ بچہ کچھ کھاتا یا پی پیتا ہے
تو تمہارے لئے یہ جائز ہوگا کہ تم اس جگہ پر کچھ پانی بہا دو۔“

قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَكَلَ وَشَرِبَ أَجْزَأَكَ أَنْ تُصِيبَ

عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا

——***

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال واحب الينا ان يغسله

غسلاً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی اس کو دھو لے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(432) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ہيثم بن حبيب - شعبي کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں:

حَبِيبٍ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ:

مِثْنُ رَوَايَتٍ: أَرْبَعٌ لَا يُنَجِّسُهُنَّ شَيْءٌ الْمَاءُ

چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے
پانی، زمین، کپڑا اور جسم۔

وَالْأَرْضُ وَالْثَوْبُ وَالْجَسَدُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن یحییٰ
واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد

(431) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (35) في الطهارة: باب ابواب البهائم وغيرها .

(432) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (25) في الطهارة: باب ما لا ينجسه شيء - وعبد الرزاق (309) في الطهارة

باب الماء يمسسه الجنب او يدخله - وابن ابي شيبة 173/1 في الطهارة: باب في مجالسة الجنب - والبيهقي في "السنن" (173/1)

267/1 - والبغوي في "شرح السنة" 31/2

وتفسير ذلك عندنا ان ذلك اذا اصابه القذر فغسل ذلك عنه فلم يحمل قدراً وانما المعنى في الماء عندنا اذا كان كثيراً او جارياً انه لا يحمل خبثاً والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے: (زمین، کپڑے اور جسم کا حکم یہ ہے) کہ جب ان پر نجاست لگ جائے پھر اس کو پانی کے ذریعے دھولیا جائے تو وہ نجس نہیں رہتے ہیں جبکہ ہمارے نزدیک پانی کا حکم یہ ہے: جب وہ زیادہ ہو یا بہہ رہا ہو تو وہ نجس نہیں ہوتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفصل الخامس في المسح على الخفين وغيرهما

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

(433) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنَادٍ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ فِي السَّفَرِ عَلَى الْخُفَيْنِ وَلَمْ يَوَقِّتْ)

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سفر کے دوران موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اس کی کوئی مدت متعین نہیں کی ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - سلیمان بن عبید اللہ - مروان بن معاویہ فزاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(434) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حکم بن عتبہ - قاسم بن خمیرہ - شرح بن ہانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مَسَحُ الْمُسَافِرِ عَلَى الْخُفَيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَالْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً“

”مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا اور مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک کرے گا۔“

(435) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (64) - والدارقطني (12) 196 - وعبد الرزاق (763) و(804) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 280/1 - موقوفاً على ابن عمر رضي الله عنهما

(436) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (55) - وابن حبان (1322) - وابن خزيمة (195) - وابن شعبة 177/1 في الطهارة

محمد 113/1 - ومسلم (276) في الطهارة - وابو عروانة 361/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 272/1

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن بکر بلخی - ابراہیم بن یوسف کوفی (اور) محمد بن یزید - مسیب بن اسحاق - فلح بن محمد (اور) احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن زیاد - ایوب بن سلیمان (-) عبد اللہ بن احمد طواووسی - محمد بن کمال ان سب نے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان شریح بن ہانی قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا ای مسح علی الخفین فقالت انت علیاً فاسالہ فانہ کان یسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال شریح فاتیئت علیاً فسالته فقال..... الحدیث

شرح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں شریح بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا..... (المحدیث)
 انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو حامد احمد بن رستہ کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اس وقت وہاں موجود تھا - یہ روایت محمد بن مغیرہ نے - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ - ابراہیم بن سعدہ - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن شیبہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے پاس شیبہ بن عبد الرحمن بن اسحاق کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی یہ روایت اسد بن عمرو کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مکمل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد الرحمن بن یوسف - احمد بن خلف - قاسم بن حکم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شیبہ مؤذن - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

سے روایت کی ہے۔

(435) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ كَيْسَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَسَنٌ رَوَايَتُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخَفَّيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حکم بن عتیبہ - ابن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابوبکر محمد بن خلف بن ایوب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن شمس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(436) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سُرَّحِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَسَنٌ رَوَايَتُ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَّيْنِ كَقِيمِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَهْنٍ لَا يَخْرُجُ حَفِيَّهُ إِنْ شَاءَ إِذَا لَبَسَهُمَا وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو عبد اللہ جدلی - حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں اگر وہ چاہے تو اس دوران وہ موزے نہ اتارے بشرطیکہ جب اُس نے موزے پہنے ہوں اُس وقت وہ با وضو حالت میں ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون بلخی (اور) احید بن حسین یمانی سے ان سب نے - ابن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: مکی (بن ابراہیم) فرماتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ نے - ابو معشر کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے اس کی مانند روایت ہمیں بیان کی ہے۔

بخاری نے یہ روایت - ابوسعید فراء - علی بن مصعب - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الخرجه ابن ابی شیبہ 22/1 فی الطہارۃ: من کان یری المسح علی العامة - ومسلم 231/1 (84) - والطبرانی 12/6 - والنسائی فی "الصغری" (104) - والبزار فی "المسند" (1358) - وابن خزیمہ (185) - والبیہقی فی "الکبری" 61/1

الخرجه الحمصکی فی "مسند الامام" (65) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 81/1 - وابن خزیمہ (1332) - والطبرانی

کبیر" (5157) - والحمیدی (437) - واحمد 213/5 - وابو عوانہ 262/1

انہوں نے یہ روایت ایوب بن اسحاق سرحسی - ابواسحاق بن ابراہیم - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی - احمد بن یعقوب بلخی - اصرم بن حوشب ہمدانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمن بن محمد اصفہانی - اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور ابراہیم صالح سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی سے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابومحمد جوہری - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہدی باللہ - ابوقاسم عبید اللہ بن احمد بن علی صیدلانی - ابوبکر محمد بن محمد نیشاپوری - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(437) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَإِنَّمَا صَحِبَتْهُ بَعْدَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ اس نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا، ہمام نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - عبدالکریم - دارقطنی - قاضی حسین بن حسین انطاکی - ابوعلی احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم کے حوالے سے (437) اخراجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (12) - والحصکفی فی ”مسند الامام“ (58) و (59) - وابن حبان (1335) - وعبد الرزاق (756) - والحمیدی (797) - والطیالسی 55/1 - وابن ابی شیبہ 176/1 - واحمد 358/4 - والبخاری (382) الصلاة: باب الصلاة في الخفاف

سے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے حضرت جریر (بن عبد اللہ بن جلی رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا۔

(438) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مسن روایت: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ فَخَرَجَ يَدِيهِ مِنْ تَحْتِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے جسم پر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں تو آپ نے نیچے کی طرف سے بازو باہر نکالے اور وضو کیا، آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - حسن بن محمد صباح زعفرانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - حسن بن صباح - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَضَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ فَخَرَجَ يَدِيهِ مِنْ جَنْبِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کروایا آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ نے اس کے پہلو میں سے (یعنی بازو) باہر نکال کر وضو کیا اور آپ نے (اس وضو میں) اپنے موزوں پر مسح کیا۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر - ابوحسن علی بن محمد بن حسن - ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابہری - ابوعروہ بن حسن بن محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمر - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد حسن جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوحسن علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن حجاج - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابومظفر ہناد بن نسفی - ابوحسین محمد بن حسین بن محمد قطان - محمد بن عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن سماک - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

(438) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (11) في: الطهارة: باب المسح على الخفين - والحصكفي في "مسند الامام"

(50) - والطحطاوى في "شرح معاني الآثار" 83/1 في: الطهارة: باب المسح على الخفين - والبيهقي في "السنن الكبرى"

923 - وابوداؤد (149) في الطهارة: باب المسح على الخفين .

روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسین بن عمر بن برہان غزال - عثمان بن احمد دقاق - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان بن صدقہ - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ - حماد - شععی - ابراہیم بن مغیرہ بن شعبہ - انہوں نے اپنے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(439) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیشم بن حبیب صیرفی - عامر شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ جُبَّتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا، آپ نے شامی پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں، تو آپ نے جبے کے نیچے سے دونوں بازو باہر نکالے (اور انہیں دھویا)

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسین بن ایوب - یحییٰ بن محمد بن علی - انہوں نے اپنے نانا محمد بن ابراہیم بن امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے
ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو المعالی ثابت بن بندار - حسن بن حسین بن عباس بغالی - محمد بن حسن بن یقطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(440) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - امام جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(439) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(440) قد تقدم في (436) .

لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْلِيَّهِنَّ
فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک
رات ہے جبکہ مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن بن عمر - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن یحییٰ بن یعیش - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے
پنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا ينزع خفيه اذا لبسهما وهما طاهران

”موزوں کو (وضو کرتے ہوئے) اتار نہیں جائے گا جبکہ آدمی نے با وضو حالت میں انہیں پہنا ہو۔“

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے
دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

اسماعیل بن حماد بیان کرتے ہیں: محمد بن ابان اور روح بن مسافر نے حماد کے حوالے سے بالکل اسی کی مانند روایت مجھے
بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت حمزہ نیشاپوری - حماد بن حکیم طالقانی - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید کوفی - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسین بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد
بن زرقویہ - ابوہل احمد بن محمد بن زیاد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن زیاد تک اسی سند کے ساتھ اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - متقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون - ابوطالب محمد بن حسن بن احمد - ابوبکر بن مالک قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمن متقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوعبداللہ محمد بن علی بن اسماعیل حافظ ایلی - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسن بن حسین بغالی - عبید اللہ بن محمد بن احمد بزاز - محمد بن حماد ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور - حسان بن ابراہیم کرمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(441) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: متن روایت: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَلَمْ يَنْزَعْهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شعبی - ابراہیم بن ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا، آپ نے انہیں اتار انہیں اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ لیکن دوسرے لفظوں میں نقل کی ہے۔

عن المغيرة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر فانطلق نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ضيق كميها و كنت اصب يعني على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

(441) قد تقدم في (438) .

وسلم الماء فتوضا وضوءه للصلاة ومسح على خفيه ولم ينزعهما

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک طرف) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی پھر آپ واپس تشریف لائے آپ نے تنگ آستینوں والا ایک رومی جب پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آستینوں کی تنگی کی وجہ سے اس کو اوپر کیا (اور اس کے نیچے سے بازو دھونے کے لیے باہر نکالے) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی انڈیلتا رہا آپ نے نماز کے وضو کا سا وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا آپ نے ان (موزوں) کو اتارا نہیں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو دوسری روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اصب الماء عليه من اداة

میں برتن میں سے آپ کے لیے پانی انڈیلتا رہا۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

ثم تقدم و صلى

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی“

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ مکی نے حماد کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے: امام ابوحنیفہ نے شععی کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوعلی سختویہ بن مرزبان مولیٰ بنی ہاشم - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یوسف سمنانی - عمار بن خالد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم توضا ومسح على خفيه

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حسن بن محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

(442) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَ سَعْدُ أَمْسَحْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا يَعْجِزُنِي وَقَالَ سَعْدُ أَمْسَحْ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمَّكَ أَفْقَهُ مِنْكَ سُنَّةٌ

روایت نقل کی ہے: سالم بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے درمیان موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسح کرتا ہوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو مسح کرتا ہوں یہ دونوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تمہارے چچا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سنت کا تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابی جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (443) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ الْحَارِثِ بْنَ أَبِي ضَرَّارٍ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ قَاتَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان - ابراہیم نخعی - محمد بن عمرو بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے تین دن اور تین راتوں تک موزوں پہن اتارے۔

...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (442) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (8) - والحصصکی فی "مسند الامام" (63) - واحمد 15/1 - والسنن الکبریٰ 269/1 - والبخاری (202) باب المسح علی الخفین - والنسائی 82/1 باب المسح علی الخفین - وابن ماجہ (546) باب المسح علی الخفین - والطبرانی فی "الکبیر" (86) - وعبد الرزاق (760) . (443) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (13) فی الطہارة: باب المسح علی الخفین - والطحاوی فی "شرح الآثار" 84/1 فی الطہارة: باب المسح علی الخفین کم هو؟ وعبد الرزاق (800) فی الطہارة: باب کم یمسح علی الخفین؟ والسنن الکبریٰ 277/1 - والطبرانی فی "الکبیر" (9241) .

(444) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:
 "وہ موزوں پر مسح کر لیا کرتے تھے۔"

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ
 ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(445) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ
 عَمْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ الْقُرَشِيِّ الْعَوْفِيِّ الْكُوفِيِّ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:
 رَأَيْتُ سَعْدًا يَمْسَحُ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ سَلْ عُمَرَ
 فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - ابو بکر عبد اللہ بن ابو جہم قرشی عوفی کوفی
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 بیان کرتے ہیں:
 میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (موزوں پر) مسح کرتے
 ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:
 تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرنا میں نے
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے
 بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ بن حسین کرخی - حسن بن شیب - امام ابو یوسف کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: محمد بن حسن اور اسد بن عمرو نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 امام محمد بن حسن نے اس کو "الآثار" میں اور اپنے نسخہ میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

(446) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
 سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:
 امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرشد - سلیمان بن بریدہ - ان
 کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (14) فی الطہارة: باب المسح علی الخفین - وعبد الرزاق (780) فی

طہارة: باب المسح علی الجوربین - وابن ابی شیبہ 190/1 فی الطہارات: باب المسح علی الجرموقین .

قد تقدم فی (442) .

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى خَمْسَ
صَلَوَاتٍ
نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا
(اس وضو کے ساتھ) پانچ نمازیں ادا کیں۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورئیس سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حم بن نوح - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے -
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(447) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ
ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا فَإِنَّمَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ
جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرے
انہیں اتار لے تو اب وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

...—...—...

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوغنائم محمد بن علی - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوبہل بن زیاد - حامد بن -
بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(448) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:
امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ابن -
والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بَوَضُوءٍ
نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچ نمازیں ایک
وضو کے ساتھ ادا کی تھیں (اور اس وضو میں) آپ نے موزوں

(446) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (56) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 41/1 - ومسلم (277) - واحد
351/5 - وابوداؤد (172) - والترمذي (61) - وابن ماجه (510) - وابن ابی شيبة 177/1 (9) - والبيهقي في "السنن الكبرى"
162/1

(447) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (15) في الطهارة: باب المسح على الخفين - وعبد الرزاق (222) في
الطهارة: باب نزع الخفين - وابن ابی شيبة 187/1 في الطهارة: باب في الرجل يمسح على خفيه ثم يخلعهما - والبيهقي في "السنن
الكبرى" 290/1

(448) قد تقدم في (446) .

وَأَجِدُ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا رَأَيْنَاكَ
صَنَعْتَ هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِاهِ وَسَلَّمَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ
مسح کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض
کی: آج سے پہلے ہم نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا
کیا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

(449) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابو حنیفہ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: فِي الرَّجُلِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ
قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ
جو شخص غسل جنابت ادا کرنے لگے اس کے بارے میں
ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ پٹی پر مسح کرے گا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد رحمه الله وبه ناخذ
وهو قول ابي حنيفة وان كان يخاف من مسحه على الجبائر ترك ان شاء واجزاه وهو قول ابي
حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر اس کو پٹی پر مسح کرنے سے (زخم
کے خراب ہو جانے کا) اندیشہ ہو تو اگر وہ چاہے تو اس کو ترک کر دے یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(450) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
سَيِّدِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ
سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابو مخارق - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس
شخص نے یہ روایت بیان کی ہے: جس نے حضرت جریر بن عبد
اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

حسن روایت: يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ مائدہ نازل ہونے کے

(451) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (30) في الطهارة: باب الوضوء لمن به قروح - وعبد الرزاق (622) في

طهارة: باب المسح على العصاب والجروح - وابن أبي شيبة 1361 في الطهارة: باب في المسح على الجبائر - والبيهقي في

السنن الكبرى 229/1

(452) قد تقدم في (437).

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ مَا
أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - حسن بن عمر بن شقیق - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرنی - حسین بن شہیب مؤذن - امام قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن سلیمان بن عمر عطار - بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم

اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وكان إسلامي بعد نزول المائدة

میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: زفر ابیض ابن اغر اور عبد اللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(451) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ
الصَّوَّافِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشام صواف - (ابن شہاب) زہری -
عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ - عبد اللہ بن محمد جو محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ کے بھانجے ہیں -

انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابراہیم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ - ابوحسن علی بن عبد العزیز طاہری -

ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن محمد یقطینی - ابو عباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابو یوسف -

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(452) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ شُرُوقِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ :
 عَنْ رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ :
 سَافِرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكَاِلِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

امام ابوحنیفہ نے - سعید بن مسروق ثوری - ابراہیم تیمی - عمرو بن میمون - ابو عبد اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”مسافر کے لئے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابو علی حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(453) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ بْنِ نَصِيبٍ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ :
 عَنْ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَعَلَيْهِ خُفَّاهُ
 فَخَرَجَ فَيَمْسَحُ عَلَيْهِمَا

امام ابوحنیفہ نے - ہشام بن عائذ بن نصیب اسدی کوفی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:
 وہ حمام میں داخل ہوئے انہوں نے موزے پہنے ہوئے تھے جب وہ باہر آئے تو انہوں نے ان پر مسح کر لیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن بن جعفر بن مدرار - انہوں نے اپنے چچا - خارجہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(454) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - ابو بکر بن ابوجہم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عَنْ رِوَايَةٍ: قَدِمْتُ عَلَى غَزْوٍ فِي الْعِرَاقِ فَإِذَا
 بَنُو مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْنَا لَهُ مَا هَذَا
 يَا ابْنَ عُمَرَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى أَبِيكَ فَسَلْهُ عَنْ
 مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاتَيْنَاهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

میں ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے عراق آیا تو وہاں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم اپنے والد کے پاس جاؤ گے تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

قد تقدم في (436) .

خرج ابن أبي شيبة 482/1 في الطيارة: باب المسح على الخفين

قد تقدم في (442) .

فَمَسَحْنَا

ہیں: جب میں اُن کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مس کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی (وضو کرتے ہوئے موزوں پر) مسح کر لیتے ہیں۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن منذر اعمش بلخی - ابراہیم بن یوسف - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - ابوسعید صغانی اور ابو مقاتل سرقندی سے نقل کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال عمر عمك افقه منك راينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يمسح فمسحنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے چچا (دینی احکام کے بارے میں) تم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو (موزوں پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی مسح کرتے ہیں۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابوعروہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن ابى حنيفة

(واخرجه) رحمه الله ايضاً في نسخته فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابن حنيفة رضى الله عنه وعنا به وعن جميع المسلمين آمين

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں

اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔



الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الصَّلَاةِ

پانچواں باب: نماز کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى سَبْعَةِ فُصُولٍ

یہ سات فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِي الْأَذَانِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقُنُوتِ وَاخْفَاءِ الْبِسْمِلَةِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسِتْرِ الْعَوْرَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي هَيْئَتِهَا وَالشَّكِّ فِيهَا وَشَرَائِطِ وَجُوبِهَا

الْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْإِمَامِ وَمَا يَكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

پہلی فصل نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کے بارے میں ہے۔

دوسری فصل قرأت، قنوت اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنے کے بارے میں ہے اور جو چیزیں

نماز کو فاسد کر دیتی ہیں اور ستر عورت کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کے بارے میں ہے۔

پانچویں فصل اس کی ہیئت، اس میں شک ہو جانے، اس کے وجوب کی شرائط کے بارے میں ہے۔

چھٹی فصل جماعت، امام کے آداب اور مسجد میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کے بارے میں ہے۔

ساتویں فصل جنازہ کے بارے میں ہے۔

الفصل الأول فی مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِي الْأَذَانِ

پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

(455) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَحْضُرَ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَنْكُرَ بِالصَّلَوَاتِ كُلِّهِنَّ
ثُمَّ أَمَرَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا
ثُمَّ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ وَقْتُ الصَّلَوَاتِ مَا
بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے
اسے یہ ہدایت کی کہ وہ تمام نمازیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ
کرے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تمام
نمازوں کے لئے جلدی کریں دوسرے دن آپ نے انہیں حکم دیا
کہ وہ تمام نمازیں تاخیر سے ادا کریں پھر آپ نے ارشاد فرمایا
(نمازوں کے) وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہیں
ہے؟ ان دو اوقات کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہوتا ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبه

ناخذ والمغرب وغيرها في هذا سواء الا انه يكره تاخيرها اذا غابت الشمس وهو قول ابی

حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس حوالے سے مغرب اور دیگر نمازوں کا حکم ایک
ہے تاہم (ایک حوالے سے مغرب کا حکم مختلف ہے) کہ جب سورج غروب ہو جائے تو اس میں تاخیر مکروہ ہے امام ابو حنیفہ
یہی قول ہے۔

(455) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (65) فی الصلاة: باب مَوَاقِيتِ الصلاة - ومسلم (613) فی الصلاة

ومواضع الصلاة: باب اوقات الخمس - وابو داؤد (395) فی الصلاة: باب فی المَوَاقِيتِ الصلاة - والترمذی (115) فی الصلاة

ماجة (667) فی الصلاة: مَوَاقِيتِ الصلاة - واحمد 349/5

- (456) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
 قَالَ: "سَمِعْتُ رَوَايتَ: أَبِرْدُوَا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ
 بَيْحِ جَهَنَّمَ" امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں: "ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت
 جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔"

——***

- (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد يؤخر الظهر في
 الصيف حتى يبرد بها ويصلى في الشتاء حين تنزل الشمس وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه
 امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 محمد فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں آدمی ظہر کی نماز کو اتنا مؤخر کرے گا کہ اس کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرے جبکہ سردیوں میں آدمی
 سورج ڈھل جانے کے (بعد تاخیر کے بغیر جلدی) ادا کر لے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
- (457) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 "سَمِعْتُ رَوَايتَ: أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ غَرَبَتْ
 قَالَ هَذَا حِينَ ذَلَّكَتْ" امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے
 سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
 "جب سورج غروب ہوا تو انہوں نے سورج کی طرف
 دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں یہ ڈوب جاتا ہے۔"

——***

- امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
- (458) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 "سَمِعْتُ رَوَايتَ: كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي
 قَدَارِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْهَلَالِ" امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو عبد
 اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 "ہم عصر کی نماز ادا کرتے تھے جب کہ سورج اتنی مقدار
 میں ہوتا تھا جتنا دوسری رات کا چاند ہوتا ہے۔"

(456) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (62) فی الصلاة: باب مواقيت الصلاة - وابن ابی شیبہ 325/1 فی

الصلوات: باب من كان يبرد بحق - والبخاري (369) - واورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 306/1

(457) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (67) فی الصلاة: باب مواقيت الصلاة

(458) اخرجہ عبد الرزاق (2089) فی الصلاة: باب وقت العصر - وابن ابی شیبہ (3310) فی الصلوات: من كان يؤخر العصر

يؤخر تاخيرها - والمارديني في "الجوهر النقي" 114/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - عمر بن حسن اشثانی - بشر بن موسیٰ - مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشثانی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(459) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی بھی چیز پر اس طرح اتفاق نہیں ہوا جتنا اس بات پر ہوا کہ فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا چاہئے اور مغرب کی نماز جلدی ادا کرنی چاہئے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(460) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت کی تو اذان بغیر اقامت کے بغیر انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا: لوگوں نے (مسجد میں) جو اقامت کہی تھی وہی کفایت کر جائے گی۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلّال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(459) - ... قلت وقد اخرج احمد 415/5 - والشاشی فی ”المسند“ (1129) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (4058) عن ابی یوسف - الانصاری قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ”بادروا بالصلاة المغرب قبل طلوع النجم“.

(460) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (133) - وعبد الرزاق (1961) و (1962) فی الصلاة: باب الرجل یصلی المصرب بغیر اقامة - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 406/1 - وابن ابی شیبہ 220/1 فی الاذان: من کان یقول: یجزئہ ان یصلی المصرب بغیر اذان - ومسلم 378/1 (26) - وابن خزيمة (1636).

إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

روایت نقل کی ہے:

متن روایت: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّشْوِيبِ فَقَالَ هُوَ مِمَّا
أَخَذَتْهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا أَخَذُوا وَذَكَرَ أَنَّ
تَشْوِيبَهُمْ كَانَ حِينَ يَفْرَغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَدَانِهِ أَنَّ
الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے تشویب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے لوگوں نے حد میں ایجاد کیا ہے لوگوں نے جو چیزیں بعد میں ایجاد کی ہیں ان میں سب سے بہتر ہے انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ تشویب اس وقت کہی جائے گی جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جائے گا اور اس میں دو مرتبہ یہ کہا جائے گا: نماز نیند سے بہتر ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابى حنيفة وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔
(464) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: الْآذَانُ وَالْإِقَامَةُ مَثْنِي مَثْنِي
”اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(465) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

(464) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (62) فی الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1790) فی الصلاة: باب الاذان - والدارقطنی (34) فی الصلاة: باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها - وابن ابی شیبہ 206/1 فی الاذان والاقامة - یشفع الاقامة - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 134/1 فی الصلاة: باب الاقامة کیف هی؟
(465) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (44) فی الصلاة: باب الاذان - وابن ابی شیبہ 222/1 فی الاذان والاقامة - فی النساء من قال: لیس علیہن اذان ولا اقامة .

ابراہیمؒ اَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں:

حسن روایت: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَلَا اِقَامَةٌ

”خواتین پر اذان دینا اور اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(466) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہؒ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں:

ابراہیمؒ اَنَّهُ قَالَ:

”حضرت بلالؓ کی اذان کے آخری کلمات اللہ

حسن روایت: كَانَ آخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ

اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہوتے تھے۔“

اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی ہے امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(467) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

امام ابوحنیفہؒ نے - عبد الملک بن عمیر - ابو غادیہ کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْغَادِيَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

”حضرت عمر بن خطابؓ عصر کی نماز کے بعد نماز ادا

حسن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ

کرنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے تھے۔“

خَضِرٍ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار (61) في الصلاة: باب الاذان - والنسائي (649) في الاذان: باب آخر

عبد الرزاق (1777) في الصلاة: باب بدء الاذان - والدارقطني (44) في الصلاة: باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار (153) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وابن ابي

350/2 في الصلوات: من قال: لا صلاة بعد الفجر .

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد حافظ۔ احمد بن حرب۔ ہوزہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل ابن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابونصر بن اشکاب۔ اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(468)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مجھے کسی بھی چیز پر ندامت نہیں ہوتی، جتنی اس بات پر ندامت ہوتی ہے جو حسن اور حسین کے حوالے سے ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن دونوں کے لئے اذان کی بات کیوں نہیں لی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اذان دینے والے کا گوشت جہنم کی آگ پر حرام ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر فرشتے زمین پر رہتے ہوتے تو وہ اذان دینے کے حوالے سے لوگوں پر غالب آجاتے۔“

أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
مَتْنُ رَوَايَةٍ: مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ مَا نَدِمْتُ عَلَى
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُ لَهُمَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ قَالَ وَلِحُومِ
الْمُؤَذِّنِينَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ وَقَالَ لَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ
كَانَتْ فِي الْأَرْضِ لَغَلَبُوا النَّاسَ عَلَى الْأَذَانِ

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان المعروف بہ خلیفہ تارخ بخارا کے حوالے سے۔ خلف بن محمد بن اسماعیل۔ محمد بن یعقوب بن حارث۔ ابوابراہیم اسحاق بن عبد اللہ۔ حسن بن محمد بن عمر۔ ابو مزاحم بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(469)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَوَايَتُ نَقْلُ كِي هِيَ: حَضْرَتُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرَمَتِهِ

(468) أخرجه الطبراني في "الوسط" 305/7 (7563) - والهيثمى في "مجمع الزوائد" 326/1 - وفي "مجمع البحرين" في الصلاة: فضل الاذان .

(469) أخرجه الطيالسي (2576) - وعبد بن حميد 205/1 (1458) .

حسن روایت: سُبُلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَوَاقِفِهَا

”نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن احمد بن نور بن خطاب ترمذی - جارود بن معاذ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(470) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حسن روایت: عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرُسُكُمْ فَحَرَسَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَمَا تَبَقَّظَ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ أَصْحَابُهُ وَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِأَصْحَابِهِ فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَفَّتِهَا

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے آخری پہر میں پڑاؤ کیا تو ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کی پہرہ داری کروں گا اس شخص نے ان کے لئے پہرہ داری شروع کی (یعنی صبح صادق کے وقت کا انتظار کرنے لگا) لیکن صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اس کی بھی آنکھ لگ گئی تو لوگوں کی آنکھ سورج کی تپش کی وجہ سے کھلی، نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ نے وضو کیا آپ کے ساتھیوں نے بھی وضو کیا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعت (سنتیں) ادا کیں پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی جس طرح آپ ﷺ اُس نماز کو اُن لوگوں کو اس کے مخصوص وقت میں پڑھایا کرتے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد رحمه الله تعالى

وبه ناخذ

(470) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (170) فی الصلاة: باب النوم قبل الصلاة - وابن حبان (2069) - وابن حبان (697) - والبیہقی فی ”دلائل النبوة“ 272/4 - وابوداؤد (435) فی الصلاة: باب فی من نام عن الصلاة او نسیها - وابو عوانة 253/2 - والترمذی (3163) .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(471) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا يَسُرُّنِي صَلَاةُ الرَّجُلِ حِينَ تَحْمَرُّ

الشَّمْسُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آدمی اس وقت نماز کرے جب سورج سرخ ہو چکا ہو (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة تكره الصلاة تلك الساعة الا ان تفوته العصر من يومه ذلك فيصلها تلك

الساعة فاما غيرها من الصلوات المكتوبات والتطوع فلا ينبغي ان يفعل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے، اس گھڑی میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر دن کی عصر کی نماز ادا نہ کی ہوئی ہو تو آدمی اس کو اس گھڑی میں ادا کر سکتا ہے، لیکن اس کے علاوہ اور کوئی بھی فرض یا نفل نماز اس وقت میں ادا نہیں کی جانی چاہیے۔

(472) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے تو گویا کہ اس کے

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ (فَكَانَ مَأْمُورًا بِتَرْكِ أَهْلِهِ وَمَالِهِ)

خانہ اور مال برباد ہو جائے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہی روایت اسی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں نقل کی ہے: (جو یہ ہیں):

قال بکروا بصلوة العصر

”عصر کی نماز جلدی ادا کرلو“

(471) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (155) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکره منها .

(472) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (88) - وابن حبان (1463) - وابن ابی شیبہ (342/1) - واحمد (361/5) - وابن

(694) فی الصلاة: باب میقات الصلاة فی الغیم - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ (444/1) - والبخاری (553) .

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - انہوں نے شیبان - شیخ ابن ابوکثیر سے روایت کی ہے - حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكمروا بصلوة العصر في يوم الغيم فان من فاتته صلوة العصر حتى تغرب الشمس فقد حبط عمله

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابراہم آلودن میں عصر کی نماز جلدی ادا کرلو، کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی ہو اور سورج غروب ہو جائے تو اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے“

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

بادروا بصلوة العصر

”عصر کی نماز جلدی ادا کرلو“۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ بن سالم اسدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مکمل طور پر روایت کی ہے۔

(473) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو پایا ہے کہ وہ عصر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کر کے ادا کرتے تھے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موکی - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم تتغير الشمس وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

(واخرجه عبد الرزاق (2042) و (2043) في الصلاة: باب المواقيت

-- قلت: وقد اخرجه احمد 289/6 - وابن ابي شيبة 323/1 - والترمذي (162) - وابو يعلى (6992) - قالت ام سلمة: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجلاً للظهر منكم وانتم اشد تعجلاً للعصر منه

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ سورج متغیر نہ ہوا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(474) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ حَزِينًا وَكَانَ

الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ حَزِينًا لِمَا رَأَى

مِنْ حُزْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ

يُصَلِّي فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ نَعَسَ فَاتَاهُ آتٍ فِي

النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مَا حُزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهَذَا

النَّاقُوسِ فَاتِهِ فَمَرُّهُ أَنْ يَأْمُرَ بِأَلَّا أَنْ يُؤَذَّنَ فَعَلِمَهُ

أَلَّا إِذَا نَ الْاَكْبَرُ اللَّهُ الْاَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى

عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ

اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ عَلِمَهُ الْإِقَامَةَ مِثْلَ

ذَلِكَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَأَذَانِ

النَّاسِ وَأَقَامَتِهِمْ فَأَقْبَلَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَعَدَ عَلَى بَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ

فَقَالَ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ رَأَى مِثْلَ

ذَلِكَ فَأَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

اسْتَأْذَنَ لِلْأَنْصَارِيِّ فَدَخَلَ وَأَخْبَرَ بِالَّذِي رَأَى فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثدہ۔ ابن بریدہ۔

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ

پاس سے گزرا اس نے نبی اکرم ﷺ کو پریشان دیکھا

شخص کے پاس بہت اناج تھا جب اس نے نبی اکرم ﷺ

پریشان دیکھا تو وہ بھی پریشانی کے عالم میں (اپنے گھر) گھر

اور اس نے کھانا پینا ترک کر دیا لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

کر دیا پھر وہ مسجد میں آیا اور نماز ادا کی اسی دوران اسے

گئی تو خواب میں کوئی شخص اس کے پاس آیا اور اس

دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو نبی اکرم ﷺ کس وجہ سے

پریشان ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ خواب میں

شخص نے کہا: وہ اس ناقوس کی وجہ سے پریشان ہیں تم

پاس جاؤ اور ان سے یہ کہو: وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا

وہ اذان دیں، پھر اس (خواب والے) شخص نے اس (سے)

کو (کو اذان کی تعلیم دی: اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ کہنا ہے شہد

لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہنا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ

ہے حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ کہنا ہے حی علی الفلاح دو مرتبہ کہنا

پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہنا ہے پھر اس نے اقامت

کلمات کی تعلیم اسی کی مانند دی اور اس کے آخر میں قدامت

الصلوٰۃ قدامت الصلوٰۃ کے کلمات کہے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ کہا۔ یہ وہی طریقہ ہے جو اذان اور اقامت کے حوالے

سے لوگوں میں آج کل رائج ہے پھر وہ انصاری شخص آیا

اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا وہاں سے حضرت ابو بکر

(474) أخرجه الطبرانی في "الوسط" 293/2 (2020) - وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 238/1 - وفي "مجمع البحار"

(624) في الصلاة: باب بدء الاذان .

بِمِثْلِ ذَلِكَ فَأَمَرَ بَلَالًا يُؤَذِّنُ بِذَلِكَ

کا گزر ہوا تو اس نے کہا: آپ میرے لئے بھی اندر آنے کی اجازت لے لیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے انہوں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا پھر انہوں نے انصاری کے لئے اجازت لی۔ انصاری اندر گیا اور اس نے جو خواب دیکھا تھا وہ بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر نے بھی اسی کی مانند ہمیں بتایا ہے، تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے مطابق اذان دیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - احمد بن نصر عتکی - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی - خارجہ بن مصعب بن خارجہ - مغیث بن بدیل ابن بنت خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی - عبد اللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ثنی بن محمد مروزی - یعلیٰ بن حمزہ - بشر بن یحییٰ - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے، میں نے اس سے روایت کی ہے: (یہ روایت) - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عتقہ - داؤد بن یحییٰ - ابوکریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، میں نے اس میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فصر به ابوبكر فقال له الانصاري استاذن لي على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فف

فدخل عليه فاخبره بذلك قال ابو بكر قد رايت مثل ذلك يا رسول الله

”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو اس انصاری نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے میرے لیے بھی اندر آنے کی اجازت دلوادیں انہوں نے ایسا ہی کیا وہ اندر گیا اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے بھی اس کی مانند خواب دیکھا ہے۔“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ۔ ابو بکر بن بشران۔ ابو حسن علی بن عمر دارقطنی۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم معدل۔ حسن بن محمد بن داؤد۔ ابراہیم بن علی بن عبد الجبار۔ حسین بن حسن بن عطیہ عقیلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم۔ ابن زرقویہ۔ ابو سہل۔ ابو بکر بن موسیٰ بن اسحاق۔ محمد بن علاء۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ ابو حنیفہ اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں بھی اور درمیانے حصے میں بھی اور آخری حصے میں (یعنی ہر حصے میں) وتر ادا کر لیتے تھے تاکہ مسلمانوں کے لئے زیادہ گنجائش ہو وہ اس میں سے جسے کو بھی اختیار کریں گے وہ درست ہوگا البتہ جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے وتر رات کے آخری حصے میں ادا کرنے چاہئیں۔“

(475)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ لِكَيْ يَكُونَ وَاسِعًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْ ذَلِكَ أَخَذُوا بِهِ كَانَ صَوَابًا غَيْرَ أَنَّ مَنْ طَمَعَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ وَتْرَهُ آخِرَ اللَّيْلِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اشرس سلمی نیشاپوری۔ حفص بن عبد اللہ (اور) عبد اللہ بن محمد بن علی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ (اور) قطن بن ابراہیم ان دونوں نے۔ حفص بن عبد اللہ (اور) احمد بن محمد شرقی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر بن داؤد سجزی (اور) علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی ان دونوں نے۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(475) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (160) - وابن أبي شيبة 287/2 باب فيمن أخر الوتر - واحمد 23/4 -

215/5 - والطبراني في "الكبير" 224/17 - وفي "الاوسط" 10/2 (686) - والطالسي 86 (616) .

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عثمان سعید بن ذاکر بخاری - سعد بن جناح بخاری - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں - محمد بن شوکہ - قاسم ابن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر - امام حنیفہ کے حوالے سے - حماد - ابراہیم - ابو عبد اللہ جدلی - حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ مؤدب - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن اسحاق نیشاپوری - احمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یحییٰ بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(476) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن حنیفہ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے بارے

میں فرمایا ہے: جس کے ذمے کئی نمازیں لازم ہوں کہ وہ شخص اس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے ذمے لازم نمازوں کی قضاء ادا نہیں کر لیتا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد بن آبنوسی - ابو بکر بن بشران - علی بن عمر دارقطنی - علی بن عبد اللہ بن حسن بن مکرم - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(قال) ابن خسرو وقال علی یعنی ابن عاصم فحدثت ابا حنیفة (عن) هشام (عن) الحسن انه قال

یَقْضِي مَا عَلَيْهِ فَإِنْ حَضَرَتْ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَصَلَاهَا فِي آخِرِ وَقْتِهَا ثُمَّ يَقْضِي مَا عَلَيْهِ وَلَا يَفْرُطُ فِي شَيْءٍ قَالَ فَتَرَكْتُ أَبُو حَنِيفَةَ قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ وَآخِذَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى

ابن خسرو بیان کرتے ہیں: علی بن عاصم فرماتے ہیں: میں نے ہشام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کو حسن کے بارے میں روایت بیان کی: کہ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اپنے ذمہ لازم نمازوں کی قضا کرے گا، اس دوران اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس آخری وقت میں ادا کرے گا، پھر وہ اپنے ذمہ لازم قضا نمازیں پڑھے گا اور کسی (اس وقت کی فرض نماز کی ادائیگی میں) کو تاعی نہیں کرے گا، راوی بیان کرتے ہیں: تو امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کا قول ترک کر دیا، اور حسن بصری کا قول اختیار کر لیا۔

(477) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِي عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يُصَلُّوها میں نے ابراہیم نخعی سے مغرب کی نماز سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے مجھے سے منع کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، یہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

——***

(اخر جلد) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا

غابت الشمس فلا صلاة على جنازة ولا غيرها قبل صلاة المغرب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے نماز جنازہ یا اور کوئی نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

(478) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ہے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

يَقُولُ: "عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ہے: "جب مؤذن اذان دیتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسی کی کلمات کہتے تھے، جو مؤذن کہتا تھا (یعنی آپ ﷺ کی کلمات)

مَتْنُ رَوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَهُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

کلمات کہتے تھے، جو مؤذن کہتا تھا (یعنی آپ ﷺ کی کلمات)

جَوَابُ دِيْعَتِهِ تَحْتِ

جواب دیتے تھے)

(477) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (146) فی الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة - وعبد الرزاق (2985)

الصلاة: باب الركعتين قبل المغرب - والمتقى الهندي فی "الكنز" (4126) .

(478) -- ... وقد اخرج احمد 168/2 - ومسلم (384) - وابوداؤد (523) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 143/1 -

حبان (1690) - والبيهقي فی "السنن الكبرى" 409/1 - عن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

سمعتهم مؤذناً فقولوا مثل ما يقول

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر نجری - موسیٰ بن بہلول - محمد بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(479) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَوَيْتُ: الْوِثْرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ مَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَأَكْلُ السُّحُورِ مَرَضَةٌ لِلرَّحْمَنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”رات کے ابتدائی حصے میں وِثْر ادا کرنا شیطان کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور سحری کھانا ”رحمان“ کی رضامندی کا باعث ہوتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - ابو جعفر محمد بن اسماعیل - سالم مولیٰ بن ہاشم - محمد بن بشر عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(480) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَيْتُ: أَسْفَرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ ثَوَابٍ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - یحییٰ بن فروخ - محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(481) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَبْعِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي بَرٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سمعی - عبد اللہ بن یزید خطمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(479) ... اخرجہ ابن ابی شیبہ 288/2 واحمد 272/5 والطبرانی فی "الکبیر" 679/17 - عن ابن مسعود قال من كل الليل ... وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اوله ووسطه وآخره فانتهي وتره الى السحر .

(480) اخرجہ احمد 135/2 - عن ابی الربیع قال: كنت مع ابن عمر فقلت له: اني اصلي معك الصبح ثم التفت فلا اري وجهه خبيسي ثم احيانا تسفر؟ قال: كذلك رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي واحببت ان اصلحها كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها .

(481) اخرجہ ابن ابی شیبہ 289/1 واحمد 418/5 والطيالسي (590) - والنسائي (4023) - والدارمي (1883) - والبخاري (1414) - وابن حبان (3858) - وابن ماجه (3020) .

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتتہ صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة واحدة

”ان کی عصر اور مغرب کی نمازیں فوت ہو گئیں تو انہوں نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ کیا۔“

حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابواسحاق (نامی راوی سے) یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

(482) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبَّيْعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَتْنُ رِوَايَةٍ: قَالَتْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَّا قَدَرٌ مَا يَنْزِلُ هَذَا وَيَصْعَدُ هَذَا

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سبہی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک صاحب رہے ہوتے تھے اور دوسرے اوپر چڑھ رہے ہوتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - عبد الواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - الحکم بن میسرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(483) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو عبد اللہ جابر بن یزید جعفی کوفی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ وَتْرَهُ آخِرَ صَلَاتِهِ لَيْلًا وَيَقْنُتُ فِيهِ

”نبی اکرم ﷺ اپنے وتر کورات کی نماز کا آخری حصہ لیتے تھے اور اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔“

(482) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 138/1 - واحمد 44/6 - وابن خزيمة (403) و (1932) - واسحق

راهويه (943) - والبخاري (622) - ومسلم (1092) (38) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 381/1

متن روایت: لَا صَلَوةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا يُصَامُ هَذَانِ الْيَوْمَانِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا وَلَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا مَعَ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ

”صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور دونوں میں روزہ نہیں رکھا جائے گا، عید الفطر کا دن اور عید الفطر کا دن اور سفر صرف تیس مساجد کی طرف کیا جائے گا، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھنے والی کوئی بھی عورت سفر پر نہیں جائے گی البتہ اس کا محرم رشتہ دار ساتھ ہو (تو پھر اس کی اجازت ہے)“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر - فتح بن عمرو - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - ابو غالب رافعی - سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - شعیب بن لیث - ہارون بن ہاشم - یوسف بن واقد - علاء بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی بن زیاد نخعی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوقرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یحییٰ - احمد بن عبد اللہ بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا (اسماعیل بن حماد) کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی گئی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ اصفہانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبد السلام اصفہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

لا یصام یومان ”ان دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - مقبری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت جعفر بن شعیب شاشی - محمد بن یوسف - ابوقرہ موکی بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - روح بن فرج - محمد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی - عمر بن علی - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ جو نبی

کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ تک ہے:

لا تسافر امرأة

”عورت سفر نہ کرے“

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:)

النہی عن الصلاة والصوم

”نماز اور روزے سے متعلق ممانعت ہے“

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل حدیث روایت کی ہے۔
حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زفر، حسن بن زیاد، قاسم بن حکم، ابو یوسف، ایوب بن ہانی، اسد بن عمرو، منذر، ابواسحاق، محمد بن حسن، علاء بن حصین، ابوقرہ، قاسم بن معن، یوسف بن بندار، سعید بن مسلمہ، عبد اللہ بن یزید مرقی (اور) نصر بن محمد نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی مفہوم کی روایت کی نقل ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر ابن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، لیکن انہوں نے اس کا صرف ابتدائی حصہ کلمات تک نقل کیا ہے:

حتى تطلع الشمس

”یہاں تک کہ سورج نکل آئے“

باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

زِيَادِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ:

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَهَا

”سورۃ فاتحہ کے بغیر اور اس کے بعد قرآن کے کچھ حصے
تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء - محمد بن حسان طائی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(488) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ اتَّوَا عُمَرَ

”اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن

بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْتُوهُ إِلَّا لِيَسْأَلُوهُ عَنْ إِفْتِتَاحِ

خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ صرف اس لئے

الصَّلَاةِ فَقَامَ عُمَرُ فَافْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَهُمْ خَلْفَهُ ثُمَّ

کے پاس آئے تھے تاکہ ان سے دریافت کریں کہ نماز کے آغاز

جَهَرَ فَقَالَ:

میں کیا پڑھا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہیں

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

نے نماز شروع کی وہ لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے حضرت

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا اور یہ پڑھا:

”تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے سے

مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنهم قال محمد

رحمه الله وبهذا ناخذ في افتتاح الصلاة ولكن لا نرى ان يجهر بذلك الامام ولا من خلفه وانما

جهر بذلك عمر ليعلمهم ما سالوه عنه وكذلك بلغنا عن ابراهيم النخعي وهو قول ابى حنيفة

رضى الله عنه

(487) - - قلت: وقد اخرج ابن ابى شيبة 373/1 في الصلاة: باب من رخص في القراءة خلف الامام..... قال: سألت عمر بن

الخطاب عن القراءة خلف الامام؟ فقال لي: اقرأ! قلت: وان كنت خلفك؟ قال: وان كنت خلفي! قلت: وان قرأت؟ قال: وان قرأت

(488) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (72) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“

198/1 في الصلاة: باب ما يقال في الصلاة بعد تكبيرة الاحرام - والحاكم في ”المستدرک“ 235/1

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: نماز کے آغاز کے بارے میں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ امام یا مقتدی اس کو بلند آواز میں پڑھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلند آواز میں اس لیے پڑھا تھا، تاکہ وہ لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دیں جس کے بارے میں لوگوں نے ان سے دریافت کیا تھا، ابراہیم نخعی کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(489) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عَلَّمَهُ إِمَامٌ كَيْ يَخْفَى فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ حَرْفًا لَا يَمَازُ يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا فِيمَا لَا يُجْهَرُ فِيهِ وَلَا قَرَأَ فِي الْأَخْرِيِّينَ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَلَا غَيْرِهَا خَلْفَ الْإِمَامِ وَلَا أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا

”علّمہ امام کے پیچھے ایک حرف بھی نہیں پڑھتے تھے اس نماز میں بھی، جس میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا تھا اور اس نماز میں بھی، جس میں امام بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا تھا، اسی طرح وہ امام کے پیچھے آخری دو رکعت میں نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور نہ ہی کچھ اور پڑھتے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد بھی اسے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى

القراءة خلف الامام في شيء من الصلاة لا فيما يجهر بها ولا فيما لا يجهر بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں (مقتدی کی) قرأت کے قائل نہیں ہیں نہ تو نمازوں میں جن میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے اور نہ ہی ان نمازوں میں جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے۔

(490) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (84) في الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق (2658) في صلاة: باب كيف القراءة في الصلاة - ومحمد في "الموطأ" 62 (120) باب القراءة خلف الامام .

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (85) في الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق (2660) في صلاة: باب كيف القراءة في الصلاة؟ وابن ابي شيبة 372/1 في الصلوات: باب من كان يقول: يسبح في الآخريتين ولا يقرأ .

متن روایت: لَا يُزَادُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ عَلَى
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

جائے گا۔“

...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(491) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :
متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ لَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا
فِي غَيْرِهِمَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے تلاوت نہیں کیا کرتے تھے نہ ہی پہلی دو رکعت میں کرتے تھے اور نہ ہی آخری میں کرتے تھے۔“

...—...—...

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
(492) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: مَا قَنَتَ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ
وَلَا عَلِيٌّ حَتَّى حَارَبَ أَهْلَ الشَّامِ فَكَانَ يَقْنُتُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی نے کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل شام کے ساتھ جنگ کی تو وہ قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔“

...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابو علی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(493) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

(491) اخبرني ابن أبي شيبة 372/1 في الصلاة: باب من كان يقول: سبح في الاخيرين ولا تقرأ .

(492) -- اخبرني الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 249/1 - واحمد 472/3 - والترمذي (402) - وابن ماجه (1241) - والطبراني في "الكبير" (8178) عن ابي مالك قال: قلت لابي: يا ابا! انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان وعلي هاهنا بالكوفة قريبا من خمس سنين اكانوا يقولون؟ قال: اي بني! امحدث .

سنن روایت: حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى إِلَى جَانِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ جُرْصِهِ عَلَى أَنْ يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا يُرَدِّدُهَا مِرَارًا فَظَنَّ الرَّجُلُ أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي طَه

”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تھی اور وہ اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اُن کی آواز سنے تو اس نے ان کی آواز میں یہی سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ”اے میرے پروردگار تو میرے علم میں اضافہ کر“ وہ ان کلمات کو بار بار دہرا رہے تھے تو اس سے اُس شخص نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ سورۃ طہ کی تلاوت کر رہے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهذا كله في صلوة النهار ولا نرى باساً ان يقف الرجل على الشيء من القرآن مثل هذا يدعو لنفسه في التطوع واما المكتوبة فلا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ سب کچھ دن کی نماز میں تھا ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ آدمی دن کی نماز میں قرآن کی تلاوت کے بعد اس طرح کے کسی مقام پر ٹھہر کر اپنے لیے دعا کرے لیکن یہ نقل نماز میں ہوگا فرض نماز میں نہیں۔

494- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى بِحُزْمٍ مِنْ حَطَبٍ وَأَقْدَمَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اتَّبَعَ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ وَلَا يَحْضُرُونَ جَمَاعَةً فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کا گٹھا جمع کرنے کا حکم دوں پھر کسی شخص کو آگے کروں جو لوگوں کو نماز پڑھا دے اور پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن محمد بن عبید - جعفر بن محمد بن کفاک - عبداللہ بن یحییٰ مروزی -

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (77) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة - وابن أبي شيبة 363/1 في مسند: باب في قراءة النهار كيف هي في الصلاة؟ والطبراني في "الكبير" (9390) .

(اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 168/1 في الصلاة: باب الصلاة الوسطى اي الصلوات؟ وابن خزيمة

1743 (1853) - والحاكم في "المستدرک" 430/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 56/3

اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(495) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

سَيَّاهٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ يُطِيقُ

هَذَا قَالَ الرَّجُلُ أَنَا أَطِيقُهُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى

اللَّهِ تَعَالَى طَوْلُ الْقُنُوتِ

امام ابو حنیفہ - میمون بن سیاہ کے حوالے سے - حسن بصری کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: کیا میں ہر رکعت میں

پانچ سو آیات پڑھ سکتا ہوں؟ تو وہ اس بات پر حیران ہوئے

بولے سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس شخص نے

میں اس کی طاقت رکھتا ہوں، تو حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد

طول القيام في صلاة التطوع احب الينا من كثرة الركوع والسجود وهو قول ابى حنيفة

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

امام محمد فرماتے ہیں: نفل نماز میں رکوع و سجود کی کثرت بہ نسبت طویل قیام کرنا ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہ قول ہے۔

(496) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ

ثَلَاثٍ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَقْرَأْ

ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے

اُس نے اُسے پڑھا ہی نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - قاسم بن محمد - ابوبلال - امام ابویوسف کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(497) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں چالیس دن تک (راوی کو شک ہے شاید یہ

(495) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (188) في الصلاة: باب تخفيف الصلاة

(496) اخرجہ ابن ابی شیبہ 2/243 (8593) في القرآن في كم يختم؟ وعبد الرزاق (5946) - والطبرانی في

(8701) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 2/396 بعضه .

وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

(ہیں) ایک ماہ تک نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا، تو آپ ﷺ فجر کی دو رکعت سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عباس بن عزیز- علی بن سلیمان- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو عباس بن عقدہ- عبد اللہ بن محمد بن یعقوب- عباس بن عزیر قطان- علی بن سلیمان- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(498) -سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سَفْيَانَ حَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے -ابوسفیان طریف بن شہاب- ابو نضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مَنْ رَوَايَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمٌ وَلَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا“

”وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیرنے پر یہ ختم ہوتی ہے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا اور فاتحہ اور اس کے ساتھ (کسی دوسری سورۃ یا آیت) کی تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبد الصمد بن فضل- عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے -سفیان بن عبد حکم- مقرئ سے نقل کی ہے: تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال المقرئ قلت لأبي حنيفة فما معنى في كل ركعتين فسلم قال يعني فتشهد قال المقرئ صدق

”مقرئ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے دریافت کیا: اس کا مطلب کیا ہوگا، تم ہر دو رکعت کے بعد سلام کرو؟ تو انہوں نے جواب دیا: یعنی تم تشهد پڑھو۔“

(497) أخرجه ابن حبان (2459) -واحمد 94/2- والترمذی (417) في الصلاة: باب ماجاء في تخفيف ركعتي الفجر -وابن ماجة (1149) في اقامة الصلاة: باب ماجاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر -وعبد الرزاق (4790) .

(498) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (4) في الطهارة: باب الوضوء -والترمذی (238) في الصلاة: باب ماجاء في تحريم الصلاة وتحليلها -والدارقطني 359/1 في الصلاة: باب مفتاح الصلاة -والبيهقي في "السنن الكبرى" 180/2

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ - محمد بن ابراہیم صائغ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ان الفاظ تک ہے: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور محمد بن منصور اور اسماعیل بن بشر (یہ دونوں بلخی ہیں) اور احید بن حسین بامیانی کے حوالے سے اور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن اشترس سلمیٰ نیشاپوری - جارود بن یزید سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیر قطان مروزی - نوح بن انس (اور) علی بن سلیمان (یہ دونوں رازی ہیں) - مہران بن محمد رازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

وفی کل رکعتین تسلیمة یعنی التطوع

”ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا، یعنی نفل نماز میں ایسا ہوگا۔“

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور ابراہیم بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی بن حسن ترمذی - احمد بن حجاج ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ زید بن یحییٰ - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - حم بن نوح - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن ابو خالد - حسن بن صالح - ابوسعید صفانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن محمد - محمد بن سہل خطیب - حسن بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن شاذلی سرخسی - عبدان (اور) وہب بن زمعہ (اور) محمود بن دالان مروزی (اور) عیاد

محمد طواوئیک، ان سب نے - حامد بن آدم (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) محمد بن حمدویہ بن سجاد مروزی، ان دونوں نے - سدید بن نصر، ان سب نے - عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام خفاف - محمد بن یزید کھمش - حفص بن عبد اللہ - کنانہ بن جبلة اور ابراہیم بن طہمان، ان سب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن صالح - ابراہیم بن ہاشم - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قبصہ بن فضل طبری - احمد بن یونس ضعی - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - محمد بن حنیفہ - حسن بن جبلة - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مسروق کی تحریر میں پڑھا ہے: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے (یہ) حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن سلیمان مروزی (اور) اجید بن عمر (اور) ابراہیم بن منصور، ان سب نے - محمد بن علی بن

سفیان - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسلیمان شعرائی - محمد بن سلیمان مروزی - محمد بن ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سری بن عصفام بخاری - حماد بن آدم - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی - یزید بن صالح یثرب - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها

”سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی“

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی - ابراہیم بن جراح قاضی مصر - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة لمن لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب او غيرها

”اس کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) نہ کی ہو“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافعی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبد اللہ بن محمد بن یزید حنفی - عبد اللہ بن معاویہ - حارث بن نبہان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم وفي كل ركعتين فسلم ولا تصح

صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها

”وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے ہر دو رکعات کے بعد“

پھر دو اور نماز صرف ”سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے ساتھ ہی ہوتی ہے“

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالرحمن ابو حنین - اسماعیل بن ابوشیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم حسن بن بشر بن داؤد یحییٰ - ابراہیم بن اسحاق - محمد بن یعلیٰ سلمیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عمرو احمد بن خلف "معروف بہ ابن ابی اخیل" - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن حسن دینوری - ہارون بن موسیٰ - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو غنائم محمد بن علی بن محمد - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن زرقویہ - ابو بھل احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو حسین محمد بن احمد بن حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید - ابو محمد اسماعیل بن محمد بن قبیصہ - قطن بن ابراہیم بن سعید - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی کتاب الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ باللفظ الاول ثم قال محمد رحمہ اللہ وان قرا بام الكتاب وحدها فقد اساء ویجزیہ انشاء اللہ ثم قال محمد رحمہ اللہ وبلغنا (عن) ابن عباس انه سئل عن القرآن فی الصلاة فقال هو امامک فان شئت فاقلل منه وان شئت فاكثر وهو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

امام محمد بن حسن نے "الآثار" میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر وہ صرف سورہ فاتحہ ہی کی تلاوت کر لے تو اس نے برا کیا لیکن اگر اللہ نے چاہا تو اس کی حد بوجائے گی پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے:

"ان سے نماز میں قرآن کی تلاوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارا امام ہے تم چاہو تو اس میں سے (تلاوت کر لو) اور اگر تم چاہو تو اس میں سے زیادہ (تلاوت کر لو)۔"

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے ان الفاظ تک روایت کیا ہے:

”تو تم سلام کرو یعنی تشهد پڑھو“

فسلم ای تشهد

(499) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

امام ابو حنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی - مسند -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وتر میں

رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن ابو میسرہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ اور احمد بن حازم ان دونوں نے - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - احمد بن منیع - یزید بن ہارون کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی - علقمہ سے روایت کی ہے - حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں:

بعثت بامی فبات عند زوجات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتنظر متی یقنت فاخبرت انه

یقنت فی وترہ قبل الركوع

”میں اپنی والدہ کو بھجاتا تھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں رات کے وقت ٹھہر جاتی تھیں تاکہ وہ اس بات کا

لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کب قنوت پڑھتے ہیں؟ تو (میری والدہ نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت

پڑھتے تھے“

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ایک جماعت نے اس کو ابان بن ابو عیاش سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ انصاری - محمد بن احمد نرسی - ابو حسین عمیر

کلابی - ابو حسن احمد بن عمیر - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(499) اخرجه الدارقطني 31/2 فی الوتر: باب ما یقرأ فی رکعات الوتر - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 41/3 فی الصلاة

قال: یقنت فی الوتر قبل الركوع - وابن ابی شیبہ 302/2 فی الصلاة: باب فی القنوت قبل الركوع اوبعدہ .

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن محمد بن ابو قاسم - ابو عبد اللہ عمر بن حسین - حسن بن سلام - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(500) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ عَنْ أَبِيهِ :

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِخْسُ عَنَّا نِعْمَتَكَ هَذِهِ فَإِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلَفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِهَا

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب - ابو نضرہ - یزید بن عبد اللہ بن مغفل کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم اپنا یہ نعمہ ہمیں نہ سناؤ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی ہے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے نماز ادا کی ہے لیکن میں نے انہیں بلند آواز میں اس کو پڑھتے نہیں سنا ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة (عن) ابوسفیان (عن) يزيد

(عن) ابیه ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید - انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریاء بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - عمار بن خالد - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(500) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (81) فی الصلاة: باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - والترمذی (244)

فی الصلاة: باب ما جاء فی ترك الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وابن ماجه (815) فی اقامة الصلاة: باب افتتاح القراءة - وعبد

الرزاق (2600) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 202/1 - وابن ابی شیبہ 409/1

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت تمہیں نے اپنے دادا کی تحریر میں پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے اس کو امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہے۔ جبکہ ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل - عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اور اسے درست ہے کیونکہ یہ روایت عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔

ایک جماعت نے اس روایت کو جریری سعید بن ایاس - قیس بن عبا یہ - عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد (عبد اللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز نے بغداد میں ہمیں یہ روایت بیان کی: محمد بن عبید بن ثعلبہ نے ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے اس کو - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل - ان کے والد (عبد اللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے:

انہ صلی خلف امام فجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم فناداه یا عبد اللہ انی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احداً منهم یجھر بها
”انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی امام نے بلند آواز میں بسم اللہ شریف پڑھنی شروع کی تو انہوں نے بلند آواز میں پکارا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں من نے ان حضرات میں سے کسی کو اس کو بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نہیں سنا“

بخاری کہتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون - محمد بن عبد بن حمید کشی - جعفر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

بخاری نے یہ روایت - اپنے والد اور اسحاق بن احمد - عمر بن حفص - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد اور منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے

نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ اور عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن کثیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے عثمان کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمد بن ثعلبہ جانی - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - ابو شبیل عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن عیسیٰ عصار نے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن مجاہد - احمد بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن خسر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسر کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ یہ یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(501) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَمْ يَجْهَرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَغْنِي بِالتَّسْمِيَةِ

امام ابو حنیفہ نے - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل

کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت

عثمان بلند آواز میں اسے نہیں پڑھا کرتے تھے ان کی مراد ”بسم

اللہ“ شریف تھی۔“

ابو عبد اللہ بن خروثی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر بن خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

قاضی عمر بن حسن اشثانی - محمد بن احمد بن نصر - ابراہیم بن عبد الحمید - یحییٰ بن یمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - محمد بن احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(502) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَنَّهَا أَعْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ

أَصْحَابِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلند آواز میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہو کہ یہ شخص دیرینہ

ہے حضرت عبد اللہ خود اور ان اصحاب میں سے کوئی ایک

اسے بلند آواز میں نہیں پڑھتا تھا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(503) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(501) (اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 202/1 - وابن ابی شیبہ 410/1 - ومالك فی "الموطأ" 81/1 (30) - والبيهقي في

السنن الكبرى" 51/2 - وعبد الرزاق (2598) - وابو يعلى (3081) - وابن حبان (1798) .

(502) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (82) في الصلاة: باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وعبد

(2605) - وابن ابی شیبہ 410/1 - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 204/1 - واليزار (252) كلهم من قول عبد الله بن عمر

حسن روایت: اَرْبَعٌ يُخَافُ بِهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ

”چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں امام پست آواز میں پڑھے گا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، اَعُوذُ بِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ اور آمین۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

504- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ قَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی - محمد بن فرج خطیب بغدادی - اسحاق بن بشر خراسانی - ابوحنیفہ بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت -ابوبکر خطیب بغدادی - ابوقاسم ازہری - ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ بن جعفر ملاحمی - عبداللہ بن محمد بن یعقوب - عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی - محمد بن فرج بغدادی - ابوجعفر قزوینی - اسحاق بن سرقرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

505- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابوحنیفہ نے -ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کا بغور جائزہ لیا تو

(503) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (83) - وعبد الرزاق (2596) و (2597) فی الصلاة: باب ما يخفى

الامام - وابن ابی شیبہ 360/1 (4136) .

(504) قد تقدم فی (501) .

(505) قد تقدم فی (499) .

وَالِهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُتْرِ فَرَأَيْتُهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ
میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکوع سے پہلے وہ
قنوت پڑھتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد بن مقاتل رازی۔ یعقوب بن اسحاق۔ ہشام
عبدالکریم بن عبداللہ جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ علی بن ابی علی۔ ابوقاسم بن ثلاج۔ ابو عباس بن محمد
احمد بن محمد بن مقاتل۔ یعقوب بن اسحاق۔ ہشام۔ عبدالکریم بن عبداللہ جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

(506)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :
متن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ
الْأُولَى بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِإِلَافٍ
قُرَيْشٍ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو فجر کی
نماز پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ کافرون کی
دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت کی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ونراه مجزياً ولكنا
نستحب للامام اذا صلى الصبح وهو مقيم ان يطيل فيها القراءة وان يقرأ في كل ركعة سورة
تكون عشرين آية فصاعداً سوى فاتحة الكتاب ويطيل الاولى على الثانية
امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر فرماتے ہیں:
ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اسے جائز سمجھتے ہیں لیکن ہم امام کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ جب
مقیم ہونے کے دوران صبح کی نماز پڑھا رہا ہو تو وہ اس میں طویل قرأت کرے اور وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی
سورت کی تلاوت کرے جو بیس یا اس سے زیادہ آیات پر مشتمل ہو نیز وہ دوسری رکعت کی بہ نسبت پہلی رکعت طویل ادا کرے۔
(507)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے۔ عدی بن ثابت کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(506) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (189) فی الصلاة: باب تخفيف الصلاة .

(507) اخرجہ ابن ابی شیبہ 359/1 فی الصلاة: باب ما يقرأ به في العشاء الآخرة . ومسلم 339/1 (177)۔

(767)۔ وابو داؤد (1214)۔ والترمذی (310)۔ وابن ماجہ (834)۔ والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 333/11

حسن روایت: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ
 ”میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی تو آپ نے اس میں سورۃ التین والزیتون کی تلاوت کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن زید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیان بن بسطام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

500 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) أَبِي سُفْيَانَ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبد اللہ بن مغفل رحمۃ اللہ علیہ نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ کے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے میں نے ان حضرات کو بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن اسحاق قاضی - جعفر بن عون حرثی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

501 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الصَّلْتِ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے - صلت بن بہرام - حوط - ابو شعناء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا امام فجر کی دوسری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے حالانکہ اس دوران وہ نہ تو قرآن کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور نہ ہی رکوع میں جاتا ہے تو اُسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔“

——***

(500) قد تقدم في (501) .

(501) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (215) في الصلاة: باب القنوت في الصلاة - وعبد الرزاق (4954) - وابن

شعبة 309/2 - من كان لا يقنت في الفجر - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 242/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اللہ بن زبیر کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(510) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَمْ يَقْنُتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَجْرِ قَطُّ إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا لِأَنَّهُ حَارَبَ حَيًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَنَتْ يَدْعُو عَلَيْهِمْ

امام ابو حنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی - عقیل بن ابی ریحان - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازل نہ کیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - سفیان - مالک کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد - ابوقاسم عبداللہ بن حسن - ابو عبداللہ - عمر - محمد بن عبداللہ - سلیمان - ابوسری مالک بن فدیك کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(511) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بِلَالِ بْنِ مَرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيرَ رُكُوعًا وَسُجُودًا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابو حنیفہ نے - بلال بن مرداس فزاری - وہب بن کيسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو تشہد کی رکوع اور سجدے کی طرح لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

(510) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 244/1 - وابن حبان (1973) - واحمد 116/3 - والبخاری (2003) الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده - ومسلم (677) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جميع الصلوات - وابو حنيفة 186/2 - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 244/2

(511) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (78) - والحاكم فی ”المستدرک“ 399/1 - والنسائی فی ”المعجم“ نوع آخر من التشهد - وابن ماجه (902) باب ما جاء فی التشهد - والنسائی فی ”السنن الكبرى“ 253/1 - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 141/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن سلیمان - ابو ہریرہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - حمشاذ - سہل بن عمار - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن شعیب - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر - حسین بن

حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن مہران اعمش - ابراہیم نخعی -

علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن

مسعود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے

لئے مخصوص ہیں“ یہ کلمات یہاں تک ہیں ”اس کے بندے اور

اس کے رسول ہیں“ پھر تم جو چاہو وہ دعا کرو۔“

(512) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

مِهْرَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رِوَايَةً: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ الْحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ

وَالطَّيَّاتُ إِلَى عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ تَدْعُو بِمَا أَحَبَّتِ

——***

حافظ محمد بن مظفر نے اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح الحمیمی - عبد الرحمن بن خالد بن نجیح - انہوں نے اپنے

خالد بن نجیح - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت الى جنب ابي حنيفة

فسمعتني اتشهد فقال لي يا شامي حدثني سليمان بن مهران الاعمش الحديث

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابو حنیفہ کے پہلو میں نماز ادا کی انہوں نے

مجھے تشہد پڑھتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے شامی! سلیمان بن مہران اعمش نے مجھے حدیث بیان کی ہے الحديث

(512) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 257 - واحمد 422/1 - وابو داؤد (970) فی الصلاة: باب التشهد - والدارقطنی

333 - والطبرانی فی "الکبیر" (9925) - والطیالسی (275) .

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - عبد الوہاب بن محمد بن منصور - محمد بن احمد بن عبد الواحد - علی بن عمر بن محمد حرابی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح تیمی مرقی - الرحمن بن خالد بن نجیح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت بجنب ابو حنيفة

..... الحديث

——***

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابو حنیفہ کے پہلو میں نماز کی۔

..... الحديث

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(513) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - بلال - وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ كَبِّرُوا كُلَّمَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ وَرَفَعْتُمْ قَالُوا وَكَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے جب بھی تم رکعت میں جاؤ یا سجدے میں جاؤ یا (رکوع یا سجدے سے) اٹھو تو کہیں گے اور رفع کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شہد کے کلمات تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن حسین نخعی - ابو کریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن سلیمان - ابراہیم بن یوسف صیرفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(514) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: قُلْتُ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ قَالَ قُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حماد بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں یوں پڑھ سکتا ہوں؟ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ التحیات للہ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: تم یہ پڑھو التحیات للہ والصلوات۔

...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى

انه يزاد في التشهد ولا ينقص منه حرف واحد وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم یہ (درست) نہیں سمجھتے ہیں کہ تشہد کے کلمات میں کسی ایک حرف کا اضافہ یا کمی کی جائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(515) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ فِي تَشَهُدِهِمُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ لَكِنْ قُولُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ تشہد پڑھا کرتے تھے تو وہ تشہد میں یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ کو سلام ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے ان سے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔“

...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

(514) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (79) فی الصلاة: باب التشهد -

(515) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (80) فی الصلاة: باب التشهد - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“

263 - والبخاری (1202) فی العمل فی الصلاة - والطبرانی فی ”الکبیر“ (9903) - وابن ابی شیبہ 291/1 - وابو عوانة

229 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 138/2

ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(516) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

الْحَرِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْمُخَيَّمَةِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِلَى قَوْلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ

قَالَ لَهُ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ فَإِنْ

شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِلَّا فَاقْعُدْ

. امام ابوحنیفہ نے - حسن بن حر - قاسم بن مخیمہ - علقمہ کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود

بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد کے

کلمات کی تعلیم دی (جو یہ ہیں)

”ہر طرح کی جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے

لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے

اس کی برکتیں نازل ہوں۔“ یہ کلمات یہاں تک ہیں ”اس کے

بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جب تم یہ

گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی“ (اس کے بعد) اگر تم

چاہو تو اٹھ جاؤ ورنہ بیٹھے رہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - معلیٰ بن منصور - امام ابو یوسف

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ ابن خسرو نے اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن زاہر بن طاہر شحامی - ابو محمد علی بن اسحاق جزری - ابو نصر نعمان بن محمد

- ابو جعفر احمد بن عمران - حسن ابن سلام - معلیٰ بن منصور - امام ابو یوسف - امام ابوحنیفہ - حسن بن حر کے حوالے سے یہ روایت

ہے:

(عن) القاسم بن المخيمرة قال اخذ علقمة بيدي فحدثني ان عبد الله ابن مسعود اخذ بيدي

وحدثه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخذ بيد عبد الله بن مسعود فعلمه التشهيد

التحيات لله والصلوات والطيبات الحديث

قاسم بن مخيمره بيان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے مجھے حدیث بیان کی: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود

نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد (کے کلمات کی تعلیم دی:

التحيات لله والصلوات والطيبات الحديث

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن اسرائیل جوہری - معلى بن منصور - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابن خسرون نے یہ روایت - ابو الفضل بن خيرون - ان کے ماموں ابو علی - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(517) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عاصم - ابو احوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَيْتَ: يُعْطَى قَارِئُ الْقُرْآنِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَالْأَلِفُ حَرْفٌ وَاللَّامُ حَرْفٌ وَالْمِيمُ حَرْفٌ

”قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی“ الف“ ایک حرف ہے“ لام“ ایک اور ”میم“ ایک حرف ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - فاطمہ - انہوں نے اپنے چچا - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اسد بن عمرو (اور) ابو یوسف (اور) حسن بن زیاد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(518) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِيَّاضِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب - عیاض اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيَّ "ص"

”نبی اکرم ﷺ نے سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن یونس - محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن زبرقان اہوازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(519) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي أَحَدِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت قطبہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی ایک رکعت میں آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ”اور کھجور کے لمبے پتے جن کے خوشے تہہ در تہہ ہوتے ہیں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - قاسم بن عبد اللہ بن عامر - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی کے تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے نقل کیے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی - مسعر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی، جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے اس کلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن حافظ نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعد احمد بن عبد الجبار - قاضی ابو قاسم تنوخی - ابو قاسم بن ثلاج - ابو عباس بن عقده - قاسم بن عامر - محمد بن بشر - محمد بن مغیرہ ثقفی، جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر خطیب بغدادی - حسن بن محمد خلیل - محمد بن موسیٰ حافظ - احمد بن محمد بن قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر مدائنی - محمد بن مغیرہ - مسعر بن کدام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(520) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

(519) (أَخْرَجَهُ ابْنُ حَبَّانَ (1814) - وَالِدَارُمِي 297/1 - وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" - وَابُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ (1256) - وَابْنُ

353/1 - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (2719) - وَالْحَمِيدِيُّ (825) - وَمُسْلِمٌ (457) - وَالتِّرْمِذِيُّ (306) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ

سنن روایت: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَتَيْنِ فَلَمْ أَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ
 ”میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سال رہا ہوں لیکن میں نے انہیں فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

——***

حافظ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

521) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
 عَوْفِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 ”سنن روایت: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ لَمْ يَقْنُتْ إِلَّا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَدْعُو عَلَى عَصِيَّةٍ
 وَذُكْرَانٍ ثُمَّ لَمْ يَقْنُتْ إِلَى أَنْ مَاتَ“
 امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چالیس دن قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ نے عصیہ اور ذکوان نامی (قبائل) کے خلاف دعائے ضرر کی تھی پھر آپ نے اس کے بعد وصال فرمانے تک قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابوسعید۔ یحییٰ بن فروخ نجرانی۔ محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
 522) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد۔ ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ بیان کرتے ہیں:

”سنن روایت: مَا قَنَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي
 شَجَرٍ حَتَّى لِحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ“
 ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔“

——***

523) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (217) فی الصلاة: باب القنوت فی الصلاة - وعبد الرزاق (4947) فی
 الصلاة: باب القنوت - وابن ابی شیبہ 308/2 فی الصلاة: باب من لا یقنط فی الفجر - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 250/1
 521) - اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 243/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 213/2 - والبزار 1: 268
 555) - وابو یعلی (5029) عن عبد الله قال: قنط رسول الله صلى الله عليه وسلم شهراً يدعو على عصية و ذكوان فلما ظهر عليهم
 من القنوت

522) اخرجہ ابن ابی شیبہ 308/2 من كان لا یقنط فی الفجر - وابن ماجہ (1241) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (8179) - واحمد
 4723 - والترمذی (۳۰۲-۳۰۳) - والنسائی (۶۶۷) .

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوعلی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(523) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ إِذَا

حَارَبَ وَيَتْرُكُهَا إِذَا لَمْ يُحَارَبْ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن میسرہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: زید بن وہب بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب جنگ کرتے تھے قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور جب جنگ نہیں کرتے تھے قنوت ترک کر دیتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم مروزی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعد احمد بن عبد الجبار - قاضی ابو قاسم تنوخی - ابو یوسف

شلاج - ابو عباس بن عقدہ - عمر بن حفص (اور) محمد بن اسحاق بن موسیٰ مروزی - ابراہیم بن احمد بلخی - ابو مطیع - شریک بن عبد اللہ کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(524) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے:

”وہ پورا سال وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوُتْرِ

قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(524) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (212) فی الصلاة: باب القنوت فی الصلاة - وعبد الرزاق (212)

الصلاة: باب القنوت - وابن ابی شیبہ 305/2 - 306 فی الصلوات: باب من قال القنوت فی النصف من رمضان - والطحاوی

شرح معانی الآثار 253/1 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (9432) .

(525) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ

الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَنْ رَوَى أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ

ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ

بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً) فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ قُلْ "مِنْ بَعْدِ

ضَعْفٍ"

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان تلاوت کیا:

”وہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا

اور کمزوری کے بعد قوت دی، قوت کے بعد پھر کمزوری اور

بڑھا پادے دیا۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: تم یہ

پڑھو: ”مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ“ (یعنی ”ض“ پر پیش پڑھو)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ہروی - محمد بن معاویہ انماطی - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

(526) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ رَوَى أَنَّهُ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ الْإِمَامُ لَهُ

قِرَاءَةً

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوعائشہ - عبد اللہ بن شداد

بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن

عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت

کے لئے کافی ہوگی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسلیمان محمد بن منصور بن داؤد بلخی - عمرو بن عون واسطی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد عمرو بن مویہ مروزی - یحییٰ بن ایوب مقابری - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

(525) اخرجہ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" (3132) - واحمد 58/2 - والترمذی (2936) - وابو داؤد (3978) - والحاکم

فی "المستدرک" 247/2 - والطبرانی فی "الصغیر" (1128) .

(526) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (86) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وفی "الموطأ" 61 (117)

- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 217/1 - وابن ماجہ (850) فی إقامة الصلاة: باب اذا قرأ الامام فانصتوا - والدارقطنی

323/1 فی الصلاة: من كان له امام فقرأه الامام له قراءة - وعبد الرزاق (2797) .

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بغدادی میں ”درب ابو ہریرہ“ میں (بیان کی تھی اور) عبد اللہ بن شریح ان دونوں نے عبد بن منصور طوسی۔ اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (اور) محمد بن نصر۔ احمد بن مصعب۔ اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن عقیل۔ علی بن اشکاب۔ اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (اور) عباس بن عزیر قطان۔ علی بن خشرم۔ اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف۔ محمد بن یزید۔ فضل بن عبد العزیز۔ اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ البتہ اسحاق (بن یوسف) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

من کان له امام فان قراءته له قراءة

”جس کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ہمراہ ایک جماعت سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عمرو بن محمد عنقری ہیں وہ بیان کرتے ہیں: محمد بن سعید بزاز نے اس روایت کو۔ علی بن حسین ذہبی۔ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک جعفر بن عون ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حاتم بن موسیٰ خوارزمی نے اس روایت کو۔ اسحاق بن قاسم۔ عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خارجہ بن مصعب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید نے اس روایت کو۔ عبد اللہ بن احمد بن بلخی۔ خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خالد بن سلیمان ہیں وہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخنی نے اس روایت کو۔ یحییٰ بن موسیٰ بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خلف بن یاسین زیات ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید کوفی نے اس روایت کو۔ حسن بن حکیم۔ خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبد اللہ بن زبیر ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو۔ جعفر بن محمد۔ انہوں نے اپنے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابو عوام سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے اٹھا کر یحییٰ بن نصر بن حاتم کے پاس لے کر گئے میں چھوٹا بچہ تھا تو میں نے حدیث میں اپنی علامت دیکھی انہوں نے بیان کیا: امام ابو حنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوالصغ حرائی - عبدالعزیز بن یحییٰ - عبداللہ بن وہب - لیث - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن محمد طحی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ (اور) حسن بن زیاد (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) اسحاق ازرق (اور) عبداللہ بن یزید مرقی (اور) محمد بن حسن (اور) فضل بن موسیٰ سینانی (اور) عبداللہ بن زبیر (اور) محمد بن مسروق (اور) حسن بن عمارہ (اور) خارجہ بن مصعب نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوقاسم سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابوالفضل حسین بن علی بن عبید اللہ طناجیری - ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین - احمد بن قاسم بن ریان - مقدم بن داؤد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن تلید - عبداللہ بن وہب - لیث ابن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خروہی کہتے ہیں: یہ روایت لیث بن سعد نے امام ابو یوسف سے نقل کی ہے حالانکہ لیث کا انتقال امام ابو یوسف سے چھ سال پہلے ہو گیا تھا ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا تھا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(527) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابو عاصہ - عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ فِي الْعَصْرِ وَأَوْمَى بِهِ رَجُلٌ فَتَنَاهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَنَهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذَا كَرَأَ ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”ظہر یا شاید عصر کی نماز میں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلاوت کی تو دوسرے شخص نے اسے اشارہ کر کے اس سے منع کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو اس شخص نے کہا: کیا تم مجھے اللہ کے رسول کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کر رہے تھے ان دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا:

وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ
قِرَاءَةٌ
”جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت کی
اس کی قرأت کے لئے کافی ہوگی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی (اور) عبد اللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) عبد اللہ بن حمید اللہ بن شریح بخاری ان سب نے - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابو یوسف بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعید سلیمان بن داؤد ہروی - احمد بن عبد اللہ ہروی - محمد بن فضل ابن عطیہ (اور) سلیمان بن مسلم بن نافع خشاب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابویونس اور یس ابن ابراہیم رازی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل (اور) احید بن حسین (اور) محمد بن منصور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن سلیمان - شداد بن سعید - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابراہیم بن احمد بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

یت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی - سعید بن محمد بن عبد الرحمن - شعیب بن لیث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت - ابو غنائم محمد بن علی بن ابی عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو ہل بن زیاد قطان - محمد بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابوغنائم عبد الصمد بن علی بن مامون - ابو حسن علی بن محمد دارقطنی - ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر خطیب بغدادی - ابوقاسم عبد اللہ بن عبد اللہ بن حسین حفار - ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن عبد اللہ واقدی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد بن حاتم نے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(521) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عَالِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

”رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص

قد تقدم .

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ
 قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ
 الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

نے آپ کے پیچھے تلاوت کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی
 تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے تلاوت کی
 تھی؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تو ایک صاحب
 نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
 فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت
 اس کی قرأت شمار ہوتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر محمد بن ہمام بن زواری - ایوب بن حسن - حفص بن عبد اللہ - کنانہ بن جہلہ اور بیان
 بسطام ان دونوں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل طبری - احمد بن علی بن موسیٰ طرسوسی - عبید بن حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے۔

(529) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:
 مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 وَلَا تَقْرَأُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:
 ”تم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرو
 دو کے علاوہ نمازوں میں تلاوت نہ کرو۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد لا ينبغي ان يقرأ
 خلف الامام في شيء من الصلوات
 امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
 ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرأت کرنا مناسب نہیں ہے۔

(530) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ:
 مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْإِمَامِ يَغْلُطُ بِالْآيَةِ قَالَ يَقْرَأُ الَّتِي

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے:
 ”جب امام کوئی ایک آیت غلط پڑھ جاتا ہے تو وہ

(529) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (87) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وابن ابی شیبہ
 الصلاة: باب من كان يقرأ في الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة وفي الاخرين بفاتحة الكتاب .

(530) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (88) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق
 الصلاة: باب تلقينه الامام .

عَلَمًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَرَأَ سُورَةً غَيْرَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ
تَرَكَهُ إِذَا كَانَ قَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهَا فَإِنْ
فَعَلَ فَافْتَتَحَ عَلَيْهِ فَهُوَ مُسِيءٌ

فرماتے ہیں کہ وہ اس کے بعد والی آیت کی تلاوت کر لے
گا اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کوئی اور سورۃ پڑھ لے گا اگر ایسا بھی نہیں
کرتا تو رکوع میں چلا جائے گا تو اگر وہ تین آیات یا اس کی مانند
تلاوت کر چکا ہو تو ٹھیک ہے اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو وہ غلطی
کرنے والا ہے تم اسے لقمہ دے دو۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الصَّلْتِ بْنِ
عَمْرِ عَنْ حُوَاطٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے -صلت بن بہرام - حوط - ابو شعثاء کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
ابو شعثاء سے فرمایا:

روایت: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ إِنَّ إِمَامَكُمْ فِي
الْعَزَاءِ فِي يَوْمٍ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ لَا يَقْرَأُ وَلَا
يُكَبِّرُ

قرأت کے بعد تمہارا امام فجر کی آخری رکعت میں کھڑا ہوتا
ہے (اس دوران) وہ نہ تو تلاوت کرتا ہے اور نہ ہی رکوع میں
جاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہئے)

——***

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت -ابوقاسم محمد بن دلال - ابولبال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

عبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی
- ابو عبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے -ابو حسن موسیٰ بن ابوعائشہ - ابو ولید عبد
اللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر
بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اِنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ مَرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ تُنَازِعُنِي أَوْ تُخَالِجُنِي الْقُرْآنَ

”نبی اکرم ﷺ ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھ کر غائب ہوئے تو آپ نے دریافت کیا تم میں سے کس نے سورۃ الاحقاف کی تلاوت کی تھی تو لوگ خاموش رہے۔ آپ نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میری رائے ہے کہ تم قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے میرا مستحق کر رہے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشران سب نے - کئی بار ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن زکریا استربادی ان دونوں نے - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - اپنے چچا عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد - عبد الملک - احمد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسی طرح محمد بن داد محمد بن مسروق کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابو حنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن یزید حرانی - خضر بن محمد - مروان بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - حسن بن محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سے جنت میں اس کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے تو میں اس بات کو پسند کیا کہ میرے درجات بلند ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے درجات نوٹ کئے جائیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو ہمدانی - ابو عباس بن یزید - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حماد اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس شخص سے منقول ہے جس نے انہیں ابراہیم نخعی کو یہ بات بیان کی:

انہ مر بابی ذر بالربذة وهو يصلى صلوة خفيفة يكثر فيها الركوع والسجود..... الحديث "وہ ربذہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو (انہیں دیکھا) کہ وہ مختصر (قیام والی) نماز ادا کرتے تھے لیکن اس میں بکثرت رکوع و سجود کر رہے تھے۔"

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابو عبد الرحمن مغربی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(534) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

متن روایت: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيفَةُ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوا فِي مَنْزِلٍ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ تَقَدَّمَ يَا فَلَانُ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَابْيَ فَقَالُوا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ أَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو وائل بیان کرتے ہیں "ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حماد بن عبد اللہ اشعری اور دیگر صحابہ کرام ایک گھر میں ہوئے نماز کے لئے اقامت کہی گئی سب حضرات یہی کہنے لگے کہ اے فلاں تم آگے ہو یعنی انہوں نے گھر کے مالک سے کہ تم ایسا کرو اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ آگے

(534) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (123) - وابو يعلى (5232) - واحمد 386/1 - والطيالسي (362) -

(366) - وابو داود (995) - والحاكم في "المستدرک" 269/1 - عن عبد الله - قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

الركعتين كانه على الجمر قلت: حتى يقوم؟ قال: حتى يقوم.

عَلَّمَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَوةً خَفِيفَةً وَجِيزَةً اَتَمَّ
رُكُوعًا وَالسُّجُودَ فَلَمَّا اِنْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ
حَفِظَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

آگے بڑھے، انہوں نے ان لوگوں کو مختصر، لیکن مکمل نماز پڑھائی
جس میں رکوع اور سجدے مکمل کئے تھے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ
ہوئے تو لوگوں نے کہا: ابو عبد الرحمن کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کا
طریقہ صحیح یاد ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
حکم کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
حکم کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ محمد
بن علف - قاضی عمر اشثانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات
دیر تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے وہ بیان
کرتے ہیں: جب ہم روانہ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ بھی باہر
تشریف لائے ان حضرات کا گزر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کے پاس سے ہوا جو تلاوت کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو وہ قرآن کی اسی طرح تلاوت
کرے جس طرح یہ نازل ہوا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو
ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق تلاوت کرے پھر نبی
اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا شروع
کیا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت

روایت: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ سَهَرًا عِنْدَ رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ
خَرَجْنَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَامًا فَمَرُّوا بِابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ
كَذَا كَمَا نَزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ
كَذَا يَقُولُ لَهُ سَلْ تُعْطَاهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَسَبَقَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ إِلَيْهِ فَبَشَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ
دَعَا لَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي دُعَائِهِ:

لَهُمْ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَا

مخرجه الحصفكى فى "مسند الامام" (374) - وابن حبان (7067) - وابو يعلى (16) - واحمد 445/1 - والطبرانى فى "معجمه" (8417) - والطبائسى (334) - وابو نعيم فى "الحلية" 127/1 - واحمد فى "فضائل الصحابة" (1554) - وابن ماجه (138)

يَنْفُذُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ

عمر رضی اللہ عنہ انہیں خوش خبری سنانے کے لئے ان کے پاس تھے۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کے پاس گئے،
انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خوش خبری سنائی
اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا میں یہ کہا
”اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو ختم ہو
ارتداد کا شکار نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو
جنت الخلد کے بالائی درجات میں تیرے نبی کے ساتھ رہتا ہوں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مسعود
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصغہانی - احمد بن عبدالرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے روایت کی ہے۔
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ انہوں نے یثیم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کسی شخص کا ذکر نہیں کیا۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن حسن بن یزید - احمد بن عبدالرحمن - محمد بن یحییٰ
بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(536) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمن کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
ہیں:

”اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ نکاح کی تعلیم دی۔“

(536) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ 4/1 - واحمد 392/1 - والطیالسی (338) - والدارمی 2/242 -
(5257) - والشاشی (917) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (10080) - والحاکم فی ”المستدرک“ 2/182 - والبیہقی فی

وَسَلَّمَ خُطْبَةَ النِّكَاحِ يَغْنِي التَّشَهُّدَ

تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن مخلد ضریر ہجری - اسحاق بن ابواسرائیل (اور) محمد بن علی بن مہدی عطار - ابواسباط بن ابراہیم ان دونوں نے - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن طریف (اور) محمد بن علی کنذی (اور) عبد اللہ بن محمد کنانی - سباط یعقوب بن ابراہیم - ابویحییٰ - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(509) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں صرف ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی، آپ مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو آپ نے قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے (ان کے خلاف) دعا کی تھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کنذی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر اشنانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(510) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - عمر بن ذر ہمدانی - انہوں نے اپنے والد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے ”سورۃ ص“ میں موجود سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ کہا ہے: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا

”رَوَايَتُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَجْدَةِ ”ص“ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً“

(510) قد تقدم في (510) .

(511) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (211) في الصلاة: باب السجود في ص - والنسائي 159/2 في صحيح: باب سجود القرآن - السجود في ص - وعبد الرزاق (5870) في فضائل القرآن: باب كم في القرآن من حجة - والطبراني في ”الكبير“ (8717) .

وَنَسْجُدُهَا نَحْنُ شُكْرًا

ہے: حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور یہ شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن علی بن محمد بن عبید۔ محمد بن احمد بن عبید نیشاپوری۔ ابو جعفر محمد بن حماد۔ مصری۔ علی بن معبد۔ امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ محمد بن یحییٰ ابو سعید رہاوی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حسن بن حرب۔ محمد بن حسن بن علی سے نقل کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو ”کتاب الآثار“ میں امام محمد بن حسن کے حوالے سے ”ابن ذر“ سے نقل کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔ محمد بن احمد نیشاپوری۔ محمد بن محمد بن حجاج۔ علی بن معبد۔ امام محمد بن حسن بن علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست۔ قاضی عمر اشنانی سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم بن ابی اسحاق۔ ابو اسحاق شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کیے کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، حضرت جبرائیل علیہ السلام ہو، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ کیا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خوش کرنے والا ہے، جب تم تشهد پڑھو تو یہ پڑھو:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو، آپ پر رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

(539)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ
حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - داؤد بن یحییٰ - عبد الرحمن بن فضل بن موفق - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب بنی - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بہلول بن اسحاق بن بہلول - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم - امام ابو حنیفہ اور ابراہیم صائغ کے حوالے
سے - حماد - شقیق بن سلمہ ابو وائل کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے نقل کی ہے:

قال كنا اذا صلينا مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم نقول اذا جلسنا في آخر الصلاة السلام
على الله السلام على رسول الله وعلى ملائكته نسميهم من الملائكة فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم لا تقولوا كذا وقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات

جب ہم پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو جب ہم نماز کے آخر میں (تشہد میں) بیٹھتے تو یہ پڑھتے: اللہ
پر سلام ہو اللہ کے رسول پر سلام ہو ہم ان فرشتوں کا نام بھی لیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تم یوں نہ پڑھو بلکہ یہ پڑھو: التحیات للہ والصلوات والطیبات

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسن بن شیبہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: ابو عیاس بن عقدہ نے یہ روایت مجھ سے (سن کر) نوٹ کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن خنیس - محمد بن شجاع جی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانوا يتشهدون في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيقولون السلام على الله فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تقولوا السلام على الله ان الله هو السلام ولكن قولوا السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وہ لوگ تشهد میں یہ پڑھتے تھے: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ پڑھو: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو“ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم لوگ یہ پڑھو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - ابو حسین

محمد بن مظفر

کے حوالے سے مذکورہ بالا دونوں اسناد کے ساتھ دونوں قسم کے الفاظ کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحد - علی بن عمر بن محمد حرابی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو عبد اللہ احمد بن حسین بن احمد کرخی - حسن بن شیبہ مؤلف - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہناد بن ابراہیم - ابو حسین محمد بن حسین بن فضل قطان - ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حماد بن سفیان - عبد الرحمن بن فضل بن موفق - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(540) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا شَيْءٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - عبد الرحمن بن زیاد حنظلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (یعنی قرآن کے کچھ حصے کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء بن عمرو محمد بن حسان طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسر نے ابن عقدہ تک اسی سند کے حوالے سے محمد بن عبد اللہ بن سوید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے

(541) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَتَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”مسروق کی انگلی پر یہ نقش تھا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن عبید - حسین بن عبدالول - ابو خالد احمر - سلیمان بن حیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(542) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ قَطُّ إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا لَمْ يَرَقِلْ ذَلِكَ وَلَا بَعْدَهُ وَإِنَّمَا قَنَتَ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ سَمِعُوا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازل نہیں پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے اسے پڑھا تھا نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد آپ کو اسے پڑھتے ہوئے دیکھا گیا اس ایک مہینے میں بھی آپ نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - ابو حسن برقی - بشر بن ولید کندی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - رحمۃ اللہ علیہ اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(543) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَوْ أَخْبَرْتُكَ إِنِّي رَأَيْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدَانِ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) أَمَا الْيَقِينُ فَأَحَدُهُمَا [أَوْ أَحَدَهُمَا]

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ فرماتے ہیں:

”اگر میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورۃ انشقاق میں سجدہ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ان دونوں حضرات میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات یقینی ہوگی۔“

...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(544) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُخْفِي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سبعی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پست آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔“

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عبد اللہ بن غنام - حفص بن غیاث اور عاصم بن یوسف - قاسم بن معمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(545) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی۔“

(543) - -- اخرج ابن حبان (2761) - ومالك في "الموطأ" 205/1 في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن - ومسلم (335) المساجد: باب سجود التلاوة - والبخاری (1074) في سجود القرآن - وابو داؤد (1408) في الصلاة: ابن خزيمة (955) هريرة انه قرأ بهم: (إذا السماء انشقت) فسجد فيها فلما انصرف اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها (545) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (118) .

كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنْ قُرْآنٍ دِيْتِ تَحْتِ جِسْ طَرَحِ قُرْآنِ كِ كِسِ سُوْرَةِ كِ تَعْلِيْمِ دِيْتِ تَحْتِ۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبد اللہ بن غنم - عاصم بن یوسف - قاسم بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (546) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي نَيْسَةَ عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْنَا رَوَايَةً أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ كُلَّمَا سَجَدْنَا قُرْآنًا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابو حنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - بلال - وہب بن کيسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم ہمیں یوں دیا کرتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - محمد بن مزاحم مقری - ابیض بن اعر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے یہ روایت زید (بن ابوانیسہ نامی راوی) کے ذکر کے بغیر بلال نامی راوی سے بھی روایت کی ہے۔
 قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن عیسیٰ علاف - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
 (547) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَرِيرِي - حَسَنَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَرِيرِي - مُحَمَّدَ بْنَ حَسَنَ كَوْنَهُ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي نَيْسَةَ عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْنَا رَوَايَةً أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ كُلَّمَا سَجَدْنَا قُرْآنًا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں علقمہ کے ساتھ تھا میں نے سورہ فرقان پڑھنی شروع کی میں اُن کے ساتھ ایک ہی محل میں تھا میں نے آیت سجدہ

(مخرج الطبرانی في "الوسط" 227/2 (1816) - وابن أبي شيبه 240/1 في الصلاة: من كان يتم التكبير ولا ينقصه في كل

الَّتِي فِيهَا فَتَهَيَّاتٌ لِلنُّزُولِ فَقَالَ إِلَى آيِنَ يَا ابْنَ الْآخِ
قُلْتُ أَنْزِلْ فَأَسْجُدْ قَالَ الْإِيمَاءُ يُجْزِيكَ

تلاوت کی اور سواری سے نیچے اترنے کے لئے تیار ہو
انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم کہاں جانے لگے ہو؟
نے کہا: میں نیچے اتر کر سجدہ تلاوت کروں گا تو انہوں نے فرمایا
(سجدے کا) اشارہ کر دینا تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

...—...—...

حافظ ابن خسرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن
ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسِتْرِ الْعَوْرَةِ
تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے
نیز ”ستر عورة“ (کے احکام)

(548)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ۔ عطاء کے حوالے سے۔ حضرت جابر
کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
”انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر ان لوگوں
امامت کروائی حالانکہ ان کے پاس مزید کپڑے موجود تھے
(در اصل) ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پہچان کروانا
رہے تھے۔“

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر ہروی۔ سعد بن محمد بیروٹی۔ علی بن معبد۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی مضمون کے ساتھ۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد (اور) ابن عقدہ ان دونوں
بشر بن موسیٰ مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ حسین بن قاسم۔ محمد بن موسیٰ۔ عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
سے روایت کی ہے عطاء فرماتے ہیں:

(548) أخرجه البيهقي في ”السنن الكبرى“ 2/237 والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 1/379 في الصلاة: باب الصلاة
الثوب الواحد - واحمد 3/293 - ومسلم (518) - وابن خزيمة (762) - وابو عونة 2/62 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 2/2
مرفوعاً .

رایت جابرؓ ایصلی فی قمیص ضیق لیس علیہ ثوب
”میں نے حضرت جابرؓ کو ایک تنگ قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر (اس کے علاوہ اور کوئی)
کپڑا نہیں تھا۔“

ابو عبد اللہ بن خروہؒ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے
حوالے سے امام ابو حنیفہؒ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ -
سمری کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہؒ سے نقل کی ہے۔

549- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
امام ابو حنیفہ - عطاء بن یسار کے حوالے سے - حضرت جابر
ؓ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر اُن لوگوں کی
امامت کروائی اُن کے جسم پر اور کوئی تہبند یا چادر وغیرہ نہیں
تھے تاکہ وہ ہمیں اس بات کی تعلیم دیں کہ صرف ایک کپڑے میں
نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ان کی حدیث یعنی امام صاحب کا اُن سے روایت کرنا محل نظر ہے۔

550- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی جس کو
آپ نے ”توشیح“ کے طور پر لپیٹا ہوا تھا“
حاضرین میں سے کسی نے ابو زبیر (نامی راوی) سے
دریافت کیا یہ غیر فرض (یعنی نفل) نماز میں ہوا تھا؟ تو انہوں نے

(ع) قد تقدم - وهو حديث سابقه

(ع) قد تقدم .

جواب دیا: فرض نماز اور غیر فرض نماز (دونوں میں آپ ﷺ نے ایسا کیا ہے۔)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - کعب بن محمد بن رزمہ نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بشر بن حذیفہ مروزی - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید سے اسی طرح نقل کی ہے جس طرح (ابو محمد) بخاری نے اس کو نقل کیا ہے، تاہم حافظ صاحب یہ کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ (یہ روایت) حفص بن عبد الرحمن نے ابو حنیفہ زہیر بن معاویہ سے نقل کی ہے، کیونکہ یہ روایت زہیر نامی راوی کی نقل کردہ ہے، البتہ کعب کی اصل میں اسی طرح منقول ہے۔

(551) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ**

امام ابو حنیفہ - ابو زہیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کو بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو جو شخص اپنی شرمگاہ کو لوگوں سے چھپاتا نہیں ہے۔ پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کی لعنت ہوتی ہے۔

وَالْخَلْقِ أَجْمَعِينَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل (انہوں نے بغداد میں "درب ابو ہریرہ" یعنی ابو ہریرہ نامی گھر پھاٹک میں یہ حدیث سنی تھی) - محمد بن سلام - حسن بن شیبہ کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(552) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ - حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ نفعی فرماتے ہیں:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى جَنْبِ رَجُلٍ وَهُمَا يُصَلِّيَانِ صَلَوةً وَاحِدَةً فَسَدَتْ عَلَيْهِ

"جب کوئی عورت کسی مرد کے پہلو میں کھڑی ہو جائے (دونوں (مرد و عورت) ایک ہی (با جماعت) نماز ادا کرتے ہیں۔

(551) اخرجہ الحصفی فی "مسند الامام" (465) - وابو یعلی (1925) - والترمذی (2801) فی الادب: باب ماجاء فی الحمام - واحمد 339/3 - والنحاکم فی "المستدرک" 162/1 و 288/4 - والنسائی 198/1 فی الغسل: باب الرخصة فی الحمام .

(552) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (138) فی الصلاة: باب ما یقطع الصلاة .

ہوں تو عورت مرد کی نماز کو فاسد کر دے گی۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن یحییٰ بخوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(553) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ - حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - ابراہیم
نخعی فرماتے ہیں:

”جو شخص عصر کی نماز ادا کر رہا ہو اور پھر اس کو یاد آ جائے کہ
اس نے تو ظہر کی نماز ادا ہی نہیں کی ہے تو اس کی (عصر کی) نماز
فاسد ہوگی وہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے گا اور پھر عصر کی نماز ادا
کرے گا“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ الا في

خصلة واحدة ان خاف فوت صلاة العصر ان بدا بالظهر مضى على العصر ثم صلى الظهر اذا

غابت الشمس

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اگر آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اگر ظہر کی
نماز شروع کر دی تو اس کی عصر کی نماز رہ جائے گی (جس کا وہ وقت ہے) تو (ایسی صورت میں آدمی) عصر کی نماز کو جاری
کئے گا اور ظہر کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کرے گا۔

(554) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ
امام ابو حنیفہ - عاصم بن ابونجود - ابوزین کے حوالے سے -

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَزَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(555) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (162) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا - وابن ابی شیبہ
67 فی الصلوات: باب الرجل یذکر صلاة علیہ وهو فی اخرى .

(556) اخرجہ محمد الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (157) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها - وعبد الرزاق 447/1

فی الصلاة: باب القملة فی المسجد تقتل - وابن ابی شیبہ 328/2 فی الصلوات: باب الرجل یجد القملة فی المسجد - والبیہقی فی
سنن الکبریٰ 294/2 - وقد تقدم .

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا)

”انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اس دفن کر دیا پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی:

”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحوین (دونوں اقسام) کے لیے سمیٹ لینے والی چیز نہیں بنایا ہے“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة لا نرى بقتل القملة ودفنها في الصلاة باساً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے ہم نماز کے دوران جوؤں کو مار دینے یا ان کو مارنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(555) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی - عمرو بن جریر بن عبد اللہ کے حوالے سے - حضرت ابوہریرہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایسا شخص جس کو اپنی شرمگاہ کے کنارے پر تری غسل ہوتی ہے اور وہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر کنکریوں پر رکھے گا اور پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر کر کے نماز ادا کر لے گا“

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سنا: کیا: (ایسی صورتحال میں) آپ کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں تو اگر یہ صورتحال پاؤں تو وضو اور نماز کو نہ کرے گا کیونکہ مجھے اسی طرح مکمل اطمینان ہوگا“

(555) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (159) - في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وابن

430/2 في الصلوات: باب الرجل يجعد البلل وهو يصلي .

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ قال محمد واما نحن فنری ان یمضی علی صلاتہ ولا یعید ولا یضرب بیدہ علی الارض ولا یمسح وجہہ ولا یدہ حتی یتیقن ان ذلك خرج منه بعد الوضوء فاذا استیقن ذلك اعاد الوضوء وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: وہ شخص اپنی نماز جاری رکھے گا وہ اس کو نہیں دہرائے گا نہ ہی زمین پر دونوں ہاتھ مارے گا نہ ہی چہرے یا بازوؤں پر مسح کرے گا جب تک اس کو یقین نہیں ہو جاتا کہ وضو کے بعد اس کے جسم سے کچھ نکلا ہے جب اس کو اس بات کا یقین ہوگا تو وہ وضو کو دہرائے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

556) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَسَنٌ رَوَايَتُ: إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَّةِ فَأَنْضَحْهُ مَا يَلِيهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جب تمہیں تری محسوس ہو تو تم اپنے کپڑے پر اس جگہ اور اس کے آس پاس پانی چھڑک لو! اور پھر یہ سمجھو کہ یہ پانی ہی ہے“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا كثر ذلك من الانسان وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ آدمی کو اس صورتحال کا کثرت سے سامنا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

557) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَسَنٌ رَوَايَتُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَغْطِيَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ فِي امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے

556) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (160) فی الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وعبد الرزاق (151) فی الطهارة: باب قطر البول ونضج الفرج اذا وجد بللاً - وابن ابی شیبہ 430/2 فی الصلوات: باب الرجل يجد البلة وهو صلي .

557) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (161) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما يكره فيها - وعبد الرزاق (403) فی الصلاة: باب الرجل يصلي وهو متلثم - وابن ابی شیبہ 346/2 فی الصلوات: باب فی تغطية الفم فی الصلاة .

الصَّلَاةِ مَا لَمْ يُغَطِّ فَاهُ وَيَكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ وَيَكْرَهُ
 أَيْضًا أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ
 سر کو ڈھانپ لے جبکہ اس نے اپنے منہ کو نہ ڈھانپا ہو اس کا یہ
 منہ کو ڈھانپ لینا مکروہ ہے اس کا اپنی ناک کو ڈھانپ لینا بھی
 مکروہ ہے۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 (سفیان بن عیینہ) قال اجتمع ابو حنیفہ والاوزاعی فی دار الحناتین بمکہ فقال الاوزاعی لابی
 حنیفہ ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلاۃ عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنیفہ لانه لم
 یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلک شیء فقال کیف لم یصح وقد حدثنی
 الزہری (عن) سالم (عن) ابیہ (عن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه کان یرفع یدیه اذا
 افتتح الصلاۃ وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له ابو حنیفہ وحدثنا حماد (عن) ابراہیم (عن)
 علقمہ والاسود (عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلاۃ ثم لا یعود لشیء من ذلک فقال الاوزاعی احدثک (عن)
 الزہری (عن) سالم (عن) انہوں نے اپنے والد (عن) النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتقول
 حدثنی حماد (عن) ابراہیم فقال له ابو حنیفہ کان حماد افقہ من الزہری وکان ابراہیم افقہ من
 سالم وعلقمہ لیس بدون ابن عمر فی الفقہ وان کانت لابن عمر صحبہ لہ فضل الصحبۃ
 والاسود لہ فضل کثیر - وعبد اللہ عبد اللہ بن مسعود لہ فضل کثیر فی الفقہ والقراءۃ وحق
 الصحبۃ من صغره عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی عبد اللہ بن عمر فسکت الاوزاعی
 سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دار الحناتین (یعنی مردوں پر حرام
 مخصوص قسم کی خوشبو لگانے والوں کے محلہ) میں اکٹھے ہوئے تو امام اوزاعی نے امام ابو حنیفہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ
 میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین نہیں کرتے؟ تو امام ابو حنیفہ نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ
 بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کچھ بھی منقول نہیں ہے امام اوزاعی نے کہا: مستند طور پر کیسے منقول نہیں ہے؟ جبکہ
 زہری نے - سالم - ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت
 کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین کرتے تھے“

امام ابو حنیفہ نے ان سے کہا:

حماد نے - ابراہیم نخعی - علقمہ اور اسود - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے پھر نماز میں دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے“

امام اوزاعی نے کہا: میں نے آپ کو- زہری- سالم- ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حدیث سنائی اور آپ نے حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے روایت سنا دی۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا: حماد- زہری سے بڑے فقیہ ہیں ابراہیم (نخعی)- سالم سے بڑے فقیہ ہیں علقمہ- فقہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کم نہیں ہیں لیکن کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں تو انہیں صحابی ہونے کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے اسود کو بھی بہت فضیلت حاصل ہے رہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ- تو انہیں فقہ اور قرأت میں بہت فضیلت حاصل ہے اور صحابی ہونے کے حوالے سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر اس حوالے سے فضیلت رکھتے ہیں کہ وہ کم سنی سے ہی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں تو (یہ سن کر) امام اوزاعی خاموش ہو گئے۔

ابو محمد بخاری نے یہ (مذکورہ بالا) روایت- محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی- سلیمان شاذکونی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ایک مرتبہ) امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی اکٹھے ہوئے (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے)

558- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَرْفِ الْيَامِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: حَسَنُ رَوَايَةٍ: لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ هِيَ: إِفْتِتَاحُ الصَّلَاةِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّافَا وَالْمَرَوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعِنْدَ رَمِي تَحْصَارٍ

امام ابو حنیفہ- طلحہ بن مصرف یامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”صرف سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا: نماز کے آغاز میں عیدین (کی نماز میں اضافی تکبیریں کہتے ہوئے) حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے صفا اور مروہ پر مزدلفہ میں اور رمی جمرات کے وقت۔“

——***

ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں- ابو قاسم بن احمد بن عمر- عبد اللہ بن حسن خلیل- عبد الرحمن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

ح: ”جامع المسانید“ کے مطبوعہ نسخہ میں یہ روایت اسی طرح رقم الحدیث: 557 کے تحت حاشیہ میں نقل ہوئی ہے جو شاید ناقل یا محقق اور تصحیح کنندہ کا سہو ہے کیونکہ رقم الحدیث: 557 کے مضمون کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ روایت رقم الحدیث: 558 کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ (مزجم غنی عنہ)

558- -- واما حدیث ابن عمر فرواہ ابن حبان (1861)- ومالك في ”الموطأ“ 75/1- والبخاری (735)- وابو داؤد (742)- والطحاوی في ”شرح معانی الآثار“ 223/1-

-- واما حدیث عبد اللہ بن مسعود فرواہ ابو یعلیٰ (5039)- واحمد 388/1- وابع داؤد (748)- والترمذی

(25)- والبیہقی 78/3

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(559) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِكَ

بَعْدَ الْمَرَّةِ الْأُولَى

نہیں کیا جائے گا“

ہیں: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”پہلی تکبیر کے بعد نماز میں کسی بھی (موقعہ پر) اس کے

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(560) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى صَاحِبِهِ

فَيَسْلِمُ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ الْيَسَّ يَقُولُ إِذَا تَشَهَّدَ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَقَدْ رَدَّ

عَلَيْهِ

نہیں پڑھے گا؟

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

”ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام

اس نے (سلام کا) جواب دیدیا۔

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا

السلام ولا يعجبنا ان يسلم الرجل عليه وهو يصلي

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(559) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (73) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع الايدي - وفي

(106) - وعبد الرزاق (2533) فی الصلاة: باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين .

(560) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (184) فی الصلاة: باب من يسلم على قوم في الخطبة

(3603) فی الصلاة: باب السلام فی الصلاة - وابن ابی شيبه فی الصلوات: باب من كان يرد ويشير بيده او برأسه

ماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وہ سلام کا جواب نہیں دے گا، اور ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے کہ جب وہ شخص نماز ادا نہ کرے تو کوئی اسے سلام کرے۔

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

”جو شخص امام کے پیچھے (نماز ادا کرتے ہوئے) تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے اور پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ اٹھ جائے تو (ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔“

روایت: فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَدَرِ سِتْرَيْنِ يَنْصَرِفُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ قَالَ لَا

وَقَالَ عطاء بن ابي رباح اذا جلس قدر التشهد اجزاه قال ابو حنيفة قولى هو قول عطاء

(خرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول عطاء

عطاء بن ابرو رباح کہتے ہیں: جب وہ شخص تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا (کہ وہ امام کے سلام کے پہلے اٹھ جائے) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: میرا قول بھی عطاء کے قول کی مانند ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام عطاء بن ابرو رباح کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

روایت: قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

خرجه محمد بن الحسن الشيباني فى "الآثار" (185) فى الصلاة: باب من يسلم على قوم فى الخطبة أو الصلاة - وابن ابي

خرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 379/1 - وابن حبان (2295) - ومالك فى الموطأ 140/1 - والبخارى (358) فى باب الصلاة فى الثوب الواحد - ومسلم (515) فى الصلاة: باب الصلاة فى ثوب واحد - وابو داود (625) فى الصلاة: باب

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاضی ابو حسن محمد بن حسن بن محمد بن ہمام - ابوبکر محمد بن عبدان - احمد بن سمعان بن عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ بن ابراہیم حارثی - اسحاق بن ابراہیم بن شاذان - انہوں نے اپنے دوا سے صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابو عطف جراح بن منہال شہابی (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے بن مسیب بیان کرتے ہیں:

(563) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْعُطُوفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

متمن روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عقدہ - فتح بن محمد - ابوبلال - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ ان میں سے (کسی بھی تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں) کرتے تھے اور وہ (اس طریقے کو) اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔“

(564) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ: مَتَمَّنْ رَوَايَت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَيَأْتِرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن عبد اللہ نہشلی - شقیق بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

(565) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ:

(563) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(564) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 224/1 - واحمد 388/1 - وابن ابی شیبہ 236/1 - وابو داؤد (748) -

(257) - وابو یعلیٰ (5040) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 78/2

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَمَّا
 سَمِعَ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَمَا أَنْكُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ
 عَمُونَ أَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرْأَةَ وَالسُّنُورَ
 سَمِعُوا الصَّلَاةَ فَقَرَأْتُمُونَا بِهِمْ إِذْ رَأَوْا مَا اسْتَطَعَتْ
 لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کون سی چیز
 نماز کو توڑ دیتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل
 عراق! تم لوگ یہ سمجھتے ہو گدھا، کتا، عورت یا بلی (نمازی کے
 آگے سے گزر کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں، تم نے ہم (خواتین) کو
 ان (جانوروں) کے ساتھ ملا دیا ہے، تم سے جہاں تک ہو سکے تم
 (اپنے آگے سے گزرنے والے کو) روکنے کی کوشش کرو، لیکن کوئی
 بھی چیز (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑتی نہیں ہے، نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے
 اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ
 ہوتا تھا، اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا۔

——***

یہ روایت نے محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے
 سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت صالح بن ابوریح - ابراہیم بن حسین کسائی ہمدانی - عبد اللہ بن صالح بن - لیث بن سعد - عبد اللہ بن سوار
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے روایت کا یہ والا آخری حصہ نقل کیا ہے:

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهُ

وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ ہوتا تھا، اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا۔

یہ روایت نے عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن عثمان بن صالح - حرمہ بن یحییٰ - عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - عبد اللہ بن سوار
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - یحییٰ بن عثمان بن صالح - عبد اللہ بن صالح بن محمد جہنی - لیث بن سعد - احوص بن
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت محمد بن قدامہ زہد بلخی اور ابوزید عمران بن فرنام - ابو عصمہ سعد بن معاذ ان دونوں نے - یحییٰ بن اکثم -

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (141) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وعبد الرزاق (2365) في

باب ما يقطع الصلاة - وابن حبان (2342) - واحمد 148/6 - والبخاري (382) في الصلاة: باب الصلاة على

البيهقي في "السنن الكبرى" 264/2 - والبيهقي في "شرح السنة" (545) .

عبداللہ بن صالح - لیث بن سعد - احوص بن حکیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی وانا معترضة بینہ وبين القبلة
 ”نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان میں (میں) ہوتی تھی“

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: ابو عاصمہ سعد بن معاذ نے یحییٰ بن ائثم کے حوالے سے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک نیک شخص نے ہمیں یہ روایت بیان کی: ہمارے پاس اس سے زیادہ خوبصورت وضع قطع کا کوئی شخص کبھی نہیں آیا (اس) (نام) احوص بن حکیم تھا وہ بیان کرتے ہیں:

انہ راى انس بن مالك يطوف بين الصفا والمروة على حماره
 انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگا رہے تھے

یحییٰ بن ائثم بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ کی احوص کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت ہم نے اس لیے ذکر کی ہے تاکہ اس کے ذریعے ان کی عظمت شان اور فضیلت واضح ہو کہ انہوں نے بعض صحابہ کرام سے ملاقات کی ہوئی ہے اور پھر بھی انہیں نے ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ وکیل - ابو حسین محمد بن محمد - ابو حسین عبدالوہاب بن حسین کلابی - ابو حسین احمد بن عمیر بن یوسف - ابو بکر عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبقول عائشة
 ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن محمد فرماتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(566) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
 متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي
 جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْأَةِ فِي الْجَانِبِ
 الْغَرْبِيِّ فَكَّرَهُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي مَكَانٍ يَكُونُ
 بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَدْرَ مُوَخَرَةِ الرَّحْلِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مسجد کے مشرقی کنارے میں نماز ادا کرتا ہے اور اس وقت کوئی عورت مسجد کے مغربی کنارے میں ہے (اور مرد کے آگے سے گزرتی ہے؟) تو انہوں نے اسے قرار دیا البتہ اگر مرد اور عورت کے درمیان میں پالائے

لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) موجود ہو تو حکم مختلف ہوگا (یعنی پھر یہ مکروہ نہیں ہوگا)۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا كانا فی صلوٰۃ واحدة یصلیان بامام واحد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (یہ حکم اس وقت ہے) جب وہ دونوں ایک ہی امام کی اقتداء میں ایک ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

(567) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورة (یعنی واجب الستر چیز) ہے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف یعقوب بن یوسف احمرانی - ح بن عبادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے:

غیر انہ ذکر فیہ عن ابراہیم عن الاسود قال قال عبد الله ما بين السرة الى الركبة عورة
”تاہم انہوں نے اس میں یہ ذکر کیا ہے: یہ ابراہیم کے حوالے سے اسود سے منقول ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورة (یعنی واجب الستر چیز) ہے۔“

(568) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نہا قالت كان النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ“

”نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی آپ ﷺ

(567) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (181)

-- قلت: وقد اخرج احمد 2/187 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 2/229 - وابوداؤد (496) من حديث عبد الله بن عمرو

(568) قد تقدم في (565) .

جَانِبُهُ عَلَيَّ

پر جو کپڑا ہوتا تھا اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عروہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة لا نرى به باساً وكذلك لو صلت الى جنبه وهي في صلوة غير صلواته انما تفسد عليه اذا صلت الى جنبه وهما في صلوة واحدة تاتم به او امهما غيره وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز ادا کرے لیکن اس کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہو تو بھی عورت مرد کی نماز فاسد کر دے گی جب وہ اس کے پہلو میں نماز ادا کرے گی خواہ وہ دونوں ایک ہی نماز ادا کر رہے ہوں جس میں عورت مرد کی اقتداء کر رہی ہو یا پھر کوئی شخص ان دونوں کی امامت کر رہا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشثانی نے یہ روایت - ابواسامیل محمد بن اسماعیل ترمذی - ابوصالح عبداللہ بن صالح - لیث بن سعد - احوص بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(569) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ :

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَعْرَابِيٌّ لَمْ

”انہوں نے حضرت وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں -

يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً

کہا ہے: وہ ایک دیہاتی تھے انہوں نے اس سے

(569) - اما حدیث وائل بن حجر فاخرجه ابن حبان (1945) - والبخاری فی ”قرة العين برفع اليدين في الصلاة“ 19 - واما

(912) فی اقامة الصلاة: باب الاشارة في التشهد - عن وائل بن حجر في حديث طويل ... فلما ركع رفع يديه ... واما حديث

بن مسعود فاخرجه ابن ابي شيبة 236/1 في الصلاة: باب من كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود - واحمد 388/1 - واما

(748) - والترمذی (257) - وقد تقدم .

قَبْلَهَا قَطُّ فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ حَفِظَ
وَلَمْ يَحْفَظُوا يَعْنِي رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کوئی نماز ادا نہیں کی تھی تو کیا وہ
حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ
علم رکھتے ہوں گے اور انہیں (یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کو
نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ (صحیح یاد ہوگا اور ان لوگوں (یعنی
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کو صحیح یاد نہیں
ہوگا) (راوی کہتے ہیں:) یعنی رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین
کرنا (سنت ہے یا نہیں ہے؟)۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید اللہ ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی - محمد بن عبید - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے۔

(570) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَنْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ السُّجُودِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا
تَعْرِفُ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِي مَنْ
لَا أَحْصِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ فَقَطُّ وَحَكَاهُ عَنِ
نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ عَالِمٌ
بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَّفَقٌ أَحْوَالِ رَسُولٍ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم
نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”اُن کے سامنے (رفع یدین کے بارے میں) حضرت
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث ذکر کی گئی کہ انہوں نے نبی
اکرم ﷺ کو رکوع میں اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا: وہ (یعنی حضرت
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) ایک دیہاتی تھے وہ شرعی احکام سے زیادہ
واقف بھی نہیں تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں
صرف ایک نماز ادا کی تھی اور (علقہ یا اسود نے) بے شمار مرتبہ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان
کی ہے کہ وہ صرف نماز کے آغاز میں ہی رفع یدین کرتے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلَاظِمٌ لَهُ فِي إِقَامَتِهِ
وَأَسْفَارِهِ وَقَدْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَا لَا يُحْصَى

تھے اور اس (طریقہ کو) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کر
تے تھے۔

(ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
اسلام کے شرعی احکام کے عالم تھے وہ نبی اکرم ﷺ کے احوال
کی جستجو میں رہتے تھے آپ ﷺ کے مقیم ہونے یا سفر کرنے
کے دوران آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور انہوں نے بے
شمار مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے

(571) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي
الرَّجُلُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک
کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔“

——***

ابو محمد بخاری یہ روایت - جعفر بن محمد شاشی اور ابو حسین محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - محمد بن یوسف کے حوالے سے نقل کرتے
ہیں - ابو قرہ نے - ابن جریج - زہری - ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رجلاً قال للنبي صلى الله عليه وآله وسلم يا رسول الله يصلي الرجل في الثوب الواحد فقال
النبي صلى الله عليه وآله وسلم اولكلكم ثوبان

”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا
ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

ابو قرہ بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح
کیا ہے: تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال ما كلكم يجد ثوبين

”تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ بلخی اور عبداللہ بن محمد بلخی - احمد بن یعقوب - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے

بوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لیس کلکم یجد ثوبین

”تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوئی - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - امام ابوحنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت

سیریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان سائلًا سالہ ایصلی فی الثوب الواحد قال ما کلکم یجد ثوبین

”ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: کیا وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“ -

انہوں نے اس کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابو محمد (بخاری) کہتے ہیں: وہ بعض اوقات ان کے اور زہری کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جراح

سہال کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ بن مخلد - عبید اللہ بن کثیر - حسن بن صالح بن ابودواہی - موسیٰ بن

سیر - ابن جریج اور امام ابوحنیفہ - زہری - ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابو حسین محمد بن احمد بن موسیٰ اہوازی - ابواحمد حسین

بن عبد اللہ بن سعید عسکری - عبد اللہ بن اسحاق - اسحاق بن ابراہیم نہشلی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

نقل کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کنڈی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے

ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَمَّ الْقَوْمَ فِي

سَبِّ وَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَثِيَابُهُ عَلَى

سَجَبٍ لَوْ شَاءَ لَتَنَاوَلَ مِنْهَا ثَوْبًا

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا پہن کر لوگوں

کی امامت کی جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں

(کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے حالانکہ ان کے اضافی کپڑے

کھنٹی پر لٹکے ہوئے تھے اگر وہ چاہتے تو ان میں سے ایک اور

کپڑا لے سکتے تھے۔

——***

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابو بکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بخاری - بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(573) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سبیعی - عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک پرستار جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہوگئی؟ تو انہیں کہا: ہم (فرشتے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں جس میں کوئی کتاب یا تصویر موجود ہو تو آپ اس پر دست دے دیں، تصویروں کے سر کاٹ دیں اور کتے کے پلے کو باہر نکال دیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد - ابو جابر - علی بن حسن - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے

(573) أخرجه ابن حبان (5854) - واحمد 305/2 - وابو داؤد (4158) في اللباس: باب في الصور - والترمذی (270/7) من حديث أبي هريرة .
 الادب: باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب - البيهقي 270/7 من حديث أبي هريرة .

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابواسحاق - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے اس کو نبی اکرم ﷺ سے اسی کی سند نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت دیکھی ہے۔ یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے منقول ہے انہوں نے اس کو - ابواسحاق کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ سے اسی کی سند نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبعمی کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”آپ ﷺ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہو گئی؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں کوئی کتا یا تصویر موجود ہو آپ پردے کو اتار دیں اس میں موجود تصاویر کے سر کاٹ دیں اور اس کتے کے پتے کو گھر سے باہر نکال دیں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ سب کام کیے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد

بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے:

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک قمیص پہن کر ان لوگوں کی امامت کی ان کے جسم پر اس (قمیص) کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے ایسا اس لیے

(574) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

یسار:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ جَابِرًا أَمَّهُمْ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ كَسَ عَلَيْهِ غَيْرَهُ قَالَ وَلَا أَرَاهُ أَرَادَ بِذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ لَا تَسَّ بِالصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

(574) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(575) قد تقدم في (548) .

کیا تھا کہ وہ یہ بتانا چاہ رہے تھے کہ ایک کپڑے میں نماز کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں - باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن بطحا - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے۔ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

چوتھی فصل: جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کا بیان

(576) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

”میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو عید کے دن خطبہ کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن نوح - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(577) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی (نفل) نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ اہتمام کے ساتھ پابندی نہیں کرتے تھے“

(576) - - اخرج ابن حبان (2825) - وابو يعلى (1182) - وابن خزيمة (1445) عن ابى سعيد الخدرى: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوم العيد على راحلته .

(577) اخرج الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 299/1 - وابن حبان (2456) - واحمد 43/6 - والبخارى (1169) - (724) (94) - وابو داود (1245) .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - فضل بن محمد بن ابراہیم - علی بن زیاد نخعی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن زرعہ بن شداد - انہوں نے اپنے دادا شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن حنیفہ - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

روایت: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَوَاتِ أَيَّامَ رُبْعٍ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ فِي دُبْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ تَمَّ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ وَكَانَ تَكْبِيرُهُ: ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق کے دوران تمام نمازوں کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے وہ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد یہ عمل شروع کرتے تھے اور قربانی کے دن کے اگلے دن عصر کی نماز کے بعد تک اسے پڑھتے تھے پھر اسے منقطع (یعنی ختم) کر دیتے تھے ان کی تکبیر کے یہ کلمات ہوتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی بھی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے“

——***

ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حافظ ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عائذ - محمد بن کعب قرظی کے

حرجہ ابن ابی شیبہ 165/2 فی الصلوات: التكبير من ای يوم هو؟ والی ای ساعة؟ - والطبرانی فی ”الکبیر“

والزبلی فی ”نصب الراية“ 223/2

عَائِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِمُ الْمَرْأَةُ
وَالْعَبْدُ وَالْمَرِيضُ وَالْمُسَافِرُ

ارشاد فرمایا ہے:

”چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہوتا عورت، غلام، بیمار
مسافر“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابو حسین محمد بن احمد بن زرقوب۔ احمد بن محمد بن زیاد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس کو۔ ابن خیرون۔ ابن شاذان۔ ابو نصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن قزوبہ قزوینی۔ محمد بن حسن۔ حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (عن) غيلان وايبوب بن عمار كلاهما (عن) محمد بن كعب القرظي ثم قال محمد قال ابو حنيفة فان فعلوا ذلك اجزاهم امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ۔ غیلان۔ ایوب بن عمار۔ دونوں نے۔ محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اگر وہ ایسا کریں گے ان کے لیے جائز ہوگا۔

(580)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں:

متن روایت: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى مَنْ
آتَى الْجُمُعَةَ

”جمعہ کے دن اس شخص پر غسل کرنا واجب ہے
جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ قبصہ۔ زکریا بن یحییٰ۔ احمد بن عبد اللہ بن زیاد۔ محمد بن خلیل بصری۔ حماد بن یحییٰ۔ سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(579) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (201) في الصلاة: باب صلاة الجمعة والخطبة-والسيرة الكبرى 183/3-وابن ابي شيبة 109/2 في الصلوات: باب لا تجب عليه الجمعة-وعبد الرزاق 172/3 (5200) في الصلاة: يجب عليه الجمعة.

(580) اخرجه ابن ابي شيبة 93/2 في الصلاة: في غسل الجمعة-والنسائي (1680)-ومالك في "الموطأ" 1/1 (877)-ومسلم 579/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری - قبیصہ - زکریا - محمد بن خلید بصری - حماد بن یحییٰ انج کے حوالے سے - منصور بن معتمر - محمد بن سوہ اور امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رَجَافٍ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

روایت: مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ”جو جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

تیموں نے یہ روایت احمد بن محمد تمیمی منکدری - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تیموں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعد عوفی - عمر بن مدرک - مکی ابن ابراہیم رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبدوس بن بشر بن شعیب رازی - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر بن محمد بن مخلد بن جعفر - عبدوس بن بشر رازی - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسر و کہتے ہیں: میں نے حافظ المعروف بہ غنجا رکی ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے: یہ روایت خلف بن محمد بن علی بن ابراہیم بن اسماعیل کنڈی - علی بن مسلم طوسی - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - احمد بن محمد عتقی - علی بن محمد بن لؤلؤ - ابوبکر محمد بن فروہ - عمر بن مدرک - مکی ابن ابراہیم رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رَجَافٍ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

ہم تقدم - وهو حديث سابقه .

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَجْعَلُوْہَا

”تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو اور انہیں قیر

نہ بناؤ۔“

قُبُوْرًا

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علان بن یعقوب علاف - عیسیٰ بن عبد الرحمن ربیع - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(583) - سند روایت: (أَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ:

متن روایت: سَأَلْتُ بَلَّالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ

”میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی الْکَعْبَةِ وَکَمْ صَلَّی

اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی

قَالَ رَكْعَتَيْنِ مِمَّا یَلِی الْعُمُوْدَ

(رکعات) ادا کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: دو رکعت

ستون کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - خضر بن ابان ہاشمی سے کوفہ میں - ابوسعید ہشام بن محفوظ ہندی - قاسم بن حماد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(584) - سند روایت: (أَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَلَسُّكُوْتُ فِی الْعِیْدَیْنِ اِذَا خَطَبَ

”عیدین کے موقع پر جب امام خطبہ دے رہا ہو

اَلْاِمَامُ مِثْلَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

کے دن کی مانند اس وقت بھی خاموش رہنا (لازم) ہے“

——***

حافظ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان -

بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبد الرحمن مثنوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(585) - سند روایت: (أَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(583) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (184) - والبخاری (468) فی الصلوات: باب الابواب والحدود

والمساجد - ومسلم (1329) فی الحج - وابو داؤد (2023) فی المناسک: باب دخول الکعبة - وابن حبان (3204) .

(584) -- اخرج ابن ابی شیبہ 124/2 فی الصلاة: فی الکلام اذا صعد الامام المنبر وخطب - عن ابراهیم - قال: قلت لابي

یکره الکلام یوم الجمعة؟ قال: اذا صعد الامام المنبر واذ خطب الامام واذ تکلم الامام .

ابراہیمؑ اَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: السَّلامُ يَقْطَعُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

”سلام (پھیرنا) دو نمازوں کے درمیان حد فاصل ہوتا ہے۔“

——***

اخرجه الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(585) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے

ابراہیمؑ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے

ہیں:

حسن روایت: أَنَّ رَجُلًا اسْتَقْرَأَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

”ایک شخص نے جمعہ کے دن اُن سے قرآن کی کسی آیت

الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَنِ

کے بارے میں دریافت کیا، امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا، تو

الْجُمُعَةِ قَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا أَنَّ

انہوں نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا، جب وہ نماز پڑھ کر

حَكَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ

فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے

فرمایا: جمعہ میں سے تمہارا حصہ صرف وہ ہے جس کے بارے میں

تم نے سوال کیا تھا۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن

عزیم بغوی - محمد بن شجاع ثمالی - حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(586) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - انہوں نے اپنے والد

سَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (109) في الصلاة: باب تسليم الامام وسجوده - وعبد الرزاق (3603) في

باب السلام في الصلاة - وابن ابي شيبة 74/2 في الصلاة: باب من كان يرد ويشير بيده او برأسه .

اخرجه الطبراني في "الكبير" 308/9 (9542)

- و اخرج الهيثمي في "مجمع الزوائد" 186/2 عن عبد الله قال: "كفى لغواً ان تقول لصاحبك انصت اذا خرج الامام في

بیان کرتے ہیں:

”جس دن نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہو گیا تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم ﷺ (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہوئے آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ رکوع میں نہیں جائیں گے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے تو آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ ﷺ کے قیام جتنا (طویل) تھا پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے سجدے بھی آپ ﷺ کے رکوع جتنے (طویل) تھے جب آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے تو وہ بیٹھنا بھی آپ ﷺ کے سجدے جتنا (طویل) تھا پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت ادا کی تو اس کو بھی اسی طرح ادا کیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آخری سجدے میں تھے تو آپ ﷺ رونے لگے آپ ﷺ بہت روئے ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا

ہے کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود

ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا“

پھر آپ بیٹھ گئے آپ ﷺ نے تشہد پڑھا (نماز

کا سلام پھیرنے کے بعد) آپ ﷺ نے لوگوں

کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

”بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی

کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب ایسی (یعنی

گرہن کی) صورت حال ہو تو تم پر نماز ادا کرنا لازم ہے ابھی میں سے

خود کو دیکھا کہ میں جنت کے قریب ہوا یہاں تک کہ اگر میں اس کی

متن روایت: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فَاطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ لَا يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوْعُهُ قَدْرَ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَدْرَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُوْدِهِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الْاٰخِرَةُ بَكَى فَاَشْتَدَّ بُكَاءُوهٗ فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَلَمْ تُعِدْنِيْ اَلَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ جَلَسَ فَتَشْهَدُ ثُمَّ اَنْصَرَفَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَيْنِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ وَلَقَدْ رَاٰنِيْ اَدْنِيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَاٰنِيْ اَدْنِيْتُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَقٰى لَهَا عَلٰى وَعَلَيْكُمْ وَلَقَدْ رَاٰتُ فِيْهَا سَارِقًا بَدُنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم يُعَذِّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَاٰتُ فِيْهَا عَبْدَ بَنِي دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحَاجِّ بِمُحَجِّبِهِ وَلَقَدْ رَاٰتُ فِيْهَا اِمْرَاَةً طَوِيْلَةً اَدْمَاءَ حَمِيْرِيَّةٍ تُعَذِّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطْتُهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تُسْقِهَا وَلَمْ تَدْعَهَا تَاْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کو پکڑنا چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا پھر میں نے خود کو دیکھا کہ میں جہنم کے قریب ہوا تو میں نے اس کے شعلوں سے خود کو اور تم لوگوں کو بچانے کی کوشش کی میں نے اس (جہنم) میں اللہ کے رسول کے اونٹوں کو چوری کرنے والے شخص کو دیکھا اسے جہنم میں عذاب دیا جا رہا تھا میں نے اس میں بنی دعدع کے غلام کو دیکھا جو اپنی چھڑی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چرا لیتا تھا میں نے اس میں ایک طویل القامت گندی رنگت کی مالک ایک حمیری عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا اس عورت نے اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے کچھ کھانے یا پینے کے لیے بھی نہیں دیا اور اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی (یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - عبد اللہ بن عمر جعفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابی احمد ہروی - عمار بن خالد تمار - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح طبری - محمد بن یوسف زبیدی - ابو قرہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اس کے محتوی اعتبار سے قریب ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حرجہ احمد 109/2 - وابن حبان (2828) - والبخاری (1042) فی الکسوف: باب الصلاة فی کسوف الشمس - ومسلم فی الکسوف: باب ذکر النداء بصلاة الکسوف - والطبرانی فی "الکبیر" (13095) - والحاکم فی "المستدرک" 331/1

سارق الحاج بمحجنہ و کان اذا خفی لہ شیء ذهب بہ واذا رؤی قال انما تعلق بمحجنی
”حاجیوں (کے سامان) کو اپنی چھڑی سے چوری کرنے والے (کو دیکھا) جب اس کی حرکت پوشیدہ رہتی تو وہ اس چیز کو لے
جاتا اور جب اس کی حرکت پکڑی جاتی تو وہ کہتا: یہ میری چھڑی کے ساتھ بچس گئی تھی“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے
اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابو عوام - عبدالرحمن بن علقمہ مروزی - ابراہیم بن عبدالرحمن خوارزمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید اور محمد بن محمد اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - محمد بن حرب - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کنڈی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - ولید بن حماد انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان ان دونوں نے - حسن بن
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے۔
یحییٰ بن حسن - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے
والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف - عمر بن حفص - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عثمان بن سعد بن نوفل - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسن بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن احمد بن یعقوب - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابو عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو بکر احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(588) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ حَذِيفَةُ وَأَبُو مُوسَى حَتَّى خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ ابْنُ عَقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَقَالَ غَدًا عِيدُكُمْ فَكَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالُوا أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُولَى خَمْسًا وَفِي الْآخِرَةِ رَبْعًا وَيُؤَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى رَأْسِهِ

”ایک مرتبہ وہ کوفہ کی مسجد میں موجود تھے ان کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے ولید بن عقبہ ان حضرات کے پاس آیا وہ ان دنوں کوفہ کا امیر تھا اس نے کہا: کل عید ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ تو ان حضرات نے (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ اس کو اس بارے میں بتائیں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی: وہ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور دوسری رکعت میں چار مرتبہ کہے دو قراتوں کے درمیان تسلسل رکھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دے“

——***

(588) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (204) في الصلاة: باب صلاة العيدين - وعبد الرزاق (5687) في الصلاة: باب التكبير في الصلاة يوم العيد - وابن أبي شيبة 173/2 في الصلاة: باب في التكبير في العيدين - والطبراني في "الكبير" (9514)

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔
ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
ابن خسرو نے یہ روایت - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا

باس بان یخطب قائماً ان لم یکن علی راحلته وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ سواری پر سوار نہ ہو تو کھڑا ہو کر خطبہ دیدے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(589) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْإِمَامُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
وَيُصَلِّي بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
بعد امام اپنی سواری پر وقوف کر کے (خطبہ دیتا تھا) وہ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرتا تھا۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(590) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: إِنَّكَ سَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ
إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

(589) اخراج ابن حبان (2826) - واحمد 92/2 - وابن خزيمة (1443) - والبخاری (957) فی العیدین: باب المشی والركوب

العید بغیر اذان ولا اقامة - ومسلم (888) فی صلاة العیدین - والترمذی (531) فی العیدین: باب صلاة العیدین قبل الخطبة

(590) اخراج ابن خزيمة 309/2 (1372) - والسنن الکبریٰ 195/1 - والبيهقي فی ”السنن الکبریٰ“

341/3 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 94/10 (10065) - والبزار (259/1) 9260

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ
فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا
تُكَفِّفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ
فَصَلُّوا وَاحْمَدُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوهُ وَسَبِّحُوهُ حَتَّى
يُنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
”بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی
کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم
اس (گرہن) کو دیکھو تو نماز ادا کرو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اس
کی کبریائی کا اعتراف کرو اس کی پاکی بیان کرو جب تک وہ
روشن نہ ہو جائے (یعنی گرہن ختم نہ ہو جائے)“

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ (منبر سے) نیچے اترے اور
آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - محمد بن یزید نیشاپوری معروف بہ حمش - عامر بن فرات
سوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

591) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - سعید بن جبیر کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
بیان کرتے ہیں:

سند روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ
وَلَا بَعْدَهَا
”عید کے دن نبی اکرم ﷺ عید گاہ تشریف لے گئے
آپ ﷺ نے عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل)
نماز ادا نہیں کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن یزید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہياج بن بسطام - انہوں
نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

592) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سہیل بن ابوصالح - انہوں نے اپنے

591) أخرجه ابن حبان (2818) - واحمد 340/1 - وابن أبي شيبة 177/2 - والبخاري (964) في العيدين: باب الخطبة بعد
الجمعة - ومسلم (884) (13) في العيدين: باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها - وابوداؤد (1159) في الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل
العيد ولا بعدها -

592) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 336/1 - وابن حبان (2480) - وعبد الرزاق (5529) - والحميدي (976) -
دارمي 370/1 - ومسلم (881) (69) - والترمذي (523) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها - والبيهقي في
سنن الكبرى " 240/3

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ
أَرْبَعًا قَبْلَهَا وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جس نے جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے ساتھ) قبل
(نفل) نماز ادا کرنی ہو تو وہ چار رکعات اس سے پہلے اور چار
رکعات اس کے بعد ادا کرے۔“

...—...—...

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ہناد بن ابراہیم بن محمد نسفی۔ ابو حسن علی بن احمد بن حسن
بن محمد بن نعیم۔ احمد بن عبدان بن فرج۔ عبد اللہ بن سلمہ بن شاہین۔ محمد بن منصور سلمی۔ حسین بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(593)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ

يَوْمَ عِيدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الکریم کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
”وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) خواتین کو عید الفطر اور عید
الاضحیٰ کے دن نکلنے کی رخصت دیتے تھے۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن سعید۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات۔ زفر۔ ایوب بن ہانی۔ عبید اللہ بن موسیٰ۔ منذر اور محمد بن حسن رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس
کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے
ہیں:

حتى ان البكرين تخرجان في ثوب واحد وتخرج الطامث في عرض الناس فتدعو

یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلیں گی اور حائضہ عورت لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوگی۔

(594)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(593) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (205) - وابن حبان (2816) - واحمد 84/5 - والدارمي 377/1 - ومسلم

(890) في صلاة العيدين - والبخاري (324) - وابو داود (1138) في الصلاة: باب خروج النساء في العيد - وابن ماجه (1308) -

(594) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (182) - وعبد الرزاق (5437) في الصلاة: باب العطاس يوم الجمعة والامامة

يخطب - وابن ابي شيبة 1202 في الصلاة: باب يسلم اذا جاء والامام يخطب - والبيهقي في "السنن الكبرى" 223/3

ابراہیم قال:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: تَرَدُّوْا السَّلَامَ وَتَشَمِّتُوا الْعَاطِسَ

”جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (تو اس دوران) سلام کا جواب دو، چھینکنے والے کو جواب دو۔“

وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد
ولسنا نأخذ بهذا لكننا نأخذ بحديث سعيد بن المسيب على ما انبا سفيان بن عيينة (عن) عبد الله
بن سعيد بن ابوهند قال قلت لسعيد بن المسيب ان فلاناً عطس والامام يخطب فشمته فلان
قال مرة فلا يعودن قال محمد وبه نأخذ الخطبة بمنزلة الصلاة لا يشمت فيها العاطس ولا يرد
فيها السلام وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه (عن) مخول بن راشد النهدي (عن) مسلم البطين
(عن) سعيد بن جبير (عن) ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان
يقرأ في الجمعة سورة الجمعة والمنافقين

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، ہم سعید بن مسیب کے بارے میں منقول روایت کے مطابق فتویٰ
دیتے ہیں: جس کو سفيان بن عيينة نے عبد الله بن سعيد بن ابوهند سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید سے کہا: فلاں کو
م کے خطبہ دینے کے دوران چھینک آگئی تو فلاں شخص نے اس کو چھینک کا جواب دیدیا، انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ (تو جو ہو گیا سو
ہو گیا) وہ دوبارہ ہرگز ایسا نہ کرے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اسی روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: خطبہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اس
میں چھینکنے والے کو جواب نہیں دیا جاسکتا اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا جاسکتا، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

مخول بن راشد نہدی بن مسلم بطن - سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسن بن سعید بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حصین بن
سنان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور ازہر بن معبد سے روایت کی ہے۔

595- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

عجلان عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن

(595) اخرجه ابن حبان (886) .

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا

طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن کی کسی

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن صالح بخاری - محمد بن قاسم بخاری - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے۔

(596) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبیدہ بن معتب ضعی - ابراہیم نخعی - قزعمہ کے

الْمُعْتَبِ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ

حوالے سے ان کے ایک ساتھی عبدالوہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے

مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ:

نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

”نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

کرتے تھے آپ ان (چار رکعات) کے درمیان سلام بھیج

قَبْلَ الظُّهْرِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيمٍ

فصل نہیں کرتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -

اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابو عبد الرحمن مقری نے یہ روایت امام ابو حنیفہ - عبیدہ - ابراہیم - قزعمہ کے حوالے سے نبی اکرم -

نقل کی ہے وہ (یعنی حافظ صاحب فرماتے ہیں:) یہی درست ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروہ بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرودن - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن ووست

علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(597) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(596) - -- واخرج ابن ابی شیبہ 199/2 - واحمد 239/6 - ومسلم 504/1 (105) - وابو داؤد (1245) عن عائشة رضى الله عنها - قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اربعاً قبل الظهر .

(597) اخرج عبد الرزاق (4829) في الصلاة: باب التطوع قبل الصلاة وبعدها

-- قلت: وقد اخرج ابن ابی شیبہ 199/2 - والطحاوی في "شرح معانی الآثار" 335/1 - والحمیدی (385) -

416/6 - وابو داؤد (1264) - قال ابو ايوب الانصاري: يا رسول الله اما اربع ركعات تواظب عليهن قبل الظهر؟ فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم: "ان ابواب الجنة تفتح عند زوال الشمس فلا تروح حتى تقام الصلاة فاحب ان اقدم".

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "آلَمَ تَنْزِيلُ"

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) سورہ
آلَمَ تَنْزِيلُ کی تلاوت کرتے تھے۔"

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - محمد بن احمد بن محمد - احمد بن محمد - محمد بن فضل بن جابر سقطی - نصر بن حریش صامت - مشعل بن ملحان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(600) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ قَدْ جَلَسَ آخِرَ صَلَاتِهِ قَالَ يُكَبِّرُ
تَكْبِيرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ
الْإِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

"جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام اُس وقت
کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو تو وہ شخص تکبیر کہہ کر
لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے ان کے ساتھ
پڑھے جب امام سلام پھیر دے تو وہ شخص کھڑا ہو کر دو رکعت
کرے۔"

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهل
من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً وبذلك جاءت
الآثار من غير واحد (ثم قال) محمد حدثنا ابو حنيفة اخبرنا سعيد بن ابو عروبة (عن) قتادة (عن)
انس بن مالك (و) حسن البصري (و) سعيد بن المسيب (و) خلاص بن عمرو انهم قالوا من
ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً قال محمد وكذلك
بلغنا (عن) علقمة بن قيس (و) الاسود بن يزيد وهو قول سفيان الثوري وزفر بن الهذيل وبه
ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ
ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا، لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پالے وہ چار رکعات
گا، اس حوالے سے کئی راویوں نے آثار نقل کیے ہیں: پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے - سعید بن ابو عروبة - قتادہ کے
سے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (اور) حسن بصری (اور) سعید بن مسیب (اور) خلاص بن عمرو کے بارے میں یہ روایت

یہ حضرات فرماتے ہیں:

”جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا، لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پائے وہ چار رکعات ادا کرے گا“

امام محمد فرماتے ہیں: علقمہ بن قیس (اور) اسود بن یزید کے بارے میں اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے سفیان ثوری و زفر بن ہذیل کا بھی یہی قول ہے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

601- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”سن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

”نبی اکرم ﷺ عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا حسین بن علی کی تحریر میں ہے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن سروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے

داد احمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ اور سفیان سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن خالد - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عبد اللہ بن عبد اللہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور یہ صرف عیدین کے بارے میں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی - عبد اللہ بن عبد الرحمن مدنی - عقیف بن سالم موصلی کے حوالے سے ابو حنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید - ابیض بن سرح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسن بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسن بن محمد بن سعید - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان - ابوبکر اور عثمان یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں ان دونوں نے - عبد الحمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(602) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

اپنے والد - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت

عن النعمان بن بشير رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
 ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ
 "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۃ
 الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اگر عید اور جمعہ
 کا دن اکٹھے آجاتے تو آپ دونوں نمازوں میں انہی دونوں
 سورتوں کی تلاوت کرتے۔"

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابوعلی حسن بن محمد بن سعید انصاری۔ محمد بن عمران عمرانی۔ قاسم بن حکم کے
 سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن خالد بن عمرو۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عکرمہ بن یزید البہانی۔ ابیض بن اغر کے
 سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب کہتے ہیں: شعبہ نے اسے ابراہیم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن فارسی۔ محمد بن مظفر کے
 سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مظفر تک اس سند کے ساتھ احمد بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الجبار صیرفی۔ علی بن حسن بصری سے اذن کے طور پر۔ ابن ثلاج۔ ابو عباس بن عقدہ۔ محمد بن
 عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد دمشقی۔ ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی (اور) ابو قاسم مسلم بن احمد کعلکی ان دونوں نے۔
 عبد الرحمن بن عثمان بن ابونصر۔ ابو حسن خثعمہ بن سلیمان بن حیدرہ قرشی۔ عبد اللہ بن احمد بن ابومیسرہ۔ ابو عبد الرحمن مقری کے
 سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
 امام ابوحنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
 کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رِيت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تھے تو

وَسَلَّمَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيفَةً
(کھڑے ہو کر) خطبہ ارشاد فرمانے سے پہلے تھوڑی سی دیر کے
لیے اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن فروخ - عبد الوہاب بن ابراہیم خراسانی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(604) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَرَكَتُ الْوِتْرَ
وَأَنَّا لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ
”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر ترک کر دوں“
کے عوض میں مجھے سرخ اونٹوں کی مانند (دولت یا کوئی قیمتی چیز)
مل جائے۔

——***

حافظ ابن خسرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن
بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
(605) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هِنْدٍ
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي
طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے شخص سے
غسل کیا جس میں آٹے کا نشان موجود تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
چار رکعات ادا کیں۔“
امام ابو حنیفہ نے - ابو ہند حارث بن عبدالرحمن کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا
کرتی ہیں:

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبید - محمد بن علی مدائنی فستقہ - احمد بن ہشام بن بہرام - انہوں نے
(604) اخبرہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (123) - وفی ”الموطأ“ (260) - وابو یوسف فی ”الآثار“ (342) -
بن الحسن الشیبانی فی ”الحجة على اهل المدينة“ 1/196 - وعبد الرزاق (4578) - وابن ابی شیبہ 2/297
(605) اخبرہ ابن خزيمة 1/119 - وعبد الرزاق (4860) - واحمد 6/341 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 2/426 (1038) -
فی ”السنن الکبری“ 1/8 - وأوردہ الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 2/269

کے حوالے سے۔ ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست نایف۔ قاضی عمر اشنانی۔ محمد بن حنیفہ۔ تمیم بن منصر۔ اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ روایت نقل کیے ہیں:

ثم صلی رکعتین

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں“

قاضی عمر اشنانی نے اسی طرح کی روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

608۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رَجُلٍ أَن رَجُلًا حَدَّثَهُ:

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ

عَنْهُ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَمَا تَقْرَأُ سُورَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلَى

كُنْ لَا أَعْلَمُ فَقَالَ فَأَقْرَأُوا (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ

بَعْضَ نَفْسٍ فَنَفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكَوْكَ قَائِمًا) قَالَ فَالْخُطْبَةُ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جمعہ

کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے بارے میں دریافت کیا: تو

انہوں نے فرمایا: کیا تم نے سورہ جمعہ نہیں پڑھی ہے؟ اس شخص

نے جواب دیا: پڑھی ہے، لیکن مجھے (اس سورت سے اس

بارے میں) پتہ نہیں چل سکا ہے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو

اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے“

(حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن خطبہ

کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے۔“

...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن سعید۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (202)۔ وابن ابی شیبہ 112/2۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (1003)۔ وابن

1106) فی إقامة الصلاة: باب ماجاء فی الخطبة يوم الجمعة .

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن محمد بن حافظ - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع شلمجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عروبہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔۔

(607) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ سَمِعَ أُمَّ عَطِيَّةَ تَقُولُ:
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: رُخِصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْبُكَرَانُ تَخْرُجَانِ فِي الشُّبِّ الْوَاحِدِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْرُجُ فَتَجْلِسُ فِي عَرَضِ النَّاسِ يَدْعُونَ وَلَا يُصَلِّينَ
 ”خواتین کو عید کے لیے نکلنے کی رخصت دی گئی تھی یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلتی تھیں یہاں تک کہ حیض والی خواتین بھی نکلتی تھیں وہ لوگوں کے ساتھ دعا پڑھ کر شریک ہوتی تھیں البتہ وہ نماز ادا نہیں کرتی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(608) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ:
 امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابو مخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
 متن روایت: أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
 ”وہ خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتی تھیں۔“

——***

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(607) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (205) - وإحمد 84/5 - والبخاري (1652) - والـ
 193/1 - والطبراني في "الكبير" - وابن خزيمة (1466) - والحميدي (361) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 306/3
 (608) قد تقدم في (607).

609- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَنْ رَوَيْتَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَادْكُرُوا اللَّهَ

فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ) قَالَ الْآيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ

عَشْرِ وَالْمَعْلُومَاتُ أَيَّامُ النَّحْرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”گنتی کے (مخصوص) دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: الْآيَّامُ الْمَعْدُودَات سے مراد (ذوالحج کے ابتدائی) دس دن ہیں اور الْمَعْلُومَات سے

مراد قربانی کے دن ہیں۔“

——***

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر

محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

610- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتَ: أَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

فَفَصَلَ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ظہر سے پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات اور جمعہ سے

پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات کے درمیان میں سلام پھیر کر

فصل نہیں کیا جائے گا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

611- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

عَبْدِ أَوْ مُحَارِبِ بْنِ دَثَّارٍ شَكَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن دثار (یا شاید) محارب بن

دثار (یہ شک امام محمد کو ہے) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

612- أخرجه البيهقي في "معرفه السنن والآثار" 255/4- عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما

613- أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (110)- وابن أبي شيبة 133/2- والطحاوي في "شرح معاني الآثار"

335

614- أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (112)- وابن أبي شيبة 343/2 في الصلاة: باب في أربع ركعات بعد

متن روایت: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُنَّ يَعْدِلُنَّ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
”جو شخص عشاء کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار
رکعات ادا کر لے تو یہ شب قدر میں چار رکعات ادا کرنے کے
برابر ہوگا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(612) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: وَقَرُّوا الصَّلَاةَ يَغْنَى السُّكُوتُ فِيهَا
امام ابو حنیفہ نے - معن بن عبد الرحمن - قاسم بن عبد الرحمن
- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”نماز کی توقیر کرو (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس میں
خاموشی اختیار کرو۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(613) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخُولِ بْنِ
رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ
امام ابو حنیفہ نے - مخول بن راشد - مسلم البطینی - سعید بن جبیر
- ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ
منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

——***

امام حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(614) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم ابوامیہ کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(612) اخبرنا محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (114) - وعبد الرزاق (3305) 2/265 - وابن أبي شيبة 2/340 - والطبرانی
في "الكبير" (9343) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/280 - وابن المبارك في "الزهدة" (1150) .

(613) اخبرنا ابن أبي شيبة 2/142 في الصلاة: باب ما يقرأ به في صلاة الجمعة - ومسلم 2/599 (64) - وأبو داود
(1068) - والنسائي (1736) .

(614) قد تقدم في (607) .

عن روایت: كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ
فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
”(نبی اکرم ﷺ) خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی
نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت
پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے
سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو (اور) محمد بن منذر - حسن بن حماد ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان كانت البكران لتخرجان في الثوب الواحد في العیدین

عیدین کے موقع پر دو کنواری لڑکیاں (اگر ان کے پاس ایک ہی چادر ہو) تو وہ ایک ہی چادر (کے ذریعے پردہ کر کے) نکلیں

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی
ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا -

انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا (محمد بن مسروق) کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كانت الطامث لتخرج فتجلس في عرض النساء وتدعو في العيدين

حائضہ عورت بھی عید کے موقع پر نکلتی اور وہ خواتین کے حصے میں موجود رہے گی (اگرچہ وہ نماز میں شریک نہیں ہوگی)۔

ابو محمد فرماتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اگرچہ نبی اکرم ﷺ کا ذکر ان روایات میں نہیں کیا، لیکن ان کا یہ سارا بیان نبی اکرم ﷺ کے (زمانہ اقدس کے معمول) کے بارے میں ہی ہے یہ بات ان کئی روایت سے ثابت ہے جو دیگر حوالوں سے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہیں ہم ان میں سے ایک روایت نقل کریں گے تاکہ آپ کو اس کا علم ہو جائے۔

عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - ابو جعفر رازی - ہشام - حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے نقل کیا ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

امرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نخرج يوم النحر ويوم الفطر ذوات الخدور

والحيض فاما الحيض فيعتزلن الصلاة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين فقالت امرأة يا رسول

الله اذا كانت احدا نا ليس لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها

”نبی اکرم ﷺ نے ہم (خواتین) کو یہ حکم دیا تھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے موقع پر پردہ دار خواتین کو بھی (گاہ) لے کر آئیں البتہ حیض والی خواتین نماز سے الگ رہیں گی تاہم وہ بھلائی اور مسلمانوں کی (اجتماعی) دعا میں شریک ہوگی۔ ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ فرمایا: اس کی کوئی بہن اس کو اپنی چادر اوڑھنے کے لیے دیدے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن سعید - احمد بن حازم - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم شاہد - حسین بن حسن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(615) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

جَلِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ نَامَ وَقَامَ فَإِذَا دَخَلَ

عَشْرُ الْآخِرِ شَدَّ الْمِيزَرَ وَأَحْيَى اللَّيْلَ

امام ابو حنیفہ نے - پشم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”جب رمضان کا مہینہ آتا تو نبی اکرم ﷺ (اس کی ابتدائی راتوں میں) کچھ دیر سو جاتے تھے اور کچھ دیر نوافل ادا کرتے تھے، لیکن جب (رمضان کا) آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم ﷺ کمرہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری - محمد بن فضل - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(616) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا مُوسَى أَنِّي خِفْتُ

أَكُونُ مُنَافِقًا قَالَ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ صَلَاةً

حَدَّثَكَ قَطُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا صَلَّيْتُ مُنَافِقٌ وَحَدَّهُ قَطُّ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: جواب تمہی بیان کرتے ہیں: ”ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا، تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی اکیلے میں نماز ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق کبھی اکیلے میں نماز ادا نہیں کرتا ہے۔“

——***

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

حسین عمر اشثانی - قاسم بن محمد - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشثانی نے اس کو مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، لیکن مفصل روایت کے تحت نقل کیا ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَمَا صَلَّيْتَ قَطُّ حَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يَصَلِّي

حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ

(615) أخرجه عبد الرزاق (7704) - والحميدي (187) - وإسحاق بن راهويه (1440) - والبخاري (2024) - ومسلم (1174) - وأبو داود (1376) - والنسائي في "المعجب" 217/3 - وفي "الكبرى" (1334) .

(616) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (199) في الصلاة: باب صلاة من خاف النفاق .

”تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی ایسی صورت حال میں نماز ادا کی ہے؟ جہاں صرف اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہیں اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق ایسی جگہ نماز ادا نہیں کر سکتا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو“

(617) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَضَعَ لَامَتَهُ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَصَلَّى فِيهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنا جنگی لباس اتارنا اور پانی منگوا کر اپنے اوپر انڈیلا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا منگوایا اور اس کو اوڑھ کر نماز ادا کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - جمعہ بن عبید اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: متوشحاً ”تو شیخ کے طور پر اوڑھ کر“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حسن بن سعید بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد ابلی - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دعا بماء فاتى به فى جفنة فيها وضر العجين فاستتر بثوب فاغتسل ثم دعا بثوب فتوشح به ثم

صلی رکعتین قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ وہی الضحی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو وہ ایک ایسے برتن میں لایا گیا جس میں گندھے ہوئے خشک آٹے کا نشان موجود تھا، آپ نے کپڑے کے ذریعے پردہ کروا کر غسل کیا پھر آپ نے کپڑا منگوایا اور اس کو تو شیخ کے طور پر لپیٹ کر دو رکعات ادا کیں۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: یہ چاشت کی نماز تھی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فیہا اثر العجین وقال فی آخرہ صلی اربعاً او رکعتین

اس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان موجود تھا، اور اس روایت کے آخر میں یہ ہے: آپ ﷺ نے چار رکعات ادا کی تھیں۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار۔ محمد بن یزید۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی بنی (اور) عبد اللہ بن عبد اللہ بن شریح ان دونوں نے۔ عبد اللہ ابن احمد۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابومقاتل۔ احمد بن عبد اللہ بن سوید۔ ابو عاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ احمد بن عبد اللہ بن سوید۔ ابو عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ نصر بن احمد۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شریف ابوسعید حسن ابن حسین بن علی بن عباس۔ ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان۔ ابو حسن عبد الرحمن بن احمد بن سیماء مجبر۔ اسماعیل بن احمد تستری۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حارث بن عبد الرحمن سے اس روایت کو نقل کرنے میں امام ابوحنیفہ منفرد ہیں۔

انہوں نے یہ روایت قاضی ابومسلم عبد الرحمن بن عمر سمنانی حنفی۔ ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان کے حوالے سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب محمد بن علی بن فتح سے اذن کے طور پر۔ علی بن عمر حافظ۔ حسن مخلد بن حفص۔ ابولیت نصر بن احمد ابوسورہ مروزی۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(611)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(612) اخرجه الطبرانی فی ”الکبیر“ (10421)۔ وفی ”الاوسط“ 106/4 (3723) و (3724)۔ وفی ”الصغیر“ 316/1 (524)۔

اللہ عَنْہُ قَالَ:

بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأَمْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم ﷺ ہمیں ہر معاملے میں استخارہ کرنے کی تعلیم اُسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی اور حارث بن اسد اسد آبادی ان دونوں نے - عمرو بن حمید قاضی نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغدادی - یحییٰ بن عثمان حربی سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی - قاسم بن نصر بن جبرئیل - مالک بن سلیمان حمصی ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ صالح بن احمد کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا اراد احدكم امراً فليتوضا وليركع ركعتين ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر انك انت علام الغيوب اللهم ان كان هذا الامر خيراً لي في ديني وخيراً لي في معيشتي وخيراً لي في عاقبة امري فيسره لي وبارك لي فيه

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو وہ پہلے وضو کر کے دو رکعات ادا کرے پھر یہ پڑھے:

”اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں پیشے تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے میرے دین میں بہتر ہے میری زندگی میں بہتر ہے اور میرے معاملے کے انجام (یا آخرت) کے حوالے سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے۔“

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد - عمرو بن حمید - محمد بن منذر - عمران بن بکار کلاعی حمصی - ربیع بن روح (اور) احمد بن محمد ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی جو عبد الصمد کے بھائی ہیں - ابراہیم بن علاء بن ضحاک (اور) احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل - جعفر بن علی ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وان كان غيره خيراً لي فاقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به

”اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت میرے حق میں بہتر ہے تو بھلائی کو میرا نصیب کر دے، خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو، اور مجھے اُس سے راضی کر دے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن محمد - قاسم بن نصر بن جبریل - ابوانس مالک بن سلیمان حمصی - عیسیٰ بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو عبیدہ - نصر بن محمد - عبد الوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
سنت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن احمد بن حنبل - عمران بن بکار - ربیع بن روح - اسماعیل بن عیاش کے
لے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی نے اس حدیث کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَذَلِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابو ہذیل حصین بن عبد الرحمن کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: محمد بنان کرتے ہیں:

روایت: صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَى مَكَّةَ
كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ
فَإِنْ كَانَتْ فَرِيضَةً أَوْ وَتَرًا نَزَلَ فَصَلَّاهُمَا

”میں مکہ تک کے سفر میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، وہ نفل نماز سواری پر ہی ادا کر لیتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو، لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے ہوتے تو وہ سواری سے نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے۔“

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن
ت عارف - قاضی عمر اشنانی - احمد بن حسین ابن سعید بن عثمان نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام
مسند میں روایت کی ہے۔

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (102) - وفي "الموطأ" (83) (205) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار"

4/2- ومسلم (700) (486-487) في المسافرين: باب صلاة النافلة على الدابة- وعبد الرزاق (4518) -

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - ابو قاسم عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعید مرقی - قاضی ابو قاسم تنوخی - قاسم بن ثلاج - ابن عقدہ - احمد بن محمد بن یحییٰ - عبد اللہ بن یحییٰ - محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(620) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر

بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے

اندر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے

بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر چار رکعات

تھیں (راوی کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: آپ مجھے دیکھ

دکھائیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو انہوں نے

میرے ساتھ اپنے صاحبزادے کو بھیجا اس نے کہا: آؤ! تو مجھے

کے تنے کے مد مقابل موجود ستون کے نیچے آگیا۔“

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ صَلَّى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ أَرِنِي الْمَكَانَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

فَبَعَثَ مَعِيَ ابْنَهُ فَقَالَ تَعَالِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى تَحْتِ

الْأُسْطُوَانَةِ بِحَيَالِ الْجَذْعَةِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: مجاہد بیان کرتے ہیں:

”وہ مکہ سے مدینہ منورہ تک کے سفر میں حضرت عبد اللہ

(621) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

مُجَاهِدٍ :

متن روایت: أَنَّهُ صَحِبَ ابْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَنَّ

(620) قد تقدم فی (583)

(621) قد تقدم فی (619)

حَلَّ الْمَدِينَةَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهَهُ قِبَلَ
مَدِينَةِ يَوْمِيْ اِيْمَاءٍ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ وَالْوَتْرُ فَاِنَّهُ
كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَالَتْ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ
وَجْهَهُ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِيْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ
خَرَجًا حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يَوْمِيْ اِيْمَاءٍ ا

عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری پر ہی
(نفل) نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ ان کا رخ
مدینہ منورہ کی طرف ہوتا تھا البتہ فرض اور وتر کا معاملہ مختلف تھا
کیونکہ انہیں ادا کرنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترتے
تھے میں نے اُن سے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے سواری
پر نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے
بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی اشارے کے ساتھ نوافل ادا
کر لیتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے
چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقرم - ابواغر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(622) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْأَخْطَرِ عَنْ أَبِي الْأَخْطَرِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار
کرے اور (نفل) نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُن (میاں بیوی)
کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور
خواتین میں نوٹ فرماتا ہے“

سندر روایت: مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَآيَقَظَ أَهْلَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرًا
ذَكَرَاتٍ

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حسن بن عبد الملک - معاذ بن موسیٰ - عافیہ بن
قیس اودی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - (امام باقر) ابو جعفر محمد بن علی بن حسین
بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(623) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُمْ:

متن روایت: أَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَاتُ
الْوُتْرِ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

”نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعات پر مشتمل
ہوتی تھی جن میں وتر کی رکعات اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل
تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی - ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے یہ ابو جعفر (رحمہ اللہ) امام باقر (رحمہ اللہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے انہوں نے اس میں حضرت علی (رحمہ اللہ) کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابو محمد کہتے ہیں: مقرئ اسحاق بن یوسف محمد بن حسن اور دیگر حضرات نے امام ابو حنیفہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس سے
مانند ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی (اور) حسین بن علی بن عوفان ان دونوں نے - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن احمد - احمد بن جعفر بن حمدان قطیبی - ابو علی بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور بن سواق - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے

(624) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ:

متن روایت: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ إِمَاءً أَيْنَمَا
تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتْ الْفَرِيضَةُ أَوْ الْوُتْرُ نَزَلَ
فَصَلَّى

”حضرت عبد اللہ بن عمر (رحمہ اللہ) اپنی سواری پر ہی نماز
کے ساتھ نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت
ہو لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے کے بعد
وہ (سواری سے) نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے۔“

——***

(623) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (101) - والبخاري (1089) في التهجد: باب كيف كانت صلاة النبي
الله عليه وسلم - ومسلم (737) في صلاة المسافرين - وأبو داود (1338) - وأحمد (189/6) - وابن أبي شيبة (281/1) - والبيهقي (545/1)
"السنن الكبرى" 6/3 عن عائشة
(624) قد تقدم في (619)

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد نے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(625) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ عَنْ نَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سن روایت: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ مِنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابان کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن (صرف) وضو کر لے تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے لیکن جو شخص غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

.....

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
 (626) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سن روایت: كَانُوا يَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ سَقَوْا وَتَلَطَّخُوا بِالطِّينِ فَقِيلَ لَهُمْ مَنْ رَاحَ إِلَى جُمُعَةٍ فَلْيَغْتَسِلْ
 امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن سعید انصاری۔ عمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”پہلے لوگ جمعہ کے لیے آتے تھے تو پسینہ میں (نہائے ہوئے) اور گرد و غبار میں اٹے ہوئے ہوتے تھے تو ان سے یہ کہا گیا: جو شخص جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن قدامہ زاہد بلخی۔ لیث بن مساور۔ اسحاق بن سلیمان رازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن سعید کوفی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نجمہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت سے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی۔ محمد بن ساعد۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

قد تقدم فی (414)

حرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (139) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 117/1 - وابن حبان (1236) - وابو (352) فی الطهارة: باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة - والشافعی فی ”المسند“ 155/1 - وعبد الرزاق (5315) .

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن موسیٰ - عباس بن ابراہیم - حماد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر

میں یہ روایت پڑھی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن حماد بن حکیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حفص بن محمد بن موسیٰ - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر بن ابراہیم نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے۔

بن حسن - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ جمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔ تاہم اس میں جمانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان الناس عمار ارضهم وكانوا يروحون يخالطهم العرق والتراب فقال لهم رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم اذا حضرتم الجمعة الى آخره

”پہلے لوگ خود کھیتی باڑی کیا کرتے تھے وہ جب (نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے) آتے تھے تو پسینے اور مٹی میں لتھڑے ہوتے تھے۔“

تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم جمعہ کے لیے آؤ..... (اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔)
ان کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - ابو حسین مظفر حافظ - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ - ابو علی محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ - محمد بن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہاشم محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابراہیم بن موسیٰ رازی - عیسیٰ بن ابراہیم - حماد بن عمر نصیبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابو یعلیٰ محمد بن حسین فراء - ابونصر احمد بن حسن بن محمد بن علی بن شاہ - ابونصر حیری - ابوطالب علی بن محمد بن زید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمْعِي عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
”نبی اکرم ﷺ (نماز میں تلاوت سے پہلے) پست آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے“
امام ابوحنیفہ نے - ابو اسحاق سمعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عبد اللہ بن غنام - حفص بن غیاث (اور) عاصم بن یوسف - قاسم بن معن ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمْعِي عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ:
روایت نقل کی ہے: عاصم بن ضمیرہ بیان کرتے ہیں:

قد تقدم في (544).

خرجه احمد 86/1 - وابن أبي شيبة 296/2 - والنسائي في ”الكبرى“ (1385) - وابو يعلى (618) - والبخاري (684) -

في ”السنن الكبرى“ 467/2 - والطيالسي (88)

متن روایت: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُتْرِ
أَحَقُّ هُوَ فَقَالَ أَمَّا كَحَقِّ الصَّلَاةِ فَلَا وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِي
لَا حِدَ أَنْ يَتْرُكَهُ

”میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا وتر
ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک (فرض) نماز کی طرف
لازم ہونے کا تعلق ہے، تو وہ تو نہیں ہیں، لیکن یہ نبی اکرم
کی سنت ہیں، کسی بھی شخص کے لیے انہیں ترک کرنا مناسب
”ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زید کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(629) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حکم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت
کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد دو رکعات (سنتیں)
کرتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر - حفص - یعقوب بن یوسف - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
روایت کی ہے۔

(630) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّكْبِيرَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا
عَلَى مَنْ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

”ابراہیم نخعی یہ سمجھتے تھے کہ ایام تشریق میں تکبیر
شخص پر لازم ہے جس نے باجماعت نماز ادا کی ہو۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوطالب سمسار - ابوحسن محمد بن جعفر بن محمد تمیمی - ابوحسن محمد بن

(629) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (181)

☆☆قلت: وقد اخرج ابن حبان (246) - عبد المذاق (4811) - واحمد 6/2 - والبخاری (1180) فی التهجید باب

قبل الظهر - وابو داؤد (1252) فی الصلاة: باب الصلاة بعد الظهر

عن ابن عمر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يصلي ركعتين قبل الظهر ور ركعتين بعداه ور ركعتين

ور ركعتين بعد العشاء الآخرة

(630) اخرجہ ابن ابی شیبہ 186/2 فی الصلاة: باب فی الرجل يصلي وحده يكبر ام لا؟

ابن غزنوی - ابوسعید اشج - حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(631) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْتَ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ يَقْرَأُ فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمِّ الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَسُودُ فِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهُ كَمَنْ لَمْ يَلِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَشَفَعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِمَّنْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَأُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہ کرے ایک رکعت (یعنی پہلی رکعت) میں سورہ فاتحہ اور سورہ تنزیل السجدہ پڑھے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور حم الدخان پڑھے تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ ملک پڑھے تو اس شخص کے لیے شب قدر میں نوافل ادا کرنے کا اجر و ثواب نوٹ کیا جاتا ہے اور وہ اپنے اہل خانہ میں سے ان افراد کی شفاعت کرے گا جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی اور اس شخص کو قبر کے عذاب سے بچا لیا جائے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخی - عیسیٰ بن نصر - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(ابو محمد) بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو مرفوع ہونے کے طور پر روایت نہیں کیا ہے ان حضرات میں حسن بن فرات (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) سعید بن ابوجہم (اور) ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد (اور) صلت ابن حجاج (اور) عبد الحمید حمانی (اور) اسحاق بن یوسف (اور) عبد اللہ بن زبیر (اور) محمد بن حسن اور دیگر حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

تو امام ابو یوسف کہتے ہیں: جیسا کہ اسماعیل بن حماد نے امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے ان حات کی نقل کردہ روایت زیادہ مختصر ہے۔ ابو محمد بخاری کہتے ہیں: عبد العزیز بن خالد ابو عصمہ ابراہیم بن جراح نے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ابو محمد) بخاری کہتے ہیں: ”مسند الامام“ (180)۔

قلت: وقد اخرج الطبرانی في "الكبير" (12240) عن ابن عباس يرفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال:

”مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا خَلْفَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ (تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ) وَ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) كُتِبَ لَهُ كَأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“

ایوب بن عائد - محارب بن دثار سے نقل کرتے ہیں اس کے بعد خارجہ کی نقل کردہ روایت کی مانند طویل روایت ہے۔
ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: صالح بن ابورمیح نے مجھے لکھ کر بھیجا: محمد بن خلف بن ایوب اور محمد بن عبد الوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی: جعفر بن عون - امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں: محارب بن دثار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی بعد العشاء اربع رکعات قبل ان ینخرج من المسجد عدلن بمثلھن من لیلة القدر
”جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی۔“

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: صالح بن ابورمیح نے مجھے لکھ کر بھیجا: ابوبکر بن داؤد سمنانی نے یہ روایت - عبد العزیز بن یحییٰ ابی اسحاق - محمد بن سلمہ بن حرانی - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - محارب بن دثار سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن بن علی بن عفان - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف اسد بن عمر صلت بن حجاج نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن خیس - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی اربع رکعات بعد العشاء الآخرة قبل ان ینخرج من المسجد عدلن بمثلھن من لیلة القدر

”جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی۔“

قاضی اشافی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک انہیں سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

الفصل الخامس في هيئتها والشك فيها وشرائط وجوبها

پانچویں فصل: نماز کا طریقہ اس میں شک ہو جانا اور اس کے وجوب کی شرائط

(632) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: **مُتَنٌ رَوَيْتُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُحْتَبِيًا**

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بیٹھ کر، احتباء کے طور پر بیٹھ کر (ہر صورت میں) نماز ادا کر لیتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبدالرحمن سرحسی - عبداللہ بن عبدالرحمن - ابواحمد خلف بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعلی حسین بن قاسم بن جعفر کا تب - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - عطاء بن ابورباح - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

صلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائماً وقاعداً وحافياً ومنتعلاً وانصرف عن يمينه وشماله

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بیٹھ کر، ننگے پاؤں جو تاپہن کر (ہر صورت میں) نماز ادا کر لیتے تھے (اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں یا بائیں (دونوں طرف سے) اٹھ جایا کرتے تھے۔“

ابن مظفر کہتے ہیں: انہوں نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے، یعنی ابن صہیب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حسن بن زیاد نے اس کو عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ابھی بیان کی گئی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(633) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ **بِرَاهِيمَ قَالَ: مُتَنٌ رَوَيْتُ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالسُّجُودِ عَلَى الْعِمَامَةِ**

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”عمامہ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

(632) اخرجہ الطبرانی فی ”الکبیر“ (11334) - واورده الهيثمي فی ”مجمع الزوائد“ 50/2

(633) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني فی ”الآثار“ (76) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع الايدي والسجود على

عصامة - وعبد الرزاق (1568) فی الصلاة: باب السجود على العصامة - وابن أبي شيبة 268/1 فی الصلاة: باب من كره السجود

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد

وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(634) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ: نقل کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ - عثمان بن عبد اللہ بن مویہ کے بارے میں

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَكَعَ "انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہر مرتبہ سجدے اور رکوع میں جاتے ہوئے "تکبیر کہی"۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد

رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(635) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ: امام ابوحنیفہ - عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَأْنِ الْإِمَامِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَالَ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ "امام ابوحنیفہ نے ان سے امام کی حالت کے بارے میں سوال کیا: کہ کیا وہ جب "سمع الله لمن حمده" پڑھے گا تو کیا وہ اس کے بعد "ربنا ولك الحمد" بھی پڑھے گا تو عطاء نے فرمایا: اگر وہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

ثم روى عن عبد الله بن عمر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما رفع رأسه من الركوع قال رجل ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فلما انصرف النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من ذا المتكلم قالها ثلاث مرات (پھر انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی: وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو ایک شخص نے یہ

(634) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (75) - وفی "الموطأ" (103) - ومسلم (392) 293/1 - وعبد الرزاق (2492) فی الصلاة: باب التکبیر - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 221/1 - والبیہقی فی "السنن الکبری" 67/1

(635) اخرجہ الحسکفی فی "مسند الامام" (107) - والطبرانی فی "الکبیر" (13600) - وعبد الرزاق (2918) - والہیثمی فی مجمع الزوائد 123/2 - والزبیدی فی "عقود الجواهر" 110/1

قَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَتَدَرُونَ أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا
لَكَ

کلمات پڑھے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا
”اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے
مخصوص ہے جو زیادہ ہو یا کمزور ہو برکت والی ہو“

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے
دریافت کیا: یہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ (کسی نے
جواب نہیں دیا) یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دریافت کی تو
ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ میں تھا نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا
ہے میں نے دس سے زیادہ فرشتوں کو جلدی کرتے ہوئے
دیکھا کہ اُن میں کون انہیں تمہارے لیے نوٹ کرتا ہے؟“

——***

ابو محمد بخاری نے - علی بن حسین بن عبدہ بخاری - عبد الوہاب بن فلیح مکی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابو ہشیم یسع بن طلحہ
بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا کہ انہوں نے عطاء سے امام کے (رکوع سے) سر اٹھانے کے بارے میں دریافت
کیا: اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

(636) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَاوُسٍ عَنْ
بْنِ عَبَّاسٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ وحی کی تھی کہ
وہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح طبری - حسن بن ابوزید - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

(636) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 256/1 - وابن حبان (1923) - والطبرانی فی "الکبیر" (10862) - واحمد
255 - والبخاری (810) فی الاذان: باب السجود علی سبعة اعظم - ومسلم (490) فی الصلاة: باب اعضاء السجود - وابوداؤد
(890) فی الصلاة: باب اعضاء السجود - والبيهقي فی "السنن الکبریٰ" 108/2

(637) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَدْعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ فِي عَذْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ”حماد نے ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے تو کیا وہ نماز کو ترک کر دے گا؟ (یا اس کی بعد میں قضا کرے گا؟) تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اگر تو وہ بیہوش صرف ایک دن کے لیے تھی تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ شخص ان نمازوں کی قضا کر لے لیکن اگر وہ اس سے زیادہ تھی تو پھر وہ شخص ان شاء اللہ معذور شمار ہوگا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد اذا غمى عليه يوماً

وليلة قضى وان كان اكثر من ذلك فلا قضاء عليه وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: اگر اس پر ایک دن اور ایک رات تک بیہوشی طاری رہی ہو تو وہ (اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا، لیکن اگر اس سے زیادہ عرصہ بیہوش رہی ہو تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(638) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک دن اور ایک رات تک بیہوش رہنے والے شخص کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ (درمیان میں رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ يَوْمًا وَكَلِيلَةً قَالَ يَقْضَى

——***

قال محمد وبه ناخذ (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه

(637) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (171) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وابن ابی شیبہ 269/2 فی

الصلاة: باب ما يعيد المغمى عليه من الصلاة

(638) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (172) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وعبد الرزاق (4152) فی

الصلاة: باب صلاة المريض على الدابة وصلاة المغمى عليه - وابن ابی شیبہ 269/2 فی الصلاة: باب ما يعيد المغمى عليه من الصلاة

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔
 میں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(635) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حَسَنٌ رَوَايَتُ: أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

امام ابو حنیفہ نے - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور میں بالوں یا کپڑے کو نہ سمیٹوں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(641) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

يُحْيَى:

حَسَنٌ رَوَايَتُ: فِي الرَّجُلِ يَشْكُ فِي السَّجْدَةِ تَتَّهَدُ وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً

لَمْ يَقْضِ مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْضِي سَجْدَةً لِدَلِيلِكَ أَيْضًا فَإِنَّهُمَا يَصْلُحَانِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى

كَانَ قَبْلَهُمَا مِنَ النِّسْيَانِ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا حَرَّمَ عَمَّا لِلشَّيْطَانِ وَآلَهُ قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِذَلِكَ

حَدَّثَنِي السَّهْوُ فِيمَا لَمْ يَحْقُقْ عَلَى أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ دَعَاهُمَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس شخص کو اپنی نماز میں سجدہ یا تشہد یا اُس جیسی کسی اور چیز کے بارے میں شک ہو جائے جبکہ ایک رکعت مکمل نہ ہو تو اس کو جس چیز کے بارے میں شک ہوا تھا وہ اس کو ادا کرے گا اور دو مرتبہ سجدہ سہو بھی کرے گا تو ان سے پہلے جو بھی نسیان ہوا تھا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس (کی) کو ٹھیک کر دیں گے ان دونوں کو ”شیطان کو رسوا کرنے والی دو چیزوں“ کا نام بھی دیا گیا ہے۔

وہ (یعنی ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: جب مجھ پر سجدہ سہو لازم نہ ہو رہا ہو ایسی صورت میں میں سجدہ سہو کر لوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو ترک کر دوں۔“

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ قال محمد وبہ ناخذ وان کان قد تقدم فی (636)

اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (173) فی الصلاة: فی صلاة المغصی علیہ - وعبد الرزاق (3532) فی

یبتلى بذلك كثيراً مضى على اكبر رايه وسجد سجدتي السهو

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر وہ اکثر اس صورت حال میں مبتلا ہو جاتا ہو تو وہ اپنے غالب گمان کے مطابق نماز جاری رکھ کر (آخر میں) سجدہ سہو کر لے گا۔

(641) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِيمَنْ نَسِيَ قَرِئَةً فَلَا يَذَرِي أَرْبَعًا صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ تَحَرَّى لِلصَّوَابِ فَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ ظَنِّهِ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلَاةَ سَجَدَتْ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ ظَنِّهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص فرض نماز میں بھول جائے اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تو اس کو پہلی مرتبہ نسیان لاحق ہوا ہے تو وہ نماز دہرائے گا، لیکن اگر اس کو اکثر نسیان کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو وہ درست صورت کے بارے میں تحری کرے گا، اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے تو وہ سجدہ سہو کر لے گا، اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں تو ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملا لے گا اور پھر سجدہ سہو کر لے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(642) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَاهُ يَتَابِعُ بَيْنَ السُّجُودِ فِي غَيْرِ سَهْوٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی کو سہو (لاحقاً) کے بغیر مسلسل سجدہ سہو کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو اس کے پٹائی کیا کرتے تھے۔“

——***

(641) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (174) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وعبدالرزاق (5474)

الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

(642) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (175) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد لا ینبغی ان یسجد للركعة اکثر من سجدة ینبغی ان یسجد واحدہ ام ثنتین فیمضی علی اکبر رایہ وهذا كله قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی ایک رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرے البتہ اگر اس کو سہولاحق ہو جائے اور اس کو یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے؟ یا دو سجدے کیے ہیں تو پھر وہ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کرے گا (خواہ درحقیقت ایک رکعت کے لیے تین سجدے ہو جائیں) ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

643- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی ہیں تو اسے تحری کرنی چاہیے اور اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کا غالب گمان کیا ہے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں تو وہ کھڑا ہو کر ان کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کر لے پھر تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کر لے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں تو وہ تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور پھر سجدہ سہو کر لے۔“

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ الا انا نستحب له اذا كان ذلك اول ما اصابه انه يعيد الصلاة وهو قول ابی حنیفہ ثم قال محمد (حدثنا) مالك بن مخلول (عن) عطاء بن ابی رباح انه قال يعيد مرة قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم اس کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ اگر اس کو پہلی مرتبہ یہ صورت حال

(اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (176) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وعبدالرزاق (3468) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

پیش آئی ہو تو وہ نماز کو دہرائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: مالک بن مخول نے - عطاء بن ابورباح کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلی مرتبہ (اس صورتحال کا سامنا کرے) وہ شخص نماز کو دہرائے گا۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(644) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(645) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ سَجَدَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(646) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا تُخَالَجُكَ أَمْرَانِ فَظَنَّ أَنَّ أَقْرَبَهُمَا إِلَى الْحَقِّ أَوْ سَعُهُمَا

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(647) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(648) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ

ہم قال :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب تمہارے نماز پڑھ کر فارغ ہو جانے کے بعد تمہیں وضو یا نماز یا تلاوت کے بارے میں شک لاحق ہو تو تم (اُس کی طرف) توجہ نہ دو۔“

روایت: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَيْءٌ أَوْ صَلَاةٌ أَوْ قِرَاءَةٌ فَلَا تَلْتَفِتْ

(خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه حد وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

ام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حَسَى اللَّهُ عَنْهُمَا :

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَمِعَ ابْنَهُ عَنِ الْمُجْشَمَةِ

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز بغدادی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خداش بن عجلان - حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن مخلد اور صالح بن احمد ان دونوں نے - احمد بن اسحاق بن صالح وراق - خداش - خويلد صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

روایت: أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ صَلَّى رَكْعَةً يُرِيدُ بِهَا نَقْضَ وَتَرِهِ سُبْحَانَ مَنْ فَرَّغَ أَوْ تَرَ فِي آخِرِ صَلَوَتِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ حَسَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ عُمَرَ مَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر کے سو جاتے تھے پھر جب وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتے تو ایک رکعت ادا کرتے وہ اس کے ذریعے اپنے (ادا کیے ہوئے) وتر کو توڑنے کا ارادہ کرتے تھے پھر (نوافل) ادا

(خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (181) في الصلاة: باب السهو في الصلاة (خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (406) - وابن حبان (5617) - واحمد 103/2 - والنسائي 238/7 - والدارمي (8428) نحوه (خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (574) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 343/1 (2020) في الصلاة: باب

عنه يريدون هذه القصة

عِلْمُهُ بِالْوُتْرِ أَمَّا أَنَّهُ يُرِيدُ يَلْعَبُ بِصَلَاتِهِ فَإِذَا أَوْتَرَ
أَحَدُكُمْ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مَثْنِي
حَتَّى يَسْحَرَ فَإِنَّهُ يُصْبِحُ عَلَى وَتْرِهِ
قَالَ حَمَّادٌ سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
فِعْلِ آيِهِ فِي الْوُتْرِ فَقَالَ رَأَى رَأَاهُ فَلَمْ يَأَلِ عَنِ
الْخَيْرِ

کرتے پھر اپنی (نفل) نماز کے آخر میں وتر ادا کر لیتے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم کرے وہ وتر کے بارے میں
جانتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ وہ اپنی نماز کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ رکھتے
ہیں جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر چکا ہو
اپنی (رات کی نفل) نماز کو صبح صادق تک دو دو کر کے
کرے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اس نے وتر
ہوئے ہوں گے۔

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر
کے صاحبزادے عبید اللہ سے ان کے والد کے اس طرز عمل
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ ان کی ذاتی
تھی اور انہوں نے بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبدالرحمن نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن سالم کے
سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبداللہ بن
علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(650) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
سَنَّ فِي الصَّلَاةِ إِذَا نَابَهُمْ فِيهَا شَيْءٌ التَّسْبِيحُ
لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عبد العزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان - حکیم بن زید کے حوالے سے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی طرح نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ اللَّهِ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ عَنِ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَحْتَفِزْنَ
”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کس طرح نماز ادا کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: پہلے وہ چار زانو بیٹھا کرتی تھیں، پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ دو زانو بیٹھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قبصہ طبری - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری - عبداللہ بن احمد بن خالد رازی - ابو ثابت زر بن نجیح - ابراہیم بن مہدی - ابو جواد احوص بن جواب - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
قاضی عمر بن حسن اشنافی نے یہ روایت - علی بن محمد بزاز - احمد بن محمد بن خالد - زر بن نجیح - ابراہیم بن مہدی - ابو جواد احوص - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
ابن خسرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبداللہ بن دوست علاف - اشنافی انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي يَوْمٍ غَيْمٍ ثُمَّ شَمْسٌ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ كُنَّ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ قِبْلَةٍ قَالَ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْقِبْلَةِ حَسْبُ بِمَا مَضَى وَيُصَلِّي مَا بَقِيَ
”جو شخص ابراہیم ثمود میں (فجر کی) نماز ادا کر رہا ہو اور پھر سورج نکل آئے اور ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہو (اور یہ بھی پتہ چل جائے) کہ وہ قبلہ کی بجائے دوسری سمت میں رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا (تو ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: وہ قبلہ کی طرف رخ کر لے گا، گزری ہوئی نماز کو شمار کرے گا اور باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کر لے گا۔“

خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

ابي حنيفة رحمه الله

الآخر ج ابن ابی شیبہ 270/1 فی الصلاة: باب فی المرأة کیف تجلس فی الصلاة؟ عن نافع قال: کن نساء ابن عمر یتربعن

خرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (163) فی الصلاة: باب الفقہیة فی الصلاة وما یکرہ فیہا - وابن ابی شیبہ

فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی بعض صلاتہ لغير القبلة من قال: یعتد بہا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(653) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

ظَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتِ: الْإِنْسَانُ يَسْجُدُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

جَبْهَتُهُ وَيَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصَدُورُ قَدَمَيْهِ فَإِذَا سَجَدَ

أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ كُلَّ عِضْوٍ مَوْضِعَهُ وَإِذَا رَكَعَ فَلَا

يُدْبِحُ تَدْبِيحَ الْحِمَارِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - حماد بن قریش - عمر بن رماح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی نیشاپوری - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

اِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْدُدْ صُلْبَهُ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ يَسْجُدُ..... الْحَدِيثُ

”جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنی پشت کو پھیلائے نہیں؛ کیونکہ انسان سجدہ کرتا ہے“..... الحدیث

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد اسد آبادی - عبید اللہ بن مرزبان - عبد اللہ بن مسلم بلخی - عمار بن بزیع کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عبدوس ہمدانی - عباس بن یزید - احمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْدُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي السَّجْدِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی سجدہ کرتے ہوئے اپنی پشت کو پھیلائے۔“

(654) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ:

(653) أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن الكبرى" 85/2 فِي الصَّلَاةِ: بَابُ صِفَةِ الرَّاكِعِ

(654) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الآثَارِ" (106) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ وَسُجُودِهِ - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ

الْمَدَائِنُ: بَابُ مَكْتُهِ الْإِمَامِ بَعْدَ مَا يَسْلَمُ - وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شرح معاني الآثار" 270/1

متن روایت: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِذَا سَلَّمَ كَانَهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَنْقُتَلَ
”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے تو
یوں لگتا جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہیں یعنی وہ فوراً اٹھ جاتے
تھے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر بن احمد - محمد بن
ابراہیم بن حمیش بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(واخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(655) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي
الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى جَانِبِهِ
لَا يَسِرُّ أَوْ تَكُونُ بِهِ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلَى جَانِبِهِ
لَا يَمْنُ وَإِنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ الْجُلُوسَ عَلَى جَانِبِهِ
لَا يَسِرُّ فَلْيَجْلِسْ
”جو شخص کسی تنگ جگہ پر نماز ادا کر رہا ہو اور بائیں
(ٹانگ) پر نہ بیٹھ سکتا ہو یا اس کو کوئی تکلیف لاحق ہو تو وہ دائیں
(ٹانگ) کے بل بیٹھ جائے، لیکن اگر وہ بائیں (ٹانگ) کے بل
بیٹھ سکتا ہو تو (اُسی پر) بیٹھے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(656) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي
صَلَاةٍ كَيْفَ شَاءَ
”جب کسی شخص کو کوئی تکلیف لاحق ہو تو وہ جیسے چاہے نماز
میں بیٹھ جائے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

كانت العلة تمنعه من الجلوس في الصلاة على ما امر به وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب آدمی کو کوئی ایسی تکلیف لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ نماز کے دوران اس طرح سے نہ بیٹھ نہ سکتا ہو جس طرح اس کو حکم دیا گیا ہے (تو پھر وہ جیسے چاہے بیٹھ کر نماز ادا کر لے) امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(657) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: لَا فَضْلَ فِي الْوُتْرِ

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب -
ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا ہے:

”وتر میں (درمیان میں سلام پھیر کر) فضل نہیں ہوگا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - سری بن عاصم بخاری جو زکریا کے رہنے والے ہیں - عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی - جعفر بن محمد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(658) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ
يَسْجُدُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما - حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ نے

چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے پایا آپ ﷺ اس پر سجدہ کر رہے
تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسن بن سلام دینوری - احمد بن عباد بن سعید سقفی سراج - عیسیٰ بن یونس کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(659) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(657) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (158)

☆☆قلت: وقد أخرج ابن أبي شيبة 295/2 في الصلاة: باب من كان يوتر بثلاث أو أكثر - والنسائي (1400) - والدارقطني

(7) - والحاكم في "المستدرک" 304/1 - والخطيب في "تاريخ بغداد" 284/14 عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر

(658) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (124) - ومسلم (661) و (519) في المساجد: باب الصلاة في

واحد - والترمذي (332) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الحصير - وابن ماجه (1029) في إقامة الصلاة: باب الصلاة

الخمرة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُطَبِّقُ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَكَعَ

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے جبکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ ملا کر انہیں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے۔“

قَالَ إِبْرَاهِيمُ الَّذِي كَانَ يَضَعُ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ شَيْءٌ يَضَعُ فُتْرَكَ وَالَّذِي ضَعَّ عُمَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کرتے تھے وہ پہلے کیا جاتا تھا، لیکن پھر اسے ترک کر دیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس طرح کرتے تھے وہ (طریقہ) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔“

قاضی ابو حسن عمر بن حسن اشنانی نے اس کو - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے اس کو - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد باقلانی - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن دوست - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(660) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سَفْيَانَ سَعَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ :
امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مُحْتَبِنًا مِنْ رَمَدٍ كَانَ بِعَيْنَيْهِ
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آشوب چشم کی شکایت کی وجہ سے ”احتباء“ کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن مرتج بخاری - محمود بن خدش - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن حرام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(661) - فاما حديث عبد الله بن مسعود فاخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (95) - وعبد الرزاق (3884) في

الصلاة: باب الرجل يؤم الرجلين والمرأة - وابن أبي شيبة 245/1 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 229/1

فاما حديث عمر بن الخطاب فاخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (69) - وابن أبي شيبة 244/1

(662) - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (100) في الصلاة: باب صلاة التطوع - والحصكفي في "مسند

مسند" (126) - وابن أبي شيبة 53/2 في الصلاة: باب الرجل يصلي وهو محتب

صلی تطوعاً وهو محتب بثوبه

”نبی اکرم ﷺ نے نفل نماز ادا کی آپ نے اپنے کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹا ہوا تھا“

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا

نری بذلك باساً وهو قول ابی حنیفہ فاذا بلغ السجود حل حیوۃ وسجد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے جب آدمی

سجدے میں جائے گا تو اپنے ”حبوۃ“ کو کھول لے گا اور سجدہ کرے گا۔

(661) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا هَمَمْتَ بِإِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا

فَاتِمِ الصَّلَاةَ

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن مسلم - مجاہد کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب تم کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لو تو مکمل

نماز ادا کرو“۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - مضر بن محمد - ابو جعفر رازی - احمد بن عمر - ابو مطیع بلخی

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(662) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران دو رکعات ادا کرتے

تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے زیادہ

(رکعات) ادا نہیں کرتے تھے“۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن یوسف بن خطاب ترمذی - حسن بن مطیع - معاذ بن ابو جارود - ابو جارود کے حوالے

سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(661) ☆☆ وقد اخرج ابو داؤد 10/2 (1231) - والنسائی فی ”الکبریٰ“ 287/1 - وابن ماجہ (1076) -

عن ابن عباس قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح خمس عشرة بقصر الصلاة .

(662) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (151) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 416/1 باب صلاة المسافر - ومسلم (5194) -

ومسلم (695) فی صلاة المسافرين: باب قصر الصلاة بمضى - وابوداؤد (1960) فی المناسك: باب الصلاة

بمضى - واحمد 425/1 - والبخاری (1084) فی تقصير الصلاة: باب الصلاة بمضى

(663) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَةٍ: إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّئْتَ نَفْسَكَ

عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا فَاتِمَّ الصَّلَاةَ وَإِنْ

كُنْتَ لَا تَدْرِي فَأَقْصِرْ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن مسلم - مجاہد کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب تم مسافر ہو اور (کسی جگہ پر) پندرہ دن ٹھہرنے کا

ارادہ کر لو تو مکمل نماز ادا کرو، لیکن اگر تمہیں یہ پتہ نہ ہو کہ (تم نے

کب وہاں سے روانہ ہو جانا ہے؟) تو قصر نماز ادا کرو۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(664) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتَنُ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ

وَكَعْتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ إِنَّا سَفَرٌ فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَأَكْمَلَ أَهْلُ

الْبَلَدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ظہر کی نماز میں دو رکعات

پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا اور فرمایا: اے اہل مکہ! ہم سفر میں

ہیں تو جتنے لوگ (اس) شہر کے رہنے والے ہیں وہ مکمل نماز ادا

کریں تو اہل شہر نے مکمل نماز ادا کی۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

دخل المقيم في صلاة المسافر فقصر المسافر واتم المقيم صلاته وهو قول ابی حنیفة رضى الله عنه

عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مقيم شخص کسی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو مسافر (جو امام ہے) وہ

نماز ادا کرے گا جبکہ مقيم اپنی نماز کو مکمل ادا کرے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(665) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ):

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(663) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (190) - وعبد الرزاق (4343) في الصلاة: باب الرجل يخرج في وقت

صلاة - وابن أبي شيبه 455/2 في الصلاة باب من قال: اذا اجمع على اقامة خمس عشرة أتم

(664) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (191) في الصلاة: باب الصلاة في السفر - ومالك في "الموطأ" 105 - وعبد

الرزاق (4369) في الصلاة: باب مسافر ام مقيم - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 417/1 في الصلاة: باب صلاة المسافر

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِي صَلَاةِ الْمَقِيمِ أَكْمَلَ

”جب مسافر شخص، مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا دخل

المسافر مع المقيم وجبت عليه صلاة المقيم اربعاً وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مسافر شخص مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو اس پر مقيم کی نماز کی چار رکعات ادا کرنا لازم ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(666) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسليمان - ابراهيم نخعي کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد الله بن مسعود فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَغْرَنَكُمُ حَضْرُكُمُ هَذَا عَنْ صَلَاتِكُمْ يَغِيبُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِي ضِيعَتِهِ فَيَقْصِرُ وَيَقُولُ أَنَا مُسَافِرٌ

”تمہارا یہ مقيم ہونا تمہیں تمہاری نماز کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ کر دے تم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پر چاہتا ہے تو قصر نماز ادا کرنے لگتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں تو مسافر ہوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا

كان على مسيرة اقل من ثلاثة ايام ولياليها اتم الصلاة فاذا كان على مسيرة ثلاثة ايام ولياليها فصاعداً ولم يكن له بها اهل ولم يوطن نفسه على اقامة خمسة عشر يوماً فليقصر فاذا وطن نفسه على اقامة خمسة عشر يوماً اتم الصلاة ما دام في ضيعته فاذا خرج راجعاً الى اهله قصر الصلاة ومسيرة ثلاثة ايام ولياليها في القصر سير الابل او مشى الاقدام وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب اس کے سفر کی مسافت تین دن کے سفر کی مسافت سے کم ہو تو

(665) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (192) فی الصلاة: باب صلاة المسافرين - وعبد الرزاق (542/2) وابن

شعبة 382/1 فی الصلاة: باب اذا دخل المسافر فی صلاة المقيم

(666) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (193) فی الصلاة: باب الصلاة فی السفر - وعبد الرزاق (4278) فی

الصلاة: باب الصلاة فی السفر - وابن ابی شعبة 447/2 فی الصلاة: من قال: لا تقصر الصلاة الا فی السفر البعيد - والطبرانی فی

”الكبير“ (9455)

مکمل نماز ادا کرے گا، لیکن جب وہ تین دن کے سفر کی مسافت یا اس سے زیادہ ہو اور اس (قیام کی جگہ پر) اس کی بیوی (یا اہل خانہ) بھی نہ ہوں اور اس نے وہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تو وہ قصر نماز ادا کرے گا، لیکن اگر وہ اس جگہ پر پندرہ دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ جب تک وہاں مقیم رہے گا مکمل نماز ادا کرے گا، جب وہ وہاں سے اپنے وطن کی طرف واپسی کے لیے روانہ ہوگا تو وہ قصر نماز ادا کرنا شروع کر دے گا، قصر کی مسافت کے لیے وہ مسافت معتبر ہوگی جو اونٹوں پر سفر کر کے یا پیدل چل کر تین دن اور تین راتوں میں طے کی جاتی ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(667) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ (حَمَّادٍ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جب نبی اکرم ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ کا وصال ہوا تھا (تو ایک دن) آپ ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی، جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھجوایا: اے میری بیٹی! میں ایک بوڑھا، عمر رسیدہ، نرم مزاج شخص ہوں، جب میں نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کی مخصوص جگہ پر نہیں دیکھوں گا تو اس وجہ سے مجھ پر رقت طاری ہو جائے گی، تم اور حفصہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھی جاؤ (اور یہ گزارش کرو) کہ آپ ﷺ ”عمر“ کو یہ پیغام بھجوا دیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو، تم ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

جب نماز کے لیے ندا دی گئی (یعنی اذان یا اقامت کہی گئی) تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: حسی علی الصلاة آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اٹھاؤ! سیدہ عائشہ

متن روایت: لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ خُفَّ مِنْهُ لَوْجُجٌ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لِعَائِشَةَ مَرِيَّ ابَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَا بِنْتَاهُ إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَقِيَ فَإِنِّي مَتَى لَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِهِ أَرَقُّ لِذَلِكَ فَاجْتَمِعِي أُنْتِي وَحَفْصَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُرْسِلُ إِلَيَّ عُمَرُ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَن صَوَاحِبُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَرِيَّ ابَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ لِلصَّلَاةِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُونِي لَمَّا لَتَّ عَائِشَةُ قَدْ أَمَرْتُ ابَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ نَحْنُ فِي عُدُرٍ قَالَ اِرْفَعُونِي فَإِنَّهُ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي

(667) - أخرجه ابن حبان (6873) - والبخاری (713) في الاذان: باب الرجل يأتى بالامام ويأتى الناس بالماموم - والبخاری في شرح

فِي الصَّلَاةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَدَمَاهُ
تَجْرَانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ بِحَسَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ فَأَوْمَى
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي
بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَذَاءً
هُ يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ أَبُو بَكْرٍ بِتُكْبِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتُكْبِيرِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى
فَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُصَلِّ بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ
الصَّلَاةِ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے عرض کی: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اٹھاؤ! کیونکہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمیوں کے درمیان اٹھایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا (کہ تم اپنی جگہ پر رہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بیٹھ کر تکبیر کہہ رہے تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے، پھر اپنے وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو اسامہ زید بن یحییٰ بن زید فقیہ بلخی - محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے روایت کی ہے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(668) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يقرأ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)
وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

(668) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (156) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 285/1 - وابن حبان (2432) - والحاكم

في "المستدرک" 305/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 37/3 - والدارقطني 352 - والبعوي في "شرح السنة" (973)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن حرب - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبد العزیز قطان مروزی - محمد بن عبد اللہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في الركعة الأولى من الوتر بام الكتاب و (سبح اسم ربك الأعلى) وفي الثانية بام الكتاب و (قل يا أيها الكافرون) وفي الثالثة بام الكتاب و (قل هو الله أحد)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن تمیم بن عباد مروزی - محمد بن ابومیلہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث ”وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبد العزیز قطان - محمد بن عبد اللہ بن محمود - ابومیلہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اسود کا ذکر نہیں کیا۔

(669) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: ”

حسن روایت: مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ قَبْلَ فِي صَلَاةٍ“ (داخل) نہیں ہوتا۔“

قال محمد وبه نأخذ الا ان يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها منتصباً يريد بها الدخول في الصلاة ويجزيه ذلك وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ اگر وہ رکوع کی تکبیر کہنے کے موقع پر سیدھا کھڑا ہو کر نماز میں غل ہونے کے ارادے سے تکبیر کہتا ہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(669) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (74) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة - وعبد الرزاق (2531) فی الصلاة: باب

منسی تکبيرة الاستفتاح - وابن ابي شيبه 238/1 فی الصلاة: باب الرجل ينسى تكبيرة الافتتاح

(670) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن ابوزیاد - عبد الرحمن بن ابی کلیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ أَوْ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

”نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کانوں تک بلند کرتے تھے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(671) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخُولِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - مخول بن راشد - مسلم بن عقیل - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(672) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَقْدَانَ أَبِي يَعْفُورَ الْعَبْدِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - وقدان ابو یعفر عبدی - جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے

(670) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 224/1 - وابو داؤد (752) - وابن ابی شیبہ 236/1 - وعبد الرزاق (2531) - والدارقطنی (22) - واحمد 301/4

(671) اخرج محمد بن الحسن الشیبانی فی "الحجة على اهل المدينة" 201/1 - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 287/1 - واحمد 299/1 - والترمذی (462) - وابن ابی شیبہ 299/2 - وابن ماجہ (1172) - وابو یعلی (2555)

(672) اخرج الحصکفی فی "المسند الامام" (154)

☆☆ قال العبد الضعیف: ولعل هذا الحديث من رواية عبد الله بن عمرو كما اختاره المرتضى الزبيدي في "عقود الجواهر" 138/1 في الصلاة: بيان الخبر الدال على وجوب الوتر - والحارث بن ابی اسامة في "المسند" 336/1 - والطيالسي 299/1 (2263) - وعبد الرزاق 7/3 (4582) في الصلاة: باب وجوب الوتر

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ:

ہیں:

حسن روایت: اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ وَتَرَّ "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے اور وہ وتر ہے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن محمد بن فروخ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
 حارث بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن یونس سرخسی - احمد بن مصعب (اور) ابو بکر محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن حرب ان دونوں
 نے - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: زَادَكُمْ صَلَاةً

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ بن شریح - ابراہیم بن مسعود سمرقندی - ابو مقاتل حفص بن سلام کے حوالے سے امام
 حنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

ان اللہ زادکم صلاة الوتر

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز "وتر" عطا کی ہے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

ان اللہ زادکم صلاة وهي الوتر فحافظوا علیہا

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا"

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن صالح (اور) عبد اللہ طبری - علی بن سعید بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام
 حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن مروزی - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی
 ہے - انہوں نے اس کو ابو یعفر - یحییٰ بن ابوکثیر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو سنا
 ہے - وہ بیان کرتے ہیں:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ زادکم صلاة هي الوتر فحافظوا علیہا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو
 باقاعدگی سے ادا کرنا۔"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح ابن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 روایت کی ہے - انہوں نے ابو یعفر - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی

ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الله تعالى زادكم صلاة الوتر فاسمعوا واطيعوا

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ”وتر“ عطا کی ہے تو تم اطاعت و فرمانبرداری کرو“

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - عمرو بن حفص سلمی - محمد بن عبد الوہاب - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ابو یعفر - یحییٰ بن ابوکثیر شامی - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله تعالى زادكم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ حسن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - علی بن محمد بن وہب - عبد اللہ بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابو یعفر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح نقل کیا ہے۔

حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابو قاسم علی بن علی بصری - ابو قاسم بن شلاح - ابو عباس بن عقدہ - عمرو بن حفص بلخی - محمد بن عبد الوہاب مروزی - یحییٰ بن نصر بن حاجب قرشی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابو یعفر - ابن ابوکثیر شامی سے اس کو روایت کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى زادكم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا“

(673) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَعْفُورَ
عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - ابو یعفر - جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كُنَّا نَطْبِقُ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالرُّكْبِ
”پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر رکعت کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنے (پر ہاتھ رکھنے کا حکم) دیا گیا۔“

(673) أخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (106) - وابن حبان (1882) - والبخاري (790) في الاذان: باب وضع الاكف على الركب في الركوع - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 230/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 83/2 - وابو داود (567) في الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين - وعبد الرزاق (2953)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن کثی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ - یحضور - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے:

انہ رائ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اذا رکع وضع یدیه علی رکبتیه قال وقال سعد بن ابی وقاص کنا نطبق ثم امرنا بالركب

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(674) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتَ نَقْلَ كِي هِيَ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سن روایت: کُنَّا نَطْبِقُ ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكْبِ ”پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(675) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رَوَيْتَ نَقْلَ كِي هِيَ: امام ابو حنیفہ نے - آدم بن علی بکری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ لِي إِذَا سَجَدْتَ فَلَا تَفْرُشْ ذِرَاعَيْكَ افْتَرِاشَ
 السَّبْعِ وَادْعِ عَمَّ عَلَى رَاحَتَيْكَ وَابْدِ ضَبْعَيْكَ فَإِنَّ
 بِذَلِكَ يَسْجُدُ كُلُّ عَصُوٍّ مِنْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِذَلِكَ

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: جب
 سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنی کلاہیاں نہ بچھاؤ اپنی تھپکیاں
 جما کر رکھو اور اپنے پہلو کشادہ رکھو کیونکہ اس طرح تمہارا سجدہ
 سجدہ کرے گا“ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اسی بات کا حکم دیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی بن عفان - عبد الحمید جمانی کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 حافظ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبد اللہ بن دوست مدنی -
 قاضی اشنانی - ابوعلی حسن بن علی صدائی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 روایت کی ہے - آدم بن علی بیان کرتے ہیں:

صلیت الی جنب عبد اللہ بن عمر فجعلت افترش ذراعی فلما سلم الامام قال من این انت قلت
 من الكوفة قال یا ابن اخی اذا سجدت فلا تفرش ذراعیك افتراش السبع
 ”میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے بازوؤں کو بچھالیا جب امام نے سلام پھاڑا
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے جواب دیا: کوفہ کا انہوں نے فرمایا: اسے
 بھتیجے! جب تم سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھاؤ!“
 انہوں نے یہ روایت قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثمالی -
 حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(676) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
 عَائِدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
 امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عائذ - بکیر بن اخنس - مجاہد - ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ
 نَبِيِّكُمْ عَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ شَطْرَهَا
 ”بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے
 شخص پر چار رکعات مسافر پر اس کا نصف (یعنی دو رکعات)
 اور خوف کی حالت والے شخص پر ایک رکعت فرض قرار دی ہے۔“

(675) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (113) - وابن حبان (1914) - وعبد الرزاق (2927) - والحاكم فی ”المستدرک“ (227/1) - وابن خزيمة (645) - واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 126/2
 (676) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 309/1 - واحمد 400/2 - والبخاری فی ”القراءة خلف الامام“ (226)
 (687) - وابو داؤد (1247) - وابن ماجه (1068) - وابو یعلی (2346) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 135/3

عَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةً وَاحِدَةً

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن صباح - محمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی محمد بن حمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

”سند روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يُحَاذِي بِهِمَا شَحْمَتِي أُذُنِيهِ تَتَخْتَمُ“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن حسن فرغانی - علی بن حکیم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی ان دونوں نے - عبد اللہ بن عمرو بن بعلانی - فضل بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبد الجبار بن وائل بن حجر - انہوں نے اپنے والد کا یہ نقل کیا ہے:

قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرفع یدیدہ عند التکبیر ویسلم عن یمینہ ویسارہ
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں اور بائیں (دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - صالح بن احمد - عبد اللہ بن حمدویہ بعلانی - محمود بن آدم - فضل ابن سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد فزاری - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حماد بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم بن کلب کو سنا انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”راہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرفع یدیدہ فی الصلاۃ حتی یحاذی شحمتی اذنیہ
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کانوں

کی لو تک لے آئے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ

دوست غلاف

۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ سعید بن اسرائیل۔ علی بن حجر۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(678)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ

رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن کلیب۔ ان کے والد۔ حضرت

وائِل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو دونوں

ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب

(سجدے سے) اٹھنے لگتے تھے تو دونوں گھٹنوں سے پہلے

ہاتھ اٹھاتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن ابوریح۔ محمد بن احمد بن سکین ابوبکر۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

روایت کی ہے

(679)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن کلیب۔ ان کے والد۔ حضرت

وائِل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تھے تو بائیں ہاتھ

بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر بن سعید ہروی۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ محمد بن اسرائیل بلخی۔ ابو معاذ بلخی کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(680)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن حوال کے حوالے سے یہ روایت

(677) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (95) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/196- ومسلم (401) والبيهقي

(724) والنسائي 2/122- وابن أبي شيبة 1/234- والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/25- وفي "معرفه السنن والآثار" (765)

(679) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (166) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/223- وابن حبان (1860) والبيهقي

في "الكبير" 22/82- وابوداؤد (727) في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة- واحمد 4/318- والبخاري في "قرة العين في

اليدين" ، والدارمي 1/314- وابن الجارود (208) والحميدي (885) وعبد الرزاق (2522)

الْأَخْوَلِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

نقل کی ہے: ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتُ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

”میں نے سالم بن عبد اللہ سے دریافت کیا: کیا ہم میت

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنْ جَعَلَ الْمِسْكَ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ

کے حنوط میں مشک شامل کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب

قَالَ الْيَسَّ هُوَ مِنْ أَطْيَبِ طَبِيبِكُمْ

دیا: کیا یہ تمہاری سب سے زیادہ عمدہ خوشبو نہیں ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب -

عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوحسن علی بن حسن بن یوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان -

حضر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیادہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - جبہ بن حکیم کے حوالے سے یہ روایت

(681) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ

نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

حَكِيمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنی کلائیوں کو اس

حَسَنٌ رَوَيْتُ: مَنْ صَلَّى فَلَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ

طرح نہ بچھائے جس طرح کتا کلائیاں بچھاتا ہے۔“

تَحْتَ رِجْلَيْهِ الْكَلْبِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - زبید بن حارث یامی - ذر - عبد الرحمن

(682) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ

بن ابزئی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ

حَارِثُ الْيَامِي عَنْ ذِرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

(683) اخبر جہ احمد 31/3 - والترمذی (992) - والحاکم فی ”المستدرک“ 361/1 - وابوداؤد الطیالسی (2169) - والنسائی

”المجتبی“ 39/4 - وفی ”الکبری“ (2032)

(684) اخبر جہ ابن حبان (1914) - والحصکفی فی ”مسند الامام“ (113) - وعبد الرزاق (2927) - واورده الهیثمی فی ”مجمع

”السنن“ 126/2 - وقد تقدم فی (667)

(685) اخبر جہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (157) - ومحمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (112) - والطحاوی فی ”شرح

”الآثار“ 292/1 باب الوتر - والبعوی فی ”شرح السنة“ (967) - واحمد 406/3 - وعبد الرزاق (4695)

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔“

كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو یسیرہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن مسلمہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خرونی - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست خلاف

- قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(683) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - زبید بن حارث یامی - ذر ابو عمرو کے

الْحَارِثِ الْأَيْمِيِّ عَنْ ذَرِّ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد الرحمن بن ابی

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَضَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ وتر میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي وَتْرِهِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)

سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی - محمود بن خداش طالقانی - اسباط بن محمد قرشی کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں

نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا)

هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ ”قل للذین کفروا“ حضرت عبد

اللہ بن مسعود کی قرأت میں اسی طرح ہے (یہاں مراد سورۃ کافرون ہے) اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی

تلاوت کیا کرتے تھے۔“

اور انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبد اللہ سرخسی - خارجہ بن مصعب - مغیث بن بدیل - خارجہ بن مصعب کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)

”دوسری رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ یہ پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
 یوتر بثلاث ”آپ تین وتر ادا کرتے تھے“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام بن سہر واری - ایوب بن حسن - عامر بن فرات نسوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمارطی - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سعید بن عبد الرحمن بن ابزلی سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابونضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن تدون فرغانی - عبد الواحد بن حماد جندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن میسرہ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبد الرحمن بن ابزلی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد سے ان کی تحریر کے حوالے سے - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ زید بن عبد الرحمن بن ابزلی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقرأ فی الاولی من الترتب (سبح اسم ربك الاعلی)
وفی الثانیة ب (قل یا ایہا الکافرون) وفی الثالثة ب (قل هو اللہ احد)
”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ
اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمود بن خداش - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطیب ابراہیم بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام
محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: حماد زفر ابو یوسف اسد بن عمرو خارجہ بن مصعب نظر بن محمد ابو عبد الرحمن مقری نے اس کو امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبد
اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو
- امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاضی بختری بن محمد بختری جو ابو حازم قاضی کے خلیفہ ہیں - محمد بن سماء - امام
ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوقاسم تنوخی سے اذن کے طور پر - طلحہ بن محمد بن جعفر - احمد بن محمد بن سعید -
احمد بن محمد فنتی - علی بن مکلف فقیہ - علی بن حرمہ - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد ان قرات هذا

فهو عندنا احسن وما قرات من القرآن فی الترتب مع فاتحة الكتاب فهو حسن

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: اگر آدمی (وتر میں) ان سورتوں کی تلاوت کرتا ہے تو یہ زیادہ اچھا ہے ورنہ وہ وتر میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن کے

جس بھی حصے کی تلاوت کر لے تو یہ اچھا ہے۔

(684) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَرَكَتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ وَأَنَّ لِي حُمْرُ النَّعَمِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تین رکعات وتر ترک کر دوں اگرچہ مجھے اس کے عوض میں سرخ اونٹ مل رہے ہوں۔“

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد رحمہ اللہ وبہ

ناخذ الوتر ثلاث لا يفصل بينهما بسلام وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں جن کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جاتا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(685) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَلَمْ تُؤْتِرْ فَلَا تُؤْتِرْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب صبح صادق ہو جائے اور تم نے وتر ادا نہ کیے ہوں تو تم وتر ادا نہ کرو۔“

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا يؤتِر على كل حال الا في ساعة تكره فيها الصلاة حين تطلع الشمس حتى تبيض او ينتصف النهار حتى تزول الشمس او عند احمرار الشمس حتى تغيب وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں آدمی ہر حال میں وتر ادا کرے گا البتہ ایسا وقت نہیں ہونا چاہیے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے نصف النہار کے وقت یہاں تک کہ سورج چل جائے جب سورج (غروب ہونے سے پہلے) سرخ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(684) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (123) فی الصلاة: باب الوتر وما یقرأ فیہا - وفی ”الموطأ“ 96 (260) - باب سلام فی الوتر

(685) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (124) فی الصلاة: باب الوتر وما یقرأ فیہا

(686) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصُومُ

أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کر سکتا اور کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(687) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) - دَخَلَ عَلَى زَيْدِ

بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبُو

الْحُسَيْنِ الشَّهِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا فَقِيهٌ

أَهْلُ الْكُوفَةِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ مَا مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَمَا

إِفْتِتَاحُهَا وَمَا اسْتِفْتَاحُهَا فَقَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ

الطُّهُورُ وَإِفْتِتَاحُهَا التَّكْبِيرُ وَاسْتِفْتَاحُهَا مُخْتَلَفٌ

فِيهِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ وَجْهَتُ وَجْهِي وَنَحْنُ نَخْتَارُ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام ابو حنین زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (جو بعد میں) شہید (کر دیے گئے) وہ میرے ہاں تشریف لائے انہیں بتایا گیا: یہ اہل کوفہ کا فقیہ ہے امام زید رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا: نماز کی کنجی کیا ہے؟ اس کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ اور اس کے شروع میں کیا پڑھتے ہیں؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا: نماز کی کنجی طہارت ہے، تکبیر کے ذریعے اس کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے شروع میں پڑھی جانے والی چیز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض لوگ وجہت و جہی پڑھتے ہیں البتہ ہم اس کو مختار سمجھتے ہیں:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

”تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو یوسف قزوینی کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں طویل کلام

(686) اخرجہ ابو یوسف فی ”الآثار“ 28 (136) وفی ”جامع الآثار“ (425)

☆☆ قلست: وقد اخرجہ النسائی فی ”الکبری“ (175/2) فی الصیام: باب صوم الحی عن المیت - وابن حجر فی ”الملخص

الحبیر“ (923) عن ابن عباس قال: لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد .

ہے جس میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے آگے چل کر انہوں نے یہ بات ذکر ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے ہاں آئے۔

(688) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نقل کی ہے: حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهُ فَعَطَفَهُ عَلَيْهِ
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا تو آپ نے وہ کپڑا اُسے اوڑھادیا“
ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - محمد بن ابورجاء عبادانی - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - محمد بن سہل بن عسکر - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

سَدَلَ ثَوْبَهُ فَعَطَفَهُ عَلَيْهِ

”اس نے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا تو آپ نے اس کو اوڑھادیا“

انہوں نے یہ روایت جعفر بن محمد بن علی حمیری - حسین بن ابورزق - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن جو ”امالی“ کے مصنف ہیں - حسین بن محمد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - ابویزید بن ہشام رفاعی - ابن ادریس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت جبہان بن حبیب فرغانی - ابواسحاق خلال - محمد بن معلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی - محمد بن مہاجر - محمد بن بشر سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے کہا: آپ مجھے ”سَدَلَ“ سے متعلق حدیث بیان کریں انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت علی بن فتح بن عبد اللہ عسکری - حمید بن ربیع (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن عیسیٰ خشاب تنیسی ان دونوں نے - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح - محمد بن علاء - حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(688) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (148) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 243/2 - والطبراني في "الصغير"

317/2 (853) - وفي "الكبير" 111/22 (283)

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن نصر کی۔ یحییٰ بن معین۔ وکیع کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ۔ احمد بن محمد بن ابوبکر مقدمی بصری۔ ابوعلی بشر بن عبید۔ محمد بن حسن واسطی کے حوالے
 سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ۔ عیسیٰ بن احمد عسقلانی۔ یزید بن ہارون کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت داؤد بن عوام۔ عبد الرحیم بن حبیب۔ یزید بن ہارون کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار۔ محمد بن زید۔ جارود بن یزید کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت ابواسحاق زکریا بن یحییٰ بخاری۔ محمد بن فضل۔ مقری کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
 ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ محمد بن عبد اللہ کندي۔ حسین بن عبد الاول۔ عبد اللہ بن نمیر کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ۔ انہوں نے اپنے والد۔ ابو حسین۔ اسباط بن محمد کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ۔ احمد بن عیسیٰ تنیسی۔ احمد بن اشکاب۔ ابواسامہ کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے
 نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ۔ احمد بن محمد مقدمی۔ بشر بن عبید اللہ۔ امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے، امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری۔ علی بن سعید۔ محمد بن مسروق۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے، امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن سلام۔ خالد بن عبد اللہ کے حوالے
 سے، امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حسن نسفی۔ احمد بن محمد بن سیار۔ معانی کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن جعانی۔ احمد بن عبید اللہ۔ عبد الرحمن بن یحییٰ۔ عبد اللہ خزاز۔ حکیم یہ محمد بن
 قاسم ہیں۔ محمد بن حسن کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، انہوں نے یہ روایت علی بن اقمیر پر موقوف روایت کے طور پر
 نقل کی ہے۔

احمد بن محمد بن سعید۔ علی بن عثمان۔ عبد الحمید کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ علی بن اقمیر بیان کرتے ہیں:

ابصر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلاً یصلی سادلاً ثوبہ فعطفہ علیہ
 ”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا تو آپ نے اس کو وہ اوڑھادیا“
 حافظ حسین بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام
 ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ یکرہ
 السدل علی القميص وغيرہ لانہ فعل اهل الكتاب
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں قمیص یا اس کے علاوہ پر کپڑے کو لٹکانا مکروہ ہے کیونکہ یہ اہل کتاب کا طریقہ
 ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔
 ثم قال محمد وبہ ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(689) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
 سَلَمِ بْنِ صَبِيحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
 ”مَنْ رَوَايَت: لَا تَقُولُوا إِنَّا نَصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ
 نَحْنًا نَصَرَفْنَا عَنْهَا فَصَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَلَكِنْ قُولُوا
 كُنَّا الصَّلَاةَ“
 امام ابوحنیفہ نے - ہشتم - مسلم بن صبیح کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”تم لوگ یہ نہ کہو: ہم نماز سے پھر گئے ہیں ایک قوم نماز
 سے پھر گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا بلکہ تم یہ
 کہو: ہم نے نماز ادا کر لی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
 سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے
 حوالے سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن
 حجر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(690) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ابی ہشیم:
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَعْتَمِدُ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ وَيَتَوَاضَعُ بِذَلِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

”نبی اکرم ﷺ (نماز میں قیام کے دوران) دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑا کرتے تھے آپ ﷺ اس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے تھے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزار۔ قاضی ابوالعلاء محمد بن عیسیٰ بن یعقوب واسطی۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابوعبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(691)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: رَأَيْتُهُ يَغْنِي إِبْرَاهِيمَ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ فِيهَا الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ

امام ابوحنیفہ۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”میں نے انہیں یعنی ابراہیم نخعی کو دیکھا وہ ایک ایسی جگہ نماز ادا کر رہے تھے جہاں بہت سی ریت اور مٹی موجود تھی انہوں نے نماز ختم کرنے سے پہلے اپنے چہرے کو صاف کیا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی اللہ عنہ (ثم) قال محمد قال ابو حنیفة لا نرى باساً بمسحه قبل التشهد والتسليم لان تركه يؤذى المصلی وربما يشغله عن صلاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم تشہد یا سلام پھیرنے سے پہلے اس طرح مسح کر کے (ریت یا مٹی صاف کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ اس کو ترک کرنے نمازی کو ایذا دیتا ہے اور نماز میں یکسوئی کو متاثر کرتا ہے۔

(692)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

متن روایت: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ

(690) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (120) فی الصلاة: باب الصلاة قاعداً

☆☆ واخرج ابن ابی شیبہ 390/1 فی الصلاة: باب وضع اليمين على الشمال - وابن ابی عاصم فی ”الاحاد والمثنائی“ (2494) - وعبد الله بن احمد فی ”زوائد المسند“ 226/5 - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 29/2:

عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضعاً يمينه على شماله في الصلاة

(691) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (117) فی الصلاة: باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلاة - وابن

ابی شیبہ 61/2 فی الصلاة: باب من رخص ان يمسح جبهته

(692) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (117) فی الصلاة: باب الصلاة قاعداً والتعمد على شيء او يصلي الى سترة

الرجل قائماً

کرنے والے کے مقابلے میں نصف (اجرو ثواب) ملتا تھا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (693) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”سن روایت: أَنَّهُ قَالَ لَا يُجْزِي الرَّجُلُ أَنْ يُعْرِضَ
 سِ يَدَيْهِ سَوَاطٍ وَلَا قِصْبَةً حَتَّى يَنْصُبَهَا نَصْبًا
 ”آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے آگے کوئی
 لاٹھی یا بانس چوڑائی کی سمت میں (بچھا کر) رکھے جب تک وہ
 اس کو کھڑا نہیں کرتا ہے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 (694) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”سن روایت: كَانَ إِذَا سَجَدَ اعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى
 حِدْيَةٍ
 ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تھے تو وہ
 اپنی کہنیاں زانو پر رکھ کر سہارا لیتے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه (ثم) قال محمد
 ولسنا نرى بذلك باساً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
 ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(695) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِأَحَدِي يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فِي
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے پر
 رکھتے تھے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے
 ہوئے ایسا کرتے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد يضع بطن الكف
 اليمنى على رسغه اليسرى تحت السرة ويكون الرسغ في وسط الكف

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (118) في الصلاة: باب الصلاة قاعداً

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (119) في الصلاة: باب الصلاة قاعداً - وابن ابي شيبة 259/1 في

باب من رخص ان يعتمد بمرفقيه

(695) قد تقدم فی (690)

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ امام محمد فرماتے ہیں: آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں کلائی کے جوڑ پر ناف کے نیچے رکھے گا اس کا کلائی کا جوڑ ہتھیلی کے درمیان میں ہوگا۔

(696) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ بِتَسْلِيمَتَيْنِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف دو سلام پھیرا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(697) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح عطا کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے اور بائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بن حمیس - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(698) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ وَجُنْدَبَ الْأَزْدِيَّ انْتَهَيَا إِلَى الْإِمَامِ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ

” (ایک مرتبہ) مسروق بن اجدع اور جندب ازدی تک اس وقت پہنچے جب وہ مغرب کی نماز کی دو رکعات پڑھ کر

(696) اخرجہ الحصفکی فی ”مسند الامام“ (121) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 268/1 - وابن حبان (1990) -

(996) فی الصلاة: باب فی السلام - وابن ماجہ (914) فی الإقامة: باب التسليم - وابن خزيمة (728) - وعبد الرزاق (3130)

(697) اخرجہ احمد 383/1 - وابن ابی شیبہ 304/1 - ومسلم (707) - والنسائی فی ”المجتبی“ 81/3 - وفی ”الکبری“

(1283) - وعبد الرزاق (3208) - والحمیدی (127) - وابن ماجہ (930) - وابو یعلی (5174) - وابن خزيمة (1714)

(698) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (131) - وعبد الرزاق (3165) فی الصلاة: باب ما یقرأ فیما یقضى -

شیبہ 490/2 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (9370)

سَغَرِبَ فَقَامًا لِيَقْضِيَا فَمَا مَسْرُوقٌ فَجَلَسَ فِي
رَكْعَتَيْنِ وَأَمَّا جُنْدُبٌ فَقَامَ فِي الْأُولَى وَجَلَسَ فِي
الثَّانِيَةِ فَلَمَّا فَرَغَا أَنْكَرَ كُلُّ مَنِهْمَا عَلَى صَاحِبِهِ
فَخَلَقَا إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَذَكَرَا لَهُ الَّذِي صَنَعَا
فَقَالَ كَلَا كَمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَنَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ
مَسْرُوقٌ فَإِنَّهُ أَحَبُّ إِلَيَّ

تھا (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) یہ دونوں نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو مسروق دونوں رکعات کے بعد قعدہ میں بیٹھے جبکہ جندب پہلی رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھے جب یہ دونوں نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کا انکار کیا پھر یہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے اپنے طرز عمل کے بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے ٹھیک کیا ہے لیکن میں اس طرح کروں گا جس طرح مسروق نے کیا ہے کیونکہ یہ طریقہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابو بکر احمد بن محمد بن حمدان قطعی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبقول عبد الله

تأخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد بن حاتم نے ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسا شخص (جو مسبوق ہو) اور امام اس سے پہلے (کچھ رکعات) ادا کر چکا ہو تو امام جو (رکعات) پہلے ادا کر چکا تھا کیا وہ شخص ان میں تشہد پڑھے گا؟ انہوں (یعنی ابراہیم نخعی) نے فرمایا: جی ہاں! حماد نے دریافت کیا: جب امام سلام پھیرے گا تو کیا وہ شخص بھی سلام کا جواب دے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ نماز سے فارغ ہوگا تو وہ سلام کا جواب دے گا۔“

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

روایت: فِي رَجُلٍ سَبَقَهُ الْإِمَامُ أَيْتَشْهَدُ فِيمَا
الْإِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفِيرُدُ السَّلَامَ إِذَا سَلَّمَ
قَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَدَّ السَّلَامَ

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (132) في الصلاة: باب من سبق شيء من صلاته - وعبد الرزاق (4094) في

باب الرجل يكون له وتر واحد - يتشفع أيتشهد؟ وابن أبي شيبة 44/2 في الصلاة: باب الرجل يفوته شيء من صلاة الإمام

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(700) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى نَرَى شِقَّ وَجْهِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ

ذَلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حاکم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہتے تھے (اور چہرے کو دیکھ

لیتے تھے) کہ آپ کے چہرہ مبارک کی ایک طرف نظر آتا

تھی اور بائیں طرف بھی ایسے ہی (سلام پھیرتے تھے)۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن حمزہ نیشاپوری - عمرو بن عثمان حمصی (اور) حمدان بن عارم بخاری - معطل بن محمد

حرانی - (اور) محمد بن علی بن طرخان بیکندی (اور) عبد الوہاب بن ضحاک ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت منذر بن سعید ہروی - محمد بن یثیم - محمد بن اسماعیل بن عیاش - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتى يرى بياض خده الايمن وعن شماله مثل ذلك حتى يرى بياض خده الايسر مما يلتفت

یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور آپ بائیں طرف بھی اسی طرح (سلام پھیرتے تھے) یہاں تک

کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی جب آپ منہ پھیرتے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن یثیم - حماد قاضی - محمد بن اسماعیل بن عیاش -

نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی حسن بن محمد بن

- قاضی عمر بن حسن بن علی بن مالک اشنانی - حسن بن علی بن شبيب - عبد الوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(77) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ:

روایت: أَنَّهُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ خَمْسَ

رَكَعَاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَانْحَرَفَ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ قَدْ

سَبَّتَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ لِأَبِرَاهِيمَ مَا تَقُولُ يَا

أَبِي قَالَ لَهُ نَعَمْ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ

عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”علقمہ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات

پڑھادیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ (لوگوں کی طرف)

رخ کر کے بیٹھے تو ان سے کہا گیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھا

دی ہیں انہوں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: اے عور! تم کیا

کہتے ہو؟ ابراہیم نخعی نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو

علقمہ نے ان لوگوں کو دو مرتبہ سجدہ سہو کروایا اور پھر دائیں طرف

اور بائیں طرف سلام پھیر دیا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد

محمد بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(78) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

عَنْهُ:

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً أَمَّا الظُّهْرُ وَأَمَّا الْعَصْرُ فَرَأَى أَوْ

فَلَمَّا فَرَغَ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ

أَم نَقَصَتْ قَالَ إِنِّي أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ لَا تَنْتَبِهُوا

شَرِّ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ثُمَّ حَوَّلَ وَجْهَهُ

سَلَاةً وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَتَشَهَّدَ فِيهَا ثُمَّ

عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جو ظہر کی نماز تھی یا

شاید عصر کی نماز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ زائد یا کم کر

دیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام

پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز کے

بارے میں کوئی نیا حکم آگیا ہے؟ یا یہ کم ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم

لوگ بھول جاتے ہو کیونکہ میں بھی انسان ہوں تو جب میں

بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد کروادیا کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

رخ قبلہ کی طرف پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اس کے بعد آپ

خرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (161) - وابو يعلى (5142) - ومسلم (572) في المساجد: باب السهو في

الحلية (1212) في الإقامة: باب ما جاء في شك في صلاته - وابو نعيم في ”الحلية“ 236/7

نے تشہد پڑھا اور پھر سلام پھیر دیا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ زاہد بنی - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(703) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَى: أَنَّهُ قَالَ أَحَدُ الْحَدِيثِ الْحَدِيثُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَّا فِي صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةِ قُرْآنٍ

”سب سے بڑا حدیث (یعنی ناپسندیدہ بات یا حدیث) ایجاد ہونے والی سب سے بڑی چیز (عشاء کی نماز کے بعد چیت کرنا ہے البتہ (نفل) نماز ادا کی جاسکتی ہے یا قرآن تلاوت کی جاسکتی ہے۔“

(704) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَى: يُجْزِيهِ يَعْزِي الْبِنَاءِ فِي الرِّعَافِ وَالْحَدِيثِ وَالْإِسْتِيفَ أَحَبُّ إِلَيْنَا

”تکسیر پھوٹنے یا حدیث لاحق ہونے کی صورت میں کے لیے بناء (قائم کرنا) جائز ہے لیکن دوبارہ نئے سرے سے نماز پڑھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول ابراهيم

ناخذ وذلك يجرى وان تكلم واستقبل فهو افضل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن محمد فرماتے ہیں: ہم ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ایسا کرنا جائز ہوگا (یعنی کفایت کر جائے گا) لیکن اگر وہ کھڑے کے نئے سرے سے نماز ادا کرے تو یہ افضل ہوگا۔

(705) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(703) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (142) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وابن أبي شيبة 352/2 الصلاة: باب من كره السر بعد العتمة

(704) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (144) في الصلاة: باب الرعاف في الصلاة والحدث

(705) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (145) في الصلاة: باب الرعاف في الصلاة - وابن أبي شيبة 352/2 الصلاة: باب في الذي يقي او يرعف في الصلاة - وعبد الرزاق 338/2

ابو اہیم:

حسن روایت: فِي الرَّجُلِ يَرْعَفُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ حَدَّثَ قَالَ يَخْرُجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ وَيَقْضِي مَا سَبَّحَ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَدُّ بِمَا صَلَّى فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جس شخص کی نماز کے دوران نکیر چلنے لگے یا اس کو حدیث لاحق ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ جائے گا اور کسی سے کوئی کلام نہیں کرے گا البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے پھر وہ وضو کر کے اپنی جگہ واپس آئے گا اور جتنی نماز باقی رہ گئی تھی اُس کو ادا کرے گا جو نماز وہ پہلے ادا کر چکا تھا اس کو وہ شمار کرے گا اگر (اس دوران میں) وہ کوئی کلام کر لیتا ہے تو پھر وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(706) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابوالاثر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب وہ حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی پناہ مانگتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں مشغولیت کی وجہ سے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حسن روایت: أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَطِّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَالَ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ قَالَ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا مِنْ رَدِّ السَّلَامِ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ

(اخرجه احمد 409/1 - وابو يعلى 5189) - والطحاوى في شرح معاني الآثار 455/1 - والطبرانی في الكبير

(106) - وابن ابی شیبہ 418/1 في الصلاة: الرجل يسلم عليه في الصلاة

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس دن کے بعد سے (نماز کے دوران) سلام کا جواب نہیں دیا جاتا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد - ابو مقاتل حفص بن سلام سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(707) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُفَرِّقَ الرَّجُلُ أَصَابِعَهُ أَوْ يُلْقِي رِذَاءً كَانَ عَلَى مَنْكَبِهِ أَوْ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى خَاصِرَتِهِ أَوْ يَدْفُنُ كِبَارَ الْحِصْيِ أَوْ يَقْعِي عَلَى عَقَبِهِ أَوْ يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص نماز کے دوران انگلیاں چٹخائے یا اپنی چادر کندھے پر ڈال لے یا اپنا ہاتھ پہلو پر رکھ لے یا بڑی کنکریاں دفن کرے یا ایڑیوں کے بل ”اقعاء“ کے طور پر بیٹھے یا اپنی داڑھی کے ساتھ کھیلے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ان

العبث في الصلاة يشغل عنها وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں نماز کے دوران (اس طرح کی کوئی بھی) فضول حرکت توجیہ منتشر کر دیتی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(708) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ہم نے (مدینہ منورہ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(709) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت

(707) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (150) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها - وینقل

شیبہ (مختصراً) فی الصلاة: باب الرجل یضع یدہ علی خاصرته فی الصلاة 47/2

(708) اخرجہ الحاکمی فی "المسند الامام" (150) - وابن حبان (2748) - والبخاری (1089) فی تفصیر الصلاة: باب یقتصر

خرج من موضعه - ومسلم (690) - والدارمی 354/1 - وابو داؤد (1202) فی الصلاة: باب من یقتصر المسافر

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فِي مَرَضِي وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَتَوَضَّأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَيَّ
وَجْهِي وَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا جَابِرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَوْ
أَنْ تُؤْمِيَ

نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے
تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے میری بیماری کے دوران
مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا اور کچھ پانی میرے اوپر چھڑکا (تو مجھے ہوش آ گیا) نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تم کیسے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم نماز ادا کرو خواہ
اشارے کے ذریعے ہی کرو۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد قاضی حبال رازی - محمد بن مہدی قومی - محمد بن بکیر بن محمد بن
بکیر بن شہاب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے: انہوں نے اپنے دادا محمد بن بکیر جو دامغان کے قاضی ہیں ان کا یہ
بیان نقل کیا ہے:

قال كتبت الى ابي حنيفة في المريض اذا ذهب عقله في مرضه كيف يعمل به في وقت الصلاة
فكتب الى يخبرني (عن) محمد بن المنكدر (عن) جابر رضي الله عنه

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو خط لکھ کر ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیماری کے
دوران اس کی عقل رخصت ہو جاتی ہے (یعنی اس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے) تو نماز کے وقت اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تو
میں نے جوابی خط میں مجھے بتایا: محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ (مذکورہ بالا) روایت نقل کی
ہے۔

امام ابو حنیفہ - مبارک بن فضالہ - حسن بصری کے حوالے

سے - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں

چلے گئے پھر چلتے ہوئے آ کر صف میں شامل ہوئے (نماز سے)

710- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْمُبَارَكِ بْنِ

سَالَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى حَتَّى

حَلَّ إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ

705 (اخرجه الحصفى في "مسند الامام" (127) - وابو يعلى (2018) - والحميدى (1229) - واحمد 307/3 - والبخارى

555) في المرضى: باب عيادة المغمى عليه - وابو داود (2886) في الفرائض: باب في الكلاله - والحاكم في

مستدرک 303/2

705 (اخرجه الطحاوى في "شرح معاني الآثار" 395/1 - وابن حبان (2194) - والطبرانی في "الصغير" (1030) - وابو داود

683) في الصلاة: باب الرجل يركع دون الصف - والبيهقي في "السنن الكبرى" 106/3 - واحمد 39/5 - وابن الجارود (318)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تُعَدُّ^۱ فارغ ہونے کے بعد انہوں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیک) کی (حرص میں اضافہ کرے) لیکن دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

(711) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَنْظُرْ أَفْضَلَ ظَنِّهِ فَإِنْ كَانَ أَفْضَلَ ظَنِّهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلَ ظَنِّهِ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعًا سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ”جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں یا چار ادا کی ہیں تو اسے تحری کرنی چاہیے اور غالب گمان کا جائزہ لینا چاہیے اگر غالب گمان یہ ہو کہ وہ تین رکعات ادا کر چکا ہے تو ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملا کر (نماز کے آخر میں) سجدہ سہو کر لینا چاہیے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں تو اسے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لینے چاہئیں۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسن علی بن حسن بن ایوب - ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس وراق - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْإِمَامِ وَمَا يَكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

چھٹی فصل: جماعت (کے احکام) امام کے آداب اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

(712) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: متن روایت: مَنْ دَاوَمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا عَلَى صَلَاةٍ امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص چالیس دن تک باقاعدگی کے ساتھ فجر

(711) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (176) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وعبد الرزاق (3468) فی

الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

(712) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (134) و (135) - والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 96/2 - واحمد 155/3 - وابن ماجہ

(798) - والترمذی (241) - والعراقی فی ”تخریج الاحیاء“ 149/1

الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ
مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ
اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرے اس کے لیے
نفاق سے برأت اور شرک سے برأت کو نوٹ کر لیا جاتا
ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقلانی - محمد بن یحییٰ از دی - ہیاج بن بسطام کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروین نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد
بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنبار کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ بات پڑھی ہے - یہ روایت ابو علی حسین بن یوسف نے - ابو عمرو
حفص کشی - ابو سعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(713) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَمَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَأَطَالَ بِهِمْ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ
رَجُلٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَأَنَاحَهُ فَعَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ
فَانْبَعَثَ بَعِيرُهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَعِيرِ وَلَا
يَزِدَادُ مِنْهُ إِلَّا بُعْدًا وَالْإِمَامُ عَلَى قِرَاءَةٍ فَلَمَّا رَأَى
الرَّجُلُ ذَلِكَ صَلَّى فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
انْصَرَفَ فِي طَلَبِ بَعِيرِهِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُنْفِرُونَ مِنْ
هَذَا الدِّينِ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ بِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمْ
الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ كُونُوا مُؤَلِّفِينَ وَلَا
تَكُونُوا مُتَنَفِّرِينَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے
کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے طویل نماز پڑھا دی ان
لوگوں (کی مسجد) کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا
اس کو بٹھا کر باندھ دیا اور نماز میں شامل ہو گیا اس کا اونٹ اٹھ کر
چل پڑا وہ شخص اپنے اونٹ کو دیکھ رہا تھا کہ وہ دور ہوتا چلا جا رہا
ہے اور امام صاحب کی قرأت ہی ختم نہیں ہو رہی ہے جب اس
شخص نے یہ صورتحال دیکھی تو اس نے مسجد کے کونے میں (تہا)
نماز ادا کی اور اپنے اونٹ کی تلاش میں چل دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (دوسروں کو) اس دین سے
متنفر کرتے ہیں؟ جو شخص لوگوں کی امامت کرے وہ انہیں مختصر نماز
پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف بڑی عمر کے اور کام کاج والے
لوگ بھی ہوتے ہیں تم الفت پیدا کرنے والے بنو متنفر کرنے
والے نہ بنو۔“

(713) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (187) في الصلاة: باب تخفيف الصلاة - وعبد الرزاق 366/2 في الصلاة: باب تخفيف الصلاة - وابن عوامة 86/2 - وابن ماجه 315/1 في إقامة الصلاة: باب من أم قومًا فليخفف - والحميدي (453)

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ مختصراً قال محمد وبہ ناخذ

ولا بد ان يتم الركوع والسجود وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ وہ رکوع و سجود مکمل ادا کرے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(714) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَنِ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ

كَانَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ تَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص فجر اور عشاء کی باجماعت نمازوں میں شریک ہو اس کو دو طرح کی برأت نصیب ہوتی ہے نفاق سے برأت اور شرک سے برأت۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد ابن نصر ہروی - احمد بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(715) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَلَّهَ كَانَ يُقَالُ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ

وَسَوُّوا مَنَاكِبَكُمْ وَتَرَاصُّوا أَوْ لَيْتَ خَلَلْنَاكُمْ الشَّيْطَانُ

كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

مَقْدَمِ الصُّفُوفِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یہ بات کہی جاتی تھی: صفیں سیدھی رکھو کدھے برابر رکھو ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کے کھڑے ہو ورنہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ لا يترك الصف وفيه خللاً حتى يستوى

(714) قد تقدم فی (712)

(715) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (89) فی الصلاة: فی اقامة الصفوف وفضل الصف الاول - وعبد الرزاق

(2433) فی الصلاة: باب الصفوف - وابن ابی شیبہ 325/1 فی الصلاة: باب ما قالوا فی اقامة الصف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کسی صف میں کوئی خلل نہیں چھوڑا جائے گا پہلے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

(716) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: پہلی صف والوں کو دوسرے صف والوں پر کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ (اس کا جواب دیتے ہوئے) انہوں نے فرمایا: تم دوسری صف میں اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہو جاتی۔“

متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِمَ فَضِّلَ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِي فَقَالَ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ الثَّانِي حَتَّى يَتَكَمَّلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ينبغي اذا تكامل الصف الاول ان يقوم في الصف الثاني ولا يقوم في الصف الاول ويزاحم عليه فانك تؤذى والقيام في الصف الثاني خير من الاذى وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ جب پہلی صف مکمل ہو جائے تو آدمی دوسری صف میں کھڑا ہو جائے پہلی صف میں پھنس کر نہیں کھڑے ہونا چاہیے کیونکہ اس صورت میں آپ دوسروں کو اذیت پہنچائیں گے تو اذیت پہنچانے کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑے ہو جانا زیادہ بہتر ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(717) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری (یعنی عالم یا حافظ) ہو اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔“

متن روایت: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى لَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَقَدْ مُهِمُّ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَقَدْ مُهِمُّ سِنًا

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وانما

قيل اقراهم لكتاب الله تعالى لان الناس كانوا في ذلك الزمان اقراهم للقرآن افقههم في الدين

(716) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (90) في الصلاة: في اقامة الصفوف - وعبد الرزاق (2467) في الصلاة: باب

يصف في الصف الثاني حتى يتم الاول

(717) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (91) في الصلاة: باب الرجل يوم القوم او يوم الرجلين - وابوداود (582) في

صلاة: باب من احق بالامامة؟ والترمذي (235) في الصلاة: باب ما جاء من احق بالامامة - واحمد 118/4

فان كانوا في هذا الزمان على ذلك يؤمهم اقراهم فان كان غيره اقله منه واعلم بسنة الصلاة وهو يقرأ نحواً من قراءته فاقرأهما واعلمهما بسنة الصلاة اولى للامامة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ قاری (یا حافظ) ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زیادہ عالم ہوتے تھے وہ دینی احکام کے زیادہ بڑے فقیہ ہوتے تھے تو (ہمارے) اس زمانے تک یہی رواج ہے کہ جو شخص اللہ کی کتاب کا زیادہ بڑا قاری (یا حافظ) ہو وہ ان کی امامت کرتا ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ بڑا فقیہ ہو اور نماز کی سنتوں کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو اور وہ تقریباً اس کی مانند قرأت کر سکتا ہو تو وہ شخص امامت کا زیادہ حقدار ہوگا جو ان دونوں میں سے زیادہ اچھا قاری ہو اور نماز کی سنتوں کا زیادہ علم رکھتا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(718) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا بَأْسَ أَنْ يَوْمَ الْأَعْرَابِيِّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدَ الزَّانَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی دیہاتی یا غلام یا زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ امامت کرے بشرطیکہ وہ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہو“۔

(719) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلَيْنِ يَوْمَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَةٌ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ

”جب دو آدمی ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے تو وہ فرماتے ہیں: امام بائیں طرف کھڑا ہوگا“۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

(718) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (92) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وعبد الرزاق (3838) فی الصلاة: باب هل یوم ولد الزنا؟ وابن ابی شیبہ 216/2 فی الصلاة: باب من رخص فی امامة ولد الزنا - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 86/3 - والبغوی فی ”شرح السنة“ 400/3

(719) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (93) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وعبد الرزاق (3890) فی الصلاة: باب الصلاة یحضر ولیس معه الا رجل واحد - وابن ابی شیبہ 341/1 فی الصلاة: باب الرجل یصلی عن یمین الامام

قول ابی حنیفہ یكون الماموم عن يمينه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے: مقتدی اس (امام) کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

(720) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب نماز میں ایک سے زیادہ افراد ہوں (خواہ دو ہی کیوں نہ ہوں) تو وہ جماعت شمار ہونگے۔“

سنن روایت: إِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ فِي الصَّلَاةِ فَهِيَ جَمَاعَةٌ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(721) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”(ایک مرتبہ) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ”مدائن“ میں لوگوں کو امامت کروانے لگے تو وہ چونے سے بنے ہوئے ایک بلند چبوترے پر کھڑے ہونے لگے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ کر (نیچے کیا) اور بولے: آپ بھی لوگوں میں سے ہی ایک فرد ہیں تو ان (کے برابر) کی جگہ پر کھڑے ہوں۔“

سنن روایت: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ يَوْمَ النَّاسِ بِالْمَدَائِنِ فَذَهَبَ لِيَقُومَ عَلَى دُكَّانٍ مِنْ جِصٍّ مُرْتَفِعٍ فَجَذَبَهُ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَقُومُ عَلَيْهِمْ

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابو بکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابو عبد اللہ احمد

(722) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (94) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وابن ابی شیبہ 531 فی الصلاة: باب فی الجماعة کم هی؟

(723) اخرجہ ابن حبان (2143) - وابن خزيمة (1523) - والشافعی فی ”المسند“ 137/1 - والبيهقی فی ”السنن الكبرى“ 108 - والبقوی فی ”شرح السنة“ (831)

عن همام قال: صلى بنا حذيفة على دكان مرتفع فسجد عليه فجذبه ابو مسعود فتابعني فلما قضى الصلاة قال ابو مسعود: اليس قد نهى عن هذا؟ فقال له حذيفة: ألم ترني قد تابعتك؟

بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(122) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَوْمَهُمْ فَيَقُومُ عَنْ يَسَارِ

”وہ جب اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے تو طاق کے بائیں طرف یا دائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔“

الطَّاقِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد واما نحن فلا نرى

باساً ان يقوم بحيال الطاق ما لم يدخل قدمه فيه اذا كان مقامه خارجاً منه وسجوده فيه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اگر وہ طاق کے بالکل برابر اس میں کھڑا ہو جائے جبکہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اس سے باہر ہو اور وہ سجدہ اس کے اندر کرتا ہو۔

(123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - یہ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ

”جب امام سلام پھیر دے تو آدمی اس وقت نہ اٹھے جب

حَتَّى يَنْفَتِلَ الْإِمَامُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ لَا يَفْقَهُ أَمْرَ

تک امام نہیں اٹھتا البتہ اگر امام نماز کے معاملے کی سمجھ بوجھ

الصَّلَاةِ

رکھتا ہو (تو حکم مختلف ہوگا۔)۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد رحمه الله ربه

ناخذ لا ندري لعل عليه سجدتي السهو فاذا كان لا يفقه امر الصلاة فلا بأس بالانفتال وهو قول

ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں ہو سکتا ہے اس پر سجدہ سہو لازم ہو گیا ہو اگر وہ نماز کے احوال سے بخوبی واقف نہ ہو تو پھر اٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(124) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے

(722) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (104) فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق - وعبد الرزاق (3899) فی الصلاة

فی الطاق - وابن ابی شیبہ 59/2 فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق

(723) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (105) فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق - وعبد الرزاق (3219) فی الصلاة

باب مکث الامام بعد ما سلم - وابن ابی شیبہ 302/1 فی الصلاة: باب من كان يستحب اذا سلم ان يقوم او يتحرف

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
مَنْ رَوَى : أَنَّهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي بَيْتِهِ عَلَى بَسَاطٍ
فَلَمْ يَطْبُقِ الْبَيْتَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے :
”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایسے
بچھونے پر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جو انہوں نے گھر
میں بچھایا ہوا تھا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن
ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(725) - سند روایت : (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ :
مَنْ رَوَى : أَنَّ شَيْبَ بْنَ رُبَيْعٍ قَامَ يُصَلِّي فَبَصَقَ
فِي الْقِبْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ
عَدِ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ
وَوَجَّهَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

امام ابوحنیفہ نے - تمیم بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے :
”شعیب بن ربیع کھڑے نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے
قبلہ کی سمت میں تھوک دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا : جب کوئی بندہ نماز ادا کر
تا ہے تو قبلہ کی سمت میں اللہ تعالیٰ اُس کی طرف رخ کر لیتا
ہے (اور اس کی طرف اُس وقت تک رخ رکھتا ہے) جب تک وہ
بندہ نماز ختم نہیں کرتا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم
بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(726) - سند روایت : (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
سَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کا یہ بیان نقل کیا
ہے : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے :

مَنْ رَوَى : أَنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ

”بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت

(727) - أخرجه الحاكم في "المستدرک" 390/1 - وابن خزيمة 103/2 (1005) في الصلاة: باب الصلاة على البساط - والبيهقي
السنن الكبرى 436/2 - وابن ماجه (1030) - والطبرانی (12206) - وابن أبي شيبة 400/1

(728) ☆☆ أخرجه ابن حبان (1636) - واحمد 56/4 - وابو داود (481)

عن السائب بن خلاد ان رجلاً ام قوماً فبصق في القبلة..... قال النبي صلى الله عليه وسلم : "انك آذيت الله

(729) - أخرجه ابن حبان (402) - وابن خزيمة (177) و (357) - والحاكم في "المستدرک" 191/1 - 192 - واحمد

والبيهقي في "السنن الكبرى" 16/2 في حديث طويل.....

يَصِلُونَ الصُّفُوفَ

نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابولبید محمد بن ادریس سرحی - سدید بن سعید - عثمان بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ”ایک مرتبہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اُن کے) گھر میں موجود تھے نماز کا وقت ہوا تو وہ کھڑے ہوئے تاکہ نماز پڑھائیں ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے ایک اُن کے دائیں طرف اور دوسرا اُن کے بائیں طرف کھڑا ہوا وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو اسی طرح کیا کرو۔“

(127) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا: مَتَنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَيْتٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْنَا خَلْفَهُ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَامَ بَيْنَنَا وَقَالَ هَكَذَا فَاصْنَعُوا إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - یعقوب بن یوسف بن موسیٰ مروزی - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے ابن خسر نے اس روایت کو - ابو الفضل بن خیرون - اُن کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة وزاد فيه وكان اذا ركع طبق وصلى بغير اذان ولا اقامة وقال تجزء اقامة الناس حولنا ثم قال محمد ولسنا ناخذ بقول عبد الله في الثلاثة ولكننا نقول اذا كانوا ثلاثة تقدم الامام عليهما وصلى الباقيان خلفه ولسنا ناخذ بقوله ايضاً في التطبيق بين يديه اذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه ولكننا نرى ان يضع الرجل راحتيه على ركبتيه ويفرج اصابعه تحت الركبتين واما صلاته بغير اذان ولا اقامة فذلك والاذان والاقامة افضل وان اقام للصلاة ولم يؤذن فذلك افضل من الترك للاقامة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن یحییٰ القاضی نے نقل کیا ہے: وہ جب رکوع میں جاتے تو تطبیق کیا کرتے تھے اور وہ اذان اور اقامت کے بغیر (گھر میں) نماز کرتے تھے۔

(727) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (95) في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - الرزاق (3884) في الصلاة: باب الرجل يؤم الرجلين والمرأة - وابن ابي شيبة 245/1 في الصلاة: باب من كان يطبق بين يديه فخذه والطحاوي في شرح معاني الآثار 229/1 - والطبراني في "الكبير" (93/6)

کر لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی اقامت کفایت کر جائے گی۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: تین افراد کے بارے میں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں: جب تین افراد ہوں، تو امام دونوں افراد سے آگے کھڑا ہوگا اور باقی دو افراد اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

رکوع میں دونوں میں تطبیق دے کر گھٹنوں کے درمیان رکھنے کے حوالے سے بھی ہم ان کے قول کو اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم اس بات کے قائل ہیں: کہ آدمی اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھے گا اور انگلیاں کھول کر انہیں گھٹنوں سے نیچے رکھے گا۔

جہاں تک اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرنے کا تعلق ہے، تو یہ ٹھیک ہے، لیکن اذان اور اقامت کے ہمراہ نماز ادا کرنا محسوس ہے اگر نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے اور اذان نہ دی جائے، تو یہ اقامت ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، امام حنفیہ کا بھی یہی قول ہے۔

721- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ

سَدَقَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَنُروایت: أَلْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ تَحَارَتْهَا دَفْنُهُ

امام ابوحنیفہ نے -مسعر - قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔“

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت -ابوبکر خطیب بغدادی - حسن بن حسین نعال - ابومحمد عبداللہ بن حمدویہ نہروانی - محمد بن محمد بن لیث مروزی - محمد بن حسن موصلی - محمد بن یوسف بن عاصم - احمد بن ابراہیم - اشعث بن عطف - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خردوبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -محمد بن عبداللہ انصاری - ابوبکر خطیب بغدادی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

722- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

عَبْدِ الْيَمَامِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

سَنُروایت: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ صَلَّاتُ

امام ابوحنیفہ نے -طلحہ بن مصرف یا مکی کوئی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تو وہ (یعنی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ) تکبیر کہہ دیا کرتے تھے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -مصعب بن

723- أخرجه أحمد 109/3 - وأبو يعلى (3161) - أبو داود (476) - وعبد الرزاق (1697) - والترمذی (572) - والطبرانی

صغیر (101) - وابن حبان (1635) - والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 396/8

724- أخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (63) فی الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق 74/2 (2550) فی الصلاة: باب

تکبیر الامام؟

مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ بن نوفل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابن یحییٰ کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

امام ابوحنیفہ نے - طلحہ بن مصرف کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب مؤذن (اقامت میں) حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے

لوگوں کو چاہیے کہ وہ نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں اور جب

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو امام تکبیر (تحریمہ) کہہ دے۔"

(730) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

مُصَرِّفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

فَيَنْبَغِي لِلْقَوْمِ أَنْ يَقُومُوا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ كَبَّرَ الْإِمَامُ

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة فان كف الامام حتى فرغ المؤذن من الاقامة ثم كبر

فلا باس ايضاً كل ذلك حسن

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر امام رُکاو رہے یہاں تک کہ

مؤذن پوری اقامت کہہ کر فارغ ہو جائے اور پھر امام تکبیر (تحریمہ) کہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے یہ سب

(طریقے) ٹھیک ہیں۔

(731) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ

عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّفَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ

بُكَاءَ صَبِيٍّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ فَأَيْكُمُ صَلَّى

بِالنَّاسِ فَلْيُخَفَّفْ وَلْيَتِمَّ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفُ

وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید - انہوں نے اپنے والد

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں:

"(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے

ہوئے اُس کو مختصر کر دیا (بعد میں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اس (کی وجہ) کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تھی

نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اُس کی ماں کو پریشانی کا

کروں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر

(730) قد تقدم - وهو الاثر السابق

(731) أخرجه ابن حبان (1760) - والبخاری في "شرح السنة" (843) - ومالك في "الموطأ" 1/134 في الصلاة: باب

صلاة الجماعة - والشافعي في "المسند" 1/132 - واحمد 2/486 - والبخاری (703) في الاذان - وابوداؤد (794) في الصلاة

في تخفيف الصلاة - والبيهقي في "السنن الكبرى" 3/17

نماز کے بارے میں روایات

مکمل نماز پڑھائے کیونکہ اُن میں ضعیف، عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابومقاتل - عبداللہ بن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ شتانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - عبداللہ بن جعفر بلخی - حمدان بن بہل (اور) محمد بن علی (اور) عبدالصمد بن فضل ان سب نے - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - محمد بن علی (اور) محمد بن موسیٰ ان دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابوعبداللہ بن دوست - قاضی عمر بن حسن اشثانی - محمد بن زرعہ بن شداد - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبدالحمید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بوڑھے، ضعیف اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔“

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد قابوسی - حسین بن محمد بن علی ازدی - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - مجاہد - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے: سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ

اللہ تقدم - وهو حديث سابقہ

مرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (169)

قلت: وقد اخرج ابو يعلى (4039) - وابن حجر في ”المطالب العالیة“ 79/1 (277)

س قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النوم قبل العشاء وعن السمر بعدها

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَأَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ مُنْفَرِدًا قَبْلَ النَّوْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلَاتِهَا بِجَمَاعَةٍ بَعْدَ النَّوْمِ

فرماتے ہیں:

”میں سونے سے پہلے عشاء کی نماز اکیلا ادا کر لوں۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو سوتے کے بعد (بیدار ہو کر) باجماعت ادا کروں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -

(734) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا دَخَلْتَ فِي صَلَاةِ الْقَوْمِ وَأَنْتَ لَا تَنْوِي صَلَاتَهُمْ لَمْ تُجْزِكَ وَإِنْ صَلَّى الْإِمَامُ صَلَاتَهُ وَنَوَى الَّذِي خَلْفَهُ غَيْرَهَا أَجْزَأَتِ الْإِمَامَ وَلَمْ تُجْزِهِمْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب تم کسی قوم (یعنی کچھ لوگوں) کے ساتھ (باجماعت) میں شامل ہوتے ہو اور ان کی نماز کی نیت کرتے ہو تو وہ نماز درست نہیں ہوگی اور جب امام اپنی نیت کر رہا ہو اور مقتدی نے دوسری نماز کی نیت کی ہو تو وہ نماز درست ہوگی اور مقتدیوں کی نماز درست نہیں ہوگی۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے

امام ابو حنیفہ نے - توبہ - عبد ربہ - عکرمہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس اکرم علیہ السلام کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”باجماعت نماز ادا کرنا‘ تنہا نماز ادا کرتے یہ درجے فضیلت رکھتا ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابن عتقہ - قاسم بن محمد بن حماد - ابویلیٰ عفان بن حسن - امام ابو یوسف کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(736) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(734) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (103) فی الصلاة: باب صلاة التطوع - وفی (154) باب ما یحدث فی

وما یکره منها - وابن ابی شیبہ 68/2

(735) اخرجہ ابن ابی شیبہ 481/2 فی الصلاة: باب ما جاء فی فضل صلاة الجماعة علی غیرها

(736) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (126) فی الصلاة: باب من سبق بشئ من صلاته - وابن ابی شیبہ

الصلاة: باب من کره ان یرکع دون الصف

ابراہیم قال:

متن روایت: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ

فَلْيَرْكَعْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْتَدَّ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور لوگ اس وقت رکوع میں ہوں تو وہ بھاگ کر جائے بغیر (صف میں پہنچ کر) رکوع میں چلا جائے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا

ولكنه يمشي على هيئة حتى يدرك الصف فيصلي ما ادرك ويقضي ما فاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں آدمی عام رفتار سے چلتا ہوا صف تک پہنچے گا اور جتنی نماز ملے گی اس کو ادا کر لے گا جو گزر چکی ہوگی اس کو بعد میں ادا کر لے گا۔

(737) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَلْفِ بْنِ

يَسِينَ بْنِ مُعَاذِ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

سَلَمَةَ:

سند روایت: أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا صَلَّى بِقَوْمٍ عَلَيْهِ أَنْ

يَعِيدُوا مَعَهُ

امام ابوحنیفہ نے - خلف بن یاسین بن معاذ زیات -

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبیب بن ابی سلمہ - بیان نقل کیا ہے:

”اگر جنبی شخص لوگوں کو نماز پڑھادے تو اس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ نماز کو دہرائے اور اس کے ساتھ لوگ بھی نماز کو دہرائیں گے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد الواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے

سے - امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ (اور) سفیان ثوری نے یہ روایت یاسین (بن معاذ زیات) سے بھی روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(738) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

الْخَوَزَمِيِّ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَمِيرِ

الْمَدِينَةِ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سند روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ

يَعِيدُونَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن یزید خوزمی مکی - عمرو بن

دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - امیر المؤمنین

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادے تو

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی امام) اور لوگ (یعنی

مقتدی) نماز کو دہرائیں گے۔“

(اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (135) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وعبد الرزاق (3663) في

باب يوم القوم وهو جنب أو على غير وضوء - وابن أبي شيبة 44/2 في الصلاة: باب الرجل يؤم بالقوم وهو على غير وضوء

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) يعقوب بن قعقاع عن عطاء بن ابي رباح في رجل يصلي باصحابه بغير وضوء قال يعيد ويعيدون

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) عون بن عبد الله (عن) محمد بن سيرين قال احب الي ان يعيدوا معاً ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے - یعقوب بن قعقاع - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے نقل کیا ہے: جو شخص اپنے ساتھیوں کو وضو کے بغیر نماز پڑھا دے تو عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص اور (مقتدی) لوگ نماز کو دہرائیں گے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے - عون بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: محمد بن سیرین فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ سب لوگ مل کر اس نماز کو دوبارہ ادا کریں۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(739) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”(ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو انہوں نے (بلند آواز میں) قرأت نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر دی۔ ان کے ساتھیوں نے اُن سے دریافت کیا: امیر المومنین! آپ نے قرأت کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں نے یہ کیا ہے؟ (پھر انہوں نے وضاحت کی:) میں نے شام کی طرف ایک قافلہ بھجوا دیا تھا تو میں اُس کو ہر پڑاؤ پر رکواتا اور چلاتا رہتا تھا۔ تک کہ وہ شام پہنچ گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”دہرائی اور اُن کے ساتھیوں نے بھی اُس کو دہرایا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة اذا صلى الامام جنباً او على غير وضوء افسدت صلاته بوجه من الوجوه فسدت صلاة من خلفه

(739) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (152) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها - وفی "الحسن اهل المدينة" 237/1 - ابو یوسف فی "الآثار" 29 - وابن ابی شیبہ 434 فی الصلاة: من کان یقول: اذا نسی القراءة اعادہ - وفی "السنن الکبریٰ" 382/2

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے: جب امام جنابت یا بے وضو حالت میں نماز پڑھا دے اور اس کی نماز کسی بھی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود افراد کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

740- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَوْضِعِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضُ

امام ابو حنیفہ نے - سماء بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے بعد روشن ہو جاتا تھا“۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح - نوح بن ابراہیم جو اہل کوفہ کے فقیہ ہیں - محمد بن عمران بن ابویلی - حمید بن عبد الرحمن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

741- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ سَوَّاهُ صُفُوفَكُمْ سَوَّاهُ مَنَاجِبَكُمْ سَوَّاهُ أَوْ لِيَتَخَلَّلَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ لَمْ يَمْلَأْ نِكَتِهِ يُصَلُّونَ عَلَى مُقِيمِ الصُّفُوفِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو اپنے کندھے برابر رکھو ایک دوسرے کے ساتھ مل کے کھڑے ہو ورنہ شیطان بھیڑ کے بچوں کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں درست رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں“۔

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب - ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

742- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ سَوَّاهُ صُفُوفَكُمْ سَوَّاهُ مَنَاجِبَكُمْ سَوَّاهُ أَوْ لِيَتَخَلَّلَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ لَمْ يَمْلَأْ نِكَتِهِ يُصَلُّونَ عَلَى مُقِيمِ الصُّفُوفِ

اخرجه احمد 439/3 والطبرانی فی ”کبیر“ 442/20 وابن عبد الحکم فی ”فتوح مصر“ 296- وابو داؤد 49/3- والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“

عن سهل بن معاذ عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: من قعد في مصلاه حين يصلي الصبح حتى يصبح لا يقول الا خيرا غفرت له خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر

اخرجه ابن ابی شیبہ 352/1 فی الصلاة: باب ما قالوا فی اقامة الصف - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 21/1 فی الصلاة: باب الامام حتی یأمر بتسوية الصفوف خلفه - وعبد الرزاق (2433) و (2434) - والمتقی الهندی فی ”الکنز“ (5306)

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْخُرُوجِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِذَا يَتَّخِذْنَهُ دَغْلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَخْبِرْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو صبح اور عشاء کی نماز (باجماعت میں شرکت کے لیے گھر سے) نکلنے کی اجازت دی ہے تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: خواتین تو اسے خرابی کا ذریعہ بنالیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک بات بتا رہا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟“۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد - ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے امام ابو حنیفہ نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے ایسے مؤذنین کے بارے

میں دریافت کیا جو مسجد کے اوپر (یعنی چھت پر) اذان دیتے ہیں اور پھر اوپر ہی نماز ادا کر لیتے ہیں: انہوں نے فرمایا: ان کے لیے ایسا کرنا جائز ہے (یا ان کی نماز درست ہوگی)۔“۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم

يكونوا قدام الامام وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ وہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(744) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

(742) (اخرجه ابن حبان (2210) - ومسلم (442) (138) في الصلاة: باب خروج النساء الى المساجد - والترمذي (570)

الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء الى المساجد - واحمد (49/2) - وعبد الرزاق (5108) - وابو عوانة (57/2) - والبيهقي (4882) في الصلاة: باب الرجل صلى وراء الامام خارجاً من المسجد - وابن ابى شيبه (223/2) في الصلاة: باب في الرجل يصلي

في "الكبير" (13471)

(743) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (115) في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتي الفجر - وابن حبان (224/2) في الصلاة: باب في المؤذن يصلي في المنذنة

(744) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (116) في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتي الفجر - وعبد الرزاق (4882) في الصلاة: باب الرجل صلى وراء الامام خارجاً من المسجد - وابن ابى شيبه (223/2) في الصلاة: باب في الرجل يصلي

يصلي وبينه وبين الامام حائط

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ
شَيْءٌ قَالَ حَسَنٌ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ
أَوْ بُنْيَانٌ

”جس شخص اور امام کے درمیان کوئی چیز ہو اس کے
بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: (اُس کی نماز) ٹھیک ہوگی جبکہ اُس
کے اور امام کے درمیان کوئی راستہ یا عمارت نہ ہو۔“

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(745) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ :

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے
سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ جَمَلًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے گمشدہ
اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبد الرحمن بن محمد ازدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - خلف بن یاسین زیات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے
سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان هذه البيوت بنيت لما بنيت له

”ان گھروں کے ان کے مخصوص مقاصد کے لیے بنایا گیا ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یہ
امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے منقول ہے تاہم انہوں نے اس میں علقمہ سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

(746) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

متن روایت: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ
صَلَاةَ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً

”آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اُس کے تنہا نماز ادا کرنے
پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(745) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (94) - وابن حبان (1652) - وعبد الرزاق (1721) - ومن طريقه مسلم (569) - وابو

عوانة (407) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 447/2 - وابن ابى شيبة 419/2 - وابن ماجة 765 في المساجد

(746) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (111) في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة ور كعتي الفجر

(747) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى بِرَجُلٍ وَصَلَّى خَلْفَهُ امْرَأَةً صَلَّيَ بِهِمْ جَمَاعَةً

امام ابو حنیفہ نے - بیثم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک خاتون نے بھی نماز ادا کی آپ صلی اللہ

نے انہیں باجماعت نماز پڑھائی تھی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل حفص بن سالم

فزاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابو مقاتل حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں

نے اسی کی مانند اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(748) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ صَلَّى بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَخَلْفَهُ

وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَأْتُمُونَ بِالْإِمَامِ قَالَ أَمَّا

الَّذِي خَلْفَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَصَلَاتُهُمْ تَامَةٌ

وَأَمَّا الَّذِينَ أَمَامَهُ فَلَيْسَتْ صَلَاتُهُمْ تَامَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص امام کے آگے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے ایک اس

کے دائیں طرف ایک اس کے بائیں طرف ایک اس کے پیچھے

(کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) اور وہ سب اس امام کی اقتداء کر رہے

ہوں تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو افراد امام کے پیچھے دائیں

اور بائیں کھڑے ہوئے ہیں ان کی نماز مکمل ہوگی اور جو اس کے

آگے کھڑا ہوا تھا اس کی نماز مکمل (یعنی ادا شمار) نہیں ہوگی۔“

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر

محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قال ابن خسرو وقال المقرئ يقول اهل البصرة بل صلاتهم تامة صلاتهم تامة في الجمعيات

والاعیاد لان الناس يكثرون

ابن خسرو بیان کرتے ہیں: مقرئ فرماتے ہیں: اہل بصرہ کہتے ہیں: جمعہ اور عیدین میں ایسے لوگوں کی نماز مکمل شمار ہوگی، کیونکہ

لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

(749) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَوْ الْأَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - بیثم - جابر بن اسود (راوی کو شک ہے

شاید) اسود بن جابر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے

(747) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 307/1 - واحمد 131/3 - وابن حبان (2205) - ومالك في الصحاح

153/1 - والشافعي في "المسند" 105/1 - والدارمي (1287) - والبخاري (3801) - وابوداؤد (612)

متن روایت: أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي بُيُوتِهِمَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ أَتَيَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَقَعَدَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجِئَا بِهِمَا وَفَرَّائِصُهُمَا تَرَعُدُ مَخَافَةً أَنْ يَكُونَ قَدْ حَدَثَ فِي مَرِّهِمَا شَيْءٌ فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتُمَا ذَلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْأُولَى هِيَ الْفَرِيضَةُ

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی وہ یہ سمجھے کہ باجماعت نماز ہو چکی ہوگی پھر وہ دونوں مسجد آئے تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے وہ دونوں مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے وہ دونوں یہ سمجھے کہ اب اس نماز کو (دوبارہ) ادا کرنا اُن کے لیے جائز نہیں ہے نماز مکمل کرنے کے بعد جب نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو ملاحظہ فرمایا: تو انہیں (اپنے پاس) بلوایا اُن دونوں کو لایا گیا تو اُن کے اعضاء کانپ رہے تھے انہیں یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں اُن کے بارے میں کوئی نیا حکم نہ آگیا ہو اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو ساری صورتحال بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم ایسا کر چکے تھے تو تم نے لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی تھی اور اپنی پہلی نماز کو ہی فرض شمار کرنا تھا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت یثیم کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے بعض حضرات نے اس کو نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض حضرات نے یثیم سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ (عن) الہیثم یرفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا نری ان تعاد العصر والفجر ولا المغرب امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ اور یثیم کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم یہ سمجھتے ہیں: (اس طرح کی صورتحال میں) عصر فجر اور مغرب کی نماز کو نہیں دہرایا جائے گا۔

751- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ

نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

”رَوَايَت: إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ

(752) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (97) في الصلاة: باب من صلى الفريضة - وابو داود (575) في الصلاة: باب

من صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم - والترمذي (219) في الصلاة: في ابواب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي

أَدْرَكَتَهُمَا فَلَا تَعِدُّهُمَا

پھر ان دونوں (میں سے کسی نماز کو باجماعت) پاؤ، تو تم ان دونوں کو نہ دہراؤ۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد اما الفجر والعصر فلا ينبغي ان يصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الفجر حتى تطلع الشمس واما المغرب فهي وتر فيكره ان يصلي متطوع وتراً فان دخل رجل معهم متطوعاً فسلم الامام فليقم وليضف اليها رابعة ويشهد ويسلم ثم قال وهذا كله قول ابي حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک فجر اور عصر کی نماز کا تعلق ہے تو ان دونوں نمازوں کے بعد نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جہاں تک مغرب کی نماز کا تعلق ہے تو وہ وتر (یعنی طاق) ہوتی ہے تو یہ بات مکروہ ہے کہ کوئی شخص وتر (یعنی طاق تعداد میں) نوافل ادا کرے اور اگر کوئی شخص لوگوں کے ساتھ نفل ادا کرنے والے کے طور پر شامل ہو تو جب امام سلام پھیر دے تو وہ شخص کھڑا اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کرنے کے بعد تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے پھر امام محمد نے یہ فرمایا: امام ابوحنیفہ بھی ان سب صورتوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

(751) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنٌ رَوَيْتُ: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتِي

فِي السَّهْوِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ هُمَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جب امام کو سہواً حق ہو اور وہ سجدہ نہ کرے تو تم پر بھی سجدہ نہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔“

حافظ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حنین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - محمد بن جعفر بن محمد بن قسیمی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(752) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمِيدٍ

امام ابوحنیفہ نے - حمید طویل کے حوالے سے یہ روایت

(750) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (98) فی الصلاة: باب من صلى الفريضة - وعبد الرزاق (3939) - وفي ”الموطأ“ 297

(751) اخرجہ ابن ابی شیبہ 39/2 فی الصلاة: باب الامام يسهر فلا يسجد ما يصنع القوم؟ - وعبد الرزاق (3508) فی الصلاة: هل على من خلف الامام سهو؟

(752) اخرجہ ابن حبان (2267) - واحمد 176/3 - والبخاری (412) فی الصلاة: باب لا يصدق عن يمينه فی الصلاة - (551) فی المساجد: باب النهي عن البصاق فی المسجد - وعبد الرزاق (162) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 255/1

طَوِيلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
مَنْ رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
نَحَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرَأَى فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً
وَسَدَّةً عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
سَاجِدٌ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا
يَصُقُّ فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ
يَسْرِى ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ وَبَصَقَ فِيهِ وَرَدَّ
عَضَّهُ عَلَى بَعْضِ ثَمَّ قَالَ وَيَفْعَلُ هَكَذَا

کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے
کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں
(دیوار پر) تھوک لگا ہوا دیکھا تو اس کو اپنے دست مبارک کے
ذریعے کھرچ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر شدید ناراضگی
اور ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ
اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے اور اس کا
پروردگار اُس کے اور قبلہ کے درمیان میں (یعنی قبلہ کی سمت میں)
(ہوتا ہے) تو اُس کو قبلہ کی سمت میں نہیں تھوکنا چاہیے بلکہ بائیں
طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے یا اپنی چادر کا کنارہ
پکڑ کر اس میں تھوک دینا چاہیے اور پھر اُس کو مل دینا چاہیے پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کر دینا چاہیے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد حسن بن عبد اللہ - محمد بن عبد اللہ - محمد بن حمدان بن مہران - علی بن سلمہ -
حنس - محمد بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن محمد صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - انہوں نے
اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

753) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَزُومُونَ وَلَدَ الزَّانَا وَالْأَعْرَابِيَّ
وَالْعَبْدَ وَإِنْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن
بن رشیق - محمد بن حنص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

753) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (92) - والحصكفي في "مسند الامام" (131) - وعبد الرزاق (3838) -

عن أبي شيبة 216/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 86/3

عن إبراهيم قال يزوج القوم ولد الزنا والعبد والاعرابي اذا قرأ القرآن

(754) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ قَدَمَيَّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى
الصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ

”نبی اکرم ﷺ کے قدموں کی سفیدی کی منظر آج بھی
میری نگاہ میں ہے جب آپ ﷺ اپنی بیماری کے دوران نماز
کے لیے تشریف لے گئے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(755) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ صَبِيحٍ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: معبد بن صبیح بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَلَفَ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ وَآخَذَتْ الرَّجُلُ فَانصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى
تَوَضَّأْتُمْ أَقْبَلَ وَهُوَ يَقُولُ اِرْجِعْ يُصِرُّوهُ عَلَى مَا
فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

”نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی
اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے انہیں حدیث لاحق ہو گیا تو وہ نماز
چھوڑ کر چلے گئے انہوں نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا یہاں
تک کہ وہ وضو کر کے آئے تو وہ یہ (آیت) پڑھ رہے تھے:
”اور انہوں نے جو کیا ہو وہ جانتے بوجھتے ہوئے اس پر
اصرار نہیں کرتے ہیں۔“

اصرار نہیں کرتے ہیں۔“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - علی بن حسن بن شاذان - قاضی
ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہب قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(756) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ ابن عبد
کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَنْشُدُ بَعِيرًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا
وَجَدْتُ أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَا بَنِي لَهُ

”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے گمشدہ
اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اسے نہ پاؤ مسجد
اپنے مخصوص مقصد (یعنی عبادت) کے لیے بنائی گئی ہے۔“

(754) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 406/1 - وابن حبان (2119) - وابن ابی شیبہ 332/2 - واحمد 59/6 -
والترمذی (362) فی الصلاة - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 83/3 - وفی ”دلائل النبوة“ 191/7 - وابن خزيمة (1620)
(756) اخرجہ النسائی فی ”السنن الکبریٰ“ 52/6 - واحمد 360/5 - وعمر بن شبة فی ”تاریخ المدینة“ 30/1 - وابن خزيمة
(1301) - وابن حبان (1653) - وابو عروانة (1214) - وعبد الرزاق (1721) - ومسلم (569)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد

شد بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(751) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

تَسْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْتَ إِذَا نُودِيَ بِالْعِشَاءِ وَأَذِنَ الْمُؤَذِّنُ

فَلْيَدْعُوا بِالْعِشَاءِ

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب رات کے کھانے کے لیے بلایا جائے اور اس دوران مؤذن اذان بھی دیدے تو پہلے کھانا کھاؤ۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - محمد بن مالک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(752) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

سَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا مَكْتُوبَةً

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی وراق - حسن بن عثمان تسری - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن ماجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابو یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم - احمد بن وضاح - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(753) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(754) - أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (137) - والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 401/2 - وابن حبان (2066) - وابو 14/2 - وابن الجارود في "المنتقى" (223) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 72/3 - والشافعي "المسند" 125/1

(755) - أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 372/1 - وفي "شرح مشكل الآثار" (4128) - واحمد 352/2 - والطبراني في "المعجم الكبير" (8649) - وفي "الصغير" (21) - وابن حبان (2190) - وابو نعيم في "الحلية" 138/8 - وفي "تاريخ" 304/1

(756) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (196) باب صلاة الخوف - وعبد الرزاق (4246) في الصلاة: باب صلاة - والحاكم في "المستدرک" 335/1 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 309/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 258/3

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ إِذَا صَلَّى
الْإِمَامُ بِأَصْحَابِهِ تَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ
وَطَائِفَةٌ بِأَزَاءِ الْعَدُوِّ فَلْيُصَلِّ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي
مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَنْصَرِفُ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلُّوا مَعَ
الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِشَيْءٍ فَيَقُومُوا مَقَامَ
أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَلْيُصَلُّوا رُكْعَةً
مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِشَيْءٍ
حَتَّى يَقُومُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ
الْآخَرَى يُصَلُّوا رُكْعَةً وَحْدَهُنَّ ثُمَّ يَنْصَرِفُ حَتَّى
يَقُومُوا مَعَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ حَتَّى يَقْضُوا
الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ وَحْدَانًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز خوف کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے گا تو ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل کھڑا ہوگا، امام اپنے ساتھ کھڑے ہوئے گروہ کو ایک رکعت پڑھاے گا، پھر جن لوگوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کی ہے وہ کلام کیے بغیر مڑ کے جائے گا اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑا ہو جائے گا، پھر دوسرا گروہ آئے گا اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے، پھر وہ کوئی کلام کیے بغیر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو جائیں گے، پھر پہلے والا گروہ آئے گا، تنہا تنہا ایک رکعت ادا کریں گے، پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ لوگ باقی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کر لیں گے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(760) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَ

الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَوَاءً

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ سے سابق - حدیث کی روایت نقل کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ

فاما الطائفة الاولى فيقضون بغير قراءة لانهم ادرکوا اول الصلاة مع الامام فقراءة الامام لهم

قراءة واما الطائفة الاخرى فيقضون ركعتهم بقراءة لانها فاتتهم مع الامام وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے ساتھ فتویٰ دیتے ہیں جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے تو وہ قرأت کے بغیر باقی رہ جانے والی رکعت

ادا کریں گے کیونکہ انہوں نے نماز کا ابتدائی حصہ امام کے ساتھ پایا تھا تو امام کی قرأت ان کی قرأت شمار ہوگی اور دوسرا گروہ

جانے والی ایک رکعت کو ادا کرتے ہوئے اس میں قرأت کرے گا کیونکہ ان کی یہ رکعت امام کے ساتھ رہ گئی تھی۔ امام ابو حنیفہ

یہی قول ہے۔

(761) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سَنَ رَوَيْتُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الْخَوْفِ وَحَدَهُ قَالَ يُصَلِّي قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَرَكَعًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَوْمِيَّ إِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”آدمی خوف کی حالت میں تنہا نماز ادا کرے گا وہ فرماتے ہیں: آدمی کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے (نماز خوف) ادا کرے گا اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو قبلہ کی طرف رخ کر کے رکوع کی حالت میں نماز ادا کرے گا اگر وہ اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتا تو اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اور سجدے میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھک جائے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابي حنيفة وبه نأخذ وان اشتد الخوف صلوا ركعاً فرادى بالايماء اى جهة قدروا لا يدعون الوضوء والقراءة والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر خوف زیادہ شدید ہو تو وہ لوگ سوار رہتے ہیں تنہا تنہا اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے خواہ ان کا رخ کسی بھی سمت میں ہو اور وہ لوگ وضو اور قرأت کو ترک نہیں کریں گے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

ساتویں فصل: جناز کے احکام

(762) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سَنَ رَوَيْتُ: أَنَّهَا رَأَتْ مَيْتًا يُسَرِّحُ رَأْسَهُ فَقَالَتْ: سَيِّ مَا تَنْصُون مَيْتَكُمْ

”انہوں نے ایک میت کو دیکھا کہ اس کے بال سنوارے جا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم کس بنیاد پر اپنی میت کو سجا

(761) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (198) فی الصلاة: باب صلاة الخوف - وعبد الرزاق (4260) فی الصلاة: باب الصلاة عند المسابقة - وابن ابي شيبة 460/2 فی الصلاة: باب فی الصلاة عند المسابقة

(762) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (228) فی الجنائز: باب الجنائز وغسل الميت - وابو يوسف فی ”الآثار“ 78 - وعبد الرزاق (6232) فی الجنائز: باب شعر الميت واطفاره - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 390/3 فی الجنائز: باب عريض يأخذ من اطفاره وعانته

سنو اور ہے ہو۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(763) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَحْيَى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفِفِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ آخِرُ شَيْءٍ كَبَّرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ

”حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکلف کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور یہ اُن کی پڑھائی ہوئی آخری نماز جنازہ تھی۔“

ابو عبد اللہ بن خسر - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر علی بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(764) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ وَكَانَ النَّاسُ فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى اخْتِلَافَهُمْ فَجَمَعَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَتَى تَخْتَلِفُونَ تَخْتَلِفُ مَنْ بَعْدَكُمْ فَاجْمَعُوا عَلَى شَيْءٍ يَأْخُذُ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (کبھی) چار اور (کبھی) پانچ اور کبھی اس سے زیادہ تکبیریں بھی کہہ دیا کرتے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہی معمول رہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور انہوں نے اس بارے میں اختلاف دیکھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا فرمایا: اے حضرت محمد کے اصحاب! اگر تمہارے درمیان اختلاف ہوگا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کرتے رہیں گے تو آپ

(763) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (242) في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة - وعبد الرزاق (3398) في

الجنائز: باب التكبير على الجنائز - وابن أبي شيبة 300/3 في الجنائز: باب ما قالوا في التكبير على الجنازة

(764) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (241) في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة وعبد الرزاق (3395) في

الجنائز: باب التكبير على الجنائز - وابن أبي شيبة 299/3 في الجنائز: باب ما قالوا في التكبير على الجنازة - من كبر أربعة - والشيخ

في "السنن الكبرى" 37/4

فَاجْمَعُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى آخِرِ جَنَازَةٍ صَلَّى عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ يَأْخُذُونَ بِذَلِكَ وَيَرْفُضُونَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَنَظَرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَآخَذُوا بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا مَا سِوَاهَا

لوگ کسی بات پر اتفاق کر لیں تاکہ آپ کے بعد والے لوگ اسے اختیار کر سکیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی اس کے طریقے کو وہ لوگ اختیار کر لیں گے اور اس کے علاوہ باقی سب صورتوں کو ترک کر دیں گے انہوں نے اس کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی اس میں آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہی تھیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے چار تکبیروں کو اختیار کر لیا اور باقی سب صورتوں کو ترک کر دیا۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ کے حوالے سے امام حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن حسن علف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ امام حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - محمد بن سیرین - حضرت علی بن ابوطالب رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں چھ تکبیریں بھی کہی ہیں پانچ بھی کہی ہیں اور چار بھی کہی ہیں جب آپ ﷺ کا وصال ہوا۔“

اس کے بعد راوی نے اُسی طرح روایت نقل کی ہے جس طرح حماد نے اس کو روایت کیا ہے۔

765 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

عَنْ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ كَانَ يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ سِتًّا وَخَمْسًا وَأَرْبَعًا لَمَّا قُبِضَ..... الْحَدِيثُ إِلَى آخِرِهِ كَمَا رَوَاهُ حَمَادٌ

(765) ☆☆ اخراج ابن ابی شیبہ 303/3 فی الجنائز: باب من كان يكبر على الجنائز خمسا

عن عبد خير قال: كان علي يكبر على اهل بدر ستا وعلى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا وعلى سائر الناس اربعا

حافظ حسین بن محمد بن خسرو ثنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے ”امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(766) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

ظُرَيْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى ابْنِهِ أَرْبَعًا

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان ظریف بن شہاب - ابی نصر - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں۔“

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر ہروی - احمد کندی - ابراہیم بن جراح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(767) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ

السَّخْتِيَانِي:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ دَنَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْتَدِيرِ الْقَبْلَةِ مُتَوَجِّهًا إِلَى التُّرْبَةِ ثُمَّ
سَلَّمَ عَلَيْهِ وَصَلَّى ثُمَّ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتَّى كَادَ أَنْ
يَغْشَى عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں:

”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب ہوئے اور رخ قبر انور کی طرف تھا اور پشت قبلہ کی طرف تھی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا پھر اُن پر آہ و بکا کرنا لگی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ بیہوش ہو جاتے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - محمد بن یعقوب - اسحاق بن حکیم بن صلت - احمد بن حسن - حسن بن مبارک - وہب بن ورد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(768) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابو کثیر - ابو سعید - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (یہ دعا) پڑھا کرتے تھے:-

(766) اخرج البزار (816) - والطبرانی في "الاوسط" 218/5 (4433) - واورده الهيثمي في "مجمع البحرين" 467/1

باب التكبير على الجنائز - وفي "مجمع الزوائد" 35/3 - والزيلعي في "نصب الراية" 280/2

(768) اخرج الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (971) - وابو يعلى (6009) - وابو داود (3201) في الجنائز باب

للميت - والترمذي (1024) في الجنائز باب ما يقول في الصلاة على الميت - والحاكم في "المستدرک" 358/1

في "السنن الكبرى" في الجنائز باب الدعاء في صلاة الجنائز - وابن حبان (3066) - واحمد 368/2

لِحَيِّنَا وَمَمِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكِّرِنَا وَأَنْتَانَا
وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا
”اے اللہ! تو ہمارے (تمام) زندہ اور مرحومین، موجود اور
غیر موجود مذکر و مؤنث، چھوٹے اور بڑے (سب مسلمان
افراد) کی مغفرت کر دے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن زید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(769) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً فَأَمَرَ بِهَا
فَطُرِدَتْ فَلَمْ يُكَبِّرْ حَتَّى لَمْ يَرَهَا

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقرم کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت ابو عطیہ وادعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ روانہ ہوئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو (بھی ساتھ آتے ہوئے) ملاحظہ
فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس خاتون کو واپس بھجوا دیا
گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے اس وقت تک تکبیر نہیں
کہی، جب تک وہ خاتون نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل حفص بن سالم کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(770) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمِرَزَبَانَ مَوْلَى حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مرزبان جو حضرت حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى وَلَدِهِ أَرْبَعًا

”حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے
کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔“

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو طیب ابراہیم بن شہاب - عبید اللہ بن عبد الرحمن واقدی - انہوں نے اپنے
والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب فرماتے ہیں:) محمد بن مسروق نے بھی اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(769) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (190) - وعبد الرزاق (6291) - والبخاری (1278) - ومسلم (938) (34) - واحمد

408/6 - وابن ابی شیبہ 284/3 - وابن ماجہ (1577) - وابوداؤد (3167) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 774

(770) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (243) باب الصلاة على الجنائز - وابن ابی شیبہ فی الجنائز: باب ما قالوا فی

تکبیر علی الجنائز من کبر اربعاً - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 35/4

(771) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ:

متن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
جَمَعَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الْجَنَازَةِ فَقَالَ لَهُمْ
انْظُرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدُوهُ قَدْ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا
حَتَّى قُبِضَ قَالَ عُمَرُ فَكَبِّرُوا أَرْبَعًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے - کئی حضرات سے یہ روایت نقل کی ہے:
”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام
اور ان سے نماز جنازہ میں تکبیروں (کی تعداد) کے بارے میں
دریافت کیا اور ان سے کہا: آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی (اس میں)
تکبیروں کی تعداد کتنی تھی؟ تو لوگوں نے یہ بات پائی کہ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور اس کے بعد
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
لوگ بھی (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہا کرو!“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن سعید - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے
روایت کی ہے

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان ساجی -
ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(772) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اجْعَلْ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ كُلِّ شَيْءٍ
إِلَّا الْوَرَسَ وَالزَّعْفَرَانَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”تم میت کے حنوط (یعنی میت کو لگائی جانے والی خوشبو)
میں ورس اور زعفران کے علاوہ کچھ بھی شامل کر سکتے ہو۔“

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب ساجی -
ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(773) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
(771) قد تقدم في (764)

(772) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (227) في الجنائز: باب غسل الميت - وعبد الرزاق (227)
الجنائز: باب الحنوط

(773) ☆☆ أخرج الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 479/1 - واحمد 8/2 - وابوداؤد (3171) - والترمذي (1007) -
حبان (3045) - وابن أبي شيبة 277/3

عن سالم عن أبيه قال: رايت النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون امام الجنابة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَقْنُ رَوَايَتٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَمْشِيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَوْ

”جنازے کے آگے اس کے دائیں یا بائیں یا پیچھے چلنے

عَنْ يَمِينِهَا أَوْ عَنْ يَسَارِهَا أَوْ خَلْفَهَا مَا لَمْ يَكُنْ

میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی (پیدل ہو) سوار نہ ہو سوار کے

رَاكِبًا وَيَكْرَهُ لِلرَّاكِبِ أَنْ يَتَقَدَّمَ

لیے اس کے آگے چلنا مکروہ ہے۔

حَافِظُ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُسْرُوْنَ يَهْدِي رَوَايَتَ ابْنِ

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔

بُخَارَى رَوَايَتُ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ قَطْعِيٍّ - بَشْرُ بْنُ مُوسَى - أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَقْرِيٍّ

بوکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت

كِي هِيَ

کی ہے

(714) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَقْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَتَقَدَّمُ الْجَنَازَةَ

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو جنازے کے آگے چلتے

وَيَتَبَاعَدُ عَنْهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَوَارَى

ہوئے دیکھا ہے وہ جنازے سے (کچھ) دور تھے البتہ نگاہوں

سے اوچھل نہیں ہوئے تھے۔

سے اوچھل نہیں ہوئے تھے۔

(اخرجه) الامام محمد في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد لا نرى بتقدم الجنابة باساً

اذا كان قريباً منها والمشي خلفها افضل وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد

فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک جنازے سے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی جنازے کے قریب ہی ہو البتہ اس کے پیچھے

جنازہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(715) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَقْنُ رَوَايَتٍ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ

”میں نے ابراہیم نخعی سے جنازے کے آگے چلنے کے

الْجَنَازَةِ قَالَ إِمَشْ حَيْثُ شِئْتَ إِنَّمَا يَكْرَهُ أَنْ يَنْطَلِقَ

بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم جہاں چاہے

حَرَمٌ فَيَجْلِسُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَيَتَرَكُونَ الْجَنَازَةَ

چلو اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ لوگ میت کو چھوڑ کر آگے

جَاكَرَ قَبْرِ كَيْتٍ بِسَاسٍ جَائِئٍ

جا کر قبر کے پاس بیٹھ جائیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(716) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(714) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (250) فی الجنائز: باب المشی مع الجنابة

(715) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (252) فی الجنائز: باب المشی مع الجنابة

(716) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (253) فی الجنائز: باب المشی مع الجنابة - وعبد الرزاق (6319) فی

الجنائز: باب القيام حين تری الجنابة - وابن ابی شیبہ 358/3 فی الجنائز: باب من كره القيام للجنابة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مُتَن رَوَايَت: كُنْتُ أَجَالِسَ أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ وَغَيْرَهُمَا فَتَمُرُّ عَلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُمْ مُحْتَبُونَ فَلَا يَحِلُّ أَحَدٌ مِنْهُ حَبْوَتَهُ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرتا تھا اُن میں علقمہ اور اسود بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی تھے (اگر کبھی) اُن کے پاس سے جنازہ گزرتا اور وہ لوگ احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اپنے ”حبوہ“ کو کھولتے بھی نہیں تھے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(III) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

مُتَن رَوَايَت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مَتَى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاقِبِ الرِّجَالِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ انْتَهَوْا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيهِ بِفَاسٍ لَبِثَ قَائِمًا حَتَّى يُحْفَرُ الْقَبْرُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (جنازے کے ساتھ جانے والے) افراد کب بیٹھیں گے؟ انہوں نے فرمایا جب جنازے کو کندھوں سے اتار لیا جائے انہوں نے فرمایا تمہارا خیال ہے؟ اگر لوگ قبر (کی جگہ) کے پاس پہنچ جائیں تو کھودنے کے لیے) ایک پھاؤڑہ بھی نہ چلایا گیا ہو تو کیا وہ وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک قبر کھود نہیں لی جاتی؟“

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا وضعت

الجنائز على الارض فلا باس بالقيود ويكره ان يجلس قبل ذلك وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب جنازے کو زمین پر رکھ دیا جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(718) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مُتَن رَوَايَت: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ مَاتَتْ أُمُّهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حارث بن ابوربیعہ (نامی تابعی) کی والدہ کا انتقال ہوا

(777) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (254) فی الجنائز: باب المشی مع الجنائز - وابن ابی شیبہ 337/3

الجنائز: باب فی الرجل یقوم علی قبر المیت حتی یدفن ویفرغ منه

(778) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (255) فی الجنائز: باب المشی مع الجنائز - وابن ابی شیبہ 347/3

الجنائز: باب فی الرجل یموت له القراة المشرک یمضره ام لا؟

نَصْرَانِيَّةً فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 گیا جو ایک عیسائی خاتون تھیں تو وہ (یعنی حارث بن ابوربیعہ) اس خاتون کے جنازے کے ہمراہ صحابہ کرام کے ساتھ گئے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد لا نرى باتباعها

باساً الا انه يتضح ناحية من الجنابة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے ساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ آدمی کو اس جنازے سے کچھ ہٹ کے چلنا چاہئے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرشد۔ علی بن اقر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حمران بیان کرتے ہیں:

” (علی بن اقر کہتے ہیں:) میں جب بھی حضرت عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہمیشہ حمران ان کے سب

سے زیادہ نزدیک بیٹھے ہوتے تھے ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے حمران سے کہا: اے حمران! تمہارے بارے میں میری یہ

راے ہے کہ تم اس لیے ہمارے ساتھ رہتے ہو کیونکہ تم اپنے

لیے بھلائی چاہتے ہو حمران نے جواب دیا: اے ابو عبد

الرحمان! جی ہاں (ایسا ہی ہے) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جن سے میں تمہیں منع کروں گا اور ایک

چیز ایسی ہے جو میں تمہیں کرنے کی ہدایت کروں گا کیونکہ میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں حکم دیتے ہوئے سنا

ہے حمران نے دریافت کیا: اے ابو عبد الرحمن! وہ چیزیں کیا

ہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسی حالت میں ہرگز نہ

مرنا کہ تمہارے ذمہ کوئی قرض ہو البتہ اس قرض کا حکم مختلف

ہے جس کی ادائیگی کے لیے تم کچھ چھوڑ کر جاؤ اور تم کبھی اپنے

کسی بچے کی (اپنی اولاد ہونے کی) نفی نہ کرنا کیونکہ جس طرح

(779)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: مَا لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ قَطُّ إِلَّا وَاقْرَبُ

لِنَاسٍ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فِيهِ حُمْرَانُ فَقَالَ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَا

حُمْرَانُ مَا أَرَاكَ لَزِمْتَنَا إِلَّا وَأَنْتَ تُرِيدُ لِنَفْسِكَ

خَيْرًا فَقَالَ أَجَلُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَمَّا إِنِّي

فَاتِنِي أَنَّهُكَ عَنْهُمَا وَأَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنِّي أَمْرُكَ بِهَا

فَاتِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

ثَمُوتَنَ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ إِلَّا دَيْنًا تَدْعُ لَهُ وَفَاءً وَلَا

سَقِينَ مِنْ وَلَدٍ لَكَ أَبَدًا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

كَمَا سَمِعَتْ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَصَاصَا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

حَدًّا وَأَمَّا الَّذِي أَمْرُكَ بِهِ كَمَا أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلَا نَدْعُهُمَا

فِيهَا الرَّغَائِبُ

(779) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (113) فی الصلاة: باب فضل الصلوة ورکعتی الفجر۔ والطبرانی فی ”الکبیر“

(135)۔ وابن ابی شیبہ 241/2۔ فی الصلاة: باب فی رکعتی الفجر۔ والحصکفی فی ”مسند الامام“ (175)۔ وعبد الرزاق

(473)۔ والہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 217/2

تم نے دنیا میں اس بات کو ظاہر کیا ہے اس کے قصاص کے حصہ پر
قیامت کے دن اس کو ظاہر کیا جائے گا (اور تمہیں اس کی وجہ سے
رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا) کیونکہ تمہارا پروردگار کسی پر غم نہیں
کرتا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جس کے بارے
میں میں نے تمہیں ہدایت کرنی تھی تو وہ ایک ایسی چیز ہے جس
کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی وہ فجر کی
رکعات سنتیں ہیں تم انہیں ترک نہ کرنا کیونکہ ان میں نیتیں
ہیں (یعنی ان کا بہت اجر و ثواب ہے)۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
روایت کی ہے

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے: ان میں سے بعض حضرات نے یہ
الفاظ نقل کیے ہیں: یہ علی سے منقول ہے یعنی انہوں نے راوی کے والد کا نام ذکر نہیں کیا جبکہ بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے
ہیں: یہ علی بن حمران کے حوالے سے حمران سے منقول ہے۔

روایت کے آخری الفاظ یعنی ”فجر کی دو رکعات“ ان کو روایت کے حصے کے طور پر صرف نوح بن دراج نے نقل کیا ہے۔
طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب زیات
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حسن بن زیاد امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت
کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر اور ان کے بھائی عبد اللہ ان
نے - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہم اللہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - قاضی محمد بن محمد برقی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہم اللہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے
(780) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَلْحَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبَنُ نَصْبًا

”نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی تھی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف سے (قبر میں) اُتارا گیا تھا اور آپ پر انیش نصب کی گئی تھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(781) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ مِنَ الْجَنَازَةِ يُكَبِّرُ مَعَ الْإِمَامِ مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِي مَا سَبَقَ

”اگر کسی شخص کی نماز جنازہ میں کچھ تکبیریں گزر چکی ہوں تو اُس کو امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل جائیں وہ اُن کو کہہ لے گا اور جو گزر گئی تھیں اُن کو (امام کے سلام پھیرنے) کے بعد کہہ لے گا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطع - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مفری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(782) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حَمْزَةَ سَمُونَ الْأَعْمَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو حمزہ میمون اعمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَرِهَ الْأَذَانَ بِدَارِ الْمَيِّتِ فَقَالَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ هُوَ مِنْ نَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ

”ابراہیم نخعی نے میت کے گھر میں اذان دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زمانہ جاہلیت کا موت کا اعلان کرنے کا طریقہ ہے۔“

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - عبید اللہ بن کثیر تمار - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(783) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

(783) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (193) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 55/4 - باب من قال: يسلم الميت من قبل رجل - الطبراني في "الالاوسط" (5762) - والهيثمي في "مجمع الزوائد" 42/3

(783) أخرجه عبد الرزاق (6413) - وابن أبي شيبة (306/3) - في الجنائز: باب في رجل يفوته بعض التكبير على الجنائز يقضيه ام

الْمُعْتَمِر عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ ابْنِ نِسْطَاسٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: مِنَ السَّنَةِ أَنْ تَحْمِلَ بِجَوَائِبِ
السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ فَمَا زِدْتَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ

عبید بن نسطاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سنت یہ ہے کہ (کم از کم) ایک مرتبہ (میت کی)

چار پائی کو چاروں طرف سے اٹھایا (یعنی کندھا دیا) جائے
سے زیادہ تم جتنی مرتبہ (میت کو کندھا دو گے) وہ نفل شمار ہوگا۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق برہ

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - روح بن فرج - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد قیراطی - احمد بن یحییٰ بن زکریا - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبداللہ بن حازم - عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے

نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسن بن سعید

انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر ابن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

(783) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (263) في الجنائز: باب حمل الجنازة - وابن ماجه 474/1 في الجنائز

جاء في شهود الجنائز - وعبد الرزاق 512/3 في الجنائز: باب صفة حمل النعش

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے، یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابو اسحاق محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید - عبد اللہ بن محمد شامی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر و الجئی نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - حسین بن حسن ضغاری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مجاہد - ابن ایوب - صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ بیذا
الرجل فیضع یمین المیت علی یمینہ ثم یعود الی المقدم الایسر فیضعہ علی یسارہ ثم یتاتی
المؤخر الایسر فیضعہ علی یسارہ وهو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آدمی پہلے میت کے دائیں طرف والے حصے کو کندھا دے گا، پھر وہ بائیں طرف لے آگے والے حصے کی طرف آئے گا اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ پھر وہ بائیں طرف والے پیچھے والے حصے کی طرف لے آگے اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(784) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَةٍ: لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوعَ

وَلَا سُجُودَ وَلَكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ إِذَا

فَرَّغَ مِنَ التَّكْبِيرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ میں نہ قرأت ہوگی نہ ہی رکوع ہوگا نہ ہی سجود

ہوگا البتہ تکبیروں سے فارغ ہونے (یعنی آخری تکبیر کہہ لینے) کے

بعد دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا جائے گا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے۔

(785) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَةٍ: لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ

مُؤَقَّتٌ وَلَكِنْ تَبَدُّا فَتَحْمَدُ اللَّهُ تَعَالَى وَتُصَلِّيُ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَدْعُو لِنَفْسِكَ

وَلِلْمَيِّتِ بِمَا أَحَبَّيْتَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ میں کوئی بھی چیز متعین شدہ نہیں ہے البتہ

پہلے آپ اللہ تعالیٰ کی ”حمد“ پڑھیں گے پھر نبی اکرم ﷺ پر

درود پڑھیں گے اور پھر اپنے لیے اور میت کے لیے جو دعا

چاہے ”دعا“ مانگیں گے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(786) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

مَتْنُ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

يُصَلِّيُ عَلَيْهَا أَيْمَةً الْمَسَاجِدِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ تَرْضَوْنَ

بِهِمْ فِي صَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى

الْمَوْتَى

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے مساجد

کے امام ہی نماز جنازہ پڑھا دیں گے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے

ہیں: تم اپنی فرض نمازوں میں اُن (کی امامت) پر راضی ہو

ہو تو کیا نماز جنازہ میں (اُن کی امامت پر) راضی نہیں ہو گے۔“

(784) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (237) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة - وعبد الرزاق (3443)

الجنائز: باب القراءة والدعاء في الصلاة على الميت - وابن ابى شيبة 299/3 في الجنائز باب من قال: ليس على الجنابة قراءة

(785) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (238) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة - وعبد الرزاق (3435)

ابى شيبة 294/3 في الجنائز: باب من قال: ليس على الميت دعاء مؤقت - والطبرانی في "الكبير" 373/9

(786) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (240) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة - وعبد الرزاق (3368)

الجنائز: باب من احق بالصلاة على الميت - وابن ابى شيبة 287/3 في الجنائز: باب ما قالوا في تقدم الامام على الجنابة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(787) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَنَ رَوَايَتٍ: إِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَكَانَ أَحَدُ مِنَ

"جب نماز جنازہ ہونے لگے اور حاضرین میں سے کوئی بے وضو ہو (تو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس کے وضو کر کے آنے تک نماز جنازہ ہو چکی ہوگی) تو وہ تیمم کر لے۔"

كَمَّ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ تَيَمَّمَ

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حنین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد

عمر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(788) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سَنَ رَوَايَتٍ: حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

"مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم

ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مُسَنَّمَةٌ وَعَلَى

ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدْرُ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں "کوہان نما"

تھیں اور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر سفید رنگ کے پتھر رکھے

ہوئے تھے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن کبیر

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(789) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ

امام ابو حنیفہ نے - سلیمان اعمش کے حوالے سے یہ

عَمَّشٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

سَنَ رَوَايَتٍ: صَلَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى أَمِّ

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

(790) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" (550) فی الجنائز: باب فی الرجل یخاف ان تفوته الصلاة علی الجنابة وهو غیر

مستحب - وعبد الرزاق (6677) فی الجنائز: باب الصلاة علی الجنابة علی غیر وضوء

(791) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (256) باب تسنیم القبور و تجصیصھا - وعبد الرزاق (6484) فی

الجنائز: باب الجنائز: باب ما قالوا فی القبر یسنم - وابن سعد فی "الطبقات" 306/2

(792) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (247) فی الجنائز: باب الصلاة علی جنائز الرجال والنساء - وعبد الرزاق

(6484) فی الجنائز: باب كيف الصلاة علی الرجال والنساء؟ وابن ابی شیبہ 315/3 فی الجنائز: باب فی جنائز الرجال والنساء

یقفی فی "السنن الکبریٰ" 33/4 - وفی "السنن الصغریٰ" (1077) - وابو داؤد (3193) فی الجنائز: باب اذا حضر جنائز

الرجال والنساء من يقدم

كُلُّوْهُم بِنْتِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
وَعَلَى ابْنِهَا زَيْدِ بْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ أَمَّ كُلُّوْهُم تِلْقَاءَ
الْقِبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ

اہلیہ محترمہ اور) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے حضرت زید بن
عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی، تو انہوں نے سیدہ ام کلثوم
رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت
امام کی طرف رکھا۔

ابو عبد اللہ بن خرونی نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن
بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(790) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُرْزَبَانِ الْبُقَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن ابوسعید بن مرزبان بقال کے
حوالے سے حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں
روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنِهِ أَرْبَعًا وَقَالَ هَكَذَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

"انہوں نے اپنے صاحبزادے کی نماز جنازہ میں
تکبیریں کہیں اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ
اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو علی احمد بن علی بن شعیب - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - اسماعیل بن
حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خرونی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - عبد اللہ بن
بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ
تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(791) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ
حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - یحییٰ بن
انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(790) قد تقدم في (770)

(791) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (249) في الجنائز: باب الصلاة على جنازة الرجال والنساء - وعبد الرزاق (13428) - وعبد الرزاق (6612) في الجنائز: باب الصلاة على ولد الزنا - وابن أبي شيبه 350/3 في الحديث: الرجل يقتل نفسه والنساء من الزنا هل يصلين عليهن؟

حسن روایت: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ وَوَلَدِهَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا مِنَ الزَّوْنِ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک خاتون اور اس کے بچے کی نماز جنازہ پڑھائی تھی جس کا انتقال زنا کی وجہ سے (پیدا ہونے والے بچے کی پیدائش کے بعد) نفاس کے دوران ہو گیا تھا۔“

ابو عبداللہ بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابو بکر احمد بن حنبل بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ لا

نترك احداً من اهل القبلة ان لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) ہم محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اہل قبلہ میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑیں گے کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی جائے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(792) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ

شَيْبَانِي عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

حسن روایت: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى أُمِّ كَلْثُومَ بِنْتِ

عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ أُمُّ

كَلْثُومَ تَلْقَاءَ الْقَبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ

امام ابو حنیفہ نے۔ سلیمان شیبانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور (ان کے صاحبزادے) زید بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھوایا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت کو امام والی طرف رکھوایا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) ہم محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(793) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ أُمُّ

كَلْثُومَ تَلْقَاءَ الْقَبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عثمان بن عبداللہ بن مویہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مردوں اور خواتین کی

(789) قد تقدم في (789)

(793) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (248) فی الجنائز: باب الصلاة علی جنائز الرجال

نساء - وعبدالرزاق (6331) فی الجنائز: باب كيف الصلاة علی الرجال والنساء - وابن ابی شیبہ 314/3 فی الجنائز: باب فی

جنائز الرجال والنساء

يُصَلِّي عَلَى جَنَازَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَجَعَلَ الرِّجَالُ يَلُونَهُ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقَبْلَةَ

نماز جنازہ (ایک ساتھ) پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے مردوں کی میتیں اپنی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ کی طرف رکھوائی تھیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(794) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْجَنَائِزِ إِذَا اجْتَمَعَتْ يُصَفُّ صَفًّا بَعْضُهَا أَمَامَ بَعْضٍ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي وَسْطِهَا فَإِذَا كَانُوا رِجَالًا وَنِسَاءً جُعِلَ الرِّجَالُ يَلُونُ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ أَمَامَ ذَلِكَ يَلِينَ الْقَبْلَةَ

"جب زیادہ میتیں ہوں (اور وہ صرف مردوں کی ہوں) تو ان کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: انہیں صف کی شکل میں رکھا جائے گا اور امام اُن کے درمیان میں کھڑا ہوگا لیکن مردوں اور خواتین کی میتیں ایک ساتھ ہوں تو مردوں کی میتیں امام والی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ والی طرف رکھی جائیں گی۔"

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر)

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(795) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ (وَعَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی (اور) عون بن عبد اللہ کے حوالے سے شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الزَّوْجُ أَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتَةِ مِنَ الْآبِ

"یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (مرحومہ) خاتون کے باپ کے مقابلے میں اُس کا شوہر اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔"

(794) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (246) فی الجنائز: باب الصلاة على جنازة الرجال والنساء - وعيد

(6334) فی الجنائز: باب كيف الصلاة على الرجال والنساء؟ وابن ابي شيبة 3/314 فی الجنائز: باب في جنازة الرجال والنساء

(795) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (260) فی الجنائز: باب من اولى بالصلاة على الجنازة - وعيد

(6371) فی الجنائز: باب من احق بالصلاة على الميت - وابن ابي شيبة 3/363 فی الجنائز: باب في الزوج والاخ والعمة

بالصلاة؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ (ثم) قال محمد ورفع ابو حنیفہ حدیثاً الی عمر فقال اخبرنی رجل (عن) حسن البصری (عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه قال الاب احق بالصلاة علی المیتة من الزوج (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے حسن بصری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خاتون کی نماز جنازہ پڑھانے اس کے شوہر کی بہ نسبت اس کا باپ زیادہ حق رکھتا ہے۔

(پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

796- سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد عن
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ بلند آواز میں رویا ہو (جس سے یہ ثابت ہو کہ پیدائش کے وقت وہ زندہ تھا) تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے اور اگر وہ (پیدائش کے وقت) رویا نہیں تھا تو نہ تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور نہ ہی اس کی وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

797- سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد عن
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسا بچہ جو مردہ پیدا ہوا ہو لیکن اس کی تخلیق (یعنی اس کا جسم) مکمل ہو تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ نہ تو کسی کو (وراثت کے حصے سے) محبوب کرے گا نہ خود وارث بنے

روایت: فی الصبی یقع میتاً قد کمل خلقه
لا یحبب ولا یورث ولا یصلی علیہ ولیکنہ

اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (262) فی الجنائز: باب استہلال الصبی والصلاة علیہ - وعبد الرزاق

(263) فی الجنائز: باب الصلاة علی الصغیر والسقط ومیراثہ - وابن ابی شیبہ 318/3

اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (263) فی الجنائز: باب استہلال الصبی والصلاة علیہ - وابن ابی شیبہ

فی الجنائز: باب من قال: لا یصلی علیہ حتی یتہلل صار حراً

گا نہ ہی اُس کی نماز جناہ ادا کی جائے گی البتہ اس کو غسل دیا جائے گا۔“

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (بخاری) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(798) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسْنَمَةً نَاشِزَةً مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهَا مِنْ مَذْرِبٍ بَيْضٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں کوہان نما تھیں سے اونچی تھیں اور ان پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔“

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ یستم القبر ولا یربع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (بخاری) محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کو کوہان نما بنایا جائے گا، چوکور نہیں بنایا جائے گا۔

(799) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ:

متن روایت: اِرْفَعُوا الْقَبْرَ حَتَّى يُعْرَفَ أَنَّهُ قَبْرُ فَلَا يُؤْطَأُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”قبر کو اتنا بلند کرو! کہ یہ پہچانا جائے کہ یہ قبر ہے تو اس پر پاؤں نہ رکھا جائے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (بخاری) امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(800) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:

(798) قد تقدم فی (788)

(799) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (257) فی الجنائز: باب تسنیم القبور وتحصیصھا - وابن ابی شیبہ الجنائز: باب فیمن کان یجب ان یرفع القبر (800) قد تقدم فی (788)

حسن روایت: لِحَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ کے لیے حد بنائی گئی تھی“

(ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) مجھے اس شخص نے یہ

بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت

کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو ہاں نہ تھی اور اس پر

سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔

وَأَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَهُ مُسْتَمًّا عَلَيْهِ مَدْرٌ أَبْيَضُ

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

سنت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبداللہ احمد بن

محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک استاد نے نبی

اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت بیان کی ہے:

”آپ ﷺ نے قبر کو چوکور بنانے اور اس پر گچ (یعنی

چونہ) لگانے سے منع کیا ہے۔“

801 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حسن روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَرْبِيعِ الْقُبُورِ

تَجْصِصِهَا

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد لا نرى ان يزاد

على ما خرج منه ويكره ان يخصص او يطين او يجعل عنده مسجد او علم ويكره الاجر ولا

نرى برش الماء عليه باساً وهو قول ابی حنیفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ (قبر کی کھدائی پر) جو مٹی نکلتی تھی اس سے زیادہ ڈالی جائے اور یہ بات مکروہ ہے کہ

پر چونا لگایا جائے یا اسے گیلی مٹی سے لپ کیا جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا کوئی نشان رکھا جائے اور پکی اینٹ مکروہ

تہ بہتہ ہمارے نزدیک اس پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

802 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (258) في الجنائز: باب تسليم القبور وتجصيصها - والطحاوي في ”شرح

الآثار“ 515/1 في الجنائز: باب الجلوس على القبر - واحمد 332/3 - وابو داود (3225) في الجنائز: باب في البناء على

القبر - وابن ماجه 498/1 في الجنائز: باب النهي عن تجصيص القبور والبناء عليها

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (259) في الجنائز: باب تسليم القبور وتجصيصها - وابن ابی شيبه 338/3 في

الآثار: باب من كره ان يظا على قبر - وعبد الرزاق (6512) في الجنائز: باب المزابي والجلوس على القبر - والطبراني في ”الكبير“

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے میں

لَا أَنْ أَطَا عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَا عَلَى قَبْرِ

کسی انگارے پر پاؤں دیدوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ

مُتَعَمِّدًا

محبوب ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر پاؤں دیدوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة قال محمد ويكره الوطء على

القبر متعمداً وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اس لئے

فرماتے ہیں: جان بوجھ کر قبر پر پاؤں دینا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(803) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَيْنَ يُدْخَلُ

”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میت کو کون

الْمَيِّتُ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلِّي عَلَيْهِ

سی سمت سے قبر میں داخل کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: حیر

قَالَ إِبْرَاهِيمُ جَدَّثَنِي مَنْ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

کی سمت سے جس طرف اُس کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے یہ

يَدْخُلُونَ مَوْتَاهُمْ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ مِنْ قَبْلِ الْقِبْلَةِ

کی طرف سے میت کو قبر میں داخل کرنا ایک ایسا طریقہ ہے

وَأَنَّمَا السَّلَ شَيْءٌ آخَرُ ابْتَدَعَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

اہل مدینہ نے بعد میں ایجاد کیا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يدخل

الميت مما يلي القبلة ولا يسئل سلا من قبل رجليه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اس لئے

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں میت کو قبلہ کی سمت سے قبر میں اتارا جائے گا اسے پاؤں کی طرف سے نہیں

جائے گا۔

(804) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَدْخُلُ الْقَبْرَ إِنْ شَاءَ شَفْعًا وَإِنْ شَاءَ

”قبر میں خواہ طاق تعداد میں لوگ اُتریں خواہ جفت

وَتَرًا كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ

میں اُتریں ہر طرح ٹھیک ہے۔“

(803) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (244) في الجنائز: باب ادخال الميت القبر - وعبد الرزاق (5471)

الجنائز: باب من حيث يدخل الميت القبر - وابن أبي شيبة 428/3 في الجنائز: باب من ادخل ميتاً من قبل القبلة

(804) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (245) في الجنائز: باب ادخال الميت القبر - وعبد الرزاق (5453)

الجنائز: باب كم يدخل القبر - وابن أبي شيبة 324/3 في الجنائز: باب ما قالوا في القبر كم يدخله؟

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(805) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص جنگ میں حصہ لے اور اُسی جگہ مر جائے جہاں

اُسے قتل کیا گیا تھا، تو اس کے موزے، شلوار (یعنی اضافی

کپڑے) اور ٹوپی کو اتار لیا جائے گا، اور اسے اُس کے انہی

کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، جو (شہادت کے وقت) اس کے

جسم پر تھے۔“

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وينزع

عنه كل جلد وسلاح ويزيدون كلما احبوا من الاكفان ويصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رضى

الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس سے چمڑہ، ہتھیار، اتار لیے جائیں گے اور لوگ جو چیزیں مناسب سمجھیں وہ

اس کے کفن میں اضافہ کر دیں گے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(806) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص معرکے میں قتل (یعنی شہید) ہو جائے، اس کو غسل

نہیں دیا جائے گا، لیکن جو زخمی ہو اور اس کو اٹھا کر اس کے اہل

خانہ کے پاس (یعنی میدان جنگ سے باہر لایا جائے اور پھر وہ

انتقال کر جائے) تو اس کو غسل دیا جائے گا۔“

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(805) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (264) في الجنائز: باب غسل الشهيد - وابن أبي شيبة 252/3 في الجنائز

باب في الرجل يقتل او يستشهد يدفن كما هو او يغسل؟

(806) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (265) في الجنائز: باب غسل الشهيد - وعبد الرزاق (6647) في

الجنائز: باب الصلاة على الشهيد وغسله - وابن أبي شيبة 253/3 في الجنائز: باب في الرجل يقتل او يستشهد يدفن كما هو او

الْبَابُ السَّادِسُ فِي الزَّكَاةِ

چھٹا باب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات

يَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُولٍ

(یہ باب) چار فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي نَصَبِ الزَّكَاةِ وَمَصَارِفِهَا

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْعُسْرِ وَالْخِرَاجِ وَالْكَنْزِ

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ وَمَالِ الْيَتِيمِ وَالْمَدْيُونِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

چوتھی فصل: صدقہ فطر کا بیان



الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي نَصَبِ الزَّكَاةِ وَمَصَارِفِهَا

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

(807) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَةَ: لَيْسَ فِي أَقَلِّ مِنْ عِشْرَيْنَ مِثْقَالًا مِنْ
لِذْهَبٍ زَكَاةٌ فَإِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرَيْنَ مِثْقَالًا
فِيهَا نِصْفٌ مِثْقَالٍ فَإِذَا زَادَ فَبِحَسَابِ ذَلِكَ وَلَيْسَ
بِأَدُونِ الْمِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ الْوَرَقُ
بِائِثِي دِرْهَمٍ فَفِيهَا خُمُسَةُ دَرَاهِمٍ فَمَا زَادَ
فَبِحَسَابِ ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی
ہے، لیکن جب سونا بیس مثقال ہو تو اس میں نصف مثقال (یعنی
چالیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ (سونا) زیادہ ہو تو
اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی، دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ
لازم نہیں ہوگی جب چاندی دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس
میں پانچ درہم (یعنی چالیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہو
گی اگر (چاندی) اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے ادائیگی
لازم ہوگی۔“

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وکان
ابو حنیفۃ یاخذ بہذا کلہ الا فی خصلۃ واحده ما اذا زاد علی المائتین فلیس فی الزیادۃ شیء
حتی یبلغ اربعین درہماً فیکون فیہا درہم وما زاد علی عشرین مثقالاً فلیس فی ذلك شیء حتی
یبلغ اربعۃ مثاقیل فیکون فیہا بحساب ذلك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، پھر امام
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے تھے البتہ ایک صورت کا
حاملہ مختلف ہے اور وہ یہ کہ دو سو درہم سے زیادہ جو رقم ہے اس اضافی رقم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اضافی رقم
چالیس درہم تک نہیں پہنچ جاتی، پھر اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اسی طرح جب (سونا) بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس
میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک وہ (اضافی حصہ) چار مثقال تک نہیں پہنچ جاتا۔ کیونکہ پھر اس میں اسی حساب سے ادائیگی

(807) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (296) فی الزکاة: باب زکاة الذهب والفضۃ ومال البیتیم - وابن ابی
سیرۃ 119/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الدنانیر ما یؤخذ منها فی الزکاة؟ وابو عبید القاسم بن سلام فی ”الاموال“ 166 باب: فروض
زکاة الذهب والورق وما فیہما من السنن - والدارقطنی فی ”السنن“ 93/2 فی الزکاة: باب وجوب زکاة الذهب والورق - مختصراً
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جندہ مرفوعاً

لازم ہوگی۔

(808) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ الَّتِي يَلْتَمِسُ
نَسْلَهَا إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ أَنَّ الْمُصَدِّقَ بِالْخِيَارِ
إِنْ شَاءَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا أَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ
وَأِنْ شَاءَ بِالْقِيَمَةِ يَقْوَمُهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ مَائَتِي
دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”وہ پالتو گھوڑے جو افزائش نسل کے لیے رکھے گئے ہیں
جب اُن پر ایک سال گزر جائے گا تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کو
اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو ایک گھوڑے کے عوض میں ایک
دینار یا دس درہم حاصل کر لے یا پھر اُن کی قیمت کا تعین کر کے
دوسو درہم میں سے پانچ درہم وصول کر لے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن
ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ثم قال محمد وفي قولنا لا زكوة في الخيل فقد بلغنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال
عفوت عن امتي في صدقة الخيل والرقيق

پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہ ہونے کے بارے میں ہمارے موقف کا تعلق ہے تو ہمیں
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے اپنی امت سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف
کر دی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(809) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ
نَافِعِ بْنِ دِرْهَمٍ الْعَبْدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَتَصَدَّقُ عَلَى الرَّهْبَانِ
وَكَانُوا يَتَعَاهَدُونَهُ

امام ابو حنیفہ - ابو یثیم نافع بن درہم عبدی کوفی کے حوالے
سے - ابراہیم تیمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
”وہ راہبوں کو صدقہ دیدیا کرتے تھے اُن راہبوں کے
کے ساتھ (ذمی ہونے کا) معاہدہ کیا ہوا تھا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - یحییٰ بن مہاجر عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(810) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَثِيمِ بْنِ
عِرَاكِ بْنِ مَالِكِ الْغَفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: خثیم بن عراق بن مالک
غفاری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کیا

(810) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (310) في الزكاة الدواب العومل - ومسلم 675/2 في الزكاة: باب الزكاة
المسلم في فرسه صدقة - وابو داود (1595) في الزكاة: باب صدقة الرقيق - وعبد الرزاق (6878) في الزكاة: باب زكاة

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ رَوَايَت: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَعَبْدِهِ
 صَدَقَةٌ

”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں
 ہوتی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن یحییٰ بن احمد فارسی - محمد بن فضل بن خراش
 بخاری - محمد بن سلام بیکندی - محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(811) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: لَيْسَ فِيمَا دُونَ ثَلَاثَيْنِ مِنَ الْبَقَرِ
 صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثَيْنِ فَفِيهَا تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ جَذَعَةٌ
 سِي تَسْعٍ وَثَلَاثَيْنِ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ
 فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْأَرْبَعِينَ فَبِحَسَابِ ذَلِكَ

”تیس گائیوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے جب
 ان کی تعداد تیس ہو تو ان میں ایک تبیع یا تبیعہ جذعہ کی ادائیگی لازم
 ہوگی یہ حکم انتالیس تک کے لیے ہے جب ان کی تعداد چالیس ہو
 تو ان میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ان کی تعداد چالیس
 سے زیادہ ہو تو پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم -
 محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(812) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
 حَمْدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ
 وَجْهَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم - محمد بن میرین کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے:
 حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
 فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ

”ذاتی کام کاج اور بار برداری کے لیے استعمال ہونے

(811) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (321) في الزكاة: باب زكاة البقر - وابن أبي شيبة 127/3 في الزكاة: باب في
 سلفه البقر ما هي؟ وعبد الرزاق (6849) - وأبو عبيد في "الاموال" 156 (997)

(812) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (309) في الزكاة: باب زكاة الدواب العوامل - وأبو داود (1574) في
 الزكاة: باب في زكاة السائمة - والنسائي 37/5 (2477) في الزكاة - وعبد الرزاق 33/4 في الزكاة: باب الخيل - والطحاوي
 شرح معاني الآثار 28/2 في الزكاة: باب الخيل السائمة هل فيها صدقة أم لا؟

والے اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(813)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَكِيمِ بْنِ

جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ فَهُوَ كَدَّوْحٌ

وَحَدَّوْشٌ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَا عَنَاؤُهُ قَالَ

خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حکیم بن جبیر۔ محمد بن عبد الرحمن بن

یزید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

نقل کرتے ہیں:

”جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے، حالانکہ اس کے پاس

کچھ ہو، جو اس کو (مانگنے سے) بے نیاز کرتا ہو تو یہ کام اس کے

لیے قیامت کے دن چہرے پر خراش کا باعث ہوگی (سائل نے)

عرض کی: اس کے بے نیاز ہونے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے

فرمایا: پچاس درہم یا پھر ان کے برابر سونا (اس کے پاس

موجود ہونا)۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن علی بن حسن بن احمد حرانی۔ ابو یقظان عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود

بن طارق۔ ابو قتادہ عبد اللہ بن واقد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسی مضمون کے ساتھ۔ ابو محمد عبد اللہ بن عباس طیلسی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد

کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مسعود

اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ قاضی ہناد بن ابراہیم بن محمد۔ ابو قاسم عبد اللہ بن محمد۔ ابو عبد اللہ

بن دوست علاف۔ ابو حسن علی بن محمد بن موسیٰ تمار۔ علی بن احمد بن خالد حرانی۔ عبد الرحمن بن یحییٰ۔ ابو قتادہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(813) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 20/2 و 372/4۔ واحمد 388/1۔ وابوداؤد (1626) فی الزکاة: باب من

من الصدقة وحده الغنی؟ والترمذی (645) فی الزکاة: باب من تحل له الزکاة؟۔ وابن ماجہ (1840) فی الزکاة: باب من سأل عن

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْعُشْرِ وَالْخِرَاجِ وَالْكَنْزِ

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

(814) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”رکاز وہ ہوتا ہے جو زمین سے اگتا ہے۔“

سن روایت: الرِّكَازُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - علی بن حسن بن یسار مقرئ - محمد بن صباح دولابی - حبان بن علی کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(815) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد
 فرمایا ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے رکاز کے بارے میں فرمایا ہے (اس
 میں) ”خمس“ (کی ادائیگی لازم ہوگی)۔“

سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(816) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 عَجَلَانَ الْبَصْرِيِّ عَنْ الْحَسَنِ:

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن عجلان بصری کے حوالے سے
 یہ روایت نقل کی ہے: حسن (بصری) بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ستر اہلکاروں کو (زکوٰۃ کی وصولی
 کے لیے) بھیجا تھا۔“

سن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 بَعَثَ سَبْعِينَ سَاعِيًا

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام

(817) اخبر جده الحصكفي في "مسند الامام" (199)

قلت: وقد اخرج البيهقي في "السنن الكبرى" 52/4 في الركاز: باب من قال المعدن ركاز فيه الخمس - وفي "المعرفة"

306 في الزكاة: باب زكاة المعدن - وابو يعلى (6609)

عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الركاز الذهب الذي ينبت في الارض"

(818) اخبر جده ابو يوسف في "الآثار" 89

(819) ... اخرج عبد الرزاق (6806) في الزكاة: باب ما يعد وكيف يؤخذ الصدقة؟..... ان عمر بن الخطاب بعث سفيان بن عبد الله

ساعياً.....

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(817) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْعُشْرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا سَقَتْهُ السَّمَاءُ أَوْ سَقَى سَبْحًاوَالْأُفُقُ فِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَإِنْ لَمْ يُخْرَجْ إِلَّا دَسْتَجَةٌ بَقِلٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”زمین کی جو بھی پیداوار ہو اس میں عشر کی ادائیگی کی جائے گی بشرطیکہ اس کو بارش یا بہتے ہوئے پانی (یعنی ندی نالے کے ذریعے سیراب کیا گیا ہو) ورنہ اس میں نصف عشر کی ادائیگی ہوگی اگرچہ بہری کا ایک دستجہ (یعنی مٹھی بھر) ہو۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(818) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَجْتَمِعُ عَلَى مُسْلِمٍ عُشْرٌ وَخِرَاجٌ

فِي أَرْضٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”مسلمان پر کسی زمین میں عشر اور خراج (اگرچہ ایک ہاتھ) لازم نہیں ہو سکتے ہیں۔“

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن محمد بن صاعد مولیٰ بنی ہاشم (اور) عبداللہ بن جامع بن زیاد خلوانی (اور) محمد بن ہروی (اور) احمد بن محمد (اور) عبداللہ بن زیاد مرسی (اور) عبداللہ بن عبید اللہ بن مرتج (اور) ابویحییٰ زکریا بن حسین نسفی نے - یوسف بن سعید بن مسلم مصیسی - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسن علی بن محمد بن عبید - ابوبکر احمد بن عبید غیشا پوری - یوسف بن مسلم مصیسی - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ ازرق - یوسف بن مسلم - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(817) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (312) - وعبد الرزاق (7195) باب الخضر - وابن أبي شيبة (10034) في كل شيء اخرجت الارض زكاة - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" (3092) في الزكاة: باب زكاة ما يخرج من الارض - والزيلي في "نصب الراية" 386/2

(818) اخبرجه البيهقي في "السنن الكبرى" 132/4 - وفي "المعرفة" 287/3 - والخطيب في "تاريخ بغداد" 162/14 - وفي "الكامل" 255/7

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسین بن علی بن محمد معدل - عمر بن احمد بن شاہین - ایوب بن یوسف مصری - یوسف بن سعید بن مسلم مصیسی - یحییٰ بن عیسیٰ (خطیب کہتے ہیں: ابن شاہین نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ یحییٰ بن عنبسہ ہے) اُن کے حوالے سے یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

(819) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **مَتْنِ** روایت: مَنْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَ مُسْلِمٍ يَغْتَدِرُ إِلَيْهِ فَوِزْرُهُ كَوِزْرِ صَاحِبِ مَكْسٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا صَاحِبُ مَكْسٍ قَالَ عَشَّارٌ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص کسی مسلمان کے پیش کیے ہوئے عذر کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ ”صاحب مکس“ کے گناہ کی طرح ہوتا ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ”صاحب مکس“ سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ناجاہز) ٹیکس (یا بختہ) وصول کرنے والا شخص۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن یزید بن یعقوب دقیتی ہمدانی - ابراہیم بن نصر بن عبد العزیز جو نہاوند کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو میرے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

(820) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: **مَتْنِ** روایت: لَوْ لَمْ تُخْرِجِ الْأَرْضُ إِلَّا دَسْتَجَةً بِقُلِّ كَانَ فِيهَا الْعَشُّرُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر زمین کی پیداوار صرف ایک دستجہ (یعنی مٹھی بھر) ہو تو بھی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(821) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **مَتْنِ** روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(819) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (461)

(820) قد تقدم في (817)

(821) أخرجه يحيى بن آدم في "الخراجه" 116 - وابن حجر في "الملخص الجدير" 374/2 في ذيل (843) من الزكاة - وابو يوسف

في "الخراجه" 59

بوحیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو لمخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسین۔ محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ۔
ابو بل احمد بن محمد بن محمد بن زیاد قطان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔
حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ
قزوینی۔ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(823)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي صَخْرٍ
مَحَارِبِي الْمَكِّي عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ:
سَمِعْتُ رَوَايَةً: بَعَثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ مُصَدِّقًا فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رُبْعَ
عَشْرٍ وَمِنْ الْمُعَاهِدِينَ مِثْلِي ذَلِكَ وَمِنْ الْحَرْبِيِّ
عَشْرًا كَامِلًا وَمِنْ النَّصْرَانِيِّ الْحَرْبِيِّ تَغْلِبِي مِمَّا
يَمْتَنُهُ عَشْرُونَ دِينَارًا أَوْ مِائَتًا دِرْهَمٍ عَشْرُ ذَلِكَ
فَعَرَضَ عَلَيَّ نَصْرَانِي تَغْلِبِي فَرَسًا قِيمَتُهُ عَشْرُونَ
نَقْدَ دِرْهَمٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِمَّا تُعْطِينِي الْفَقِيرَ
وَتُمْضِي بِفَرَسِكَ أَوْ أُعْطِيكَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ وَأَخَذَ فَرَسَكَ فَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا بِهَذَا
فَأَمَ الْحَقُّ وَبِهِ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو صخر محاربی مکی کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں:
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے
کے لیے بھیجا، تو مجھے یہ ہدایت کی کہ میں مسلمانوں کے اموال
میں سے چالیسواں حصہ وصول کروں، ذمیوں کے مال میں سے
اس کا دگنا (یعنی بیسواں حصہ) اور حربیوں کے مال میں سے مکمل
عشر وصول کروں، عیسائی، تغلبی، حربی کے جس مال کی قیمت بیس
دینار یا دو سو درہم ہو، اس کا عشر وصول کروں، ایک عیسائی تغلبی شخص
میرے سامنے ایک گھوڑا لے کر آیا، جس کی قیمت بیس ہزار درہم
تھی، تو میں نے اس سے کہا: یا تو تم مجھے دو ہزار درہم دے کر اپنا
گھوڑا لے جاؤ یا پھر میں تمہیں اٹھارہ ہزار درہم ادا کر کے گھوڑا
رکھ لیتا ہوں، تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر
دے، اسی (ایمانداری) کے ساتھ حق قائم ہے، اور اسی کو ساتھ
لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسین بن علی بن عفان۔ ابوسعید تغلبی۔ ابو بشر عبد الملک
شامی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(823) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (314) - وأبو عبيد في "الأموال" (1658) باب ما يأخذ العاشر من صدقة
المسلمين - وابن أبي شيبة 197/3 في الزكاة: باب في نصارى بني تغلب ما يؤخذ منهم؟

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ وَمَالِ الْيَتِيمِ وَالْمَدْيُونِ

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

(824) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابو حنیفہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ إِنَّ لِي حُلِيًّا فَهَلْ عَلَيَّ

فِيهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَهَا ابْنُ مَسْعُودٍ نَعَمْ فَقَالَتْ إِنَّ لِي

ابْنِي أَخٌ يَتِيمٌ فِي حُجْرِي أَفِيُجْزِي عَنْهُ أَنْ

أَجْعَلَ زَكَاتِي لَهُمَا فَقَالَ نَعَمْ

”ایک خاتون نے دریافت کیا: میرے پاس زیور ہے کیا

اس میں مجھ پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

نے اس خاتون سے فرمایا: جی ہاں! اس عورت نے دریافت کیا

میرے دو یتیم بھتیجے میرے زیر پرورش ہیں تو کیا میں اپنی زکوٰۃ کی

رقم ان پر خرچ کر سکتی ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ لا بأس

بان يعطى من الزكاة كل ذي رحم محرم الا والد او ولد او ولد او جد او جدة وان كانوا في

عياله والزوجة لا تعطى من الزكاة وقال ابو حنيفة لا يعطى الزوج ايضاً واما نحن فلا نرى به بأساً

ولا نرى في الحلّى زكاة الا ما كان من الذهب والفضة فاما في الجواهر واللؤلؤ فلا زكاة فيه الا

ان يكون للتجارة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ زکوٰۃ کسی محرم رشتہ دار کو دے دی جائے البتہ والد

اولاد کی اولاد دادا دادی کو نہیں دی جاسکتی اگرچہ وہ لوگ آدمی کے زیر کفالت ہوں اسی طرح بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

ابو حنیفہ فرماتے ہیں: شوہر کو بھی نہیں دی جاسکتی البتہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک زیورات میں

(824) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (302) - وعبد الرزاق 83/4 في الزكاة: باب التبر والحلي - وابن

191/3 في الزكاة: باب ما قالوا في الرجل يدفع زكاته الى قرابته - وابو عبيد في "الاموال" (1261) باب الصدقة في الحلّى

الذهب والفضة وما فيها من الاختلاف - والدارقطني 108/2 في الزكاة: باب زكاة الحلّى - والبيهقي في "السنن الكبرى"

لازم نہیں ہوتی البتہ جو سونے یا چاندی کے زیورات ہوں (ان میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے) لیکن جواہرات یا موتیوں (والے زیورات) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(825) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا زَكَاةَ فِي الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤِ إِذَا لَمْ
يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جواہر اور موتی اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد
وبہ ناخذ

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(826) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا حَضَرَ شَهْرُ
رَمَضَانَ آتَى النَّاسُ إِنَّ هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ قَدْ حَضَرَ
فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيُزَكَّ مَا بَقِيَ
امام ابوحنیفہ نے - ابوبکر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے: اے لوگو! یہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کا مہینہ ہے تو جس شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو تو وہ اس کو ادا کر دے اور جو مال باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد
وبہ ناخذ من علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جس شخص کے ذمے قرض ہو اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو تو وہ قرض ادا

(825) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (303) - وابن ابی شیبۃ 143/3 فی الزکاة: باب فی اللؤلؤ والزمرد

(826) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (299) - وفی ”الموطأ“ 114 فی الزکاة: باب زکاة المال - ومالك

فی ”الموطأ“ 168 فی الزکاة: باب الزکاة فی الیدین - وعبد الرزاق 93/3 فی الزکاة: باب لا زکاة الا فی فضل - وابن ابی شیبۃ

194 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الرجل یتکون علیہ الدین - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 148/4

کرنے کے بعد اس مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(827) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ الْأُمَوِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ

امام ابو حنیفہ نے - لیث بن ابوسلیم اموی کوفی - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یتیم کے مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی

جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن مہلب نمیری - علی بن معبد - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(828) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں:

”یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اس پر زکوٰۃ

وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک اس پر نماز فرض نہیں ہوتی۔“

(829) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ عَلَى النَّاسِ فَقَبْضَتَهُ فَرَزْكَهَ لِمَا مَضَى

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم - ابن سیرین کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

”جب تم نے لوگوں سے قرض واپس لینا ہو تو جب قرض

کو وصول کر لو تو اس کی گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کر دے۔“

——***

(827) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (298) - وعبد الرزاق 69/4 في الزكاة: باب صدقة مال اليتيم - وابن سيرين

150/3 في الزكاة: باب من قال ليس في مال اليتيم زكاة حتى يبلغ - والبيهقي في "السنن الكبرى" 108/4

(828) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (297) - وعبد الرزاق 69/4 في الزكاة: باب صدقة مال اليتيم - وابن سيرين

واعطاء زكاته - وابن أبي شيبة 150/3 في الزكاة: باب من قال: ليس في مال اليتيم زكاة حتى يبلغ

(829) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (300) - وعبد الرزاق 100/4 في الزكاة: باب لا زكاة الا في الناض - وابن سيرين

شعبة 162/3 في الزكاة: باب ما كان لا يستقرض يعطيه اليوم ويأخذ الى يومين فليزكاه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(830) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكَاتُهَا عَلَى الَّذِي يَسْتَعْمِلُهَا وَيَنْتَفِعُ بِهَا دیدیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: اُن کی زکوٰۃ اُس شخص پر لازم ہو گی جو انہیں استعمال کرتا ہے اور اُن سے نفع حاصل کرتا ہے۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (ثم) قال محمد ولسنا ناخذ

بهذا ولكننا ناخذ بقول علی زكاتھا علی صاحبھا اذا قبضھا زكاهما لما مضى والله تعالى اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں: قرض خواہ شخص جب قرض واپس لے لے گا تو وہ گزرے ہوئے زمانے کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفصل الرابع في صدقة الفطر

چوتھی فصل: صدقہ فطر کے احکام

(831) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مَمْلُوكٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بَرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ ”صدقہ فطر ہر غلام اور آزاد چھوٹے (یعنی نابالغ) اور بڑے (یعنی بالغ) پر لازم ہوتا ہے جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔“

(830) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (301) - وعبد الرزاق 104/4 فی الزكاة: باب لا زكاة الا فی الناض - وابن ابی شیبہ 194/3 فی الزكاة: باب ما قالوا فی الرجل یكون علیہ الدین - وابو عیبة فی ”الاموال“ (1227) باب الصدقة فی الدیون - تجارات

(831) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (304) - وابن ابی شیبہ 170/3 فی الزكاة: باب فی صدقة الفطر من نصف صاع بر

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وقال

ابو حنیفۃ نصف صاع من زبیب یجزیہ واما فی قولنا فلا یجزیہ الا صاع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن محمد بن محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: کشمکش کا نصف صاع اس کے لئے کفایت کر جائے گا البتہ ہمارے قول کے مطابق اس کے لئے ایک صاع کی ادائیگی ضروری ہے۔

(832) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي الْمَمْلُوكِينَ الَّذِينَ يُوَدُّونَ

الضَّرِيَّةَ زَكَاةً وَلَكِنْ إِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ كَانَ

الزَّكَاةُ فِي الْقِيَمَةِ

”ایسے (مکاتب) مملوک جو مخصوص رقم ادا کرتے ہیں۔ میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، لیکن اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو (ان کی) قیمت میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(833) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن دینار - عمر بن محمد - سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ عَنْ

مُكَاتِبِيهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے مکاتب غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔



(832) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (306) - وابن ابی شیبۃ 153/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی زکاة الحر

(833) اخرجہ الدار قطنی فی ”السنن“ 116/1 (2101) فی زکاة الفطر - واورده الزیلعی فی ”نصب الراية“ 414/4

(834) اخرجہ ابن حبان (3424) - وابن ابی شیبۃ 5/3 - واحمد 443/2 - ومسلم (1151) فی الصیام: باب فضل الصیام

ماجة (1638) فی الصیام: باب ما جاء فی فضل الصیام - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 304/4 - والبغوی فی ”شرح

(1710) - وعبد الرزاق (7893)

الْبَابُ السَّابِعُ فِي الصَّوْمِ

ساتواں باب: روزے کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى خَمْسَةِ فُصُولٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ وَشَرَائِطِ صِحَّتِهِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِيْمَا لَا بَأْسَ بِهِ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْحَجَامَةِ وَالْجَنَابَةِ وَالصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوجِبُ الْقَضَاءَ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا يُوجِبُ الْكَفَّارَةَ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي النُّذُورِ

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط

دوسری فصل: بوسہ لینے، چھپنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر

کے دوران روزہ رکھنا

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ وَشَرَائِطِ صِحَّتِهِ

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط

(834) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء - ابوصالح زیات کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے محنت ہے، صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے، وہ میرے لیے ہے اور میں اُس کی جزادوں گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن زکریا بن طلحہ بن عبید اللہ - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(835) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَصَمِ بْنِ

أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَصْبُحُ صَبِيحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طُسْتُ تُرْفَرُفُ

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابونجود - زر بن حبیش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے وہ یوں گذرتی (شب قدر) سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعاع (یعنی دھوپ میں تیزی) نہیں ہوتی، اور وہ ایک تھل کی مانند ہوتا ہے جو چمک رہا ہو۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(836) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قزاع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت

(835) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (921) - وابن حبان (3689) - وابن خزيمة (2191) - والحبش (375) - ومسلم 828/2 (220) في الصيام: باب فضل ليلة القدر - والبيهقي في "السنن الكبرى" 312/4 - والبقوي في "شرح السنة" (1828)

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَايَت: لَا يُصَامُ هَذَانِ الْيَوْمَانِ يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْأَضْحَى

اور (عید) الاضحیٰ کا دن۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(837)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ یثیم صیرفی۔ موسیٰ بن طلحہ۔ ابن حوئی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَهْرَفِي عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم ﷺ کے پاس (بھنا ہوا) خرگوش لایا گیا تو آپ ﷺ نے تمام حاضرین کو اسے کھانے کا حکم دیا جو شخص اس کو لے کر آیا تھا لوگوں نے اس سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم اسے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے لوگوں نے دریافت کیا: تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: نفلی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (نفلی روزہ) تم نے ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟“

مَنْ رَوَايَت: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْبَا فَاَمَرَمَنْ كَانَ حَاضِرًا بِأَكْلِهَا فَقَالُوا لَلَّذِي جَاءَ بِهَا مَا بَالُكَ لَا تَأْكُلُ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالُوا فَمَا صَوْمُكَ قَالَ تَطَوُّعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلَا جَعَلْتَهُ صَوْمَكَ الْبَيْضَ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے۔ احمد بن محمد بن حفض بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(836) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (219)

☆☆ وفي الباب عند ابن حبان (3601) - وابن أبي شيبة 21/4 - وابن ماجه (1719):

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: أيام منى أيام أكل وشرب

(837) ☆☆ اخرج ابن حبان (3650) - واحمد 336/2 - والنسائي 222/4 - وعبد الرزاق (7874) - والحميدي (136) - وابن

حزيمة (2127) - عن أبي هريرة..... نحوه

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن حنبل بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(838) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قرعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن محمد بن حسن - محمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(839) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ الْقُرَشِيِّ - ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ التیمی قرشی - ابن الحوتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَهْدَىٰ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْنَبًا مَشْوِيًّا فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ فَلَمْ يَأْكُلْ فَقَالَ لَهُ لِمَ لَا تَأْكُلُ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمٌ مَآذَا قَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَعَلْتَهُنَّ الْبَيْضَ

”ایک دیہاتی نے بھنا ہوا خرگوش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے کھانے کی ہدایت کی وہ (دیہاتی) شخص خود ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا، اس نے نہیں کھایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے میں تین دن روزہ (رکھنے کے معمول میں سے ایک روزہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ (نئی روزے) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھے؟“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(838) قد تقدم فی (836)

(839) أخرجه عبد الرزاق (7847) فی الصیام: باب صیام ثلاثة ایام - والحمیدی 75/1

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن یحییٰ صوفی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حمزہ بن حبیب نے اس کو امام ابو حنیفہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - موسیٰ بن کثیر ابوصباح سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ وہم ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - احمد بن حنبل (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے - محمد بن

شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوئلہ سے روایت کی ہے:

(عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه سئل عن لحم الارنب فقال لولا اني اتخوف ان ازيد شيئا او

انقص منه لحدثتكم ولكن ارسل الى بعض من شهد الحديث فارسل الي عمار بن ياسر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا

کہ میں اس میں کوئی کمی یا بیشی کر دوں گا تو میں تمہیں یہ حدیث بیان کرتا لیکن میں اس شخص کو بلواتا ہوں جو اس موقع پر موجود تھا تو انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔

حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابویلیلیٰ، ثوری، اور سفیان بن عیینہ نے بھی نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی مسند میں اس

کے طرق ذکر کیے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے

والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

(840) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عَمِيرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ

رَمَضَانَ

جس کے بارے میں یہ شک ہو کہ وہ رمضان کا حصہ ہے (یا نہیں ہے؟)۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر

رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حجاج بن ارطاة - ابوارطاة کوفی - عطاء

(841) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَبَّاجِ بْنِ

(840) قد تقدم في (836)

أَرْطَاةِ أَبِي أَرْطَاةِ الْكُوفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
ہے:

متن روایت: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - ابو حسین محمد
بن مظفر حافظ - ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی - محمد بن خزیمہ - محمد بن عمر رومی - اسد بن عمرو رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ
سے روایت کی ہے

(842) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے
اپنے والد - حمید بن عبد الرحمن حمیری کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَوْمَ
عَاشُورَاءَ مَرُّ قَوْمِكَ فَلْيَصُومُوا هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ
إِنَّهُمْ قَدْ طَعَمُوا فَقَالَ وَإِنْ كَانُوا قَدْ طَعَمُوا

”آپ ﷺ نے عاشورہ کے دن اپنے ایک صحابی سے
فرمایا: تم اپنی قوم (کے افراد) سے کہو کہ وہ آج کے دن روزه
رکھیں ان صاحب نے عرض کی: وہ لوگ تو کچھ کھاپی چکے ہیں
اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ کچھ کھاپی چکے ہوں (پھر بھی
بقیہ دن روزہ رکھیں)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابن ابی حنہ جہان فرغانی - علی بن حکیم - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ
روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - ابراہیم بن سعدہ بخاری - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ
کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد - عبد اللہ بن محمد بن سعید بن سوید - انہوں نے اپنے
سعید بن سوید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

غیر انه عين الرجل الذي امره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال انه قال لابي ايوب

(841) أخرجه ابن حبان (3700) - واحمد 229/1 - والبخاري (1782) في العمرة: باب عمرة في رمضان - ومسلم (1256)

الحج: باب فضل العمرة في رمضان - وابن ماجه (2993) في المناسك: باب العمرة في رمضان - والطبراني في "الكبير" (1299)

(842) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (204)

الانصاری مر قومك فليصوموا..... الحديث

”تاہم انہوں نے اس صحابی جس کو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی، کا نام ذکر کرتے ہوئے یہ نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی قوم سے یہ کہو کہ وہ روزہ رکھیں! (اس کے بعد پوری حدیث ہے۔)“

(843) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الصَّغِيرِ وَصَوْمِ الْوَصَالِ

امام ابوحنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے چُپ کے روزے اور صوم وصال سے منع کیا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن عبدہ بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسرائیل بن سمیع بخاری - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(844) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ (روزے رکھنے کے حوالے سے) شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔“

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ المعروف بہ غنجا کی ”تاریخ بخارا“ کے حوالے سے - خلف بن محمد - علی بن ابراہیم - علی بن مسلم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(843) اخرجہ ابن ابی شیبہ 82/3 فی الصیام: باب ما قالوا فی الوصال فی الصیام - واحمد 253/2 - ومسلم 775/2 - وابن خزيمة 2072 - والبخاری (1965) - والنسائی (3264)

(844) ☆☆ اخرج ابو یعلیٰ (4633) - والحمیدی (173) - واحمد 39/6 - ومسلم (1156) فی الصیام: باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان:

عن ابی سلمة قال سألت عائشة عن صیام رسول الله ﷺ فقالت: كان یصوم حتی نقول: قد صام ویفطر حتی نقول: قد فطر ولم اره صام من شهر قط اکثر من صیامه من شعبان كان یصوم شعبان الا قلیلاً

(845) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَةٍ: تَذَاكُرُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْنَا تَحْفَظُونَ
لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا كُنَّا بِقَاعٍ كَذَا وَكَذَا لَيْلَةَ كَذَا
الْقَمَرُ كَأَنَّهُ فَلَقَةُ الصَّحِيفَةِ وَأَنَّهَا كَانَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
قَالَ فَطَلَبْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود
بیان کرتے ہیں:
”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں شب قدر
کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو (نبی اکرم ﷺ
نے) فرمایا: تمہیں فلاں رات یاد ہے جب ہم لوگ فلاں رات میں
تھے اس رات میں چاند کسی کھلے ہوئے صحیفے کی مانند تھا وہ رات
شب قدر تھی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم نے اس رات کو
تلاش کرنے (یعنی اس کا تعین کرنے) کی کوشش کی تو ہم اس
میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے
اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(846) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ
عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي
بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابوبکر عاصم بن ابونجود - زید بن حبیش کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کسی استثناء کے بغیر یہ
اٹھایا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے اور اس کی ٹھکانہ یہ
ہے کہ اس سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں
اور شعاع (یعنی اس کی دھوپ میں تیز چمک) نہیں ہوتی ہے
وہ چمکنے والے تھاں کی مانند ہوتا ہے۔“

مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ وَآيَةُ ذَلِكَ طُلُوعُ الشَّمْسِ
صَبِيحَتَهَا بِغَيْرِ نُورٍ وَلَا شُعَاعٍ كَأَنَّهَا طُسْتُ تَرْقُرُقِ

(845) ☆☆ وقد اخرج البزار (1028)

عن عبد الله بن مسعود قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة القدر فقال: كنت اعلمتها ثم انفلتت مني فاطلوا بها في
بيقين او ثلاث يققين

(846) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (921) - وابن حبان (3690) - ومسلم (762) في صلاة المسافر
الترغيب في قيام رمضان - وابن خزيمة (2191) - والحميدي (375) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 312/4 - وعبد الله
(7700) - وقد تقدم

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن محمد - عبد اللہ ابن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اثنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(847) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُنْذِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجُويَيْرِ بْنِ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - منذر بن عبد اللہ (اور) جویر بن سعید کوئی - ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”صوم وصال کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور رات تک چپ رہنے کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

مَنْ رَوَايَت: لَا وَصَالَ فِي صَوْمٍ وَلَا صُمْتُ يَوْمَ لَيْلِي

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبید اللہ بن محمد بن محمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(848) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ سَحْنِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْوِصَالِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی بن ابراہیم مروزی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) فضل بن موسیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - عدی بن ثابت - ابو حازم - ابو شعناء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(849) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(847) أخرجه ابن أبي شيبة 83/3 في الصيام: باب ما قالوا في الوصال في الصيام من نهى عنه

(848) قد تقدم في (843)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ

مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيْهَا مِنَ الْمَسْجِدِ

حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”وہ نبی اکرم ﷺ کا سر دھو دیا کرتی تھیں، حالانکہ وہ حائضہ تھیں

کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ مسجد میں حائضہ

ہوتے پتھے، آپ ﷺ مسجد میں سے اپنا سر اُن کی طرف نکالتے

(کے حجرہ میں) نکال دیتے تھے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن

شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(850)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَظِلُّ صَائِمًا وَيَبِيتُ طَائِفًا فَإِذَا كَانَ فِي وَجْهِ

السَّحَرِ انْصَرَفَ إِلَى شُرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ لَهُ فَشَرِبَهَا

لَيْلَةَ أَبُو ذَرٍّ لَجُهِدَ لِحَقِّهِ وَطَلَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدْهَا فَذَهَبَ فَأَرْسَلَ إِلَى

أَزْوَاجِهِ وَأَكْثَرَ أَصْحَابِهِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ

يُطْعِمُنِي أَطْعِمَهُ اللَّهُ ثَلَاثًا فَنَظَرَ إِلَى عَنَزٍ حَافِلٍ

فَحَلَبَ وَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: علی بن اقمربیان کرتے ہیں

”نبی اکرم ﷺ (دن کے وقت) مسلسل روزہ رکھتے تھے

اور رات عبادت میں گزار دیتے تھے یہاں تک کہ سحری سے پہلے

پہلے آپ دودھ کے پاس تشریف لاتے تھے جو آپ ﷺ کے

لیے رکھا گیا ہوتا تھا (اور اسے نوش فرما لیتے تھے) ایک بار

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو شدید بھوک لگی تو انہوں نے

دودھ پی لیا، نبی اکرم ﷺ اس کو لینے کے لیے تشریف لائے

وہ آپ کو نہیں ملا، آپ نے اپنی ازواج اور کئی اصحاب کی طرف

پیغام بھیجا، لیکن آپ کو (کھانے یا پینے کے لیے) کچھ نہیں ملا

آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: جو مجھے کچھ کھلائے گا

تعالیٰ اسے کھلائے گا (راوی کہتے ہیں: انہوں نے ایک بکری

بکری دیکھی تو اس کا دودھ دوہ لیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کا

نوش فرمایا۔“

——***

(849) أخرجه أحمد 45/6- وابن أبي شيبة 340/2- وإسحاق بن راهويه (916)- ومسلم (298)- وأبو داود (261)-

في ”المجتبى“ 146/1- وفي ”الكبرى“ (266)- والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 186/1- وأبو عوانة 313/1

(850) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (295) في الصوم: باب فضل الصوم

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن قدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے
(851) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

”عاشورہ کے دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے ایک سال اُس سے پہلے والا اور ایک سال اُس کے بعد والا“۔

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
(852) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ سُرَّسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ لَحْطَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (بھنے ہوئے) خرگوش کو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تو انہوں نے اس کو کھانا شروع کیا، جو شخص اسے لے کر آیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم اس کو نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے عرض کی: نفلی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم نے نفلی روزہ) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟“

(851) إخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (294) في الصوم: باب فضل الصوم.

قلت: وأما صوم عاشوراء - فأخرجه مسلم (1162) في الصيام: باب استحباب الصيام الثلاثة أيام..... في حديث طويل من ماجه (1738)..... عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صيام يوم عاشوراء انى احتسب على الله ان يكفر السنة من قبله وأما صوم يوم عرفة فأخرج الترمذى (749) في الصيام: باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة - وابن ماجه (1730) في صيام: باب صيام يوم عرفة..... من حديث أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث طويل..... قال فيه:..... وسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم عرفة قال: يكفر السنة الماضية والباقية

(852) قد تقدم في (837)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن شرقی نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مضر - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(853) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوَاتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْإِرْنَبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا مَخَافَةٌ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ وَلَكِنْ سَأَتِيكُمْ بِرَجُلٍ شَهِدَ ذَلِكَ الْمَجْلِسَ فَبَعَثَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدِّثْهُمْ بِمَا شَهِدْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدِي أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوٹکیہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے
”ایک مرتبہ اُن سے خرگوش کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں صرف اس اندیشے کے تحت تمہیں اس حوالے سے حدیث بیان نہیں کروں گا کہ کبھی میں اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ کر دوں، لیکن میں اُس شخص تمہارے پاس بلوا دیتا ہوں جو اُس موقع پر موجود تھا پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: تم ان کے سامنے وہ حدیث بیان کرو جس موقع پر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دیکھتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر.....“ اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔

——***

ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابو علی حسین قاسم کاتب - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

(854) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ وَصَوْمِ الصَّمْتِ

امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - ابو حازم - ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال اور چپ کے صوم سے منع کیا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابراہیم بن عبد اللہ - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - ہلال بن یحییٰ بصری - یوسف بن خالد سستی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی - محمد بن عبد اللہ بن حکم - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن ابراہیم بن مسلم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت بدر بن ہشام بن خلف حضرمی - ابو کریم محمد بن علاء - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت حسن بن تدون فرغانی - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صفانی کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد - یحییٰ بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب کی تحریر میں پڑھی ہے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن ابراہیم جو ابن احوص کے نام سے معروف ہیں - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن حمید بن ابراہیم بن شماس سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے یہ روایت - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - عبد اللہ بن محمد بن سوہ - (اور) صالح بن محمد - ابراہیم بن محمد بلخی - (اور) احمد بن محمد - اسماعیل بن ابوکثیر ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت - بن جبلة - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) یہ روایت حسن بن زیاد (اور) ابو یوسف (اور) حمزہ زیات (اور) محمد بن حسن (اور) اسماعیل بن (اور) سعید بن صلت (اور) عبید اللہ بن موسیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ لینے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن قاسم بن جعفر - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صریح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابن مظفر کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس کی سند میں ابو حازم کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ یہ روایت محمد نے - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ - عدی بن ثابت کے حوالے سے

ابو شعثاء سے منقول ہے - حافظ ابن مظفر نے یہ روایت - ابو علی محمد بن ابوسعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ - عدی بن ثابت - ابو حازم - ابو شعثاء سے روایت کی ہے -

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابو حسین محمد بن احمد بن ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم علی بن حسن تنوخی سے اجازت کے طور پر۔ حسن علی بن محمد بن سعید رزازی کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت۔ حسن بن جبلة۔ سعید بن صلت کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابواسحاق جبار سے مصر میں ان کے سامنے یہ روایت پڑھ کر۔ ابومحمد عبدالرحمن بن عمر نحاس۔ ابوسعید بن حرابی۔ اسماعیل نسوی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

الفصل الثانی فیما لا باس بہ من القبلة والحجامة والجناية والصوم فی السفر
دوسری فصل: بوسہ لینے، چھپنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر کے دوران روزہ رکھنا

(855)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے۔ عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سَنَ رَوَايَت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَتِمُّ صَوْمَهُ

”(بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح (صادق) کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے جو احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی (بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا روزہ مکمل کرتے تھے۔“

.....

ابومحمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن منصور بن نصر صفانی۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابومقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی۔ احمد بن مصعب۔ فضل بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(856)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابراہیم بن مہاجر بجلی کوئی کے حوالے سے۔ بنو سواد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَبَّاحِرِ الْبَجَلِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَوَادٍ

متن روایت: خَرَجْتُ أُرِيدُ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ
بِالْقَادِسِيَّةِ وَذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا أَنَا بِرُفْقَةٍ
فِيهَا حَذِيفَةُ وَرُفْقَةُ أُخْبِرُنِي فِيهَا أَبُو مُوسَى
الْأَشْعَرِيُّ يُرِيدُ أَنْ مَكَّةَ قَالَ فَصَحِبْتُ حَذِيفَةَ فَلَمْ
يَزَلْ هُوَ وَأَصْحَابُهُ صِيَامًا وَلَمْ يَزَلْ أَبُو مُوسَى
وَأَصْحَابُهُ صِيَامًا وَلَمْ يَزَلْ حَذِيفَةُ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ
وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ وَكَانَ أَبُو مُوسَى يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ
وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ

”میں مکہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوا یہاں تک کہ
قادسیہ پہنچ گیا یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے وہاں مجھے
(اکٹھے سفر کرنے والے) لوگ ملے جن میں حضرت حذیفہؓ
بھی تھے ان کے علاوہ اور کچھ لوگ بھی ملے جن میں حضرت
ابوموسیٰ اشعریؓ بھی تھے یہ دونوں بھی مکہ جا رہے تھے
کہتے ہیں: میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ ہوا تو حضرت
حذیفہؓ اور ان کے ساتھیوں نے (سفر کے دوران) صوم
روزہ رکھا اور حضرت ابوموسیٰؓ اور ان کے ساتھیوں نے
مسلل روزہ رکھا حضرت حذیفہؓ ہمیشہ (وقت ہوجانے پر)
جلدی (یعنی ابتدائی وقت میں ہی) افطار کر لیتے اور سحری
سے (یعنی آخری وقت میں) کرتے جبکہ حضرت ابوموسیٰؓ
افطار تاخیر سے کرتے اور سحری جلدی کر لیتے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار ثم قال محمد وبقول حذيفة ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت حذیفہؓ سے
اختیار کرتے ہیں۔

حافظ ابن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن۔ عبد الرحمن بن عمر بن محمد
ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے۔

(857)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ

(856) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (285) فی الصیام: باب الصوم فی السفر والقطر.

☆☆ واخرج مسلم 771/2 فی الصیام: باب فضل السحور..... وتعجيل الفطر - وابو داود 315/2 فی الصیام

يستحب من تعجيل الفطر

قلنا: يا ام المؤمنين رجلا من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ' احدهما يعجل الافطار ويعجل الصلاة والاخر
الافطار ويؤخر الصلاة قالت: ايهما الذي يعجل الافطار ويعجل الصلاة قلنا: عبد الله بن مسعود قال: كذلك كان يصح
صلى الله عليه وسلم

(857) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 104/2 - وابن حبان (3487) - وابن ابی شیبہ 81/3 - والترمذی

الصوم: باب ما جاء فی العتیب یدرکہ الفجر وهو یرید الصوم - واحمد 289/6 - والبخاری (1926) فی الصیام

وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ جَمَاعٍ
غَيْرِ احْتِلَامٍ وَيُصَلِّي صَائِمًا

”(بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کرنے
کے لیے تشریف لے جاتے تو (غسل کرنے کی وجہ سے) آپ
کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے (یہ غسل) وظیفہ
زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہوتا تھا احتلام کی وجہ سے
نہیں، آپ نماز ادا کرتے اور آپ ﷺ نے روزہ بھی رکھا
ہوتا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بصری بخاری - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(858) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فَرَاتِ بْنِ
بِشْرِ عَنْ فَرَاتِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيِّ عَنْ قَيْسِ
عَوَّلَى أُمِّ سَلَمَةَ:

امام ابو حنیفہ نے - فرات بن ابوفرات - عبد الرحمن کوفی کے
حوالے سے - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام قیس کا یہ بیان نقل کیا
ہے:

متن روایت: أَنَّهَا احْتَجَمَتْ وَهِيَ صَائِمَةٌ

”انہوں (یعنی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کے
دوران کچھنے لگوائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - ابوبلال قاسم بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - احمد بن محمد - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(859) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ
قَيْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے

(858) اخرجہ ابن ابی شیبہ 310/2 (9335) فی الصیام: من رخص للصائم ان یحتجم - وعبد الرزاق (7542)

(859) اخرجہ ابن ابی شیبہ 53/3 فی الصیام: باب من رخص للصائم ان یحتجم - والترمذی فی ”العلل الكبير“ 366/1 - وابن ابی

حکم فی ”الاحاد والمثنائی“ (2750) - وابو یعلی (4210) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (954) - وابن ابی حاتم فی ”العلل“ (761)

وَسَلَّمَ اِحتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

تھے۔

...—...—...

بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم رازی - محمد بن عمر بن عرعرہ بن برند - امام محمد بن حسن واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد الرحمن بن عقدہ بصری اور علی بن عبد الرحمن بن مغیرہ بصری ان دونوں نے - سعید بن ابومرثد - یحییٰ بن ایوب - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابن شہاب زہری سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔راوی نے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابان بن ابوعمیش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپنے لگوانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کا خوش جوش مارے تو اس کو چھپنے لگوائے چاہیے کیونکہ یہ (یعنی نشہ دم بعض اوقات) اتنا بگڑ جاتا ہے کہ آدمی کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن علی بن اسماعیل - عمر بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن عمار - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - احمد بن علی بن اسماعیل - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(861) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْعَطُوفِ مِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: امام ابوحنیفہ نے - ابوعطوف منہال بن جراح شامی - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(860) اخرجہ الحسكفي في "مسند الامام" (208) - والدارقطني (2238) في الصيام: باب القبلة للصائم - (1011) - والطبراني في "الاوسط" (7886) - وابو يعلى (4225) - وابن ابى شيبة (9319) 308/2 من رخص للصائم يحتجم - والبيهقي في "السنن الكبرى" 268/4

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ (و) زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا اخْتَجَمَا وَهُمَا صَائِمَانِ
 ”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ نے روزے کی حالت میں کھینچنے لگوائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد بن عطار - محمد بن جارود - ابن حاسب کے حوالے سے امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی ہے

(862) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 ”بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دیدیتا ہے تو تم (سحری کرتے ہوئے) اس وقت تک کھاپی لو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا، کیونکہ وہ اس وقت اذان دیتا ہے جب نماز حلال ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بختری سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن حسن کرخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی ہے

(863) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
 ”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی اہلیہ محترمہ) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

(861) ☆☆قلت: وقد أخرج عبد الرزاق (7540) عن الزهري:

ان سعد بن ابی وقاص وعائشة رضي الله عنهما كانا لا يراان به به بأساً وكانا يحتجمان وهما صائمان وأخرج مالك موصولاً في الصيام: باب ما جاء في حجة الصائم (31) عن ابن شهاب عن سعد بن ابی وقاص وعبد الله بن عمر كانا يحتجمان وهما صائمان (862) أخرجه الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 137/1 - وابن حبان (3469) - والبخاري (617) في الاذان: باب اذان الأعمى اذا كان له من يخبره - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 380/1 - والبعوي في ”شرح السنة“ (433) - والشافعي في ”المسند“ 275/2 (863) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (288) - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 93/2 في الصيام: باب القبلة للصائم - ومسلم 778/2 في الصيام: باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة - وابن ماجه 537/1 في الصيام: باب القبلة للصائم

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عثمان بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حریر بن حریز بن مسیب لؤلؤی بلخی - یحییٰ بن اکثم - وہب بن جریر بن حازم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - خلف بن ہشام - ابو شہاب حناط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے - انہوں نے قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابواحمد بن یاسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محسن مروزی - فضل بن عبد الجبار - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن اشکاب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن مسعود - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح (بن) احمد - محمد بن اشکاب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی عامری - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن علی - انہوں نے اپنے دادا اسحاق بن ابراہیم بن علی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسن علی - ابوحسن احمد بن محمد بن موسیٰ ابوازی - حافظ ابوعباس احمد بن محمد بن عتقہ - حسین بن عبدالرحمن ازدی - عبدالعزیز بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوالعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ ابو حسین محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

(864) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي السَّوَارِ - قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الصَّوَابُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ - عَنْ أَبِي حَاضِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسوار (ابو محمد بخاری کہتے ہیں: درست لفظ ”ابوسوداء“ ہے) - ابوحاضر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قاحہ“ میں چھپنے لگوائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزہ رکھے ہوئے تھے۔“

مستن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِخْتَجَمَ بِالقَّاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر بن سامان خوارزمی - حماد بن قیس - محمد بن فضل ابن عطیہ جو بخارا میں رہائش پذیر رہے اور ان کا انتقال بھی وہیں ہوا ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر خوارزمی - محمد بن معاذ - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت فقیہ ابواسامہ زید بن یحییٰ - محمد بن مقاتل - ابومطیع (اور) صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حریر بن مسیب لؤلؤی - محمد بن شنی عنزی - ابوعاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن علی بلخی - احمد بن یزید بلخی - ابوعاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(864) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (207) - وابن حبان (3951) - وابو يعلى (2390) - ومسلم (1202) في الحج: باب حواز الحجامة للمحرم - والشافعي في "المسند" 319/1 - واحمد 221/1 - والحميدي (500) - والبخاري (1853) في جزاء الصيد: باب الحجامة للمحرم - وابو داود (1835) في المناسك: باب المحرم يحتجم

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد تمار - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن احمد ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر
 میں پڑھی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی اور احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - حسن بن حاجب - عبد اللہ بن
 احمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل - نصر بن عبد الملک کے
 حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقری کے
 حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد الرحیم بن عبد اللہ بن اسحاق سمنانی - اسماعیل بن قزوینی - حسن بن حسن بن علیہ کے حوالے سے
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - اسحاق بن عبد اللہ بن بزاز - ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ اور احمد بن زیاد بزاز - ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی فقیہ - ازہر بن مروان رقاشی - حارثہ بن بہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
 روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابو حاضر نے ابوسوار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوسوداء سے نقل کی ہے:

(ان میں سے ایک) ابن ابی رواد ہیں - جیسا کہ صالح بن احمد بن ابو مقاتل نے - یحییٰ بن سری - عبد المجید بن عبد العزیز

ابورواد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - ابوسوار - ابو حاضر کے حوالے سے - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبد اللہ بن یزید علی ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد نے۔ محمد بن عبد اللہ بن صباح۔ یوسف بن یونس۔ عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے

(ان میں سے ایک) عتاب بن محمد بن شاذب ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے۔ محمد بن عبد اللہ بن صباح۔ یوسف بن یونس۔ عتاب بن محمد بن شاذب۔ امام ابو حنیفہ۔ ابوسوار۔ ابو حاضر کے حوالے سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں کچھ لگوائے تھے۔

پھر ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: درست یہ ہے کہ (راوی کا نام) ابوسوداء ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو فضل بن عمر بن عثمان مروزی نے۔ سعید بن سلیمان۔ عباد بن عوام۔ ابوسوداء سلمی۔ ابو حاضر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم بالقاحۃ وهو محرم
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاحہ کے مقام پر احرام کی حالت میں کچھ لگوائے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ یحییٰ بن سری۔ یحییٰ بن عبد الحمید بن عبد العزیز۔ امام ابو حنیفہ۔ ابوسوداء۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی ہے:

انہ احتجم وهو صائم محرم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگوائے تھے آپ اس وقت روزہ دار اور محرم تھے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح۔ ابن مخلد۔ محمد بن عبد العزیز بن ابورجاء۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ ابوسرہ۔ مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن شاذان۔ یحییٰ ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(865)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن مسلم ہجری کے حوالے

سے۔ بنو سواہ بن عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَلِمَ الْهَجَرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوءَاءَ بْنِ عَامِرٍ

”میں حج کرنے کے لیے روانہ ہوا تو (راستے میں)

میں روایت: خَرَجْتُ حَاجًّا فَرَأَيْتُ حَذِيفَةَ وَآبَا

مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُفْقَةً
فَصَحِبْتُ حَذِيفَةَ فَلَمْ نَرَ إِلَّا هُمَا وَرُفَقَاؤُهُمَا
صَائِمِينَ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھا
میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ رفقاء سفر بھی تھے میں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہولیا تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں حضرت
اور ان کے رفقاء مکہ آنے تک مسلسل روزے رکھتے رہے
انہوں نے سفر کی وجہ سے روزے ترک نہیں کیے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ منذر بن محمد۔ حسن بن محمد۔ امام ابو یوسف (اور اس کے
عمر و کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت۔ شیخ ابو الفضل ابن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست۔
قاضی عمر بن حسن اشثانی۔ عبید بن کثیر تمار۔ یحییٰ بن حسن ابن فرات۔ ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے

قاضی اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة غير انه قال في آخره فكان
حذيفة يعجل الافطار ويؤخر السحور و كان ابو موسى الاشعري يؤخر الفطور ويعجل السحور
ثم قال محمد وبفعل حذيفة رضي الله عنه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (وقت ہونے پر) افطار جلدی کر لیتے تھے اور سحری کو تاخیر سے (اس کے آخری وقت میں) کرتے تھے
جبکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (وقت ہو جانے کے باوجود) افطار تاخیر سے کرتے تھے اور سحری جلدی کر لیتے تھے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے طریقہ عمل کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں یہ اضافہ نہیں ہے۔

(866)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ہشام بن عروہ کے حوالے سے
کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ

”حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سحری کے

(866) اخرجه الطحاوى في ”شرح معاني الآثار“ 69/2- واحمد 494/3- والطبراني في ”الكبير“ (2984)- والبيهقي (1175)- والنسائي في ”المجتبى“ 185/4- وفي ”الكبرى“ (2602)- وابن خزيمة (2153)- وابو داود (2403)- والحاكم في ”المستدرک“ 433/1- والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 243/4

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ
دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ
نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ اور سفیان سے روایت کی ہے انہوں نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے کہ حضرت
حمزہ (اسلمی بنی النخع نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

سفیان نے ایک مرتبہ یہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے کہ حضرت حمزہ (اسلمی بنی النخع نے نبی
اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

(867) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْأَعْمَشِ
بِإِسْنِ مُحَمَّدٍ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوفِيِّ عَنْ حَبِيبِ
بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
امام ابو حنیفہ نے - اعمش ابو محمد سلیمان بن مہران کوئی -
حبیب بن ابوثابت - عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوتا پھر
آپ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے پھر آپ کی اہلیہ سامنے آتیں
تو آپ ﷺ ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر (از سر نو وضو کیے
بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے“
متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَيَلْقَى
نِسْرًا مِنْ نِسَائِهِ فَيَقْبَلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي فَقَالَ لَهَا عُرْوَةُ
لَيْسَتْ غَيْرُكَ فَضَحِكَتْ

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ خاتون آپ کے
علاوہ کوئی اور نہیں ہوگی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن زید - محمد بن عاصم - ابویحییٰ حمانی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابویحییٰ حمانی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ اسی حدیث کی خاطر اعمش کے پاس گئے تھے۔

(868) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے

(867) اخرجه ابن ابی شیبہ 314/2 (9391) فی الصیام: باب من رخص فی القبلة للصائم - وابن حبان (3537) - ومالك 292/1
فی الصیام: باب ما جاء فی الرخصة فی القبلة للصائم - ومن طریق مالك اخرجه الشافعی فی "المسند" 256/1 - والبخاری (1928)
فی الصوم: باب القبلة للصائم - والبيهقی فی "السنن الكبرى" 233/4 (868) قد تقدم فی (863)

عَلَاَقَةٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

مَتْنُ رَوَايَتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم ﷺ ان کا بوسہ لے لیتے تھے“ آپ ﷺ روزہ دار ہوتے تھے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن محمد - سعید بن محمد بن عبد الرحمن - شعیب بن لیث بن سعد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن عیسیٰ قصار سے ”دمشق“ میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابو مقاتل - محمد بن معاویہ انماطی - داؤد بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) سدی اور بیان بن بشر نے یہ روایت عمرو بن میمون سے نقل کی ہے پھر انہوں نے ان سے روایت کے طرق بیان کیے ہیں۔

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(869) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقمہ - مسروق کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتِ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ فَقَالَتْ أَسْقُوا مَسْرُوقًا وَاکْثَرُوا حَلْوَاهُ قُلْتُ إِنِّي لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ صَوْمِ يَوْمِي إِلَّا خَوْفًا أَنْ يَكُونَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمٌ يَنْحَرُ فِيهِ النَّاسُ وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمٌ يُفْطِرُ فِيهِ النَّاسُ

”عرفہ کے دن“ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ہوا تو انہوں نے فرمایا: مسروق کو کچھ پلاؤ اور اس میں کھجور رکھنا میں نے کہا: میں نے آج صرف اس ڈر سے رکھا کہ کہیں آج قربانی کا دن نہ ہو تو انہوں نے فرمایا: اللہ! قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جس میں لوگ قربانی کرتے ہیں عید الفطر کا دن وہ ہوتا ہے جس دن لوگ عید الفطر کرتے ہیں۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - ابو یحییٰ جعفر بن ہاشم - عارم بن فضل - حماد بن زید سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ روایت عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے پھر انہوں نے یہ روایت

نے مسروق کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

(870) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَنْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمانے کے بعد ”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ ایک مرتبہ خود (روزے کی حالت میں) پچھنے لگوائے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی - محمد بن خنسم زاہد - ابوریعہ فہد بن عوف بصری - یزید بن زریج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی - یعقوب بن جراح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن ابوطیبہ جرجانی - عمران بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(871) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ بَرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ:

مَنْ رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبَاشِرُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی زوجہ محترمہ کے جسم کے ساتھ اپنا جسم مس کر لیتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - محمد بن یزید نیشاپوری - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن بسام بخاری - زکریا بن یحییٰ طویل - ابواحوص محمد بن حیان - محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے (870) قد تقدم فی (859)

(871) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 91/2 (3391) - وابن خزيمة 243/3 (1998) - والنسائی فی ”السنن الكبرى“ 208/2 (30069) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 229/4 (4718) - وابو داود (2382) فی الصيام: باب القبلة للصائم

سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(872) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُقْتَى فِي

مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا فَلَا يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَتْ

يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ

الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ مَاءٍ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ

يُصْبِحُ صَائِمًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ

وَقَالَ هِيَ أَعْلَمُ مِنِّي

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ان تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہ

نبوی میں یہ مسئلہ بیان کر رہے تھے جو شخص صبح صادق کے وقت

جنابت کی حالت میں ہو وہ اس دن کا روزہ ہرگز نہ رکھے۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مکرمے انہیں (یہ مسئلہ صحیح طور پر) معلوم نہیں ہے میں نے

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تحریر

لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے غسل جنابت (کے

بعد) پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کیا تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دن روزہ بھی رکھا تھا۔

جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی

انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور وہ بولے تو سیدہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن

محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کی نماز کے

لیے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) فجر کے لیے

(873) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ أَوْ إِلَى الْفَجْرِ

(872) قد تقدم فی (857) نحوه

(873) قد تقدم فی (857)

(876) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ مَنْ وَجْهَهَا وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اُن کے چہرے بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب عبد القادر بن محمد بن یوسف - ابو محمد حسن بن علی بن ابی حمزہ - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن مکرم شاہد - حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن بن علی بن ابی حمزہ کے حوالے سے روایت کی ہے

(877) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک (بزرگ) شخص - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابیہری - حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(878) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم بن حبیب صیرفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ رمضان کی دو راتیں گزرتے کے بعد

(876) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (213) - و ابو یعلیٰ (4428) - و مالک (14) فی الصیام: باب ما جاء فی الرحا والقبلة - و الشافعی فی ”الام“ 98/2 - و فی ”المسند“ 104 - و البخاری (1928) فی الصوم: باب القبلة للصائم - و البیہقی فی ”الکبری“ 233/4 فی الصیام: باب اباحة القبلة - و البغوی فی ”شرح السنة“ (1750) باب قبلة الصائم (877) قد تقدم

(878) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (215) - و ابن حبان (3559) - و ابن ابی شیبہ (2033) - و ابن ابی شیبہ (1119) - و النسائی 182/4 فی الصیام: باب فضل الافطار فی السفر علی الصیام - و الطحاوی فی ”شرح سنن“ 68/2 - و البخاری (2890) فی الجهاد: باب فضل الخدمة فی الغزو

سَلَّمَ لِلَّيْلَتَيْنِ خَلَّتَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ
 لِي مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى آتَى قَدِيدًا فَشَكَا إِلَيْهِ النَّاسُ
 مِنَ الْجُهْدِ فَأَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى آتَى مَكَّةَ

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے آپ ﷺ نے
 روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ ”قدید“ کے مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں
 نے آپ کی خدمت میں مشکل پیش آنے کی شکایت کی تو آپ
 نے روزہ ختم کر دیا پھر آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ تشریف
 لانے تک کوئی روزہ نہیں رکھا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ہارون بن ہشام کسائی بخاری - احمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح بلخی - حسن بن مسہر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں
 دیکھی ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری - اسماعیل بن توبہ قزوینی - حسین بن حسن عوفی کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے
 بیان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن صباح - علی بن ابو مقاتل - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبد اللہ بن زکریا - عبد الوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن عبد اللہ بن صباح - علی بن ابو مقاتل - امام محمد بن
 حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبد اللہ بن زکریا - عبد الوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ ابو حسین محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث - احمد بن جناب حمیری - مکی بن

ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن قاسم عصار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے

شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین علی بن حسین بن علی بن قریش - ابوحسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن صلت ابو ازی - ابو عباس احمد بن

محمد بن سعید بن عقدہ - محمود بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم احمد بن عمر - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن شلاح - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن یحییٰ بن مسند -

ابراہیم بن عبد اللہ - خالد عبدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي ابوطاہر انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر - ابوقاسم عبید اللہ بن احمد بن

عثمان - ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابو داؤد - احمد بن جناب حمیری - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

(879) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حَبِيبِ الصَّبْرِ فِي عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ وَجْهِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ بن صباح - تمیم بن عبد اللہ (اور) - جعفر بن عبدوس قاضی -

دونوں نے - علی بن ابو مقاتل - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے

وہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - صالح بن احمد کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن نہار بن عمار تیمی - اسماعیل بن توبہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام محمد بن حسن اور نصر بن محمد نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد بن سلیمان (اور) محمد بن جعفر بن مہلب ان دونوں نے - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(880) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ

مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ يُطْعَمُ عَنْهُ وَلَا يَصُومُ

امام ابو حنیفہ نے - ابوصباح موسیٰ بن ابوکثیر - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں ان پر مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ لازم ہوگا“

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد بوڑھا، عمر رسیدہ شخص ہے اُس کی طرف سے کھانا کھلادیا جائے گا وہ روزہ نہیں رکھے گا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(881) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

سَلِيمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمَلَاثِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو عبد اللہ مسلم بن کیسان ملائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی (سفر کے دوران) روزے رکھے۔“

مَتْنُ رَوَايَةٍ: قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ عَنْهُ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عمران بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن - حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یحییٰ زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المدينة الى مكة في رمضان فصام حتى انتهى الى بعض الطريق فشكا الناس اليه الجهد فافطر فلم يزل مفطراً حتى اتى مكة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ راستے میں تھے جگہ پہنچے تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا اور پھر مکہ پہنچنے تک آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مانند روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے:

(ان میں سے ایک) حمزہ بن حبیب ہیں جیسا کہ - احمد بن محمد بن سعید نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

(ان میں سے ایک) امام زفر ہیں جیسا کہ - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جیسا کہ - محمد بن حسن بزاز نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حماد بن ابو حنیفہ ہیں جیسا کہ - محمد بن ریح (اور) احمد بن محمد بن سہل ان دونوں نے - صالح بن محمد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں جیسا کہ - حماد بن احمد مروزی نے - ولید بن حماد - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) محمد بن حسن بن فرات ہیں جیسا کہ - محمد بن رضوان نے - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں جیسا کہ - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں، جیسا کہ۔ احمد بن محمد نے۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا۔ انہوں نے اپنے والد سعید بن جہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔
(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں، جیسا کہ۔ احمد بن محمد نے۔ منذر بن محمد۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن مسروق ہیں، جیسا کہ۔ محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری نے۔ علی بن سعید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سابق ہیں، جیسا کہ۔ احمد بن محمد۔ جعفر بن محمد بن موسیٰ۔ ابوفروہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبید اللہ بن موسیٰ ہیں، جیسا کہ۔ احمد بن محمد نے۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو مقاتل ہیں، جیسا کہ۔ صالح بن منصور بن نصر صغانی نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد ہروی۔ عثمان بن سعید۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتى اذا كان في بعض الطريق شكوا اليه المسلمون الجهد فدعا بماء فافطر وفطر المسلمون
یہاں تک کہ راستے میں کسی جگہ پر مسلمانوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو آپ نے پانی منگوا کر روزہ ختم
کرایا تو مسلمانوں نے بھی روزہ ختم کر دیا۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور حسن نے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد بن حنیس۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن
زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے دوسری روایت کے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں۔ عبد الرحمن بن عبد الصمد۔ شعیب بن اسحاق۔ انہوں نے اپنے دادا
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو علی محمد بن سعید حرانی سے ”رقۃ“ میں۔ ابوفروہ یزید بن محمد بن سنان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے۔ سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی صیرفی - ابویونس ادریس بن ابراہیم مقانعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اثنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسن بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد - سابق - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج فی رمضان فصام وصام المسلمون فشکا الیہ الناس

فی بعض الطريق فافطر حتی اتی مکة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا راستے میں کسی جگہ کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے روزہ ختم کر دیا اور مکہ آنے تک (آپ نے روزہ نہیں رکھا)۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن ابراہیم بن عمر برکی - ابوقاسم ابراہیم بن احمد حرثی - ابویعقوب اسحاق بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعید محمد بن میسر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

(882) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فُرَاتٍ عَنْ

سلمة بن النخعي عن غلام قيس كما یہ بیان نقل کیا ہے:

قَيْسٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ”انہوں (یعنی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کی حالت

مَتْنِ رَوَايَتِ: أَنَّهَا اخْتَجَمَتْ وَهِيَ صَائِمَةٌ

میں بچھنے لگوائے تھے“۔

.....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بھائیوں عبد اللہ (اور) ابوقاسم نے دونوں احمد بن محمد کے صاحبزادے ہیں ان دونوں نے - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن خنيس - محمد بن شجاع - حسن بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيمَا يُوجِبُ الْقَضَاءُ

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

(883) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَأَصْحَابُهُ فِي يَوْمٍ غَيِمٍ ظَنُّوا أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ
فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا
تَعَرَّضْنَا الْجَنَفَ نَتَمُّ هَذَا الْيَوْمَ ثُمَّ نَقَضِي يَوْمًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) ایک ابراہم آلود دن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
ان کے ساتھیوں نے افطاری کر لی وہ یہ سمجھے کہ سورج غروب ہو
چکا ہے لیکن (پھر بادل ہٹ گیا) تو سورج نکل آیا تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نافرمانی کی نیت نہیں کی تھی، ہم اس دن
(کے روزے) کو مکمل کریں گے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا
کر لیں گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ايما
رجل افطر في شهر رمضان في سفر او حائض افطرت ثم طهرت في بعض النهار او قدم
المسافر في بعض النهار الى مصره اتم ما بقى من يومه ولم ياكل ولم يشرب وقضى يوماً مكانه
وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسان شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جو شخص سفر کے دوران رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھے یا حیض والی عورت نے
روزہ نہ رکھا ہوا ہو اور دن میں کسی وقت وہ پاک ہو جائے یا کوئی مسافر دن میں کسی وقت اپنے شہر واپس آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ
اس دن کے بقیہ حصے میں کچھ نہ کھائے پئے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کر لے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(884) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ
مُتَابِعَيْنِ أَنَّهُ لَا تَصُومُ حَتَّى تَيَاسَ مِنْ حَيْضِهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسی خاتون جس کے ذمہ دو ماہ یکمسل روزے لازم
ہوں وہ (اُن) روزوں کو اس وقت تک نہیں رکھے گی جب تک
وہ حیض سے مایوس نہیں ہو جاتی۔“

(883) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (286) فی الصیام: باب الصوم فی السفر والفطر - وفی ”الموطأ“

128 (366) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 217/4 فی الصیام: باب من اکل وهو یری ان الشمس قد غربت - وقد تقدم

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن احمد بزار - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موکی اسدی - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(885) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَمَضَّمُ أَوْ يَسْتَنَشِقُ

وَهُوَ صَائِمٌ فَيَسْبِقُهُ الْمَاءُ فَيَدْخُلُ حَلَقَهُ قَالَ يُتِمُّ

صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص روزے کی حالت میں کلی کرے اور پھر اس کے ارادے کے بغیر پانی اس کے حلق تک پہنچ جائے تو وہ اس روزے کو مکمل کرے گا اور پھر (بعد میں) اس کی قضا کر لے گا۔“

...—...—...

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا كان

ذاکراً للصومہ فان کان ناسياً فلا شیء علیہ وهو قول ابی حنیفۃ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر آدمی کو اس کا روزہ یاد ہو لیکن اگر اسے یاد نہ ہو تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(886) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَيِّ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا

أَنْ يَكُونَ تَعَمُّدُهُ فَيَتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس شخص پر قضا لازم نہیں ہوگی البتہ اگر اس شخص نے جان بوجھ کر قے کی ہو تو وہ اس دن کا روزہ مکمل کرے گا اور (بعد میں) اس کی قضا کر لے گا۔“

...—...—...

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر

(885) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (291) فی الصیام: باب ما ینقض الصوم - وعبد الرزاق (7380) فی الصیام: باب الرجل یتمضمض ویستنشق صائماً فیدخل الماء جوفہ

(886) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (292) فی الصیام: باب ما ینقض الصوم - وابن ابی شیبۃ 38/3 فی الصیام: باب ما جاء فی الصائم یتقیأ أو یدأہ القی

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

الفصل الرابع فیما یوجب الکفارة

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

(887) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عن عطاء بن ابی

رباح عن سعید بن المسیب رحمہ اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَامَعْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تُحَرِّرَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَعَلَى أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَى أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأَمَرَ لَهُ بِخُمُسَةِ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِذْهَبْ فَتَصَدَّقْ عَلَى سِتِينَ مِسْكِينًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي وَلَا مِنْ عِيَالِي فَقَالَ لَهُ إِذْهَبْ فَكُلْ وَاطْعِمْ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم کوئی گردن (یعنی غلام یا کنیز) آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے پندرہ صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم جاؤ! (اور یہ کھجوریں) ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کر دو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! پورے شہر میں مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ! ان کا محتاج اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور خود بھی کھاؤ اور (اپنے گھر والوں کو بھی یہ کھجوریں) کھلاؤ!“

(887) ☆☆ اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 60/2 - وابن حبان (3523) - ومالك فی "الموطأ" 296/1 فی الصيام: باب

کفارة من افطر فی رمضان - والشافعی 260/1 - وعبد الرزاق (7457)

عن ابی ہریرۃ ان رجلاً افطر فی رمضان فأمرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفر بعق رقبة او صیام شهرین او اطعام سنین مسکیناً قال: لا اجد فأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق تمر فقال: خذ هذا فتصدق به فقال: یا رسول اللہ! ما اجد احداً احوج منی لمضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابه ثم قال: کله!

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) ابو یوسف، عبد اللہ بن زبیر، حسن بن زیاد، اسد بن عمرو، ایوب بن ہانی، حماد بن ابوحنیفہ، سعید بن سوید نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن ابراہیم بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(888) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ وَيَقْضِي مَا أَفْطَرَ وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِمَا اسْتَطَاعَ وَلَوْ عَلِمَ بِهِ الْإِمَامُ عَزَّاهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ محبت کر لے تو وہ اس دن کے روزے کو مکمل کرے گا اس نے محبت توڑا ہے اس کی قضا کرے گا اور جہاں تک ہو سکے گا قربہ نوافل صدقہ خیرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اگر حاکم وقت کو اس کا پتہ چل جائے تو وہ اس کو سزا دے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ونرى

ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين

مسكيناً لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير وهو قول ابى حنيفة رحمه

ورضى عنا به

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(888) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (293) فی الصیام: باب ما ينقض الصوم - وعبد الرزاق (71)

الصیام: باب من يبطل الصیام ومن يأكل فی رمضان متعمداً - وابن ابی شیبہ کما فی فتح الباری 162/4

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کفارے میں ایک غلام آزاد کرنا لازم ہوگا، اگر اس کی گنجائش نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے لازم ہوں گے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجور یا جو کا ایک صاع دینا ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

الفصل الخامس في النذور

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

(889) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا“ جب میں نے اسلام قبول کر لیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو!“۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر حریمی - مروان بن معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے

(889) أخرجه السيد مرتضى الزبيدي في "عقود الجواهر المنقية" 1/197 باب الاعتكاف - وابن حبان (4379) - والدارمي

183/2 - والبخاري (2042) في الاعتكاف: باب من لم ير عليها إذا اعتكف صوماً - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/133

الْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْحَجِّ

آٹھواں باب: حج کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى ثَلَاثَةِ فُصُولٍ

یہ تین فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَمَكَّةَ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي التَّلْبِيَةِ وَسَائِرِ أَفْعَالِ الْحَجِّ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مَا هُوَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ وَفِيمَا لَيْسَ مِنْهَا وَفِي الْأَجْرِيَةِ

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال کا بیان

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان

الفصل الأول فی فضائل الحج والعمرة ومكة

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

(890) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: حَجُّ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن خزیمہ، جو یزید بن سنان کے بھانجے ہیں - محمد بن عمرو رومی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(891) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ قُطَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ

امام ابو حنیفہ نے - سالم افطس کا یہ قول نقل کیا ہے: "جو بھی نبی علیہ السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر نکلے وہ خانہ کعبہ کے پاس آگئے تاکہ یہاں اپنے پروردگار کی عبادت کریں اس (خانہ کعبہ) کے ارد گرد تین سو انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں۔"

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(892) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَائِبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: سَأَلْتُ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کا یہ قول نقل کیا ہے: "حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قبریں مسجد حرام میں ہیں۔"

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(3700) - واحمد 229/1 - والبخاری (1782) فی العمرة: باب عمرة فی رمضان - ومسلم (1256) فی باب فضل العمرة فی رمضان - وابن ماجه (2993) فی المناسک: باب العمرة فی رمضان - والطبرانی فی "الکبیر" (11299)

اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (266) فی الجنائز: باب غسل الشہید - وقد تقدم

اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (267) فی الجنائز: باب غسل الشہید

احمد بن حنبل نے یہ روایت - امام محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(893) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ بَلَّغْنَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ لَهُمَا عَيْنَانِ وَلِسَانَانِ وَشَفَتَانِ يَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کو اٹھائے گا تو ان دونوں کی آنکھیں زبان اور ہونٹ ہوں گے۔ یہ دونوں اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے جس نے ان دونوں (کے آداب کو) پوری طرح ادا کیا تھا۔“

——***

حافظ ابو عباس احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابو عوام سعدی نے - اپنے والد محمد بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن احمد بن حماد - احمد بن قاسم - اسحاق ازرق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
عبد اللہ بن ابو عوام فرماتے ہیں: یہی روایت یعقوب بن اسحاق نے بھی اپنے والد - یحییٰ بن سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(894) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

مَالِكٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: خَرَجْنَا نُرِيدُ الْحَجَّ فَرَأَيْنَا أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَهْلَ الْقَوْمِ قُلْنَا مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ قَالَ فَأَيْنَ تَوُمُونَ قُلْنَا الْبَيْتَ الْعَمِيقَ قَالَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَشْخَصَكُمْ غَيْرُهُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا وَاخْلَصَ وَقَضَى نُسْكَهُ فَلَيْسَتْ أَنْفِ الْعَمَلِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن مالک ہمدانی کے حوالے سے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:
”ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے“ ربذہ کے مقام پر ہماری حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا، انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا پھر ہم نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: دور کی بستی سے، انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے جواب دیا: بیت عتیق (یعنی خانہ کعبہ)۔ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا: ایسا ہی ہے، انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے:

”جو شخص حج کے لیے نکلے اور اُس کا مقصد صرف اللہ کے لیے (یعنی حج کرنا) ہی ہو اور وہ شخص اپنے مناسک ادا کرے“

(293) اخرج محمد بن عبد الله الأزرقى فى "اخبار مكة" 324 عن ابن عباس نحوه

(894) اخرج محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (332) فى الحج: باب القرآن وفضل الاحرام

کو چاہیے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی ہوگی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد ہروی - قاضی ابوسلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

895) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَجُوزٍ مِنَ الْعَتِيكِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمن - عتیک (قبیلے سے تعلق رکھنے والی) ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”سن روایت: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامِ تَشْرِيقٍ“

”سال بھر میں جس وقت بھی تم عمرہ کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ پانچ دنوں کا حکم مختلف ہے عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق (کے تین دن)۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

896) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ طَاةٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حجاج بن ارطاة - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

895) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (343) في الحج: باب العمرة في أشهر الحج وغيرها - والبيهقي في "السنن الكبرى" 346/4 في الحج: باب العمرة في أشهر الحج - وابن أبي شيبة 126/3 في المناسك: باب في العمرة: من قال: في كل شهر من قال متى شئت - والعثماني في "أعلاء السنن" 490/10

896) أخرجه أحمد 229/1 - والبخاري (1782) - ومسلم (1256) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 130/4 - وابن حبان (3700) - والطبراني في "الكبير" (11322)

متن روایت: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن سلامہ - محمد بن خزيمة مصری - محمد بن عمرو رومی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

——***

(897) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ

مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبَرْنَا عَنْ عُمَرَةَ

هَذِهِ لِسَنِينَا خَاصَّةً أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل

ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر

کے احرام کو) عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم دیا تو حضرت سر قہ

مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں

اس عمرہ کے بارے میں بتائیے کہ یہ حکم اس سال کے

مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔“

——***

بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نسفی - حم بن نوح - سعد بن سعید خلعی - ابو نصیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن حمزہ نیشاپوری - محمد بن حکیم طالقانی - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - فاطمہ بنت حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ میں پڑھی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے - اپنے بھائی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(897) اخبرنا ابن حبان (3791) - واحمد 217/3 - والشافعی فی ”المسند“ 373/1 - والحمیدی (1293) - والبخاری

فی الحج: باب من اهل فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ومسلم (1216) فی الحج: باب

الاحرام - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 41/5

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں ہے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
 انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ سعدی اور محمد بن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 (898) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ أُجُورِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَهَا فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نوح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے تو وہ آگ کھاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ”حرم“ قرار دیا ہے تو اس کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبد اللہ بن عبید الرحمن - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابو یوسف، عبد العزیز بن خالد، سعید بن مسلمہ، شجاع بن ولید اور زفر رحمہ اللہ علیہم اجمعین نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
 انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
 (899) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(898) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (372) في الحج: باب بيع بيوت مكة وأجرها - والدار قطنی 57/3 (224)

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اے اہل مکہ! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں لوگوں کے بال تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں اور تم لوگوں نے تیل لگا ہوا ہے (یعنی بال سنوارے ہوئے ہیں) جب تم (ذوالحجہ کا) پہلی کا چاند دیکھو تو تم تلبیہ پڑھنا شروع کر دو اور احرام باندھ لو۔“

——***

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں:

”ان سے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کی گئی اگر اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہی جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو کیونکہ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کے احرام کے احکام ختم ہو جائیں گے۔“

——***

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

(901) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(900) اخرجہ ابن ابی شیبہ فی الحج: فی المحرم يموت ایغطى رأسه

☆☆ قلت: وقد اخرج الطبرانی فی ”الکبیر“ (11436) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 3/394 - والدارقطنی فی ”السنن“ 1/330

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمروا وجوه موتاكم ولا تشبهوا باليهود

(901) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (222)

☆☆ قلت: وقد اخرج الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (603) - وابن ماجه (2883) - واحمد 1/214 - والبیہقی فی ”الکبریٰ“ 4/340

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اراد الحج فليتعجل فإنه قد يمرض المريض

الفضالة وتعرض الحاجة

لَهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْت: مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

کرتے ہیں:

”جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے جلدی (حج) کر لینا

چاہیے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن احمد بن عمرو راق - عثمان بن ابوشیبہ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(902) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

بِرَاهِيمَ عَنْ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ:

مَنْ رَوَيْت: أَقْبَلْتُ مِنَ الْجَزِيرَةِ حَاجًّا قَارِنًا

لَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ

وَمِمَّا مَنِخَانَ بِالْعَذِيبِ فَسَمِعَانِي أَقُولُ لَبَّيْكَ

عُمْرَةً وَحَجَّةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا هَذَا أَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهِ

وَقَالَ الْآخَرُ هَذَا أَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَضَيْتُ

حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ نُسُكِي وَمَرَرْتُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ رَجُلًا

بَعِيدَ الشُّقَّةِ قَاضِيَ الدَّارِ أَذِنَ اللَّهُ تَعَالَى لِي فِي هَذَا

رُوحِهِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجْمَعَ عُمْرَةً إِلَى حَجَّةٍ فَأَهْلَلْتُ

بِمَا جَمِيعًا وَلَمْ أَشْعُرْ فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ

وَزَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ فَسَمِعَانِي أَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ

عُمْرَةً مَعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا هَذَا أَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهِ وَقَالَ

الْآخَرُ هَذَا أَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَصَنَعْتُ مَاذَا

لَمْ مَضَيْتُ فَطَفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِي وَسَعَيْتُ سَعْيًا

عُمَرَتِي ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ لِحَجَّتِي ثُمَّ

لَبَّيْتُ حَرَامًا أَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ حَتَّى

(902) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (320) - والحصكفي في "مسند الامام" (255) - وابن حبان

(392) - واحمد 25/1 - وابن ماجه (2970) في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة - والبيهقي في "السنن الكبرى" 16/5 - وابو

يوسف (1799) في المناسك: باب الاقران - والنسائي 146/5 - وابن خزيمة (3069)

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حبیب بن معبد بیان کرتے ہیں:

”میں ”جزیرہ“ سے ”حج قرآن“ کرنے کے لیے روانہ

ہوا، میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے

ہوا، ان دونوں نے ”عذیب“ کے مقام پر اپنے جانوروں کو بٹھایا

ہوا تھا، ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں عمرہ اور حج

کرنے کے لیے حاضر ہوں، تو ان میں سے ایک نے دوسرے

سے کہا: یہ اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے، دوسرے نے کہا: یہ

فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے، حبیب بن معبد کہتے

ہیں: میں نے اپنا سفر جاری رکھا، یہاں تک کہ میں نے مناسک

حج ادا کر لیے، میرا گزر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے

ہوا، میں نے انہیں بتایا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میں دور دراز

کے علاقے کا رہنے والا شخص ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع

دیا (کہ میں حج کے لیے آؤں) تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں حج

کے ساتھ عمرے کو بھی شامل کر لوں، تو میں نے ان دونوں کا ایک

ساتھ احرام باندھ لیا، مجھے (اس سے متعلق احکام کا) پتہ نہیں

تھا، میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے

ہوا، تو ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ ایک

قَضَيْتُ نُسُكِي قَالَ عُمَرُ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں تو ان دونوں میں سے ایک نے
کہا: یہ شخص اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے جبکہ دوسرے نے
کہا: یہ شخص فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب
دیا: میں آیا پہلے میں نے اپنے عمرے کا طواف کیا اپنے عمرے
کی سعی کی پھر میں نے حج کے لیے ایسا ہی کیا پھر میں احرام کی
حالت میں برقرار رہا میں نے وہ تمام کام کیے جو حاجی کرتے
ہیں یہاں تک کہ میں نے تمام مناسک حج ادا کیے تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تشریف
رہنمائی کی گئی۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق سمسار بخاری - حسین بن منصور - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
منصور بن دینار سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی - اسحاق بن ابراہیم عقیسی - قاسم بن حکم - منصور بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
کی ہے انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔
انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون بلخی - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے دوسرے
کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال الصبي بن معبد كنت حديث عهد بالنصرانية فاسلمت فقدمت الكوفة اريد الحج فوجدت
سلمان بن ربيعة وزيد بن صوحان يريدان الحج في زمن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما فاحل
سلمان وزيد بالحج وحده واهل الصبي بالحج والعمرة فقالا ويحك تتمتع وقد نهى عن التمتع
والله لانت اضل من بعيرك قال فقلت نقدم على عمر وتقدمون فلما قدم الصبي مكة طاف
بالبیت وسعی بین الصفا والمروة لعمرته ثم رجع حراماً لم يحل من شيء ثم طاف بالبیت وسعی
الصفا والمروة لحجته ثم اقام حراماً لم يحل منه حتى اتى عرفات وفرغ من حجته فلما كان
يوم النحر حل واهرق دماً لمتعته فلما صدروا من حجهم مروا بعمر بن الخطاب رضي الله عنه
زيد بن صوحان يا امير المؤمنين انك نهيت عن المتعة وان الصبي بن معبد قد تمتع فقال صعب
ماذا يا صبي فقال اهللت يا امير المؤمنين بالحج والعمرة فلما قدمت مكة طفت بالبیت
وسعيت بين الصفا والمروة لعمرتي ثم رجعت حراماً ولم احل منه بشيء ثم طفت وسعيت

الصفاء والمروة لحجتي ثم اقامت حراماً حتى كان يوم النحر فاهرق دماً لتمتعى ثم احللت قال
فضرب عمر علي ظهره وقال هديت لسنة نبيك

صہی بن معبد بیان کرتے ہیں میں پہلے عیسائی تھا پھر میں نے اسلام قبول کر لیا میں کوفہ آیا میں حج پر جا رہا تھا میں نے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کو پایا۔ یہ دونوں بھی حج پر جا رہے تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے۔ سلمان اور زید صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے جبکہ صہی حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ سلمان اور زید نے صہی سے کہا: تمہارا استیئناس ہو کیا تم تمتع کرنا چاہتے ہو حالانکہ تمتع سے منع کر دیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! تم اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہو۔ صہی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا رہے ہیں اور تم بھی جا رہے ہو۔ جب صہی مکہ آئے تو انہوں نے اپنے عمرے کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا صفا و مروہ کی سعی کی لیکن انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ پھر انہوں نے اپنے حج کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور احرام کی حالت میں رہے۔ انہوں نے اسے نہیں کھولا یہاں تک کہ وہ عرفات آئے اور انہوں نے حج سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کے دن قربانی کرنے کے بعد احرام کھولا۔ جب وہ اپنے حج سے فارغ ہو گئے تو ان کا گزر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا۔ تو زید بن صوحان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے حج تمتع سے منع کیا جبکہ صہی نے حج تمتع کیلئے ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے صہی! تم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھا پھر میں مکہ آیا تو میں نے اپنے عمرے کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر میں نے احرام نہیں کھولا پھر میں نے اپنے حج کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر میں احرام کی حالت میں رہا جہاں تک کہ میں نے قربانی کے دن قربانی کرنے کے بعد اپنا احرام کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی کمر پر ہاتھ مارا اور بولے: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر محمد بن محمد بن سلام فقیہ - موسیٰ بن ابونصر - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(903) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
نَبِيحٍ مِنْ بَنِي رَبِيعَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْحَاقَ
قُرَشِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - بنو ربیعہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ - مخلویہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسحاق قرشی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(903) أخرجه الحنفی فی "مسند الامام" (233)

☆ قلت: وقد أخرج ابن ماجه 2889 - والطیالسی (2519) - وعبدالرزاق (8800) - والحمیدی (1004)

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع كما ولدته امه

قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَهُ وَلَمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُ

”حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور محرم گزرنے تک حاجی جس کے لیے دعائے مغفرت کرے (اُس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے)۔“

إِلَى انْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری (اور) قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبد اللہ بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(904) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نوح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: اکرم مُؤَلِّمُ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَكَّةُ حَرَامٌ لَا تَبَاعُ رَبُّوْعَتُهَا لَا تُؤْجَرُ

اور یہاں کے گھروں کا کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح - عمار بن خالد - اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - حمید بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ لاتباع الارض ولا باس بالبناء

(904) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (373) في الحج: باب بيع بيوت مكة واجرها - والحاكم في "المستدرک"

53/2 - والدارقطني 57/3 في البيوع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا البتہ عمارت کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(905) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نوح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا“

متن روایت: مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(906) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - قیس بن مسلم - طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حج کا سب سے زیاد فضیلت والا کام ”عج“

اور ”حج“ ہیں“

(شاید راوی نے یہ وضاحت کی ہے: ”عج“ سے مراد بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے جبکہ ”حج“ سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا) (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: قربانی کے جانور کا) خون بہانا ہے۔

متن روایت: أَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالْحَجُّ فَاَمَّا الْعَجُّ فَالْعَجِجُ بِالتَّلْبِيَةِ وَأَمَّا التَّحُّ فَتَحُّ الْبَدَنِ أَوْ قَالَ فَتَحُّ لَدَمٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اور صالح بن محمد اسدی - اور ابراہیم بن مفضل - ان سے - ابو ہشام رفاعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - حسین بن عبدالاول نخعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - یعقوب بن حمید - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبدالرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سری بن عصام بخاری - عبداللہ بن عبدالرحمن - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے ”مسند“ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ بعض حضرات نے اس کو ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابو جمہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے یحییٰ حسین نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) زفر ہیں - جیسا کہ زکریا بن یحییٰ اصفہانی نے - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں - جیسا کہ محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - حسن بن زیاد

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) محمد بن مسروق ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد۔ محمد بن عبد اللہ بن مسروق۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن ابو مقاتل۔ نجیح بن ابراہیم زہری۔ حسین بن عبد الاول۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یعقوب بن شیبہ۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابو عبد اللہ بن محمد۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو تمیلہ۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے
ابو عبد اللہ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي التَّلْبِيَةِ وَسَائِرِ أَفْعَالِ الْحَجِّ وَالْإِفْرَادِ وَالْمُتَعَةِ وَالْقِرَانِ

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال حج افراد حج تمتع اور حج قرآن کے احکام

(907)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لَبَّى حَيْثُ رَمَى الْجَمْرَةَ

رَبِّهِ تَحْتَهُ۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر اعمش بلخی۔ علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ یعقوب بن یوسف ضعی۔ ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے انہوں نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اردف الفضل بن العباس وكان غلاماً حسناً فجعل يلاحظ

(907) أخرجه الحصفكى في "مسند الامام" (253)۔ والبيهقى في "السنن الكبرى" 112/5 في الحج: باب التلبية يوم عرفة وقبله

بعده حتى يرمى جمرة العقبة۔ والنسائي في "الكبرى" 440/2 (4085)

النساء والنبي صلى الله عليه وآله وسلم يصرف وجهه فلبى حتى رمى جمرة العقبة
نبي اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا وہ خوبصورت نوجوان تھے وہ خواتین کی طرف دیکھنے لگے
تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اور پھر آپ جمرة عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔
انہوں نے ہی یہ روایت - حسن بن معروف بخاری - ہارون حمال - جنادہ بن سلم کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت
کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - سلیمان بن داؤد بن سعید ہروی - احمد بن یعقوب - عتاب بن محمد بن شاذب کے حوالے سے بھی
امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے ہی یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی
امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے ہی یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت
کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں دوسرے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):
انه اردف الفضل ”نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا“
(حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت) احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت
کی ہے
انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - صالح بن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد الواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے
والد کے حوالے سے - نوح جامع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن حمید بن شماس سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر
میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
حسین بن خروجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست -
قاضی عمر اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(908) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روايت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(908) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (337) في الحج: باب متى يقطع التلبية - وابو يوسف في ”الآثار“ 98 -
ابن شيبه (14006) في الحج: باب في المحرم المعتمر متى يقطع التلبية

متن روایت: يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ بِالْعُمْرَةِ التَّلْبِيَةَ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ الْمُحْرِمُ بِالْحَجِّ إِذَا رَمَى أَوَّلَ حِصَاةٍ مِنْ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ

”عمرہ کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا اُس وقت موقوف کرے گا جب وہ ”حجر اسود“ کا استلام کر لے گا جبکہ حج کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا اُس وقت موقوف کرے گا جب وہ ”حجرہ عقبہ“ کو پہلی کنکری مارے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(909) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضي الله عنه فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

”حج میں شرط عائد کرنے والے شخص کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(910) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر سے حجر تک استلام کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - داؤد بن رشید - عمر بن ایوب موصلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضي الله عنه سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی اس کو - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یہ وہیب بن (خالد) - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عطاء رضي الله عنه سے منقول

(909) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (338) فی الحج: باب متى يقطع التلبية

(910) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (247) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 180/2 - وابن حبان (3811) - والحمیدی (511) - واحمد 229/1 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (10625) - وابوداؤد (1885) فی الحج: باب فی الرمل - وابن ماجہ (2953) فی المناسک: باب الرمل حول البيت

ہے: (وہ بیان کرتے ہیں):

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر
نبی اکرم ﷺ نے حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا تھا۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن عبد الجبار صیرفی۔ قاضی ابوقاسم تنوخی۔ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ شلاج۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ عبداللہ بن احمد بن مستورد۔ ابراہیم بن سلیمان تیمی۔ وضاح بن یزید تیمی کوفی۔ ابو حنیفہ کے حوالے سے حسن بن سعد سے روایت کی ہے جو حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں (حسن بن سعد) اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ان علیاً کرم اللہ وجہہ لہی بعمرہ و حجة جمیعاً و طاف لہما طوافین و سعی لہما سعیین

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرہ اور حج دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کے لئے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور مرتبہ سعی کی تھی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ قاسم بن محمد۔ ابوبلال اشعری۔ امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابو عبداللہ محمد بن قاضی عمر اشنانی۔ قاسم بن محمد۔ ابوبلال اشعری۔ امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(911)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحْجَّ أَوْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ يَحْجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ يَحْجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحْجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ

”جو شخص حج کے مخصوص مہینوں کے علاوہ (کسی مہینے میں) عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر مقیم رہے یہاں تک کہ وہ حج کر لے یا وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے (وہ آکر) حج کرے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔ جب اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھا پھر وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے پھر (وہ آکر) حج کرے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا، لیکن اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھا

وہ (مکہ میں) ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کر لے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا۔“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(912) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مکہ سے تعلق رکھنے والا جو شخص حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر اسی سال وہ حج بھی کر لے تو اس پر (عمرہ کی) قربانی لازم نہیں ہوگی۔“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ لقوله تعالى (ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام)

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی وہ شخص مکہ کا رہائشی نہ ہو)۔“

(913) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کے پاس عمدہ خوشبو لائی جائے تو وہ اُسے قَلْبُصْبُ مِنْهُ“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح - عبد اللہ طبری بالری - اسحاق بن شاہین - محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام

(912) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (340) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها

(913) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (463) - وابن عدی فی ”الکامل“ 186/6 ترجمہ (1663) - من طریق ابن ابی لیلی عن

ابی الزبیر عن جابر

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(914) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

أَبِي فَلَانٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا
بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرْكَعْ حَتَّى
غَابَتِ الشَّمْسُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر بن ابی فلان

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہیں
نے عصر کے بعد طواف کے سات چکر لگائے پھر وہ چلے گئے
انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد واپس
رکعات) ادا نہیں کیں۔“

——***

ابو عبداللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد
بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(915) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَلْمُتَمِّعُ إِذَا نَحَرَ الْهَدْيَ يَوْمَ النَّحْرِ
فَقَدْ حَلَّامام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”حج تمتع کرنے والا شخص جب قربانی کے دن قربانی
جانور قربان کر دے گا تو وہ احرام کھولے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ الا انه
لم يحل من النساء خاصة حتى يزور البيت فيطوف طواف الزيارة فاما غير النساء من الطيب
وغير ذلك فقد حل له ذلك اذا حلق راسه قبل ان يطوف بالبيت وهو قول ابى حنيفة رضى الله
عنهامام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ وہ بیوی کے ساتھ صحبت اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ بیت المقدس کی
زیارت کرنے کے بعد طواف زیارت نہیں کر لیتا۔ بیوی کے علاوہ معاملات جیسے خوشبو وغیرہ (یا سلا ہوا کپڑا پہننا) کے حوالے سے(914) ☆☆..... قلت: وقد اخرج احمد 18/1 - وابو داود (1286) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 303/1 - والبخاری
(581) - ومسلم (826) - والترمذی (183) - وابو یعلیٰ (147)عن ابن عباس قال: شهد عندی رجال مرضیون فیہم عمر وارضاهم عندی عمر: ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحرم
لا صلاة بعد صلاة العصر حتی تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الصبح حتی تطلع الشمس
(915) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (351) فی الحج: باب من نحر فقد حل

حلال ہو جائے گا جب وہ بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوا لے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(916) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو معبد مولیٰ ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی عورت کسی محرم یا شوہر کے بغیر سفر نہ کرے۔“

متن روایت: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ مُحَرَّمٍ أَوْ

زَوْجٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(917) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَقِلُّ مِنْ أَخَذِ الرَّأْسِ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ يَعْنِي فِي الْإِحْرَامِ

” (یعنی احرام میں) خواتین کا تھوڑے سے بال کاٹ لینا اور مردوں کا سر منڈوا لینا افضل ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ومما قال الامام وما احب للمرأة ان تاخذ اقل من الربع وطول الشعر قدر الانملة من جوانب راسها وهو قول الامام يجب للمرأة ان تاخذ اقل من الانملة من جوانب راسها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے امام صاحب نے جو کہا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں خاتون کے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ چوتھائی حصے سے کم بال کاٹے جبکہ لمبائی کے حوالے سے ہو اور سر کے اطراف سے وہ پوروں کے برابر بال کاٹے گی امام صاحب کا یہی قول ہے کہ عورت کیلئے یہ بات واجب ہے کہ وہ سر کے

(916) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 112/2 - وابن حبان (5589) - وابن خزيمة (2530) - والحمیدی (468) -

الطیالسی (2732) - والبخاری (1862) فی جزاء الصيد: باب حج النساء - وابو یعلی (2516)

(917) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (353) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق

☆☆قلت: وقد اخرج ابو داود (1984) فی الحج: باب الحلق والتقصير - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 103:5

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير

اطراف سے انگلی کے پورے سے کم بال تراشے۔

(918) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

السَّيِّعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سبیعی - عبد اللہ بن یزید کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی
نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین - ابو علی احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی - علی بن معبد بن شداد
عبدی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد بن اسماعیل - احمد بن جارود - اسماعیل بن محمد انصاری - ابراہیم بن ابویحییٰ - میسرہ نمہ -
عدی بن ثابت - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انه صلى مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجمع بين الصلاتين بجمع باذان واقامة
انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ
نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن شخیر صوفی - حسین بن حسین قاضی - احمد
عبد العزیز کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(919) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ مُهَلَّلٌ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَلَّ بِالْحَجِّ
بِعُمْرَةٍ وَأَنْ يَحْجَّ مِنْ قَابِلٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:
”قربانی کے دن ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا، عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس
یہ ہدایت کی کہ وہ حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھے اور اگلے سال حج
کرنے۔“

——***

(918) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (249) - وابن حبان (3858) - ومالك في ”الموطأ“ 401/1 في الحج: باب

المزدلفة - واحمد 420/5 - والبخاري (4414) في المغازي: باب حجة الوداع - والطبراني في ”الكبير“ (3863) -

في ”السنن الكبرى“ 120/5 - والحميدي (372)

(919) اخرجہ فی ”جامع الآثار“ (985) لأبي حنيفة

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(920) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيُ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ فَمَشَى بَعْضًا وَرَكِبَ بَعْضًا
قَالَ يَعُودُ فَيَمْشِي مَا رَكِبَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا خود پر لازم
کرتے تو وہ کچھ سفر پیدل کر لے اور کچھ سفر سوار ہو کر کرتے پھر
دوبارہ (حج کے لیے آئے) تو پہلے جتنا سفر سوار ہو کر کیا تھا اتنا
سفر پیدل کر لے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيباني في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا
ناخذ بهذا وانما ناخذ بقول امير المؤمنين علي بن ابي طالب رحمۃ اللہ علیہ اذا ركب الهدى وشاة تجزيه
يذبحها ويتصدق بها ولا ياكل منها شيئاً ويحرم بعمرة او حجة ولا شئ عليه غير ذلك وهو قول
ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ ہم حضرت علی کے قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص قربانی کے جانور پر
سوار ہو جائے تو ایک بکری ذبح کر لینا اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔ وہ اس کو صدقہ کر دے گا خود اس میں سے کچھ نہیں کھائے
گا اور پھر وہ عمرے یا حج کا احرام باندھ لے گا۔ اس پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(921) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: إِنَّمَا نَهَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتَعَةِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْقِرَانِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع
کیا ہے انہوں نے حج قرآن سے منع نہیں کیا ہے۔“

——***

(920) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (733) في الأيمان: باب من جعل على نفسه المشي - وعبد الرزاق (5866)

في الأيمان والنذور: باب من نذر ثم عجز

(921) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (327) - وفي "الحججة على اهل المدينة" 8/2 - والبيهقي في "السنن

كبيرة" 30/5 في الحج: باب من استحب الاحرام من دويردة اهله

حافظ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(922) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ
مَّعْلُومَاتٌ) قَالَ هُوَ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
” (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”حج کے متعین مہینے ہیں“
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد شوال، ذیقعدہ اور
ذو الحج کے ابتدائی دس دن ہیں۔

——***

حافظ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(923) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَوْ حَجَّجْتُ أَلْفَ حَجَّةٍ لَمْ أَدْعُ أَنْ
أَقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى إِنَّا لَنَدْعُوهُ الْحَجَّ
الْأَكْبَرَ وَنَرَى أَنَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يُقِرَّنْ لَيْسَ بِكَامِلٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: طاؤس فرماتے ہیں:
”میں اگر ایک ہزار مرتبہ بھی حج کروں تو حج قرآن کو ترک
نہیں کروں گا“ ہم تو اس کو ”حج اکبر“ کا نام دیتے ہیں اور ہم یہ
سمجھتے ہیں: جس نے حج قرآن نہ کیا ہو اس کا حج کامل نہیں
ہے۔

——***

حافظ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(922) اخروجه ابن ابی شیبہ 230/4 فی الحج: باب قوله تعالى: (الحج اشهر معلومات) ماهذه الاشهر

(923) اخروجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (326) في الحج

☆☆قلت: وقد اخراج ابن حبان (3920) - وابو يعلى (7011) - واحمد 297/6 - والطبراني في ”الكبير“ (791) - والبيهقي

في ”السنن الكبرى“ 355/4

واللفظ لابن حبان..... فقالت ام سلمة: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يا آل محمد! من حج منكم فليهل

في حج

عم

25)

(924) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: قَرَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا کر ایک ساتھ کیا
تھا۔“

——***

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ
نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(925) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
حَجَّ وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَرَنَ إِحْدَى عُمَرِهِ الْأَرْبَعِ
مَعَ حَجَّتِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج اور چار عمرے کیے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چار عمروں میں سے ایک (عمرہ) حج کے
ساتھ کیا تھا۔“

——***

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(926) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: إِذَا أَرَدْتَ الْحَجَّ فَلَا تَدْعُ أَنْ تُقَرَّنَ
بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا فَإِنَّكَ إِنْ أَفَرَدْتَ الْعُمْرَةَ
كَانَتْ عُمَرَتُكَ كُوفِيَّةً وَحَجَّتُكَ مَكِّيَّةً وَإِنْ
أَحْرَمْتَ بِهِمَا جَمِيعًا كَانَتْ عُمَرَتُكَ كُوفِيَّةً
وَحَجَّتُكَ كُوفِيَّةً

”اگر تمہارا حج کا ارادہ ہو تو تم حج قرآن ہی کرنا، کیونکہ اگر
تم نے حج افراد کیا، تو تمہارا عمرہ کوئی ہوگا اور تمہارا حج مکی ہوگا
لیکن اگر تم نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا، تو تمہارا
عمرہ بھی کوئی ہوگا اور تمہارا حج بھی کوئی ہوگا۔“

(924) اخرجہ فی ”جامع الآثار“ لأبي حنيفة (975)

قلت: وقد اخرج احمد 99/3 - والدارقطني 288/2 - والحاكم في ”المستدرک“ 472/1 - وابونعيم في ”اخبار اصفهان“ 250/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 40/5

عن انس بن مالك يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول: لبيك عمرة وحجاً لبيك
عمرة وحجاً

(925) قد تقدم في (924)

(926) قد تقدم اصل هذا الاثر في (924)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(927) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب عرفہ کے دن تمہاری ظہر اور عصر کی نمازیں امام کے ساتھ ادا نہ ہو سکیں تو تم ان میں سے ہر ایک کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو“۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(928) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب تم عرفہ کے دن اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرو تو دونوں نمازوں میں سے ہر ایک کو اس کے مخصوص وقت میں کرو اور اپنی جائے قیام سے اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک تم نماز پڑھ کر فارغ نہیں ہو جاتے“۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبهذا كان ياخذ

ابوحنیفۃ واما قولنا فانه یصلیہما فی رحلہ کما یصلیہما مع الامام یجمعہما جمیعاً باذان

واقامتین لان العصر انما قدمت للوقوف و كذلك بلغنا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وعن عبد اللہ

بن عمرو رضی اللہ عنہما وعن عطاء بن ابورباح وعن مجاہد رحمہما اللہ تعالیٰ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ آدمی اپنی ذاتی رہائشی جگہ پر یہ

(927) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (343) - وابن ابی شیبۃ 252/3 (14035) فی الحج: باب فی الرجل یصلی

بعرفۃ فی رحلہ ولا یشہد الصلاۃ مع الامام

(928) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (344) فی الحج: باب الصلاۃ بعرفۃ وجمع

نمازیں اسی طرح ادا کرے گا جس طرح اس نے ان دونوں کو امام کے ہمراہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرنا تھا۔ کیونکہ عصر کی نماز کو وقوف کے لئے مقدم کیا گیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عطاء بن ابی رباح اور مجاہد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے۔

(929) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ قَالَ إِذَا صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ فَإِنْ تَطَوَّعَتْ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ أَقَامَةً

”مزدلفہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ادا کرو گے تو ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو گے اگر تم نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کی ہو تو تم دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہو گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة ثم قال محمد ولا يعجبنا ان يتطوع بينهما

امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفل نماز ادا کی جائے۔

(930) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنَ الْبَيْتِ

”ابراہیم نخعی رحمہ اللہ عرفہ کے دن اپنے گھر سے نہیں نکلتے تھے۔“

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: التَّعْرِيفُ الَّذِي يَصْنَعُهُ النَّاسُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا التَّعْرِيفُ بِعَرَفَاتٍ

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: لوگوں میں جو عرفہ کا دن منانے کا رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے عرفہ کا دن (اہتمام کے ساتھ) عرفات میں ہی منایا جاتا ہے۔

(931) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(929) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (345) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

(930) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (346) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُمَا أَفَاضَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى جَمْعٍ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي عَدُوِّ الْإِبِلِ وَإِنْ بَعِيرُهُ لَمْ يَزَلْ يَقْصَعُ بِجَرَّتِهِ حَتَّى آتَى جَمْعًا

”یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے تو ہم نے انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون اور وقار کے ساتھ چلو! اونٹوں کو تیز چلانا کوئی نیکی نہیں ہے ان کا اپنا اونٹ مسلسل جگالی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ مزدلفہ آ گئے۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(932) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ إِلَى مَكَّةَ مِنْ جَمْعٍ جَعَلَ يُوصِي إِلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَنْ لَا يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے ہی مزدلفہ سے مکہ بھجوا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک فرد کو یہ ہدایت کی: کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں نہ مارے۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(933) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ يَوْمَ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قربانی کے دن مسجد خیف

(931) وقد اخرج احمد 244/1 وابن خزيمة (2863) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 126/5 - عن عباس مرفوعا.....

يا ايها الناس عليكم بالسكينة يا ايها الناس عليكم بالسكينة

(932) اخرج ابن حبان (3862) - والبخاري (1677) في الحج - باب من قدم ضعفة اهل بليل - والترمذي (892) في الحج - ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل - والبيهقي في ”السنن“ 123/5 - واحمد 372/1 - والطبراني في ”الكبير“ (11285)

النَّحْرِ وَهُوَ يُلَبِّي فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْهُ فَزَادَ فِي تَلْبِيَّتِهِ لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ ثُمَّ لَمْ يَعُدَّهَا

سے نکلے تو تلبیہ پڑھ رہے تھے لوگوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار کیا تو انہوں نے اپنے تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ کیا:

”میں مٹی (کے ذرات) کی تعداد میں حاضر ہوں“

لیکن پھر انہوں نے ان الفاظ کو دوبارہ ادا نہیں کیا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(934) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ صَفِيَّةَ أَنْ تَنْفِرَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ عَقْرِي حَلَقِي فَقَالَ أَمَا كُنْتَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاصْدِرِي

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روانگی کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکمی نالائق پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم بیت اللہ کا طواف کر نہیں چکی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ!“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ تک اپنی سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(935) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَفَعَلْتُهُ

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے میں یہ کرتا ہوں۔“

——***

(934) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 2/234 - والطبرانی فی ”الوسط“ (861) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 5/146 - واحمد 6/85 - والشافعی فی ”المسند“ 1/367 (ترتیب السندی) - والحمیدی (201) - وابن الجارود فی ”المنتقى“ (496) - وابن خزيمة (3002)

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن منصور کسائی - حارث بن عبد اللہ حارثی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم ابن حیش بغوی - محمد بن شجاع ثالثی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(936) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا ہو (یعنی تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہو) تو آپ پہلے اپنی سواری پر سوار ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے (اس لیے میں یہ کرتا ہوں)۔“

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن احمد - حارث بن عبد اللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو ثالثی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک سابقہ حدیث میں مذکور ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(935) اخرجہ فی ”جامع الآثار“ (1040)

..... وقد اخرج ابن ماجه (2946) - واحمد 89/2 - والبخاری 186/2 - ومسلم 65/2 - وابو داود (1874) - والطحاوی

فی ”شرح معانی الآثار“ 183/2

عن سالم بن عبيد الله عن ابيه قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلم من ار كان البيت الا ركناً سوداً الذي يليه من نحو دور الجمعين

(936) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني فی ”الآثار“ (324) - وابن حبان (3763) - واحمد 17/2 - والسنن

فی ”المجتبی“ 80/1 - ومالك فی ”الموطأ“ 333/1 - ومسلم (1187) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 184/2 - والسنن

فی ”السنن الكبرى“ 31/5

(937) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ وَاقِفٌ بِجَمْعٍ إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ

فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمْتُ السَّاعَةَ وَأَنَا مُهَلٌّ

بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتَهْتَدِي إِلَى عَرَافَاتٍ قَالَ لَا

فَارْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا وَقَالَ انْطَلِقِي بِهِ عَرَافَاتٍ فَلْيَقِفْ

بِهَاتِهِ ثُمَّ أَعْجَلَ عَلَيَّ أَتَمَّ الْعَجَلِ فَإِنِّي حَابِسُ النَّاسِ

عَلَيْكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَفَ بِالنَّاسِ

فَقَالَ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ

وَاقِفًا بِالنَّاسِ حَتَّى جَاءَ الرَّجُلُ وَأَقَاضَ الرَّجُلُ

وَأَقَاضَ النَّاسُ مَعَهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں اب یہاں پہنچا ہوں میں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم عرفات جا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا اور فرمایا: تم اسے عرفات لے جاؤ یہ وہاں وقوف کرے پھر جتنی جلدی ہو سکے تم میرے پاس آ جانا میں تمہارے لیے لوگوں کو روک کے رکھوں گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روک کے رکھا، آپ یہ دریافت کرتے رہے: کیا وہ شخص آگیا ہے؟ کیا وہ شخص آگیا ہے؟ تو وہ لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک وہ شخص آ نہیں گیا، جب وہ شخص روانہ ہوا تو اس کے ساتھ لوگ بھی روانہ ہوئے۔“

.....

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن ابن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوحسن احمد بن محمد بن احمد قسعی - ابومحمد جعفر بن محمد بن علی بن حسین طاہری - ابوقاسم بغوی - موسیٰ بن ایوب - حسان کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(938) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک، یعنی پورے بیت

(937) وقد اخرج احمد 309/4 - والنسائي في "المجتبى" 256/5 - وفي "الكبرى" (4011) - وابن ماجه (3015) - وابن حزيمة (2822) - والحميدي (899) - والبخاري في "التاريخ الكبير" 11/2 - وابو داود (1949) - والترمذي (889)

إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ الْبَيْتِ كُلِّهِ اللَّهُ کے گرد رمل کیا تھا اور چار چکروں میں آپ ﷺ عامِ حج سے چلے تھے۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابی حنیفہ بن حیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمۃ اللہ علیہ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(939) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ ﷺ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہ گزرتے تھے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد نے یہ روایت - ابوحسن - علی بن عبد العزیز طاہری - ابو محمد حسن نقطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(940) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ ”جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اُس کے بعد میں نے کبھی بھی اس کا استلام ترک نہیں کیا ہے۔“

(938) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (333) في الحج: باب الطواف والقراءة في الكعبة - وفي ”الموعظة“

ومسلم (1891) - وابو داود (1891) - والدارمي 372/1 - والترمذي 203/3

(940) قد تقدم في (935)

(939) قد تقدم في (935)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخی - عیسیٰ بن نصر - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(941) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَعَى بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرَمَةَ فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمَ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ وَيَصْعَدُ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هَكَذَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَحَكَيْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمَحْجَنِهِ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ لَمْ يَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ انہوں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی کی تو ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ صفا پر چڑھ گئے لیکن عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اُس پر نہیں چڑھے اسی طرح ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ مروہ پر بھی چڑھ گئے لیکن عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اُس پر نہیں چڑھے میں نے اُن سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح طواف کیا تھا۔

حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: (بعد میں) میری ملاقات سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور میں نے اُن کو اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: انہوں نے (یعنی عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ) نے غلط کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی کے ذریعے ارکان کا استلام کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر ہی صفا و مروہ کا طواف کیا تھا اسی وجہ سے (خاص اس موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اوپر نہیں چڑھے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ ثم قال محمد ويقول

سعید بن جبیر ناخذ ينبغي ان يصعد الصفا ويستقبل القبلة حتى يراها ويدعو الله تعالى

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر ام محمد فرماتے ہیں: سعید بن جبیر کہتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ آدمی صفا پر چڑھنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرے اور اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(941) اخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (246) - وابن حبان (3829) - ومسلم (1272) في الحج: باب جواز الطواف على بعير - وبخارى (1607) في الحج: باب استلام الركن بمحجن - وابو داود (1877) في المناسك - والبيهقي في ”السنن

(942) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْكُعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى

بِالْقُرْآنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

روایت نقل کی ہے:

”(ایک مرتبہ) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے

ایک رکعت میں پورا قرآن مکمل پڑھ لیا اور دوسری رکعت میں

سورۃ اخلاص پڑھی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نرى بأساً

اذا كان يفهم ما يقول وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے محمد بن

محمد فرماتے ہیں: ہمیں اس میں کوئی حرج نہیں لگتا جب کہ آدمی کو وہ بات سمجھ آ رہی ہو جو وہ پڑھ رہا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول

ہے۔

(943) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: قَرَأَ عَلَى مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فِي قِرَاءَةِ

أَبِي (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ

الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

”میمون بن مہران رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرتبن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق یہ آیت یوں پڑھی:

(إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

”بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں

جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرتا ہے اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا

ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعدا احمد بن عبد الجبار - علی بن علی بصری - ابو قاسم بن محمد

ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد - محمد بن اسحاق - سعدان بن یحییٰ النخعی دمشقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

روایت کی ہے۔

(944) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

(942) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (336) فی الحج: باب الطواف والقراءة فی الکعبۃ - وعبد الرزاق

فی الصلاة: باب قراءة السورة فی الركعة - وابن ابی شیبہ 503/2 فی الصلاة: باب فی القرآن فی کم ینتم - واحمد فی الصلاة

(944) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الموطأ“ 214 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 263/2 - وابن ابی شیبہ

فی المناسک: باب من رخص فی دخول مكة بغير احرام - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 178/5 - ومالك فی ”الموطأ“ 1

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”سنت یہ ہے کہ جب تم نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پہ حاضر ہو تو قبلہ کی سمت سے قبر مبارک کی طرف آؤ تمہاری پشت قبلہ کی طرف ہو اور تمہارا رخ قبر مبارک کی طرف ہو اور پھر تم یہ پڑھو:

”اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل) ہوں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام

بوصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

945) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نافع نے انہیں بتایا: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ سَهُلٌ فَقَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ الْعَقِيقِ وَيَهْلُ قُلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ

”ایک شخص کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کہاں سے (احرام باندھنے کا پابند ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ عقیق سے احرام باندھیں گے اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں گے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبداللہ بن قاسم بصری - مطہر بن غالب یہ

ذیل ہیں - امام زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

946) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ كَثِيرٍ أَبِي الصَّبَاحِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوبکر ابوصباح - جس شخص نے انہیں اس کے بارے میں بتایا اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَخْرَجَهُ الْحَصَكِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (225) - وَابْنُ حَبَانَ (3759) - وَمَالِكٌ فِي "الْمَوْطَأِ" 330/1 فِي الْحَجِّ: بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ - وَالشَّافِعِيُّ فِي "الْمُسْنَدِ" 279/1 - وَالدَّارِمِيُّ 30/2 - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي "الْمُسْنَدِ" 26/5 - وَابْنُ خَلَّابٍ (1522) فِي

بَابُ فَرَضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

متن روایت: اِنَّهٗ رَاَهُمْ يَهْلِلُوْنَ وَيَكْبِرُوْنَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ هِيَ وَاللّٰهُ هِيَ فُسِّلَ عَنْ قَصْدِهِ بِذٰلِكَ فَقَالَ (كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَكَانُوا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا)

”انہوں نے لوگوں کو جمرہ کے پاس تلبیہ اور تکبیر ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہی ہے اللہ کی قسم یہی ہے ان سے کہیں۔“
کیمراد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہی ہے۔
کالمہ اور وہ لوگ اس کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل ہیں۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(947) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَصْرِ بْنِ الْبَلْخِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: **متن روایت: إِذَا أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطُفُّ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسِعٍ لَهُمَا سَعْيَيْنِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ**

”جب تم نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو ان کے لیے دو مرتبہ طواف کرو گے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کرو گے۔“

——***

حافظ ابن خرسو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اسماعیل بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال منصور بن المعتمر فلقيت مجاهداً وهو يفتي الناس بطواف واحد وسعي واحد فاحترق بهذا عن علي فقال لو سمعته قبل اليوم ما افتيت الا بطوافين وسعين واما بعد اليوم فلا افتي بهما

منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: میری ملاقات مجاہد سے ہوئی تو وہ لوگوں کو ایک طواف اور ایک سعی کرنے کا فتویٰ دے رہے تھے۔

(946) ☆☆ اخرج عبد الرزاق - وسعيد بن منصور - وابن جرير - وابن المنذر - والبيهقي - عن علي الأزدي:

قال: كنت مع ابن عمر بين مكة ومنى فسمع الناس يقولون: لا اله الا الله والله اكبر فقال: هي هي فقلت: هي هي قال: "والزمهم كلمة التقوى" كذا قال السيوطي في "الدر المنثور" 537/7

(947) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (325) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 108/5 - والدارقطني في "السنن" 111/3

"(2606) في الحج: باب المواقيت - والحافظ ابن حجر في "الدرية" 35/2 - والزيلعي في "نصب الراية" 111/3

تھے تو میں نے انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے آج سے یہ روایت سنی ہوتی تو میں دو مرتبہ طواف کرنے اور دو مرتبہ سعی کرنے کا ہی فتویٰ دیتا، لیکن آج کے بعد میں ان دونوں کے بارے میں (یعنی دونوں کام دو مرتبہ کرنے کے بارے میں) فتویٰ دوں گا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(94) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ اللَّهُمَّ إِنِّي

سُؤِدْتُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفٍ

حَرِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کفر فقر ذلت اور دنیا و آخرت میں رسوائی کی کسی بھی صورتحال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید بن عمر ثقفی ابو عثمان - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(95) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

يَسْمَعٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

رَوَايَت: لَقَدْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلْبًا لَدَى الْهَدْيِ

عَمْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقِيمُ مَا

مِنَا أَمْرًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیا کرتی تھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مکہ بھجوادیتے) اور خود (مدینہ منورہ میں) مقیم رہتے آپ ہم (ازواج) میں سے کسی خاتون سے علیحدگی اختیار نہیں کرتے تھے۔“

....

حافظ حسین بن محمد بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثمالی - حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

عرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (245) - وعبد الرزاق (8964) بمعناه

عرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 266/2 - والبخاری (1698) فی الصحیح: باب قتل القلانہ للبدن

ومسلم (1321) فی الصحیح: باب استحباب بعث الہدی الی الحر - وابو داود (1758) فی المناسک: باب من بعث بہدیہ

بن ماجہ (3094) فی المناسک: باب تقلید البدن

(950) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْأَعْمَشِ

سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى عَنْهَا وَقَلَدَ الْهَدْيَ

امام ابو حنیفہ نے - اعمش سلیمان بن مہران - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف سے قربانی کا چاند بھجوا دیا اور اُس کے گلے میں ہار ڈالا۔"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(951) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

(952) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: مَا أَنْتَهَيْتُ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ إِلَّا لَقِيتُ عِنْدَهُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(950) اخبره الحصكفي في "مسند الامام" (235) - وابن حبان (3834) - والشافعي في "المسند" (389) - والحميدي

(951) اخبره الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 119/2 باب المواقيت، والبيهقي في "السنن الكبرى" 28/5 في الحج

(952) اخبره الحصكفي في "مسند الامام" (243)، وابو يعلى (5811)، واحمد 3/333، ومسلم (1183) في الحج: باب مواقيت الحج، وابن خزيمة (2592)

الحج والعمرة، ومسلم (1268) في الحج: باب استحباب استلام الركنين، والدارمي في 41/2 في المناسك، والبيهقي في "المسند" (953) الكبرى 76/5

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد ابن قدامہ زاہد بلخی - ابو میتب سلام بن ابوسلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابو فاطمہ شتی مروزی - محمد بن قدامہ بلخی - ابو میتب سلام بن ابوسلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(953) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّكَ تَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ رکن یمانی کا استلام کرتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن منصور - حارث بن عبید اللہ - حسان بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: ابو حنیفہ کے عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری سے سماع (کی روایت) محل نظر ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(954) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم میں سے

جس کا حج کا ارادہ ہو وہ میقات سے ہی احرام باندھے، مواقیت

وہ ہیں جنہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے،

اہل مدینہ اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے

لوگ ذوالحلیفہ سے، اہل شام اور اس کی طرف سے آنے والے

دوسرے علاقوں کے لوگ جھ سے، اہل نجد اور اس کی طرف سے

متن روایت: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ مَنْ أَرَادَ

بِكُمْ الْحَجَّ فَلَا يُحْرَمَنَّ إِلَّا مِنْ مِّقَاتٍ وَالْمَوَاقِيتِ

بَيْنِي وَقَتَّهَا لَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لَأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا ذُو

الْحَلِيفَةِ وَلَأَهْلِ الشَّامِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا

(953) قد تقدم فی (940) .

(954) قد تقدم فی (951) .

الْجُحْفَةُ وَلَا أَهْلَ نَجْدٍ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا
قَرْنٌ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا
يَلْمَلُمُ وَلَا أَهْلَ الْعِرَاقِ وَسَائِرِ النَّاسِ ذَاتُ عِرْقٍ
آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ قرن سے اہل یمن کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ یلملم سے اہل عراق اور دوسرے سارے لوگ ذات عرق سے ہیں باندھیں گے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمر بن حمید قاضی - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقت الحديث
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے..... (اس کے بعد پوری حدیث ہے۔)
(955) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن مرہ - عبد اللہ بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”حج اور عمرہ کی کامل ادائیگی میں یہ بات بھی شامل ہے۔“
متن روایت: مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ يُحْرِمَ
آدمی اپنے گھر سے اُن کا احرام باندھے۔
بِهِمَا مِنْ ذَوْبَرَةِ أَهْلِهِ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن اسماعیل بن اسحاق - محمد بن عمرو بن عتبہ - عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف اور دیگر حضرات نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔
ابو عبد اللہ بن خروہجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرنوں - ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شریک - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - محمد بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(956) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ:

(955) أخرجه الحاكم في "المستدرک" 303/2، والبيهقي في "السنن الكبرى" 341/4، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 195/2 في الحج: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم به محرماً في حجة الوداع، وابن الجعد في "المسند" 26/1، وابن سيرين في "المعجم" 125/3 في الحج: باب في تعجيل الاحرام....

(956) قد تقدم في (932) .

متن روایت: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے رات کے وقت پہلے ہی روانہ کر دیا تھا اور ان سے یہ فرمایا تھا: تم جمرہ عقبہ کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارنا جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی - سعید بن سلیمان اور ابو ہمام سکونی (اور) علی بن محمد سمسار - محمد بن عبد اللہ بن خیرون - عباس بن عزیر قطان مروزی - ابو ہمام سکونی (اور) علی بن حسن کوئی (اور) حسن بن سفیان - عبد اللہ بن عمر جعفی (اور) بدر بن یثیم بن خلف حضرمی - ابو کریب ان سب نے - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت حمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام ابو بکر خفاف - بھل بن عمار - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن زید - ابو کریب محمد بن علاء - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو حسن محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابو عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو بھل محمد بن احمد قطان - احمد بن حسن بن عبد الجبار - عبد اللہ بن عمر - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک پہلے والی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ - ابو حسن نرسی - عبد الوہاب بن حسن - احمد بن عمیر بن جوصاء - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(957) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ سَعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابو سلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان

متن روایت: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ شَاكٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمُحَجَّجِهِ

کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے بیمار ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ کا طواف سواری پر بیٹھ کر کیا تھا، آپ ﷺ اپنی چھتری کے ذریعے ارکان کا استلام کرتے رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(958) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ بیمار تھے آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف اونٹنی پر بیٹھ کر کیا، آپ ﷺ نے اپنی چھتری کے ذریعے اسود کا استلام کیا، آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر (صفا و مرہ) پر چڑھ نہیں سکتے تھے۔“

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرِيضًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى نَاقَتِهِ وَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِمُحَجَّجِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصْعَدَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر محمد بن علی خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علق - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(959) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

السَّيِّعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سمیع - عبد اللہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے یہ ان کی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں منقول ہے: (جو درج ذیل ہیں):

انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتتہ صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة
نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا نہیں کی تھیں تو آپ نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ اکٹھے ادا کیا۔

پھر وہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروہجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(960) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ شَاكٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے بیماری کے عالم میں اپنی سواری پر (بیٹھ کر) صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا تھا۔“

~~***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(961) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالْصُّفْرِ فَقَالَ
فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَأَيْتَكَ تَتَوَضَّأُ فِي النَّعَالِ السَّيْتِيَّةِ وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ
تُحْرِمَ رَكْبَتَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو سعید مقبری بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگاتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سہتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں اور جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ سواری پر سوار ہو کر پھر قبلہ کی طرف رخ

کرتے ہیں پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن منصور ہمدانی - حارث بن عبید اللہ - حسان بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ احادیث عبداللہ بن عمر (عمری) - عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عبید اللہ بن عمر - نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ”ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ سواری پر سوار ہو کر پھر قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں پھر جب آپ کا اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہوتا ہے تو آپ پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں تو رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگاتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سہی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - قاضی ابو الفضل احمد بن نصر بن اشکاب بخاری - ابو عبد اللہ ابن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن

(962) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَأَيْتُكَ حِينَ أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ رَكْبَتَكَ رَأَيْتُكَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ حِينَ انْبَعَثَ بِكَ بِعَيْرِكَ وَرَأَيْتُكَ حِينَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ وَرَأَيْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرِ وَرَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النَّعَالِ السَّيْتِيَّةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں اسی طرح نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے
(963) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ

بِحَجِّ وَعُمْرَةٍ وَأَصْدُرُ بِحَجَّةٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
إِنْ طَلِقَ بِهَا إِلَى التَّعِيمِ فَلْتَهَلْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لَتَفْرُغْ مِنْهَا
ثُمَّ لَتُعَجِّلْ عَلَيَّ فَإِنِّي أَنْتَظِرُهَا بِبَطْنِ الْعَقْبَةِ

”انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے
واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں
گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا اور
فرمایا: تم اس کو تنعیم لے جاؤ! یہ (وہاں سے) عمرے کا احرام
باندھ لے اور پھر اس (عمرہ) سے فارغ ہو کر میرے پاس جلدی
پہنچ جائے میں عقبہ کے نشیبی حصے میں اس کا انتظار کروں گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو اسامہ زید بن یحییٰ بن زید بلخی فقیہ - محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(964) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَهْلُ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا
شروع کیا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمود بن علی بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(963) أخرجه ابن حبان (3792)، وابن خزيمة (2604)، والنسائي 145/5 في المناسك: باب افرا الحج، وابن أبي شبة

79/1، والبخاري (317) في الحيض: باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، ومسلم (1211) (117)، وابن ماجه (3000)

في المناسك: باب العمرة من التنعيم .

(964) قد تقدم في (953) .

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: صلت (نامی راوی) کہتے ہیں: عبید اللہ نے - سعید بن ابوسعید - عبد اللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

امام زفر، ہیاج، مسروق، اسد بن عمرو، حمزہ بن حبیب، حسن بن زیاد اور قاضی ابو یوسف رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عثاری - ابو حفص - ابن شاہین - احمد بن سعید ہمدانی - محمود بن علی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(965) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: متن روایت: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ صَلَّى عُثْمَانُ أَرْبَعًا فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَضَرَ الصَّلَاةَ مَعَ عُثْمَانَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَقِيلَ لَهُ اسْتَزَجَعْتُ وَقُلْتُ مَا قُلْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا فَقَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ قَالَ وَكَانَ عُثْمَانُ أَوَّلُ مَنْ أَتَمَّهَا بِمَنَى

”انہیں بتایا گیا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (حج کے موقع پر مسافر کے طور پر دو رکعات ادا کرنے کی بجائے) چار رکعات ادا کی ہیں تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں چار رکعات ادا کر لیں (بعد میں) اُن سے کہا گیا: آپ نے پہلے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تھا اور فلاں بات کہی تھی اور اب آپ نے چار رکعات بھی ادا کر لی ہیں تو انہوں نے فرمایا: (خلیفہ وقت سے) اختلاف ظاہر کرنا (یا مخالفت کرنا) یا اس کے برخلاف کرنا (”شر“ ہے)۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - قاضی عمر بن حسن اشثانی - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(965) اخبرہ ابن حبان (2758)، ومسلم (694) فی صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، والدارمی 354/1 والبخاری (1082) فی تقصیر الصلاة: باب الصلاة بمنى .

- (966) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ
- امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے مزدلفہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی تھیں۔“

——***

- ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن یزید - ان کے بھائی - خالد بن ہیان - انہوں نے اپنے والد ہیان بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
- (967) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتَنُ رَوَايَتٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَجَلَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
- امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد (یعنی خواتین اور بچوں) کو مزدلفہ سے پہلے ہی روانہ کر دیا تھا، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تم اس وقت تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرنا جب تک سورج نکل نہیں آتا۔“

——***

- ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر احمد بن محمد - محمد بن یونس - حسن بن حرب رقی - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
- انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری - محمد بن شریح - ابو حفص احمد بن حفص بخاری - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
- (968) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ الرِّشَكِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ بِنْتِ عَامِرِ الْعُتْكِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
- امام ابو حنیفہ نے - یزید رشک بصری - عبد الرحمن - امہ اللہ بنت عامر عتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا

(966) قد تقدم في (918) .

(967) قد تقدم في (932) .

(968) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (342)، والبيهقي في "السنن الكبرى" 346/4 في الحج: باب العمرة في أشهر الحج، وابن أبي شيبه 126/3 (12721) في المناسك: باب في العمرة، من قال: في كل شهر، ومن قال: متى شئت، وقد تقدم في (895) .

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ مَا خَلَا يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ہے:

”سال بھر میں (کسی بھی دن میں) عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ عرفہ کا دن، قربانی کا دن، اور ایام تشریق (کے دنوں کا حکم مختلف ہے)۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن کثیر تمار کوئی - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسرو نے بھی یہ روایت اشنانی تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو حسن برقی نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(969) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَنَابٍ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ عَنْ هَانِيءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَفْضُنَا مَعَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا جَمْعًا أَقَامَ فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ فَقَعَدْنَا نَنْتَظِرُ طَوِيلًا ثُمَّ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَيُّ الصَّلَاةِ تَعْنُونَ قُلْنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَالَ أَمَّا كَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّيْتُ

”ہم اُن کے ساتھ عرفات سے روانہ ہوئے جب ہم نے مزدلفہ میں پڑاؤ کیا تو انہوں نے اقامت کہہ کر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے ہمیں (عشاء کی نماز کی) دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے کچھ پانی منگوا کر اپنے اوپر انڈیلا اور پھر لیٹ گئے ہم خاصی دیر بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہے پھر ہم نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! نماز (نہیں پڑھنی؟) انہوں نے دریافت کیا: کون سی نماز؟ ہم نے کہا: عشاء کی انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح (یہاں اس مقام پر) اُسے ادا کیا تھا اُسی طرح میں نے بھی ادا کر لیا ہے۔“

(969) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (248)، والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 312/2، وابن حبان (3859) بوابہ

(1932) فی المناسک: باب الصلاة بجمع، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 121/5، واحمد 3-2/2، والترمذی (888) فی الحج

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد - علی ثلجی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح، ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد عسقلانی - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عثمان بن سعید بن یونس - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن یعقوب ثلجی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَعْنِي بِالْمَزْدَلِفَةِ
نَبِيَّ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْرِبٍ أَوْ عِشَاءٍ فِي نَمَازٍ أَوْ سَجْدَةٍ أَوْ تَهْنِئَةٍ - یعنی مزدلفہ میں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے پہلے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن نصیر - احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشثانی - محمد بن سلمہ واسطی - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

الفصل الثالث فیما هو من محظورات الإحرام وفيما ليس منها وفي الأجرية

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں اور جزاؤں کا بیان

(970) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ

وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ هَرَوِيَّانِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ تَلَبَّسُ

الْمَصْبُوعَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّمَا

صَبَغْنَا بِمَدَرٍ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: کثیر بن جہان بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نے حالت احرام میں رنگ

ہوا کیڑا پہنا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہم نے اس

کو خاکی رنگ میں رنگا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم - ابو حسن بن زریق - ابو ہبل احمد بن محمد - بشر بن ولید - ابو عبد

الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى

به باساً لانه ليس بطيب ولا زعفران وهو قول ابی حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی زعفران

ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں

اکرم رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مینڈک کو مار دے اس پر بکری (کی قربانی)

ہوگی خواہ وہ محرم ہو یا نہ ہو۔“

——***

(971) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ قَتَلَ صَفَدَعًا كَانَ عَلَيْهِ شَاةٌ

مُحْرِمًا كَانَ أَوْ حَلَالًا

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی - محمد بن علی عسقلانی - عبدالرحمن بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(972) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے حج کا احرام کھول دیں اور اسے عمرہ بنادیں (یعنی عمرہ کر کے حج کا احرام کھول دیں)۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِهِمْ بِالْحَجِّ وَيَجْعَلُوا هَا عُمْرَةً

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سويد نسفی - حم بن نوح - سعدان بن سعید خلعی - نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(973) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص ”حج تمتع“ کرنے کے لیے رمضان کے مہینے میں (مکہ مکرمہ) آئے اور طواف نہ کرے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ شروع ہو جائے (جو حج کے مخصوص مہینوں میں سے ایک ہے) ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تو وہ شخص حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا، کیونکہ اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں طواف کیا ہے۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَقْدِمُ مُتَمَتِّعًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوفُ حَتَّى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ لَأَنَّهُ طَافَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وعمرته في

الشهر الذي يطوف فيه لا في الشهر الذي يحرم فيه وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس شخص کا عمرہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس نے طواف کیا ہے نہ کہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس

(972) اخرجہ الحصكفي في "مسند الامام" (230)، وابن حبان (349)، واحمد 217/3، والشافعي في "المسند"

373/1، والحميدي (1293)، والبخاري (1557)، ومسلم (1216) في الحج: باب وجوه الاحرام، والبيهقي في "السنن الكبرى"

41/5، والبقوي في "شرح السنة" (1872).

(973) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (341) في الحج: باب العمرة في اشهر الحج وغيرها.

قلت: وقد اخرج البيهقي في "السنن الكبرى" 342/4، والحاكم في "المستدرک" 303/2، والطبرانی في "الكبير" (9703)، والدار

قطنی (2432) في الحج، واللفظ له: عن عبد الله بن عمر: (الحج اشهر معلومات)، قال: "شوال، وذو القعدة، وعشر من ذي الحجة".

نے احرام باندھا تھا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(974) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّهُ يَبِيعُ ثَوْبَهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس شخص کے حج کے دنوں کے تین روزے رو جائیں

اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا، خواہ اس کے لیے اس کو اپنے کپڑے

فروخت کرنے پڑیں۔“

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے

ہوئے دیکھا، اس وقت انہوں نے کٹے ہوئے موزے پتے

ہوئے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - محمد بن عبد الوہاب بن محمد کتابی - عبد الرحیم بن شیبہ - فضل بن

موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(976) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمُحْرِمِ قَالَ يَبْطِ الْمُحْرِمُ

وَيَقْصُرُ الْقَرْحَةَ وَيَقْصُرُ الظِّفْرَ إِذَا انْكَسَرَ وَيُجْبِرُ

الْكَسْرَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”احرام والا شخص زخم (کے علاج کے لیے اُس زخم) کو چھ

سکتا ہے، پھوڑے کو نچوڑ سکتا ہے، اگر ناخن ٹوٹ جائے تو اس کو

تراش سکتا ہے، اور اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو ٹھیک کر سکتا

ہے۔“

——***

(974) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (342) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها .

(975) وقد اخرج الحصكفي فی ”مسند الامام“ (227)، وابن حبان (30784)، ومالك فی ”الموطأ“ 324/1، عن ابن عمر: رحمۃ اللہ علیہ

قال: يا رسول الله! ماذا يلبس المحرم من الثياب؟... ومن لم يكن له نعلان فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين .

(976) اخرجہ ابن ابی شیبہ 95/1/4 فی الحج: فی المحرم يقص ظفره ويبط الجرح .

حافظ عبد اللہ بن ابو عوام سفدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو العلاء محمد بن احمد بن جعفر کوفی - ابو بکر بن شیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(977) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَن لَّمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلَيْلِسَ السَّرَاوِيلَ وَمَن لَّمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلَيْلِسَ الْخَفَّيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار - جابر بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس شخص کو تہبند دستیاب نہ ہو وہ شلووار پہن لے اور جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر - احمد بن سعید ثقفی - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(978) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي السَّوَارِ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَن لَّمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلَيْلِسَ السَّرَاوِيلَ وَمَن لَّمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلَيْلِسَ الْخَفَّيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو سوار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو حاضِر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے چھپنے لگوائے تھے حالانکہ آپ اس وقت روزہ بھی رکھے ہوئے تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ولكن لا

ينبغي للمحرم ان يحلق شعره اذا احتجم وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ احرام والے شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ چھپنے لگواتے ہوئے اپنے بال مونڈ دے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(977) اخرجہ الحنفی فی ”مسند الامام“ (228)، وابن حبان (2785)، والنسائی 133/5 فی مناسک الحج: باب الرخصة من لبس سراويل لمن لم يجد الازار، وابن ابی شیبہ 100/4-101، مسلم (1178)، والترمذی (834) فی الحج: باب ما جاء فی لبس سراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد الازار والنعلين، والطبرانی فی ”الکبیر“ (12811) .

(978) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (352) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق، وفي ”الموطأ“ (416) 144 والطحطاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 101/2 فی الصيام: باب الصائم يحتجم، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 268/4، وابو داود (1835) فی المناسک: باب السحرم يحتجم .

(979) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عجیلان کوفی جزری افسس -
سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عَجْلَانَ الْكُوفِيِّ الْجَزَرِيِّ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹ کی پشت کے رخمچہ

جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

چیل کو بیٹھے دیکھا، تو اس کو تیر مار دیا، حالانکہ وہ (اُس وقت)

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ رَأَى حَدَاةً عَلَى ذَبْرَةٍ بَعِيرٍ

احرام باندھے ہوئے تھے۔

فَرَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبداللہ بن مخلد عطار - علی بن ابراہیم واسطی - عمر بن عیزار - امام ابو یوسف
رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہےابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن
بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(980) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّقَاقِ إِذَا أَرَمَ قَالَ

”شقاق (نامی بیماری) یا درد کا شکار شخص (جب احرام

إِذْهَنَهُ بِالسَّمَنِ وَالْوَدَكِ

باندھ لے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کچھ

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ

اور چربی کو اپنے جسم پر مل لے گا“

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر چیز تم کھا سکتے ہو۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يعني

بقول سعيد بن جبير ما لم يكن فيه طيب وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، محمد بن

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یعنی سعید بن جبیر کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جبکہ اس میں خوشبو

ہو۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(979) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (368)، وعبد الرزاق 444/4 فی المناسک: باب ما يقتل فی الحرم، وما يكره

قتله، وابن ابي شيبة 95/4 فی الحج: باب فی المحرم یرمی الغراب .

(980) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (355) فی الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم .

(981) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: قُلْتُ لِأَبِرَاهِيمَ أَيُغْتَسَلُ الْمُحْرِمُ قَالَ:

”میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا محرم غسل کر سکتا

مَا يَصْنَعُ اللَّهُ بِدَرْنِهِ شَيْئًا

ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اُس کی میل کچیل کا

کیا کرنا ہے؟“

——***

ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى بذلك بأساً (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن

ابى حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(982) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: فِي ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ

”محرم کا ناخن اگر ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں

يَكْسِرُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْطَعُهُ

وہ (ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ) یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو توڑ دے گا جبکہ

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو کاٹ دے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ لا

نرى بذلك بأساً وكل ذلك حسن وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ سب صورتیں ٹھیک ہیں۔ امام

ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(983) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: يَسْتَأْذِنُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

”احرام والا مرد اور عورت مسواک کر سکتے ہیں“

(981) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (355) فی الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم .

(982) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (356) فی الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم، وكذا اخرج الدارقطني

232/2 فی الحج، والبيهقي فی ”المنن الكبرى“ 62/5، عن ابن عباس .

(983) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (537) فی الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم . قلت: وقد اخرج البيهقي

65/5، عن ابن عباس، ان النبي صلى الله عليه وسلم تسوك وهو محرم .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
(984) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ
 وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْحِدَاةَ وَالْعَقْرَبَ
 کرتے ہیں:
 "محرم چوہے سانپ پاگل کتے چیل اور بچھو کو مار سکتا ہے"

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلیخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد
 مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی
 قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 (واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ
 وهو قول ابي حنيفة وما عدا عليك من السباع فقتلته فلا شيء عليك
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
 پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے جو بھی درندہ تم پر حملہ کرے اور تم اسے مارو
 تو تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

(985) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُوَاقِعُ امْرَأَتَهُ بَعْدَ مَا وَقَفَ
 بِعَرَفَةَ قَالَ عَلَيْهِ بُدْنَةٌ وَتَمَّ حَجُّهُ
 امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 "جو شخص عرفہ میں وقوف کرنے کے بعد اپنی بیوی کے
 ساتھ صحبت کر لے تو اس پر بڑے جانور کی قربانی لازم ہوگی
 اس کا حج مکمل ہوگا۔"

(984) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (240)، وابن حبان (3961)، و احمد 3/2، والنسائي 190/5 في مناسك الحج باب ما
 الغراب، والدارمي 63/2، ومسلم (1199) في الحج: باب ما يندب للمحرم قتله من الدواب، وابن ماجه (3088) في المناسك
 ما يقتل المحرم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 165/2 .
 (985) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (948) في الحج: باب من واقع اهله وهو محرم، والبيهقي في
 الكبرى 171/5 في الحج: باب الرجل يصيب امرأته بعد التحلل الاول وقبل الثاني .

ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد بن عمر دمشقی - عبد اللہ بن حسن خلال سے نقل کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (عن) عطاء بن ابورباح (عن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ - عطاء بن ابورباح کے

حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے

(986) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ

”جو شخص عرفات سے روانہ ہونے کے بعد (اپنی بیوی کے

فَعَلَيْهِ دَمٌ يَقْضَى مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ

ساتھ) صحبت کرتا ہے اس پر قربانی لازم ہوگی اس کے حج کے

قَابِلٍ

جتنے ارکان باقی رہ گئے ہیں وہ اُن کو ادا کرے گا اور اُس پر اگلے

سال حج کرنا لازم ہوگا۔“

——***

(اخرجه) محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا

القول، القول ما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں قول وہ ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(987) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات میں وقوف

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

کیے ہوئے تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر سے

عَنْهُ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ إِذْ بَصُرَ بِرَجُلٍ يَقْطُرُ رَأْسَهُ طَيِّبًا

(986) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (349) فی الحج: باب من واقع اہلہ وھو منحر م .

(987) اخرجہ ابن ماجہ (2979) فی الحج: باب التمتع بالعمرة الى الحج، واحمد 50/1، ومسلم (1222)، والنسائی

153/5، والبزار (226)، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 20/5 .

فَقَالَ وَيْلَكَ الْمُحْرِمُ أَشَعْتُ أَغْبَرُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ
بِالْعُمْرَةِ مُفْرَدَةً ثُمَّ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَمَعِيَ أَهْلِي
فَأَحْلَلْتُ مِنْ عُمْرَتِي وَأَخَذْتُ مِنَ الطَّيِّبِ وَمِنْ
أَهْلِي حَتَّى إِذَا كَانَ غَدَاةَ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ
فَظَنَّ عُمَرُ أَنَّ الرَّجُلَ صَدَقَهُ فَكَفَّ عَنْهُ وَإِنَّمَا كَانَ
الْمَمَّ بِالنِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ بِالْأَمْسِ فَنَهَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي خَلَيْتُ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَا وَشَكْتُمْ أَنْ تُضَاجِعُوهُنَّ تَحْتَ
الْأَرَائِكِ بَعَرَافَاتٍ ثُمَّ تَرَوْحُونَ حُجَّاجًا

خوشبو کے قطرے ٹپک رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: تمہارا
ستیاناں ہو احرام والا شخص تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود بالوں
والا ہوتا ہے اس شخص نے جواب دیا: میں صرف عمرہ کا احرام
باندھ کر مکہ آ گیا تھا میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی میں نے عمرہ
کر کے احرام کھول دیا پھر خوشبو بھی لگالی اور بیوی کے ساتھ
قربت بھی کر لی پھر ”ترویہ“ کے دن کی صبح میں نے حج کا احرام
باندھ لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اس شخص نے اُن کو
ساتھ سچ بیان کیا ہے تو انہوں نے اس کو کچھ نہیں کہا کیونکہ بیوی
کے ساتھ قربت اور خوشبو کا استعمال گزشتہ دن کیا گیا تھا لیکن
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کر دیا اور انہوں
نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تم لوگوں کو حج تمتع کرنے دوں تو
عنقریب یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی کہ تم عرفات میں پیلو کے
کسی درخت کے نیچے وظیفہ زوجیت ادا کرو گے اور پھر حج کرتے
چل پڑو گے۔“

...—...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔
محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(988)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ إِنِّي قَبَّلْتُ أَهْلِي وَأَنَا
مُحْرِمٌ فَأَذْفَقْتُ فَقَالَ أَهْرِقْ دِمَاؤَ تَمَّ حَجُّكَ
امام ابو حنیفہ نے۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مجاہد کے حوالے
سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل
کی ہے: ”ایک شخص نے کہا: میں نے احرام کی حالت میں اپنی
بیوی کا بوسہ لیا تو مجھے انزال ہو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: تم ایک دم دو اور اپنے حج کو مکمل کرو۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد۔ عبید۔ محمد بن کثیر بن بہل۔ صباح بن محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع
ثلجی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا یفسد الحج حتی يلتقی الختانان وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں حج اس وقت تک فاسد نہیں ہوگا جب تک شرم گاہیں مل نہیں جاتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(989) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: متن روایت: فِي الْمُحْرِمِ إِذَا قَبَّلَ فَأَنْزَلَ قَالَ عَلَيْهِ الدَّمُ امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”احرام والے شخص کو جب بوسہ لینے سے انزال ہو جائے تو اس پر دم لازم ہوگا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنے ”نسخہ“ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے

(990) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن ميمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت میں (اپنی زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - محمد بن احمد بن روق - محمد بن عبد اللہ شافعی - احمد بن سعید بن شاپین - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے (991) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(989) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (350) في الحج: باب من واقع اهله وهو محرم .

(990) اخرجه في "جامع الآثار" (1008)، والخطيب في "تاريخ بغداد" 171/4، والمتقي الهندي في "الكنز" (1818)

(991) اخرجه ابن ابی شيبة 164/1/4 في الحج: باب في قوله تعالى: (فلا رفث ولا فسوق) .

قلت: وقد اخرج البيهقي في "السنن الكبرى" 67/5 - والطبراني في "الكبرى" (10914)، عن ابن عباس، قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل: (فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج) قال: الرفث: الاعرابة والتعرض للنساء بالجماع، والفسوق: المعاصي كلها، والجدال: جدال الرجل صاحبه .

متن روایت: اَلرَّفَثُ الْجَمَاعُ وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي

”رفث سے مراد صحبت کرنا، فسوق سے مراد گناہ کرنا۔
جدال سے مراد آدمی کا یہ کہنا ہے: جی نہیں! اللہ کی قسم! جی ہاں! اللہ
کی قسم!“۔

وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ بَلَىٰ وَاللَّهِ

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد اللہ بن عمر۔ محمد بن
ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(992)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ الْمُحْرِمُونَ فِي قَتْلِ

”جب احرام باندھے ہوئے کچھ لوگ (کسی شکار کو)
مارنے میں حصہ دار ہوں تو ان میں سے ہر ایک پر جزاء لازم
ہوگی“۔

فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة نرى ان القوم يقتلون خطأ فيكون على كل واحد منهم كفارة عتق رقبة مؤمنة فان

لم يجد فصيام شهرين متتابعين

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب کچھ لوگوں نے مل کر قتل
خطا کیا ہو تو ان میں سے ہر ایک پر کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا، اور اگر اس کی گنجائش نہ تو مسلسل دو روز
کے روزے لازم ہوں گے۔

(993)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ہیشم بن ابوشیثم۔ صلت بن جبیر کے
حوالے سے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت
نقل کی ہے:

أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ الصَّلْتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(992) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (362)۔ وعبد الرزاق (8353) فی الحج: باب حلال اغان حرمان علی

صيد۔ وابن ابی شیبہ 16/4 فی الحج: باب فی القوم یشترون فی الصيد وہم محرمون .

(993) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (364) فی الحج: باب الصيد فی الاحرام۔ وعبد الرزاق (8312) فی

الحج: باب الصيد یدخل الحرم .

متن روایت: أَهْدَىٰ لَهُ ظَبْيَانٌ وَبَيْضٌ نَعَامٌ فِي الْحَرَمِ فَأَبَىٰ أَنْ يَقْبَلَهُ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتَهُمَا قَبْلَ أَنْ تَجِيَّأَ بِهِمَا

”انہیں حرم (کی حدود میں) دوہرن اور شتر مرغ کے انڈے تحفے کے طور پر دیے گئے تو انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: تم نے ان دونوں کو لانے سے پہلے ان کو ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا؟“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

دخل شيء من الصيد الحرم لم يحل ذبحه وخلي سبيله وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کوئی شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو اسے ذبح کرنا حلال نہیں ہوگا اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(994) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ

اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: تَدَاكَرْنَا لَحْمَ صَيْدٍ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ

فَيَأْكُلُهُ الْمُحَرَّمُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نَائِمٌ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَاسْتَقِظَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيمَا

تَنَازَعُونَ فَقُلْنَا فِي لَحْمِ صَيْدٍ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ

فَيَأْكُلُهُ الْمُحَرَّمُ قَالَ فَأَمَرْنَا بِأَكْلِهِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر - عثمان بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بات چیت کر

رہے تھے جسے احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو کہ کیا

احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ اس وقت سو

رہے تھے اس بات چیت کے دوران ہماری آوازیں بلند ہو گئیں

تو نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم

لوگ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہو؟ ہم نے عرض

کی: ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بحث کر رہے ہیں

جس کو احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو کہ کیا احرام والا

شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ

نے ہمیں اس کو کھا لینے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)۔“

——***

(994) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (362) فی الحج: باب الصيد فی الاحرام - والطحاوی فی ”شرح معانی

الآثار“ 171/2 - وابن حبان (3973) - واحمد 161/1، والدارمی 39/2 - والطیالسی (232) - وابو یعلیٰ (656) - وعبد

الرزاق (8336) - ومسلم (1197) فی الحج: باب تحريم الصيد للمحرم - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 188/5 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل قیراطی بغدادی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو جو واسط کے قاضی ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافقی - سعید بن سلمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بلخی - حارث بن عبد اللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر محمد بن ہمام شیرازی - ایوب بن حسن - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - محمد بن ابومطیع بلخی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے والد شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی اور حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد ہروی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - محمد بن علی مدنی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن صالح - عبد اللہ بن احمد - عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد اللہ بن عبد الملک - عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن عبد الرحیم برقی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد اللہ بن مبشر - عبد الحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ ثوری اور ابن جریج نے بھی محمد بن منکدر سے نقل کی ہے پھر انہوں نے ان دونوں کے طرق نقل کیے ہیں۔)

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے اجازۃ کے طور پر - قاضی ابو عبد اللہ صیمری - عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ حلوانی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن یوسف بن یعقوب - محمد بن حمدان مدائنی - محمد بن مروان بن شجاع (اور) سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد واراہم فی هذا الحدیث تنازعوا فی الفقہ حتی ارتفعت اصواتہم ولم یعب علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حدیث میں جو منقول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس مسئلے کی فقہی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے ان کی آوازیں بلند ہو گئی تھیں اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس حرکت پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(995) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: خَرَجْتُ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِمْ

حَلَالٌ غَيْرِي فَبَصَرْتُ نِعَامَةً فَسِرْتُ إِلَى فَرَسِي

فَرَكِبْتُهَا وَعَجَلْتُ عَنْ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِيهِ

فَأَبْرَأُوا فَنَزَلْتُ عَنْ فَرَسِي فَأَخَذْتُ السَّوْطَ وَطَلَبْتُ

النِّعَامَةَ وَأَصَبْتُ حِمَارًا فَأَكَلْتُ وَأَكَلُوا

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوا

ان میں سے میرے علاوہ اور کوئی بھی احرام کے بغیر نہیں تھا میں

نے ایک شتر مرغ دیکھا تو اپنے گھوڑے کی طرف جا کر اس پر

سوار ہو گیا جلدی میں میں اپنی لاشی نہیں اٹھا سکا میں نے ان

لوگوں سے کہا: تم یہ (میری لاشی) مجھے پکڑ دو تو ان لوگوں نے

انکار کر دیا میں اپنے گھوڑے سے نیچے اترا لاشی کو پکڑا اور شتر

مرغ کے پیچھے ہولیا میں نے ایک زیر اشرکار کیا تو (اس کا

گوشت) میں نے بھی کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھایا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید - ابو خالد - میسب بن اسحاق بخاری - ابو حفص احمد بن حفص - عمر بن محمد عبقری کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن جعفر بن محمد شاشی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یحییٰ حماني کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - حارث بن عبد اللہ - حبان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن معین - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

(995) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (359) فی الحج: باب الصيد فی الاحرام - وفی "الموطأ"

150 (443) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 173/2 - وعبد الرزاق (8338) - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ"

189/5 - والحصکفی فی "مسند الامام" (239) .

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - عبداللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبداللہ بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبد مجید - عمرو بن عون - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن عبداللہ بن مبشر - عبد الحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے سفیان (اور) ابن جریج کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جو اپنے طرق کے ہمراہ اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن قتبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبداللہ مبارک بن عبد الوہاب - ابوبکر احمد بن عبداللہ بن حسین ابن یوسف - ابوقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ حرمی - ابوبکر شافعی - احمد بن محمد بن عیسیٰ ترکی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(996) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا أَهْلَكَ بِهَمَا جَمِيعًا فَاصْبَتْ

”جب تم نے ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا احرام باندھا

صَيْدًا كَانَ عَلَيْكَ جَزَائَانِ وَقَالَ إِذَا أَهْلَكَ بِعُمْرَةٍ

ہو اور پھر تم کوئی شکار کرلو تو اب تم پر دو جزائیں لازم ہوں گی۔

فَعَلَيْكَ جَزَاءٌ وَلَوْ أَهْلَكَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ

فرماتے ہیں: جب تم نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک

جزاء لازم ہوگی اور اگر تم نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو تم

پر ایک جزء لازم ہوگی۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(997) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

امام ابو حنیفہ نے - ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”میں بحرین سے گزرا تو ان لوگوں نے مجھ سے ایسے شکار

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَرَرْتُ بِالْبَحْرَيْنِ فَسَأَلُونِي عَنْ لَحْمِ

کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا جس کو احرام کے بغیر

الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ هَلْ يَصْلِحُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ

شخص نے شکار کیا ہو تو کیا احرام والے شخص کے لیے اس کو کھانا

يَأْكُلُهُ فَافْتَتَيْتُهُمْ بِأَكْلِهِ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ

حلال ہوگا؟ تو میں نے ان کو اس (گوشت) کو کھانے کا فتویٰ

فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا

دیا میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن رہی میں جب

قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ غَيْرَ هَذَا لَمْ تَقُلْ بَيْنَ اثْنَيْنِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان کے سامنے یہ بات

مَا بَقِيَتْ

ذکر کی کہ میں نے ان لوگوں کو جو فتویٰ دیا تھا تو حضرت عمر رضی

نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ (یعنی مختلف) جواب دیا ہوتا

تو تم باقی ساری زندگی فتویٰ نہ دے سکتے (یعنی میں تم پر پابندی

عائد کر دیتا)۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(998) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ

دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما

(997) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (360) في الحج: باب الصيد في الاحرام - وفي الموطأ (150) (442) - ومات

في الموطأ (786) - وعبد الرزاق (8342) - والبيهقي في السنن الكبرى 188/5 -

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَى رِوَايَةً مِنْ رِوَايَةِ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبِسْ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ
 کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن
 اُن کو اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(999) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
 امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - ان کی خالہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَنْ رَوَى رِوَايَةً إِذَا هَلَكَ الْهَدْيُ فِي الطَّرِيقِ أَوْ عَطِبَ فَتَحَرَّهْ وَآكَلَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِهِ لِلذَّنَابِ
 ”جب راستے میں قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے یا آگے سفر کرنے کے قابل نہ رہے تو اس کو قربان کر کے کھا لینا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کو بھٹیڑیوں کے لیے چھوڑ دیا جائے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - سہیل واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد قال ابو حنيفة ان كان واجباً فاصنع به ما احببت وعليك مكانه وان كان تطوعاً فتصدق به على الفقراء فان كان ذلك في مكان لا يوجد فيه الفقراء فانحره واغمس نعله في دمه ثم اضرب به صفحته ثم خل بينه وبين الناس ياكلونه فان اكلت منه شيئاً فعليك مكان ما اكلت وان شئت صنعت به ما احببت وعليك مكانه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

(998) اخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (227) - وابن حبان (3784) - ومالك في الموطأ 324/1 في الحج: باب ما ينهى عنه من لبس ثياب الاحرام - والشافعي في المسند 300/1 - واحمد 63/2 - والبخاري (1542) في الحج: باب ما لا يلبس المحرم من ثياب - وابوداود (1824) في الحج: باب ما يلبس المحرم .

(999) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (365) في الحج: باب من عطب هديه في الطريق

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اگر تو وہ واجب ہو تو تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو اور اس کی جگہ ایک ادائیگی تم پر لازم ہوگی۔ اور وہ نفل ہو تو پھر تم اسے غریبوں کو صدقہ کر دو اگر وہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں غریب دستیاب نہ ہوں تو تم اسے قربان کر کے اپنے جوتے اس کے خون میں ڈبو دو اور پھر ان کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھا س گئے اگر تم نے اس میں سے کچھ کھا لیا تو اس کھائے ہوئے کی جگہ (جرمانہ ادا کرنا) تم پر لازم ہوگا۔ اور اگر تم چاہو تو تم اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کرو اور تم پر اس کی جگہ (دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی)۔

(1000) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "مَتَنُ رَوَايَةٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الثِّيَابَ وَالْعِمَامَةَ وَلَا الْقُبَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرُنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ" امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام والا شخص کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہ پہنے (سلے ہوئے) کپڑے نہ پہنے، عمامہ، قبا، شلوار، ٹوپی یا یہ کپڑا جس پر ورس یا زعفران لگا ہو نہ پہنے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔"

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1001) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "مَتَنُ رَوَايَةٍ: يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا أَحَبَّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِبُّ" امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "محرم شخص جو دوا چاہے وہ استعمال کر لے گا بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔"

...—...—...

حافظ عبد اللہ بن ابوعوام سفدی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالعلاء محمد بن احمد بن جعفر - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1002) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ بَنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ (1000) قد تقدم في (998).

(1001) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (353) - وأبو يوسف في الآثار 123 - وابن أبي شيبه 145/2

اللہ عَنْهَا قَالَتْ:

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج

مِفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے

وَهُوَ مُحْرِمٌ

تھے۔

...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید بن ابوقاسم۔ قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری۔ قاسم بن محمد بن شلاج۔ ابوعباس بن عقدہ۔ محمد بن عیسیٰ بن سہل۔ اسحاق بن ابراہیم۔ امام عبد الرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1003)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے۔ ہیشم۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا رَمَى الرَّجُلُ فِي الْحَرَمِ فَأَصَابَ

”جب کوئی شخص حرم کی حدود میں سے تیر چلائے اور وہ حرم

فِي الْحِلِّ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ وَإِذَا رَمَى فِي الْحِلِّ

کی حدود سے باہر جا کر شکار کو لگے تو ایسے شخص پر جزاء لازم ہوگی

فَأَصَابَ فِي الْحَرَمِ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ

اور اگر اس نے حرم کی حدود کے باہر سے تیر چلایا اور وہ حرم کی

حدود کے اندر آ کر شکار کو لگا تو بھی اس پر جزاء لازم ہوگی۔

...—...—...

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت۔ عبد اللہ بن محمد بقلانی۔ محمد بن آدم۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن خسر و بطنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو بکر خیاط۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔

قاضی عمر اشثانی۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(1004)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ

امام ابوحنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ ربیع بن حراش کے

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَائِشَةَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان

(1002) (اخرجه احمد 109/6 - مسلم (1190) (41) - والطبرانی في الاوسط (5844) - والبيهقي في السنن الكبرى 35/5 وابن

حبان (1377) وابن خزيمة (2586) والنسائي في المجتبى 140/5

(1003) (اخرجه... في جامع الآثار (1095)

(1004) (اخرجه الحاصكفي في مسند الامام (235) وابن حبان (3834) والشافعي في المسند (389) والحميدي

(206) (والبخاري (294) في الحيض: باب الامر بالنفساء اذا نفسن ومسلم (1211) (119) - وابن ماجه (2963) في المناسك: باب الحائض تقضى المناسك والطواف - وابن خزيمة (2936) والبيهقي في السنن الكبرى 308/1

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ لِرُفُضِهَا الْعُمْرَةَ دَمًا
”نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے اُن
کو دم دینے کا حکم دیا۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - سعید بن صالح بخاری - ابویوب زاہد - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1005) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن روایت: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ أَيَّتُوبُ الْمُحَرَّمِ
فَقَالَ لَأَنْ أَصْبَحَ أَنْصَحَ قَطْرًا أَنَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
أَصْبَحَ أَنْصَحَ طَيِّبًا فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا
فَقَالَتْ أَنَا طَيِّبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي أَزْوَاجِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ تَعْنِي مُحَرَّمًا

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:
”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا احرام وہ
شخص خوشبو لگا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری یہ حالت ہو کہ مجھ
سے تارکول اتر رہی ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ
ہوگا کہ مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔
(راوی بیان کرتے ہیں:) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے
نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے
پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے صبح کی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
مراد یہ تھی: کہ اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا)۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ساوی - اسحاق بن ابراہیم - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمن اصفہانی - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ہے

انہوں نے یہ روایت اہل بن ابوبشر - فتح بن عمر - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(1005) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (368) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب - وقد
حديث عائشة رضي الله عنها في (993)

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ (اور) عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد اللہ سلمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن معلی - شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - یحییٰ بن حسن کی تحریر - زیاد بن ابی حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابی جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابی ریح - سلمہ بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبان اور مندل یہ دونوں علی کے صاحبزادے ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - یحییٰ بن محمد بن ساعد - ابوغسان مالک بن خالد واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو ان کے ان الفاظ میں ہے: انا طیب

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - عثمان بن سعید - عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم - قاضی ابوقاسم علی بن ابی بصری - قاسم بن محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار (فرواہ) عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ
وهو قول ابی حنیفہ الا ینبغی للمحرم ان یتطیب بشیء من الطیب بعد الاحرام

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ احرام والے شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے

کہ وہ احرام باندھنے کے بعد کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1006) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: كَانِي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي

مِفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُحَرَّمٌ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسودہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - ابوضحاک بن صلت - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - شریف ابوعلی محمد بن محمد بن عبد العزیز - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان بن سوید - ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم - محمد بن نوح جندی شاپوری - علی بن حرب طائی - ابویحییٰ کے حوالے سے اعمش اور امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1007) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مِفْرَقِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - اسودہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی تھی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن جعانی - محمد بن عبد اللہ بن جعفر - اسماعیل بن احمد بن ہارون - محمد بن سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1008) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ التَّيْمِيِّ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَاشِيًا فِي جَنَحِ اللَّيْلِ يَسِيرُ فَرَأَى خِيَالًا فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَتَّبِعَهُ فَفَعَلَ فَإِذَا امْرَأَةٌ عُرْيَانَةٌ فَقَالَ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَحْجَّ عُرْيَانَةً مَاشِيَةً نَاقِضَةً شَعْرِي وَأَنَا أَمُكْتُ بِالنَّهَارِ وَأَسِيرُ بِاللَّيْلِ وَأَنْتَكُبُ الطَّرِيقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَرُكِبَ وَتَلْبَسَ وَتَهْرِيقَ دَمًا

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبید اللہ بن موہب تیمی قرشی کوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ رات کی تاریکی میں جا رہے تھے آپ ﷺ نے ایک ہیولی ملاحظہ فرمایا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ وہ دیکھ کر آئیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، تو وہاں ایک برہنہ عورت موجود تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں برہنہ اور پیدل حج کے لیے جاؤں گی، اور اپنے بال کھلے رکھوں گی، تو میں دن کے وقت ٹھہری رہتی ہوں اور رات کے وقت سفر کرتی ہوں، اور عام راستے سے ہٹ کے چلتی ہوں، نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے، لباس پہن لے (اور اپنی نذر کی جگہ) خون بہا دے (یعنی قربانی کر لے)۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن جریر - ہوزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن عبد العزیز - احمد بن جریر - ہوزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - ابراہیم - عبد اللہ بن شیبہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابراہیم بن عبد الرحیم - ہوزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خرونی - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1009) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود

(1008) اخبرجه البيهقي في السنن الكبرى (1080) في السطور: باب الهدى فيما ركب واختلاف الروايات فيه - وذكره ايضا

الحافظ ابن حجر في الفتح 589/11

(1009) قد تقدم في (963)

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ
فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ
عُمَرَتَهَا وَاسْتَأْنَفَتْ الْحَجَّ حَتَّى إِذَا فَرَعَتْ مِنْ
حَجِّهَا أَمَرَهَا أَنْ تَصُدَّرَ إِلَى التَّعِيمِ مَعَ أَخِيهَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
”وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں، انہیں حیض آگیا، تو نبی
اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا عمرہ چھوڑ دیں اور نئے
سرے سے حج کا احرام باندھ لیں، جب وہ حج کر کے فارغ
ہوئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے بھائی
حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعیم جائیں (اور وہاں
سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیں)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ربیع بن حسان کثی - سفیان بن کعب - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

(1010) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے
تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1011) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابو عالیہ - طاووس کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے
تھے۔“

(1010) (اخرجه الحسكفي في مسند الامام (242) و ابو يعلى (3390) والحميدى (501) وابن ماجه (3081) في المناسك باب الحجامة للمحرم - والدارقطني 239/1 في الحج - وليهقي في السنن الكبرى 263/4 - واحمد 215/1 - وابو داود (1835) في المناسك: باب المحرم يحتجم (1011) قد تقدم - وهو حديث سابقه

ابو بکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت سہبہ اللہ بن مبارک - خالد بن عبد اللہ - حسن بن احمد بن موسیٰ - محمد بن عبد الرحمن یعنی مخلص - احمد بن ابوداؤد دختیانی - عمر بن رستہ - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1012) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَارِجَةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: خارجہ بن عبد اللہ انصاری بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهَمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

”میں نے سعید بن مسیب سے احرام والے شخص کے (رقم وغیرہ رکھنے کے لیے) کمر پر تھیلی باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت وکیع بن جراح نے بھی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1013) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن عروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: كُنَّا نَحْمِلُ لُحُومَ الصَّيْدِ زَادًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے ہوئے (شکار کا گوشت زاد سفر کے طور پر ساتھ رکھ کر لے جایا کرتے تھے حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہوتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(1012) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (366) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب وابن ابى شيبة 54/4 في الحج: باب في الهميان للمحرم والدار قطنی 232/2 والبيهقي في السنن الكبرى 69/5

(1013) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (36) والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 189/5 من طريق ابى حنيفة - ومالك في ”الموطأ“ 350/1 (77) في المناسك: باب ما يجوز للمحرم اكله من الصيد - وعبد الرزاق 434/4 (8384)

انہوں نے یہ روایت صالح بن عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین سراج - احمد بن علی بغدادی -
 ابو قاسم ازہری - حافظ علی بن عمر دارقطنی - ابو حسن محمد بن عبد اللہ بن زکریا نیشاپوری - ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (یہ سنن نسائی
 کے مؤلف ہیں) - عمار بن حسن نسائی - عبد اللہ بن ابوسعید دشکی ہیں - ابراہیم بن میمون صائغ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابن خسر کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو حنیفہ کے استاد حماد (بن ابوسلیمان نے) امام ابو حنیفہ سے ان کی جلالت قدر کی وجہ سے
 روایت کی ہے، حضرت حماد (بن ابوسلیمان) رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کوفہ میں 120 ہجری میں ہوا تھا۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن
 زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابواسحاق ابراہیم بن سعید حبال - ابوحسن احمد بن محمد بن مرزوق - ابوحسن محمد بن
 عبد اللہ بن زکریا نیشاپوری - احمد بن شعیب - عمار بن حسین - عبد اللہ بن سعد سعدی - ابراہیم بن میمون صائغ - حماد بن ابوسلیمان
 جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(1014) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي أُمِيَّةَ
 عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابوامیہ عبد الکریم بن ابو مخارق کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ساتھ لے
 کر (پیدل چلتے ہوئے) دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم اس پر سوار ہو
 جاؤ!“

—

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلبی - ابو معاذ خالد بن سلیمان کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1015) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خُصَيْفٍ
 عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
 امام ابو حنیفہ نے - خصیف - ابو عبیدہ کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: قِيمَةُ بَيْضِ النَّعَامِ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرَمُ
 ”احرام والا شخص جب شتر مرغ کے انڈے کو نقصان

(1014) أخرجه الحسكفي في ”مسند الامام“ (254) - وابن ماجه (3104) - واحمد (170/3) - والدارمي (1919) - والبخاري

205/2 - وفي ”الادب المفرد“ له (772) - والترمذي (911) - والنسائي (176/5) - وابن خزيمة (2662) - وعبد بن حميد (1411)

ہی الْوَاجِبُ

پہنچائے تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعباس بن عقدہ۔ احمد بن حازم۔ عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو یوسف نے بھی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خرونی نے یہ روایت۔ ابوسعید بن ابوقاسم۔ قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری۔ قاسم بن محمد بن شجاع۔ ابوعباس بن عقدہ۔ احمد تمیم بن عباد۔ حامد بن آدم کے حوالے سے نقل کی ہے: محمد بن فضل بیان کرتے ہیں:

انه قال دخلنا مع ابو حنيفة على خصيف فلما ابصر بابي حنيفة شخص فظننا انه لو علم به لاستقبله فاشار اليه ابو حنيفة ان مكانك فجلس فلما انتهينا اليه قبض على يد ابو حنيفة فساله سؤالا دقيقا على حياء وتعزير له قال فما زال قابضا على يد ابو حنيفة حتى رد ابو حنيفة يده قال ومد يد ابو حنيفة للجلسة معه فابى ابو حنيفة وجلس بين يديه معنا وساله عن حديث ابن مسعود في بيض النعام فحدثه به

وہ بیان کرتے ہیں ہم امام ابو حنیفہ کے ہمراہ خصیف کے پاس گئے جب انہوں نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا تو دیکھتے رہے جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اگر انہیں امام ابو حنیفہ کے بارے میں پتہ ہوتا تو وہ ان کا استقبال کرتے۔ پھر امام ابو حنیفہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ اپنی جگہ پر رہیں تو وہ بیٹھ گئے تو جب ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ہاتھ مٹھی میں لیا اور ان سے دقیق سوالات کئے۔ وہ مسلسل امام ابو حنیفہ کا ہاتھ تھامے رہے یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے ان کا ہاتھ واپس کیا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا ہاتھ امام ابو حنیفہ کی طرف بڑھایا تا کہ انہیں اپنے ساتھ بٹھائیں لیکن امام ابو حنیفہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ہمارے ساتھ ان کے سامنے بیٹھ گئے امام ابو حنیفہ نے ان سے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے امام ابو حنیفہ کو وہ حدیث بیان کی۔

(1016)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

(1015) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الحجة على اهل المدينة" 358/2 - و ابو يوسف في "الآثار" 105 - وفي "اختلاف

ابى حنيفة وابن ابى لیلی" 142 - وابن ابى شيبة 370/3 - وعبد الرزاق (8303) في الحج: باب بيض النعام

(1016) قد تقدم في (963) و (1009)

رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی
متن روایت: أَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ
فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ
عُمَرَتَهَا
سے یہ روایت نقل کی ہے: ”وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں، انہیں حیض آگیا تو نبی
اکرم ﷺ نے ان کو ہدایت کی تو انہوں نے اپنا عمرہ ایک طرف
کردیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال محمد بن محمد اشعری کوفی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی کوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن محمد - امام محمد سے روایت کی
ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح ان دونوں نے - امام ابویوسف کے حوالے سے
امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے
امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1017) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی
متن روایت: أَنَّهُ أَمَرَ بِرَفْضِ عُمَرَتِهَا وَذَبَحَ لِرَفْضِ
الْعُمَرَةِ بَقْرَةً
امام ابوحنیفہ نے - ہیشم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی
ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے انہیں عمرہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی
اور ان کے عمرہ کو ترک کرنے کی وجہ سے ایک گائے قربان کی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن منذر ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم جراح
- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1018) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1017) قد تقدم في (1004)

(1018) ... قلت: وقد اخرج مالك في ”الموطأ“ 381/1 - وابن خزيمة 155/4 - والحاكم في ”المستدرک“ 616/1 - والبيهقي
في ”السنن الكبرى“ 243/5 - والدارقطني (2505) في الحج: باب المواقيت - واللفظ له - عن ابن عمر t قال: سمعت رسول
صلى الله عليه وسلم يقول: ”من اهدى تطوعاً ثم ضل - فليس عليه البدل الا ان يشاء - وان كانت نذراً فعليه البدل“

متن روایت: أَنَّهَا سَاقَتْ بُدْنَةً فَضَلَّتْ فَاشْتَرَتْ
مَكَانَهَا أُخْرَى ثُمَّ وَجَدَتْ الْأُولَى فَنَحَرَتْهُمَا
 ”وہ قربانی کا جانور (اونٹ) ساتھ لے کر جا رہی تھیں، وہ
 گم ہو گیا، تو انہوں نے اس کی جگہ دوسرا خرید لیا، پھر پہلے والا
 جانور بھی مل گیا، تو انہوں نے اُن دونوں کو قربان کر دیا۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
 ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 (1019) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ
مِهْرَانَ (و) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُمَا قَالَا:
مَتَنُ رَوَايَةٍ: مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ
يَرْمُلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)
 امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران (اور)
 عطاء بن ابورباح فرماتے ہیں:
 ”جو شخص صفا اور مروہ کا طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرے
 تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
 ”بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد (اور) ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 (1020) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
مَتَنُ رَوَايَةٍ: أَنَّ الْمُتَمَتِّعَ إِذَا لَمْ يَكُنْ صَائِمًا ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ فَلَا بُدَّ مِنَ الْهَدْيِ فَإِنْ مَضَتْ أَيَّامُ
النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُهْدَى فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ وَعَلَيْهِ دَمٌ
لِتَاخِيرِ الْهَدْيِ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”حج تمتع کرنے والا شخص جب حج کے دنوں میں تین دن
 روزے نہ رکھ سکے، تو اس کے لیے ہدی (بڑے جانور کی قربانی)
 لازم ہوگی، لیکن اگر اس کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کے دن
 گزر جائیں، تو اس پر ہدی تو لازم ہوگی، اور ہدی میں تاخیر کی وجہ
 سے اس پر دم لازم ہوگا۔“

——***

یہ روایت احمد بن قاسم (اور) اسحاق بن ابواسرائیل نے - عائد بن حبیب بن احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
 (1019) ... قلت: وقد اخرج ابن ماجه (2952) - واحمد 45/1 - والبخاری (1605) - وابو يعلى (188) - والطحاوی فی ”شرح
 معانی الآثار“ 182/2 - والحاكم فی ”المستدرک“ 454/1 - عن زید بن اسلم - عن ابیہ - قال: سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 يقول: ”فیم الرسلان والكشف عن المناكب وقد اطا الله الاسلام - ونفى الشرك؟ قال: ثم قال: وما ذلك؟ ندع شيئاً كنا نفعله على عهد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم!“
 (1020) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (342) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها - وذكره العثماني
 فی ”اعلاء السنن“ 335/10 (2875) فی الحج: باب اذا لم يجد القارن او المتمتع الهدى فعليه صيام ثلاثة...

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست

(یاد رہے کہ ہم نے اس کتاب کی ترقیم میں مطبوعہ نسخے کی موافقت کی ہے اور مطبوعہ نسخے کے محقق نے کتاب کے مقدمے میں آنے والی روایات کو بھی اپنی ترقیم میں شامل کیا تھا اور جہاں سے اصل کتاب شروع ہوئی ان کی ترقیم کے مطابق اس کی رقم 63 ہے۔ یہاں سے امام خوارزمی کی مرتب کردہ کتاب جامع المسانید کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے)

63	کسی چیز کی محبت اندھا کر دیتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن انیس
64	ٹڈی دل کا حکم	حدیث نبوی، قولی	عائشہ بنت عمر د
65	علم دین کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن جزء
66	مسجد بنانے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن ابی اوفی
67	علم کا حصول فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
68	بھلائی کی طرف رہنمائی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
69	کسی کا عیب ظاہر کرنے کا نقصان	حدیث نبوی، قولی	حضرت وائلہ
70	استغفار اور صدقہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
71	بھلائی کی تعلیم دینے کی فضیلت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
72	تکبر اور بڑائی کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
73	ظلم، قیامت کے دن تاریکی ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
74	آزمائش، ترقی درجات کا باعث ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
75	قبروں کی زیارت کی اجازت	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
76	بچوں اور خواتین پر رحم کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	نامعلوم
77	تکبر کرنے والے کا انجام	بیان تابعی	محمد بن منکدر
78	دو غلے پن کا انجام	قول تابعی	ابراہیم نخعی
79	نرمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
80	نرمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	مجاہد

81	تقویٰ اور لزوم جماعت مسلمین	بیان صحابی	حضرت ابو مسعود
82	مرحومین کو برا کہنے کی ممانعت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
83	دنیاوی پریشانیوں کا اجر	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
84	امارت ایک امانت ہے	حدیث نبوی، قولی	حسن بصری
85	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
86	تین چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
87	آزمائش کلام سے متعلق ہوتی ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
88	تعلیم دینے کی فضیلت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
89	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
90	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
91	اپنے استاد کے لیے دعا	فعل تابعی	امام ابو حنیفہ
92	ثقل کی پہچان	قول تابعی	ابراہیم نخعی
93	ثقل سے محفوظ سمجھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
94	نماز قضا ہو جانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
95	لا الہ الا اللہ کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
96	علم چھپانے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
97	ہر بھلائی صدقہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
98	امر بالمعروف فرض ہے	قول صحابی	حضرت ابن عمر
99	وقفہ سے ملنا چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
100	باغیوں سے لڑائی	قول صحابی	حضرت ابن عمر
101	نبی اکرم کی خوشبو	وصف نبوی	حضرت جابر
102	معذرت قبول نہ کرنے کا گناہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
103	ندامت توبہ ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
104	نبی اکرم کے نزدیک پسندیدہ نام	وصف نبوی	حضرت ابن عمر

105	غیبت ہونے پر رد عمل	عمل تابعی	امام شعبی
106	نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
107	خضاب لگاؤ اور اہل کتاب کے برخلاف کرو	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
108	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
109	پڑوسی کے حقوق اور رات کی عبات کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
110	سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی فضیلت	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
111	قرآن شعر کی طرح نہیں پڑھنا چاہیے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
112	ٹڈی دل کا حکم	حدیث نبوی	فاطمہ بنت ابجد
113	اعمال کا مدار نیت پر ہوتا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عمر
114	میت قرض کے عوض رہن رہتی ہے	حدیث نبوی، قولی	نامعلوم
115	ذکر الہی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	انور
116	پڑوسی سے حسن سلوک	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
117	ابلیس کا تخت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
118	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
119	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
120	بھلائی کئی قسموں کی ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابویوب
121	صلہ رحمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
122	بینائی رخصت ہونے کا اجر و ثواب	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
123	قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو	قول صحابی	حضرت عمر
124	توبہ کا دروازہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت صفوان
125	لوگوں کا شکر گزار ہونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
126	قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو	قول صحابی	حضرت عمر
127	خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
128	سورہ اخلاص کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عتبہ

129	منافق کو (اپنے انجام کا) کوئی خوف نہیں ہوتا	قول صحابی	حضرت عمر
130	چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت حذیفہ
131	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
132	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
133	نماز میں طویل قیام افضل ہے	قول تابعی	حسن بصری
134	استغفار کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
135	قبر میں ہونے والے سوالات	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
136	تنگدست مومن کا اجر	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
137	تقاضا میں نرمی کرنے والے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
138	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
139	قرآنی آیت کی تفسیر	قول تابعی	ابراہیم نخعی
140	مشورہ دینے کی اہمیت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
141	نیکی اور دعا کے فوائد	حدیث نبوی، قولی	حضرت ثوبان
142	تکبر اور بڑائی کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	ابو مسلم انغر
143	دل کی اہمیت	حدیث نبوی، قولی	حضرت نعمان بن بشیر
144	حلال اور حرام واضح ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت نعمان
145	سرکشی کی تہدید اور صلہ رحمی کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
146	غیبت اور بہتان میں فرق کی وضاحت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
147	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
148	امارت ایک امانت ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
149	توبہ کا دروازہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت صفوان
150	تبیح کے کلمات	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوامامہ
151	ایک دعا جو تحفہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
152	تبیح و دعا کے کلمات	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ

153	قرآنی آیت کی تفسیر	قول تابعی	ضحاک
154	والدہ کی قبر کی اجازت ملنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
155	نظر لگنا، تقدیر پر سبقت لے جاتا	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
156	ایک یہودی کا ایمان لانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
157	بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
158	قبرستان جانے کی دعا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
159	اچھے ناموں کا پسندیدہ ہونا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
160	قدریہ فرقہ پر لعنت ہونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
161	امام زید کا جواب	بیان تابعی	امام ابو حنیفہ
162	پانچ کلمات کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت حنظلہ
163	قرآن کے علم و تعلیم کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عثمان
164	صبح و شام کی دعا اور اس کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
165	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
166	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
167	آزمائش کو دعوت نہیں دینی چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
168	ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں	قول صحابی	حضرت عبداللہ
169	چھینک اور اس کا جواب	قول تابعی	ابراہیم نخعی
170	ایک منکر کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ ام ہانی
171	قتل و غارت گری کی پیشگوئی	حدیث نبوی، قولی	حضرت عرفہ
172	اچھے اخلاق سب سے بڑی نعمت ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت اسامہ
173	ہر مسلمان سے خیر خواہی کا حکم ہے	حدیث نبوی، فعلی	زیاد بن علاقہ
174	ہر مسلمان سے خیر خواہی کی بیعت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جریر
175	حدیث جبرائیل	حدیث نبوی، فعلی	حضرت عبداللہ
176	کلمہ شہادت کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابودرداء

177	آلہم کی تفسیر	بیان صحابی	حضرت ابن عباس
178	شجر و حجر کا سلام	حدیث نبوی	حضرت علی
179	جہنم سے نکلنے والا ایک شخص	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
180	موحّدین کا جہنم سے نکالا جانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت حذیفہ
181	اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
182	شفاعت کی امید ابلیس کو بھی ہوگی	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
183	لوگوں کی تین اقسام	بیان صحابی	حضرت ابن مسعود
184	دوسروں سے نصیحت حاصل کرنا	بیان صحابی	حضرت ابن مسعود
185	حقیق مومن	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
186	اللہ اللہ پڑھنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
187	سب کچھ تقدیر کے تابع ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
188	آفت کا ہٹ جانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
189	علم نجوم کی ممانعت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابو ہریرہ
190	گناہ کا ارتکاب کفر نہیں ہوتا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
191	ہر بیماری کی دوا موجود ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
192	حضرت عمر سے یہودی کا سوال	قول صحابی	حضرت عمر
193	تقدیر کا منکر، مومن نہیں	قول صحابی	حضرت علی
194	قدر یہ اس امت کے مجوسی ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
195	آدمی کے بارے میں سب کچھ نوٹ کیا جانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
196	قدر یہ فرقے کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
197	صبح کے کاموں میں برکت کی دعا	حدیث نبوی، قولی	حضرت صخر غامدی
198	امت کے لیے برکت کی دعا	حدیث نبوی، قولی	حضرت صخر غامدی
199	ہر نبی نے تقدیر کے منکرین پر لعنت کی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
200	حضرت جبرائیل کا جواب	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس

201	گناہ کی دنیاوی سزا	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
202	یہود و نصاریٰ فدویہ بن جائیں گے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو موسیٰ
203	ابلیس کا اپنے لشکر بھجوانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
204	مقام محمود کیا ہے؟	بیان صحابی	حضرت ابوسعید
205	کفار کی حسرت	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
206	شفاعت کی امید ابلیس کو بھی ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حارث
207	مقام محمود کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
208	ایک لفظ کی قرائت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت نعمان
209	بد مذہب کی دوستی سے روکنا	عمل تابعی	سعید بن جبیر
210	قدریہ فرقے کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
211	اہل ایمان کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
212	جمعہ کے دن کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
213	کلمہ طیبہ کے بارے میں سوال ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
214	مومن جنت میں داخل ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
215	دو نشانیاں گزر چکی ہیں	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
216	اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ رہنے دے	قول صحابی	حضرت عمر
217	طعن اور طاعون شہادت کا باعث ہونگے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو موسیٰ
218	قیامت سے پہلے میں کذاب آئیں گے	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
219	ایک نوجوان کی دین فہمی	بیان صحابی	حضرت معاذ
220	مشرکین کی اولاد کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
221	بیمار کو دم کی دعا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
222	چاند دو ٹکڑے ہونا	بیان صحابی	حضرت ابن مسعود
223	نظر لگ جانا حق ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
224	دیدار الہی حق ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جریر

- 225 قرآن میں تقدیر کے حکم سے متعلق آیت ہے بیان تابعی عمر بن عبدالعزیز
- 226 قیامت کا دن حسرت اور ندامت والا ہوگا حدیث نبوی، قولی سیدہ امّ ہانی
- 227 مغفرت پر یقین رکھنا حدیث نبوی، قولی سیدہ امّ ہانی
- 228 ہر بیماری کی دوا ہے حدیث نبوی، قولی اقر
- 229 شفاعت مصطفیٰ حدیث نبوی، قولی ابو زعراء
- 230 حضرت جابر کی وضاحت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 231 حضرت وحشی کا واقعہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عباس
- 232 آلِ المرّ کی تفسیر بیان صحابی حضرت ابن عباس
- 233 کیا چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمرو
- 234 حدیث جبرائیل حدیث نبوی حضرت ابن عمر
- 235 نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 236 بیماری کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 237 جنت میں دو تہائی اکثریت حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 238 بچے کے انتقال کا اجر حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 239 قبر میں سوالات حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 240 ایک اعتقادی مسئلہ کی وضاحت قول تابعی عطاء بن ابی رباح
- 241 سب کچھ طے شدہ ہے تو عمل کیوں؟ حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 242 زمانے کو برا نہ کہو! حدیث نبوی، قولی حضرت ابوققادہ
- 243 مقام محمود سے مراد شفاعت ہے حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 244 گناہ کا ارتکاب کفر نہیں ہوتا بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 245 اچھی و بری تقدیر پر ایمان حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 246 کلمہ طیبہ کی فضیلت بیان صحابی حضرت حذیفہ
- 247 کمسن غیر مسلم بچوں کا انجام حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 248 آزمائشوں کی کثرت ہوگی حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ

249	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
250	چار چیزوں میں شفاء ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
251	کھنسی کا پانی آنکھوں کی شفاء ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت سعید بن زید
252	صبح کے کاموں کے لیے برکت کی دعا	حدیث نبوی، قولی	حضرت صخر غامدی
253	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
254	طعن اور طاعون شہادت کا باعث ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
255	مردہ پیدا ہونے والا بچہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
256	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	بیان تابعی	ابوصالح
257	امت محمدیہ امت مرحومہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
258	نبی اکرم کا زہد	حدیث نبوی	اسود
259	نبی اکرم کے اہل خانہ کا زہد	بیان صحابی	سیدہ عائشہ
260	نبی اکرم کی پاکیزہ خوشبو	وصف نبوی	حضرت ابن مسعود
261	نبی اکرم کی ٹوپی شریف	وصف نبوی	حضرت ابو ہریرہ
262	نبی اکرم کی کرم نوازی	وصف نبوی	نامعلوم
263	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
264	سب سے بڑا عقلمند کون ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
265	نبی اکرم بالوں میں مہندی لگاتے تھے	وصف نبوی	عبداللہ
266	درہم و دینار کس نے ایجاد کیے؟	بیان تابعی	حماد بن ابوسلیمان
267	نبی اکرم کا اپنی والدہ کی قبر پر جانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
268	نبی اکرم کے اخلاق کریمانہ	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
269	لوگوں کی مثال	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
270	سیدہ عائشہ کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
271	چھ صحابہ کرام جو فقیہ تھے	بیان تابعی	امام شعبی
272	حضرت ابو بکر کی فضیلت	بیان صحابی	سیدہ عائشہ

امام باقر کا واقعہ	273	امام باقر	قول تابعی
اکابرین کی پیروی	274	حماد بن ابوسلیمان	بیان تابعی
حضرت علی کا خراج تحسین	275	حضرت علی	قول صحابی
حضرت ابن مسعود کی فضیلت کا اعتراف	276	حضرت ابوموسیٰ	قول صحابی
سیدہ عائشہ کی خصوصیات	277	سیدہ عائشہ	بیان صحابی
سیدہ خدیجہ کی فضیلت	278	حضرت انس	حدیث نبوی، قولی
نبی اکرم کی عمر مبارک	279	حضرت انس	بیان صحابی
نماز کے دوران عمل	280	حضرت ابن مسعود	فعل صحابی
نبی اکرم کے اخلاق	281	حضرت انس	بیان صحابی
نبی اکرم کے اخلاق	282	سیدہ عائشہ	بیان صحابی
حبیبہ حبیبہ الہ	283	مسروق	عمل تابعی
نبی اکرم کا وصال	284	حضرت انس	بیان صحابی
63 برس کی عمر میں انتقال	285	حضرت انس	بیان صحابی
حضرت عمر کی فضیلت	286	حضرت ابن مسعود	قول صحابی
ایک قرأت سے دوسری کی طرف منتقلی	287	ابراہیم نخعی	قول تابعی
قرآن کی تلاوت میں غلطی	288	حضرت ابن مسعود	قول صحابی
سیدہ عائشہ کا واقعہ	289	حضرت ابن عباس	فعل صحابی
ایک اعتراف	290	حضرت ابن مسعود	بیان صحابی
ایک اعتراف	291	حضرت ابن مسعود	بیان صحابی
سیدہ عائشہ کی سات خصوصیات	292	سیدہ عائشہ	بیان صحابی
نبی اکرم کی عادات و اطوار کی پیروی	293	حضرت ابن مسعود	عمل صحابی
نبی اکرم کے چٹائی بردار	294	حضرت ابن مسعود	وصف صحابی
حضرت عمر کی وصیت	295	حضرت عمر	فعل صحابی
نبی اکرم کے عصا بردار	296	حضرت ابن مسعود	وصف صحابی

سیدہ ام ہانی	حدیث نبوی، قولی	297	شعار، علم اور قرآن ہونا چاہیے
سیدہ ام ہانی	حدیث نبوی، قولی	298	جنت کی خوشخبری
حضرت ابن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	299	نبی اکرم کا تلاوت سن کر رونا
حضرت ابن مسعود	حدیث نبوی، قولی	300	حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی پیروی
حضرت علی	بیان صحابی	301	سب سے پہلے قبول اسلام
امام ابو حنیفہ	بیان تابعی	302	امام جعفر صادق سے بڑے فقیہ ہیں
منتشر	بیان تابعی	303	مسروق کی انگٹھی کا نقش
منتشر	عمل صحابی	304	خوش الحالی سے تلاوت
مسروق	عمل تابعی	305	استغفار ڈھال ہے
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	306	حضرت ابن مسعود کا خطبہ
حضرت انس	بیان صحابی	307	63 برس کی عمر انتقال
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	308	امت محمدیہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی
حضرت سعید بن زید	حدیث نبوی، قولی	309	دس لوگوں کو جنت کی بشارت
حضرت ابو سعید خدری	حدیث نبوی، قولی	310	حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی تعریف
حضرت عمر	قولی صحابی	311	قرآن کے الفاظ کی وضاحت
حضرت حذیفہ	حدیث نبوی، قولی	312	نبی اکرم کی تلقین
نامعلوم	حدیث نبوی، قولی	313	امت کی کثرت پر فخر
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	314	سیدہ عائشہ کی سات خصوصیات
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	315	سیدہ عائشہ کی دس خصوصیات
حضرت ابن عمر	بیان صحابی	316	قرض کی واپسی
حضرت جابر	بیان صحابی	317	آداب محفل
امام ابو حنیفہ	بیان تابعی	318	امام صاحب کے خواب کی تعبیر
حضرت ابو موسیٰ	حدیث نبوی، قولی	319	امت کی کثرت پر فخر
حضرت ابن مسعود	فعل صحابی	320	نماز کے دوران عمل

321	قرآنی آیت کی تفسیر	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
322	وضو کے اعضاء کو تین، تین مرتبہ دھونا	بیان صحابی	حضرت عثمان
323	وضو کے اعضاء کو دو، دو مرتبہ دھونا	فعل صحابی	حضرت عمر
324	کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
325	سستی جوتے پہن کر وضو کرنا	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
326	لوٹے سے وضو کرنا	قول تابعی	امام شعبی
327	ایڑھیاں اہتمام کے ساتھ دھونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
328	قضائے حاجت آداب	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
329	ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
330	تیمم میں دو ضربیں ہوں گی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
331	تیمم کا طریقہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
332	شرمگاہ کو دھونا	قول صحابی	حضرت سعد
333	(قضائے حاجت کے بعد) ہاتھ دھونا	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
334	وضو کے طریقہ کی تعلیم	فعل صحابی	حضرت علی
335	سر پر تین مرتبہ مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت علی
336	وضو کا طریقہ	فعل صحابی	حضرت علی
337	وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا	حدیث نبوی، فعلی	ابن حکم
338	مسواک کرنے کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت جعفر
339	احرام کی حالت میں مسواک	قول تابعی	ابراہیم نخعی
340	ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
341	عورت کا سر پر مسح کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
342	عورت پورے سر پر مسح کرے گی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
343	وضو کے دوران انگلی کو حرکت دینا	فعل صحابی	حضرت علی
344	بوسہ ناقض وضو نہیں ہے	قول صحابی	حضرت ابن عباس

345	پکی ہوئی چیز کھالینا، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
346	خون لگ جانا، ناقض وضو نہیں ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
347	وضو کے بعد اعضاء کو پونچھ لینا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
348	ناخن یا بال تراشنے کے بعد دھونا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
349	پکی ہوئی چیز کھانا، ناقض وضو نہیں ہے	قول صحابی	حضرت ابو ہریرہ
350	منہ بھر سے کم قے، ناقض وضو نہیں ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
351	بیوی کا بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ ام سلمہ
352	محرم عورت کے بوسہ کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
353	بیوی کا بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ حفصہ
354	بے وضو حالت میں تلاوت	قول تابعی	سعید بن جبیر
355	چار لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
356	بوسہ کے بعد وضو کی تجدید نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
357	بیت الخلاء میں مقدس الفاظ لے جانا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
358	نماز کے دوران قہقہہ، ناقض وضو ہے	حدیث نبوی	معبد بن صبیح
359	نماز کے دوران قہقہہ لگانے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
360	مریض غسل جنابت نہ کر سکتا ہو تو تیمم کرے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
361	شرمگاہ کو چھو لینا، ناقض وضو نہیں	حدیث نبوی، قولی	قیس بن طلق
362	شرمگاہ کو چھونا، ناک چھونے کے مترادف	قول صحابی	حضرت علی
363	شرگاہ کو چھونے کے بارے میں سوال	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
364	نبی اکرم کا پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
365	دودھ پینا، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
366	بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوسعید
367	بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوسعید
368	بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حسن بصری

- 369 جو بے وضو نہ ہوا ہو اس کے وضو کا طریقہ
 فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 370 کھانا، پینا، ناقض وضو نہیں ہیں
 قول صحابی حضرت ابن عباس
- 371 بیوی کا بوسہ لینا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ حفصہ
- 372 بیوی کا بوسہ لینا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 373 گوشت کھانا، ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 374 گوشت کھانا، ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 375 گوشت کھانا، ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 376 سنتی جوتے پہن کر وضو کر لینا
 بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 377 جنبی شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا
 حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 378 کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟
 حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمرو
- 379 حضرت علی کا قیاس
 قول صحابی حضرت علی
- 380 چار قسم کے لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے
 قول تابعی ابراہیم نخعی
- 381 ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو!
 قول تابعی ابراہیم نخعی
- 382 نبی اکرم کا غسل کا معمول کیا تھا؟
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 383 جمعہ کے دن غسل کی ترغیب
 بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 384 میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 385 حیض والی عورت کا حکم کیا ہے؟
 قول صحابی حضرت عمر
- 386 حیض عورت کے ہاتھ میں نہیں ہوتا
 حدیث نبوی سیدہ عائشہ
- 387 حیض والی عورت کا کام کاج کرنا
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 388 مومن، نجس نہیں ہوتا
 حدیث نبوی، قولی حضرت حذیفہ
- 389 شرمگاہیں مل جانے سے غسل واجب ہونا
 قول صحابی سیدہ عائشہ
- 390 جمعہ کے دن غسل کی ترغیب
 حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 391 حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو کرنا
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 392 استحاضہ والی عورت کا حکم
 قول صحابی سیدہ عائشہ

- 393 استحاضہ والی عورت کا حکم کیا ہوگا؟ حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ
- 394 عورت کے احتلام کا حکم کیا ہوگا؟ حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 395 مستحاضہ عورت کے لیے کیا حکم ہے؟ حدیث نبوی، قولی سیدہ ام حبیبہ
- 396 فاطمہ بنت ابوجہش کا واقعہ حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ
- 397 مستحاضہ کا نماز کی ادائیگی کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 398 نماز کے وقت میں حیض آجانے کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 399 حیض والی عورت کا جنبی ہو جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 400 پاک ہو جانے کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 401 غسل جنابت کے دوران کلی بھول جانا قول صحابی حضرت ابن عباس
- 402 جمعہ کے دن غسل کرنا لازم نہیں ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 403 جمعہ کے دن غسل کرنا بہتر ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 404 عیدین یا جمعہ کے لیے غسل کیے بغیر جانا عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 405 عیدین یا جمعہ کے لیے غسل کیے بغیر جانا عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 406 غسل کے دوران بالوں کا خلال کرنا قول صحابی حضرت حذیفہ
- 407 غسل کب واجب ہوتا ہے؟ حدیث نبوی حضرت ابن عمر
- 408 غسل کب واجب ہوتا ہے؟ حدیث نبوی قولی حضرت ابن عمرو
- 409 مستحاضہ عورت کا حکم؟ فعل صحابی سیدہ عائشہ
- 410 نفاس والی عورت کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 411 حاملہ عورت کے خون کا حکم کیا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 412 حاملہ عورت نماز ترک نہیں کرے گی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 413 جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء میں حرج نہیں حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 414 جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس
- 415 حمام بری جگہ ہے حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ
- 416 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر

- 417 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 418 نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 419 بلی کے جھوٹے کا حکم
حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 420 مردار کی کھال کا حکم
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 421 چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 422 دباغت کھال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے
قول صحابی حضرت ابن عمر
- 423 وحشی جانوروں کی کھال استعمال کرنا
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 424 دباغت سے مراد کیا ہے؟
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 425 نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 426 منی کو کپڑے سے کھرچ دینا
بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 427 بلی کے جوٹھے کا حکم
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 428 خچر اور گدھے کے جوٹھے کا حکم
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 429 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 430 جگالی کرنے والے کے پیشاب کا حکم؟
قول تابعی حسن بصری
- 431 بچے کے پیشاب کا حکم
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 432 چار چیزیں ناپاک نہیں ہوتی ہیں
قول صحابی حضرت ابن عباس
- 433 غیر متعینہ مدت تک موزوں پر مسح کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 434 تین دن تک موزوں پر مسح کرنا
حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 435 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت بلال
- 436 مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت کا تعین
حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ
- 437 حضرت جریر بن عبد اللہ کا بیان
حدیث نبوی، فعلی حضرت جریر
- 438 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 439 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 440 مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت کا تعین
حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ

- 441 وضو کرتے ہوئے، موزے نہ اتارنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 442 حضرت سعد اور حضرت ابن عمر کا مکالمہ فعل صحابی حضرت سعد
- 443 حضرت عبداللہ بن مسعود کا معمول فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 444 ابراہیم نخعی کا معمول فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 445 موزوں پر مسح کرنا، سنت ہے بیان صحابی حضرت سعد
- 446 نبی اکرم کا عمل شریف حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 447 موزے اتار دیئے، تو پاؤں دھونا لازم ہوگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 448 فتح مکہ کے دن، نبی اکرم کا عمل شریف حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 449 غسل جنابت میں، پٹی پر مسح کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 450 آپ نے، سورہ مائدہ کے نزول کے بعد، مسح کیا حدیث نبوی، فعلی حضرت جریر
- 451 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 452 مسافر اور مقیم کے لیے، مدت کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ
- 453 غسل کے بعد موزوں پر مسح کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 454 حضرت عمر سے استفسار اور جواب بیان صحابی حضرت عمر
- 455 نمازوں کے اوقات حدیث نبوی ابراہیم نخعی
- 456 ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو! قول صحابی حضرت عمر
- 457 ”دلوک“ سے مراد غروب ہے قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 458 عصر کی نماز کا وقت بیان صحابی حضرت ابن مسعود
- 459 فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 460 گھر میں اذان و اقامت کے بغیر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 461 بے وضو حالت میں اذان دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 462 اذان کے دوران کوئی بات کر لینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 463 تنہو یا کا حکم کیا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 464 اذان اور اقامت کے کلمات قول تابعی ابراہیم نخعی

- 465 خواتین کے لیے اذان اور اقامت کا حکم نہیں
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 466 اذان کے اختتامی کلمات
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 467 عصر کے بعد نماز ادا کرنا
حضرت عمر فعل صحابی
- 468 اذان کی فضیلت
حضرت علی بیان صحابی
- 469 سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟
حضرت جابر حدیث نبوی، قولی
- 470 قضا نماز اذان و اقامت کے ساتھ ادا کرنا
ابراہیم نخعی حدیث نبوی
- 471 سورج سرخ ہو جانے پر نماز کی ادائیگی
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 472 جس کی عصر کی نماز رہ جائے
حضرت بریدہ حدیث نبوی، قولی
- 473 عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا
ابراہیم نخعی بیان تابعی
- 474 اذان سے متعلق خواب
حضرت بریدہ حدیث نبوی
- 475 وتر کی ادائیگی کا مسنون وقت کیا ہے؟
حضرت ابو مسعود حدیث نبوی، فعلی
- 476 قضا نماز کی ادائیگی ضروری ہے
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 477 مغرب سے پہلے نوافل کی ادائیگی سنت نہیں
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 478 اذان کا جواب دینا
حضرت ابن عمر حدیث نبوی، فعلی
- 479 وتر اور سحری کی فضیلت
حضرت ابن عمر حدیث نبوی، قولی
- 480 فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا افضل ہے
حضرت ابن عمر حدیث نبوی، قولی
- 481 مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا
حضرت ابو ایوب حدیث نبوی، فعلی
- 482 دو اذانوں کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا؟
سیدہ عائشہ بیان صحابی
- 483 وترات کی آخری نماز ہونا
حضرت ابن عمر حدیث نبوی، فعلی
- 484 اہل عراق کے قبلہ کی سمت کی نشاندہی
سعید بن جبیر قول تابعی
- 485 نماز کے ممنوعہ اوقات
حضرت ابو سعید حدیث نبوی، قولی
- 486 سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی
حضرت ابو ہریرہ حدیث نبوی
- 487 سورہ فاتحہ اور مزید (کسی سورت کی) تلاوت
حضرت عمر قول صحابی
- 488 نماز کے آغاز میں ”شاء“ کے کلمات
حضرت عمر قول صحابی

489	امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا	عمل تابعی	علقہ
490	آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
491	امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
492	خلفاء اربعہ قنوت نازلہ نہیں پڑھتے تھے	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
493	نماز میں سورہ طہ تلاوت کرنا	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
494	نماز باجماعت ترک کرنے کی شدید مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
495	نماز میں طویل قیام افضل ہے	قول تابعی	حسن بصری
496	قرآن کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
497	فجر کی (سنتوں میں کون سی سورت کی) تلاوت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
498	وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
499	نماز میں ”بسم اللہ“ بلند آواز میں نہیں پڑھنی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
500	”بسم اللہ“ بالجبر سنت نہیں ہے	بیان صحابی	حضرت عبداللہ
501	نبی اکرم تسمیہ بالجبر نہیں پڑھتے تھے	بیان صحابی	حضرت انس
502	”بسم اللہ“ بالجبر دیہاتیوں کا طریقہ ہے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
503	امام چار چیزیں پست آواز میں پڑھے گا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
504	نبی اکرم و خلفاء کی سنت ”بالجبر“ نہیں	بیان صحابی	حضرت انس
505	وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
506	حضرت عمر کی فجر کی نماز میں تلاوت	فعل صحابی	حضرت عمر
507	نبی اکرم کی سورہ ”والتین“ کی تلاوت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت براء
508	نبی اکرم و خلفاء کی سنت ”بالجبر“ نہیں	بیان صحابی	حضرت عبداللہ
509	نماز میں ایک غیر مسنون عمل	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
510	نبی اکرم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
511	تشہد اور تکبیر کی اہتمام سے تعلیم دینا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
512	تشہد کے کلمات کی تعلیم دینا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود

513	تکبیر کی ترغیب اور تشہد کے کلمات کی تعلیم	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
514	تشہد کے کلمات	قول تابعی	ابراہیم نخعی
515	تشہد کے کلمات کیا ہیں؟	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
516	نبی اکرم کا تشہد کے کلمات کی تعلیم دینا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
517	ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملنا	بیان صحابی	حضرت عبداللہ
518	سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت ہے	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابو موسیٰ
519	فجر کی نماز میں مسنون تلاوت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت قطبہ
520	حضرت عمر کا قنوت نازلہ نہ پڑھنا	فعل صحابی	حضرت عمر
521	نبی اکرم نے صرف چالیس دن قنوت پڑھی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوسعید
522	فجر کی نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھی	فعل صحابی	حضرت ابوبکر
523	حضرت عمر کا قنوت نازلہ سے متعلق معمول؟	فعل صحابی	حضرت عمر
524	حضرت عبداللہ بن مسعود کا معمول کیا تھا؟	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
525	قرآن کے ایک لفظ کی صحیح ادائیگی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
526	امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
527	امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
528	امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
529	ظہر و عصر میں امام کے پیچھے تلاوت؟	قول تابعی	سعید بن جبیر
530	امام کو تلاوت میں غلطی لاحق ہونا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
531	امام کی غلطی کی اصلاح	قول صحابی	حضرت ابن عمر
532	امام کے پیچھے تلاوت رکاوٹ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
533	سجدہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
534	مختصر مگر مکمل نماز پڑھانا سنت ہے	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
535	حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت	حدیث نبوی	حضرت ابن مسعود
536	تشہد کے کلمات کی تعلیم	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود

- 537 قنوت نازلہ صرف ایک ماہ تک پڑھی گئی حضرت ابن مسعود حدیث نبوی، فعلی
- 538 سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت قول صحابی حضرت ابن عباس
- 539 تشہد کے کلمات کیا ہیں؟ حدیث نبوی حضرت ابن مسعود
- 540 سورہ فاتحہ اور مزید کسی سورت کی تلاوت قول صحابی حضرت عمر
- 541 مسروق کی انگوٹھی کا نقش بیان تابعی محمد بن منشر
- 542 نبی اکرم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 543 سورہ ”انشقاق“ میں سجدہ تلاوت فعل صحابی حضرت عمر
- 544 ”بسم اللہ“ پست آواز میں پڑھنا سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 545 تشہد کے کلمات کی قرآن کی طرح تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 546 تکبیر کہنے کی قرآن کی طرح تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 547 اشارے سے سجدہ تلاوت کرنا قول تابعی علقمہ
- 548 صرف قمیص پہن کر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر
- 549 صرف قمیص پہن کر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر
- 550 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 551 شرمگاہ کا پردہ اس کی بے پردگی کا وبال حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 552 عورت کا مرد کے پہلو میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 553 پہلے قضا نماز ادا کرنا ضروری ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 554 نماز کے دوران کوئی عمل کرنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 555 نماز کے دوران تری محسوس ہونا قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 556 نماز کے دوران تری محسوس ہونا قول صحابی حضرت ابن عباس
- 557 نماز میں منہ ڈھانپ لینا مکروہ ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 558 سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 559 پہلی مرتبہ کے بعد رفع یدین نہیں کیا جائیگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 560 نماز کے دوران سلام کا جواب دینا قول تابعی ابراہیم نخعی

- 561 امام سے پہلے نماز ختم کر دینا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 562 کیا ہر شخص کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 563 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے سے متعلق سوال حدیث نبوی، قولی سعید بن مسیب
- 564 رفع یدین میں حضرت عبداللہ کا معمول فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 565 کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 566 اگر عورت و نمازی کے درمیان خاصا فاصلہ ہو؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 567 ناف سے گھٹنے تک کے درمیان کی جگہ ستر ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ
- 568 نبی اکرم کا سیدہ عائشہ کے پہلو میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 569 حضرت وائل بن حجر (اُن کی روایت) پر تبصرہ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 570 حضرت وائل اور حضرت عبداللہ کا موازنہ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 571 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے سے متعلق سوال حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 572 حضرت جابر کا ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا اثر صحابی حضرت جابر بن عبداللہ
- 573 تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے حدیث نبوی، فعلی حضرت علی
- 574 تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے حدیث نبوی، فعلی ابواسحاق سبیعی
- 575 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر بن عبداللہ
- 576 سواری پر عید کا خطبہ دینا فعل صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ
- 577 فجر کی سنتیں اہتمام سے ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 578 ایام تشریق کی تکبیریں فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 579 چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہے حدیث نبوی، قولی محمد بن کعب قرظی
- 580 جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 581 جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 582 اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کرو حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 583 نبی اکرم نے خانہ کعبہ میں کہاں نماز ادا کی حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 584 عیدین کا خطبہ خاموشی سے سننا قول تابعی ابراہیم نخعی

ابراہیم نخعی	قول تابعی	585	سلام پھیر کر نماز ختم ہو جاتی ہے
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	586	جمعہ کے دن کلام کرنے کا نتیجہ
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، قولی	587	سورج گرہن کی نماز
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	588	عید کی نماز کیسے ادا کی جائے گی
ابراہیم نخعی	قول تابعی	589	عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جائے گی
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، قولی	590	سورج گرہن کی نماز
حضرت عبداللہ بن عباس	حدیث نبوی، فعلی	591	عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نفل ادا کرنا؟
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، قولی	592	جمعہ کے دن کی سنتیں
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	593	خواتین کا نماز عید میں شرکت کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	594	جمعہ کے خطبہ کے دوران سلام کا جواب دینا
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، فعلی	595	استخارہ کی تعلیم دینا
حضرت ابو ذر غفاری	حدیث نبوی، فعلی	596	ظہر سے پہلے چار رکعات سنت ادا کرنا
ابراہیم نخعی	فعل صحابی	597	فجر اور ظہر سے پہلے کی سنتیں
حضرت مغیرہ بن شعبہ	حدیث نبوی، فعلی	598	نبی اکرم کا عبادت میں اہتمام
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	599	جمعہ کی نماز میں سورہ الم تنزيل کی تلاوت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	600	مسجد میں تاخیر سے آنا
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	601	عیدین اور جمعہ کی نماز میں تلاوت
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	602	عیدین اور جمعہ کی نماز میں تلاوت
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، فعلی	603	جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے بیٹھنا
حضرت عبداللہ بن عمر	قول صحابی	604	وتر کی اہمیت
سیدہ ام ہانی	حدیث نبوی، فعلی	605	آٹے کے نشان والے برتن سے غسل کرنا
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	606	نبی اکرم کا خطبہ جمعہ کا طریقہ
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	607	خواتین کا عید کے اجتماع میں شریک ہونا
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	608	خواتین کو عید میں شریک ہونے کی اجازت

- 609 قرآن کے الفاظ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 610 ظہر اور جمعہ سے پہلے کی سنتیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 611 عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا ثواب قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 612 نماز میں خاموشی اختیار کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 613 جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ و منافقین کی تلاوت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 614 خواتین کیلئے عید کے اجتماع میں شریک ہونے کی اجازت حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام عطیہ
- 615 رمضان میں اہتمام سے عبادت کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 616 منافق ہونے کا خوف قول صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری
- 617 فتح مکہ کے دن نبی اکرم کا نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام ہانی
- 618 نبی اکرم کا استخارہ کی تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 619 سواری پر فرض نماز ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 620 نبی اکرم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 621 سواری پر فرض نماز ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 622 رات کے وقت عبادت کا ثواب حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 623 نبی اکرم کے نوافل اور وتر حدیث نبوی، فعلی امام باقر
- 624 سواری پر نوافل ادا کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 625 جمعہ کے دن غسل افضل ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 626 جمعہ کے دن غسل کا حکم کیوں ہوا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 627 پست آواز میں بسم اللہ پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت براء بن عازب
- 628 وتر کا حکم قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 629 ظہر کے بعد دو رکعات سنت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 630 ایام تشریق کی تکبیر کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 631 عشاء کے بعد کے نوافل حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 632 نوافل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس

- 633 عمامہ پر سجدہ کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 634 رکوع و سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا فعل صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 635 امام کا ربنا لک الحمد پڑھنا قول تابعی عطاء بن ابی رباح
- 636 سات ہڈیوں پر سجدے کا حکم حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 637 بیمار شخص کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 638 بیہوش رہنے والے بیمار کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 639 سات ہڈیوں پر سجدے کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 640 تشہد اور سجدے میں شک ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 641 نماز میں نسیان لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 642 سہو کے بغیر سجدہ کرنا فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 643 نماز میں شک ہونا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 644 امام کی اقتداء میں سجدہ سہو کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 645 بھول کر تین مرتبہ سجدہ کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 646 جب وسوسہ پیدا ہو؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 647 نماز کے بعد شک لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 648 مجثمہ کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 649 وتر میں تکرار کا حکم فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 650 امام کو متوجہ کرنے کا طریقہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 651 خواتین کا نماز ادا کرنے کا طریقہ حدیث نبوی، تقریری حضرت عبداللہ بن عمر
- 652 قبلہ کی مخالف سمت میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 653 سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 654 حضرت ابوبکر صدیق کا عمل فعل صحابی مسروق
- 655 تنگ جگہ پر نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 656 بیماری کی حالت میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی

- 657 وتر کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، قولی
- 658 چٹائی پر سجدہ کرنا حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، فعلی
- 659 رکوع کرنے کا طریقہ حضرت عمر بن خطاب فعل صحابی
- 660 نماز میں احتباء کے طور پر بیٹھنا حسن بصری حدیث نبوی، فعلی
- 661 قصر پندرہ دن قیام کے ارادے پر ہوگی حضرت عبداللہ بن عمر قول صحابی
- 662 سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا حضرت عبداللہ بن مسعود حدیث نبوی، فعلی
- 663 پندرہ دن قیام کی نیت پر مکمل نماز پڑھنا حضرت عبداللہ بن عمر قول صحابی
- 664 قصر نماز پڑھنے کی ہدایت حضرت عمر بن خطاب قول صحابی
- 665 مسافر، مقیم کے پیچھے مکمل نماز پڑھے گا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 666 قصر نماز میں احتیاط حضرت عبداللہ بن مسعود قول صحابی
- 667 نبی اکرم کی آخری نمازیں سیدہ عائشہ حدیث نبوی، فعلی
- 668 وتر میں مسنون قرأت سیدہ عائشہ حدیث نبوی، فعلی
- 669 نماز کے آغاز میں تکبیر ابراہیم نخعی قول تابعی
- 670 نماز کے آغاز میں رفع یدین حضرت براء بن عازب حدیث نبوی، فعلی
- 671 وتر میں مسنون قرأت حضرت عبداللہ بن عباس حدیث نبوی، فعلی
- 672 وتر، مزید حکم ہے حضرت عبداللہ بن عمر حدیث نبوی، قولی
- 673 رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم حضرت سعد بن مالک بیان صحابی
- 674 رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم حضرت سعد بن ابی وقاص بیان صحابی
- 675 نماز کے آداب حضرت عبداللہ بن عمر بیان صحابی
- 676 نماز کی مختلف صورتیں حضرت عبداللہ بن عباس بیان صحابی
- 677 کانوں کی لوتک رفع یدین حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 678 ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 679 بایاں پاؤں بچھانا حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 680 میت کو حنوط لگانا سالم بن عبداللہ قول تابعی

- 681 نماز میں درندوں کی طرح نہیں بیٹھنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 682 تین رکعات وتر ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 683 وتر میں مسنون قرأت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبدالرحمن
- 684 وتر کی اہمیت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 685 صبح صادق کے بعد وتر ادا کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 686 دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 687 نماز کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ قول تابعی امام ابوحنیفہ
- 688 کپڑا سمیٹ کر نماز پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوحنیفہ
- 689 نماز ختم کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 690 دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 691 ریت اور مٹی پر نماز ادا کرنا فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 692 کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا اجر قول تابعی سعید بن جبیر
- 693 سترہ کو کھڑا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 694 سجدہ میں جاتے ہوئے زانو کا سہارا لینا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 695 نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 696 دونوں طرف سلام پھیرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 697 نماز کے بعد کسی بھی طرف سے اٹھ جانا حدیث نبوی، فعلی عطاء بن ابی رباح
- 698 مغرب کی نماز میں مسبوق کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 699 نماز میں مسبوق کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 700 سلام پھیرنے کا طریقہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 701 نماز میں سہو ہو جانا فعلی تابعی علقمہ
- 702 نبی اکرم کو نماز میں سہو ہو جانا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 703 عشاء کی نماز کے بعد بات چیت ممنوع قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 704 نماز میں بناء کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی

- 705 بناء کی شرائط قول تابعی ابراہیم نخعی
- 706 نماز کے دوران سلام کا جواب دینا؟ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 707 نماز کے دوران ممنوعہ کام قول تابعی ابراہیم نخعی
- 708 قصر نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 709 اشارے سے نماز ادا کرنا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت جابر بن عبداللہ
- 710 صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کرنا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابوبکرہ
- 711 نماز میں شک ہو جانا؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 712 فجر اور عشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 713 طویل نماز پڑھانا حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 714 فجر اور عشاء باجماعت ادا کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 715 صفیں درست رکھنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 716 پہلے صف کی فضیلت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 717 امامت کا زیادہ حق دار کون؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 718 دیہاتی یا غلام کا امامت کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 719 دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 720 ایک سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 721 بلند جگہ پر امامت کرنا فعل صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 722 امام کے کھڑے ہونے کی جگہ فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 723 امام سے پہلے اٹھ جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 724 چٹائی پر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 725 قبلہ کی سمت تھوک دینا قول صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 726 صفیں درست رکھنے والوں کا اجر حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 727 تین آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا؟ فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 728 مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک

- 729 امام کی تکبیر کا وقت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 730 جماعت کے لئے کھڑے ہونے کا وقت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 731 مقتدیوں کی سہولت کا خیال رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 732 مختصر نماز پڑھانے کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 733 سونے سے پہلے عشاء پڑھنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 734 امامت کی نیت کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 735 باجماعت نماز کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 736 مسجد کے احترام کا خیال قول تابعی ابراہیم نخعی
- 737 جنبی کی امامت؟ قول تابعی حبیب بن ابوثابت
- 738 جنبی کی امامت؟ قول صحابی حضرت علی
- 739 حضرت عمر کا واقعہ فعل صحابی حضرت عمر
- 740 فجر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر بن سمرہ
- 741 صفیں درست رکھنے کی ہدایت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 742 خواتین کا فجر و عشاء باجماعت ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 743 مسجد کی چھت پر نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 744 امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 745 مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 746 باجماعت نماز کی فضیلت قول تابعی سعید بن جبیر
- 747 ایک شخص اور ایک عورت کی امامت کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 748 امام کے آگے نماز درست نہیں ہوتی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 749 گھر میں نماز ادا کر لینا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 750 فجر یا مغرب کو دہرانا؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 751 امام سجدہ سہونہ کرے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 752 قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک

- 753 تین قسم کے لوگ امامت نہیں کر سکتے
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 754 نبی اکرم کی بیماری کے دوران نماز باجماعت ادا کرنا
سیدہ عائشہ حدیث نبوی، فعلی
- 755 ایک صحابی کو حدیث لاحق ہونا
نامعلوم فعل صحابی
- 756 مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان
حضرت بریدہ حدیث نبوی، قولی
- 757 نماز سے پہلے کھانا کھالینا
حضرت انس بن مالک حدیث نبوی، قولی
- 758 اقامت کے بعد نوافل کی ممانعت
حضرت ابو ہریرہ حدیث نبوی، قولی
- 759 نماز خوف کا طریقہ
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 760 نماز خوف کا طریقہ
حضرت عبداللہ بن عباس قول صحابی
- 761 تنہا نماز خوف ادا کرنا
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 762 میت کو بنانا، سنوارنا؟
سیدہ عائشہ قول صحابی
- 763 نماز جنازہ میں چار تکبیریں
حضرت علی فعل صحابی
- 764 نماز جنازہ میں تکبیروں کی مختلف تعداد
ابراہیم نخعی حدیث نبوی، فعلی
- 765 نماز جنازہ میں تکبیروں کی مختلف تعداد
حضرت علی حدیث نبوی، فعلی
- 766 نماز جنازہ میں چار تکبیریں
حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، فعلی
- 767 روضہ رسول پر حاضری
ایوب سختیانی عمل تابعی
- 768 نماز جنازہ کی دعا
حضرت ابو ہریرہ حدیث نبوی، فعلی
- 769 جنازہ کے ساتھ عورتوں کو نہ لے جانا
حضرت ابوعطیہ وادعی حدیث نبوی، فعلی
- 770 نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا
حضرت عبداللہ فعل صحابی
- 771 نماز جنازہ میں تکبیروں کا تعین
حضرت عمر فعل صحابی
- 772 حنوط میں ممنوعہ اشیاء
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 773 جنازے کے آگے یا پیچھے چلنے کا حکم؟
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 774 جنازے کے آگے ذرا ہٹ کے چلنا
ابراہیم نخعی فعل تابعی
- 775 جنازے کے آگے چلنے کا حکم؟
حماد بن ابوسلیمان قول تابعی
- 776 جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونا
ابراہیم نخعی قول تابعی

777	جنازے کے ساتھ جانے والا کب بیٹھے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
778	عیسائی کے جنازے کے ساتھ جانا	عمل صحابی	متعدد اصحاب
779	حضرت عبداللہ بن عمر کی ہدایات	قول صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
780	نبی اکرم کو کیسے قبر میں اتارا گیا؟	بیان صحابی	حضرت بریدہ
781	نماز جنازہ کی تکبیریں رہ جانے کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
782	میت کے گھر میں اذان دینا؟	قول صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
783	میت کو کندھا دینے کا طریقہ	بیان صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
784	نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہوگی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
785	نماز جنازہ کا مسنون طریقہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
786	نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
787	تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
788	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
789	خاتون اور بچے کی نماز جنازہ	عمل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
790	نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت عبداللہ
791	زانیہ کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
792	خاتون اور بچے کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
793	خواتین اور مردوں کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت ابو ہریرہ
794	کئی جنازوں کی نماز جنازہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
795	عورت کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟	قول تابعی	امام شعبی
796	نومولود بچے کی نماز جنازہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
797	مردہ پیدا ہونے والا بچہ؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
798	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
799	قبریں بلند رکھو	قول تابعی	ابراہیم نخعی
800	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان صحابی	سیدہ ام عطیہ

- 801 قبر کو مربع بنانے کی ممانعت حدیث نبوی نامعلوم
- 802 قبر پر پاؤں رکھنے کی ممانعت قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 803 میت کو کس سمت سے قبر میں اتارا جائے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 804 قبر میں کتنے لوگ اتریں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 805 شہید کی اضافی چیزیں اتار لی جائیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 806 شہید اور زخمی کا حکم مختلف ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 807 زکوٰۃ کا نصاب قول تابعی ابراہیم نخعی
- 808 جانوروں کی زکوٰۃ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 809 راہوں کو زکوٰۃ دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 810 گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ لازم نہیں حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 811 جانوروں کی زکوٰۃ کا نصاب قول تابعی ابراہیم نخعی
- 812 ذاتی استعمال کے اونیوں کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 813 جو شخص بلا ضرورت مانگے، اس کا وبال حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 814 رکاز کی وضاحت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 815 رکاز میں خمس لازم ہے حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 816 زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اہلکار بھیجنا فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 817 زمین کی پیداوار پر عشر لازم ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 818 عشر اور اخراج ایک ساتھ لازم نہیں ہونگے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 819 مسلمان کی معذرت قبول نہ کرنے کا گناہ؟ حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 820 کم پیداوار پر عشر لازم ہوگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 821 زمین کی ہر پیداوار پر عشر لازم ہوگا حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 822 سامان تجارت پر عشر کا حکم فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 823 زکوٰۃ کی وصولی کے احکام فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 824 زیورات کی زکوٰۃ کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود

ابراہیم نخعی	قول تابعی	825	جواہرات کی زکوٰۃ کا حکم
حضرت عثمان غنی	قول صحابی	826	زکوٰۃ اور قرض کی ادائیگی
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، قولی	827	یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں
ابراہیم نخعی	قول تابعی	828	یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں
حضرت علی	قول صحابی	829	قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ کا حکم؟
ابراہیم نخعی	قول تابعی	830	قرض کی زکوٰۃ کا حکم؟
ابراہیم نخعی	قول تابعی	831	صدقہ فطر کا حکم
ابراہیم نخعی	قول تابعی	832	غلاموں کا صدقہ فطر
حضرت عبداللہ بن عمر	فعل صحابی	833	مکاتب غلاموں کا صدقہ فطر
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، قولی	834	روزے کی جزاء
حضرت ابی بن کعب	بیان صحابی	835	شب قدر کی پہچان
حضرت ابوسعید خدری	حدیث نبوی، قولی	836	دو دنوں کا روزہ ممنوع ہے
حضرت عمر بن خطاب	حدیث نبوی، قولی	837	ایام بیض کے روزہ کی ترغیب
حضرت ابوسعید خدری	حدیث نبوی، فعلی	838	ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت
حضرت عمار بن یاسر	حدیث نبوی، قولی	839	ایام بیض کے روزوں کی ترغیب
حضرت ابوسعید خدری	حدیث نبوی، فعلی	840	مشکوٰۃ دن میں روزے کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عباس	حدیث نبوی، قولی	841	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت
حضرت حمید بن عبدالرحمن	حدیث نبوی، قولی	842	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، فعلی	843	پُچ کے روزے اور صوم وصال کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، فعلی	844	شعبان کے روزوں کی ترغیب
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	845	شب قدر کا ذکر
حضرت ابی بن کعب	قول صحابی	846	شب قدر 27 ویں رات ہوتی ہے
حضرت نزال بن سبرہ	حدیث نبوی، قولی	847	پُچ کے روزے اور صوم وصال کی ممانعت
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، فعلی	848	صوم وصال کی ممانعت

- 849 حیض کی حالت کا حکم حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 850 نبی اکرم کا صوم وصال رکھنا حدیث نبوی، فعلی علی بن اقر
- 851 عاشورہ اور عرفہ کے دن روزے کی فضیلت بیان تابعی سعید بن جبیر
- 852 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 853 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 854 صوم وصال اور چپ کے روزے کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 855 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 856 سحری و افطاری میں تاخیر یا جلدی عمل صحابی حضرت حذیفہ
- 857 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام سلمہ
- 858 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا فعل صحابی سیدہ ام سلمہ
- 859 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 860 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 861 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا فعل صحابی حضرت سعد وزید
- 862 صبح صادق سے پہلے اذان دینا حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 863 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 864 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 865 سفر کے دوران روزہ رکھنا عمل صحابی حضرت حذیفہ
- 866 سفر کے دوران روزہ رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت عروہ بن زبیر
- 867 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 868 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 869 روزے کے ممنوعہ ایام قول صحابی سیدہ عائشہ
- 870 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 871 روزے کی حالت میں جسم مس کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 872 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ

873	جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ صدیقہ
874	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
875	روزے کی حالت میں جسم مس کرنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
876	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
877	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
878	سفر کے دوران روزہ ترک کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس بن مالک
879	روزہ کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
880	قرآن کی آیت کی وضاحت	قول تابعی	مجاہد
881	سفر کے دوران روزہ رکھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس بن مالک
882	روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا	عمل صحابی	سیدہ ام سلمہ
883	غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کرنا	عمل صحابی	حضرت عمر بن خطاب
884	جس عورت پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہوں	قول تابعی	ابراہیم نخعی
885	روزے کی حالت میں حلق میں پانی چلے جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
886	روزے کی حالت میں تے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
887	روزہ توڑنے کا کفارہ	حدیث نبوی، قولی	سعید بن مسیب
888	روزہ توڑنے کا کفارہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
889	اعتکاف کی نذر	حدیث نبوی، قولی	حضرت عمر بن خطاب
890	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
891	انبیائے کرام کا خانہ کعبہ آنا	بیان تابعی	سالم افسس
892	حضرت ہود اور صالح کی قبر	بیان تابعی	عطاء بن سائب
893	رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی گواہی	(حدیث نبوی)	امام ابو حنیفہ
894	حج کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ذر غفاری
895	کون سے دنوں میں عمرہ نہیں کرنا چاہیے	قول صحابی	سیدہ عائشہ
896	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن عباس

897	حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
898	مکہ کے گھروں کا معاوضہ حرام ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن عمر
899	اہل مکہ کیلئے ہدایات	قول صحابی	حضرت عمر بن خطاب
900	احرام والے شخص کا مرجانا	قول صحابی	سیدہ عائشہ
901	حج جلدی کر لینا چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید خدری
902	حج قرآن سنت ہے	قول صحابی	حضرت عمر
903	حاجی کی مغفرت	حدیث نبوی، قولی	اسحاق قرشی
904	مکہ کی زمین فروخت کرنا منع ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
905	مکہ کے گھروں کا معاوضہ حرام ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
906	افضل حج کون سا ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
907	رمی جمرات کے وقت تلبیہ پڑھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
908	تلبیہ کب منقطع ہوگا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
909	حج میں شرط عائد کرنا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
910	رمل کہاں سے کہاں تک ہوگا؟	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
911	اشہرج سے پہلے احرام باندھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
912	اشہرج میں مکہ سے احرام باندھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
913	خوشبو استعمال کرنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
914	عصر کے بعد طواف کے نوافل ادا نہ کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
915	حج تمتع کرنے والا کب احرام کھولے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
916	عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج پر نہ جائے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
917	احرام کھولنے پر سر منڈوا لینا افضل ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
918	مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابویوب انصاری
919	حج کے لیے تاخیر سے پہنچنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
920	پیدل حج کے لیے جانے کی نذر	قول تابعی	ابراہیم نخعی

- 921 حج تمتع سے منع کرنا فعل صحابی حضرت عمر
- 922 ”اشہر معلومات“ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 923 حج قرآن کی اہمیت قول تابعی طاؤس
- 924 نبی اکرم نے حج قرآن کیا تھا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 925 نبی اکرم نے حج قرآن کیا تھا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 926 حج قرآن کی تلقین قول تابعی ابراہیم نخعی
- 927 عرفہ میں تنہا، ظہر و عصر ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 928 عرفہ میں تنہا نماز ادا کرنے کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 929 مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 930 عرفہ کا دن منانے کا حکم کیا ہے؟ عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 931 عرفہ سے مزدلفہ پر سکون ہو کر جایا جائے قول صحابی حضرت عمر
- 932 سورج نکلنے کے بعد رمی کرنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 933 قربانی کے دن تلبیہ پڑھنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 934 حائضہ پر طواف رخصت لازم نہیں حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 935 رکن یمانی کا استلام سنت ہے بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 936 تلبیہ کب شروع کیا جائے؟ بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 937 عرفات میں تاخیر سے آنے والے کا حکم؟ فعل صحابی حضرت عمر
- 938 رمل، سنت ہے حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 939 رکن یمانی کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 940 حجر اسود کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 941 صفا و مروہ پر چڑھنا سنت ہے بیان تابعی سعید بن جبیر
- 942 ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا عمل تابعی سعید بن جبیر
- 943 حضرت ابی بن کعب کی قرأت بیان تابعی میمون بن مہران
- 944 روضہ مبارک پر حاضری کے آداب قول صحابی حضرت ابن عمر

- 945 مواقیت کے مقامات کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 946 ”کلمۃ التقویٰ“ کیا ہے؟ بیان صحابی حضرت عمر
- 947 حج قرآن میں دو مرتبہ طواف ہوگا قول صحابی حضرت علی
- 948 رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 949 قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 950 سیدہ عائشہ کی طرف سے قربانی کا جانور بھجوانا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 951 اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 952 رکن یمانی کے پاس حضرت جبرائیل حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 953 رکن یمانی کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 954 مواقیت کی تعیین اور احکام بیان صحابی حضرت عمر
- 955 گھر سے حج کا احرام باندھنا قول صحابی حضرت علی
- 956 طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہیں کرنی حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 957 سواری پر طواف کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 958 بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف حدیث نبوی، فعلی سعید بن جبیر
- 959 مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوالیوب
- 960 بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 961 تلبیہ کے آغاز کا وقت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 962 چار مسنون کام حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 963 منعیم سے عمرہ کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 964 سواری کھڑی ہونے پر تلبیہ کا آغاز حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 965 حضرت عثمان کے ایک مخصوص عمل فعل صحابی حضرت عثمان
- 966 مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی ادائیگی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوالیوب
- 967 طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہیں کرنی حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 968 عمرہ کے ممنوع ایام حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ

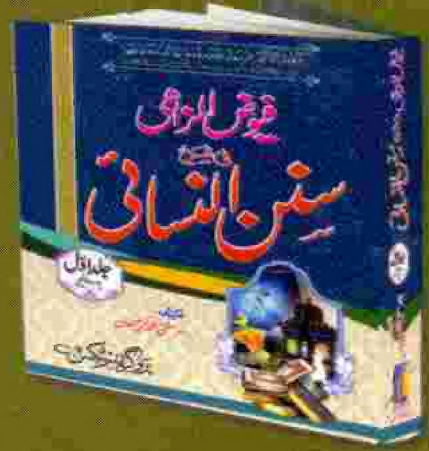
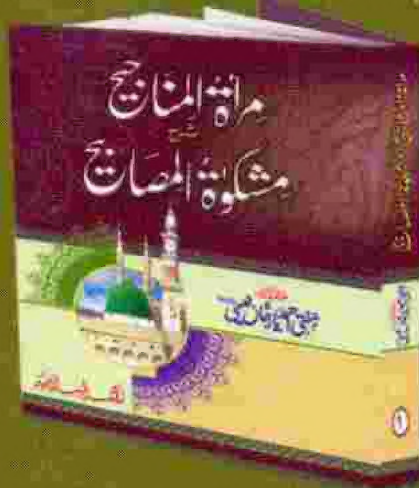
حضرت ابن عمر	بیان صحابی	969	مزدلفہ میں نماز
حضرت ابن عمر	فعل صحابی	970	احرام میں رنگین کپڑا استعمال کرنا
حضرت جابر	حدیث نبوی، قولی	971	مینڈک مارنے کا کفارہ
حضرت جابر	حدیث نبوی، فعلی	972	حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	973	حج تمتع کی ایک ذیلی صورت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	974	جس کے ایام حج کے روزے رہ جائیں
سفیان ثوری	عمل تبع تابعی	975	کٹے ہوئے موزے پہن کر طواف
ابراہیم نخعی	قول تابعی	976	حالت احرام میں پھوڑا پھنسی دبا دینا
حضرت ابن عباس	حدیث نبوی، قولی	977	جس کو آن سلا کپڑا دستیاب نہ ہو
حضرت ابو حاضر	حدیث نبوی، فعلی	978	حالت احرام میں کچھنے لگوانا
حضرت ابن عمر	فعل صحابی	979	حالت احرام میں چیل مار دینا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	980	سر در در کی دوا استعمال کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	981	احرام والے شخص کا غسل کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	982	احرام والے شخص کا ناخن ٹوٹ جانا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	983	احرام والے شخص کا مسواک کرنا
حضرت ابن عمر	حدیث نبوی، قولی	984	احرام والا شخص کون سے جانور کو مار سکتا ہے؟
حضرت ابن عباس	قول صحابی	985	وقوف عرفہ کے بعد بیوی سے قربت
حضرت ابن عمر	قول صحابی	986	عرفات سے واپسی کے بعد بیوی سے قربت
حضرت عمر	قول صحابی	987	حالت احرام میں احتیاط کی تلقین
حضرت ابن عباس	قول صحابی	988	حالت احرام میں انزال ہو جانا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	989	حالت احرام میں انزال ہو جانا
سیدہ عائشہ	حدیث نبوی، فعلی	990	حالت احرام میں بوسہ لینا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	991	رفٹ، فسوق اور جدال کی وضاحت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	992	احرام والے مختلف افراد کی جنایت

- 993 حدود حرم میں ہرن کا تحفہ فعل صحابی حضرت ابن عمر
- 994 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا حدیث نبوی، قول حضرت طلحہ
- 995 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا حدیث نبوی حضرت ابو قتادہ
- 996 حج قرآن کے احرام میں جنایت کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 997 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 998 جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں حدیث نبوی، قول حضرت ابن عمر
- 999 جب قربانی کا جانور تھک جائے؟ قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1000 احرام وال شخص کیسا لباس پہنے؟ حدیث نبوی، قول حضرت ابن عمر
- 1001 احرام والے شخص کا دو استعمال کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1002 احرام میں خوشبو کی چمک حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1003 حرم کی حدود میں تیر چلانا قول صحابی حضرت ابن عمر
- 1004 عمرہ ترک کرنے پر دم دینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1005 احرام اور خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1006 احرام میں خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1007 احرام میں خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1008 ایک غلط نذر کی تصحیح حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 1009 تنعیم سے عمرہ کا احرام حدیث نبوی سیدہ عائشہ
- 1010 حالت احرام میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 1011 حالت احرام میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 1012 کمر پر تھیلی باندھنے کا حکم؟ قول تابعی سعید بن مسیب
- 1013 شکار کا گوشت زاد سفر کے طور پر رکھنا حدیث نبوی حضرت زبیر
- 1014 قربانی کے جانور پر سوار ہونا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس
- 1015 شتر مرغ کے انڈے کا کفارہ قول صحابی حضرت عبداللہ
- 1016 حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا حدیث نبوی سیدہ عائشہ

سیدہ عائشہ	حدیث نبوی	1017 حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا
سیدہ عائشہ	فعل صحابی	1018 قربانی کا گمشدہ جانور مل جانے کا حکم
عطاء بن ابی رباح	قول تابعی	1019 صفا و مروہ کے طواف میں رمل ترک کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1020 حج کے روزے ترک کرنے پر ہدی لازم



ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات
دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروکسٹوبکس

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری